www.KitaboSunnat.com

مشکوٰۃ المصابیح

مترجم ومحشی

استاذ الاساتذہ
شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مع فوائد اضافی
مولانا محمد سلیمان کیلانی

مع فوائد غزنویہ

1

تہذیب وتبویب
خالد سلفی گرجاکھی

ادارہ احیاء السنۃ
گرجاکھ ○ گوجرانوالہ
اردو بازار ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مشکوٰۃ المصابیح

www.kitabosunnat.com

مترجم ومحشی

استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مع فوائد غزنویہ

مع فوائد اضافی
مولانا محمد سلیمان کیلانی

٤

تہذیب وتبویب
خالد سلفی گوجرانوالہ

ادارہ احیاء السنۃ
گرجاکھ ○ گوجرانوالہ
اردو بازار ○ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ــــــــ ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ

2/13،9

مطبع ــــــــ

قیمت ــــــــ

kitabosunnat.com

کتابت ــــــــ ادارہ کتابت حضرت کیلیا نوالہ ضلع گوجرانوالہ

تعداد ــــــــ ایک ہزار

المکتبۃ العامۃ

09380

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الرِّقَاقِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹۱۴:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۹۱۵:۔ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۶:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا

Kitabosunnat.Com

کتاب ہے ان حدیثوں میں جو دل کو نرم کرتی ہیں

فصل پہلی

۴۹۱۴۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ہیں کہ ٹوٹا کھاتے ہوئے ہیں ان میں بہت آدمی تندرستی ہے[۱] اور فراغت، (بخاری)

۴۹۱۵۔ اور مستورد بیٹے شداد کے سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہیں ہے مثال دنیا کی مقابلہ میں آخرت کے مگر مانند ڈالنے ایک تمہارے کے انگلی اپنی کو دریا پس دیکھے[۲] ساتھ کسی چیز کے پھرتی ہے، (مسلم)

۴۹۱۶۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلعم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹے کانوں والے مرے ہوئے پر فرمایا کون تم میں سے دوست رکھتا ہے کہ یہ ہووے اس کے لیے بدلے ایک درہم کے پس عرض کیا کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز

---

[۱] تندرستی ہے اور فراغت یہ دونوں ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر لوگ اس کی قدر نہیں جانتے دنیا کے نکمے کاموں میں غفلت اور واہیات میں اس نعمت کو برباد کر کے دین سے مفلس رہ جاتے ہیں۔

[۲] پس دیکھے ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر ہے جیسا کہ دریا کے روبرو قطرہ سے چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۷:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۸:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۱۹:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ۔

۴۹۲۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ

کے فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کے اس بکری کے بچہ سے نزدیک تمہارے (مسلم)

۴۹۱۷۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی (مسلم)

۴۹۱۸۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہے مومن بسبب اس نیکی کے دنیا میں اور بدلہ دیا جائیگا بسبب اسکے آخرت میں اور کافر پس کھلایا جاتا ہے بسبب نیکیوں کے کہ کیں ہیں واسطے اللہ کے دنیا میں یہاں تک کہ جب پہنچے گا طرف آخرت کی نہ ہوگی اس کے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اس کے (مسلم)

۴۹۱۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھانکی گئی ہے آگ دوزخ کی ساتھ شہوتوں کے اور ڈھانکی گئی ہے جنت ساتھ سختیوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حفت کا ہے بدلے حجبت کے۔

۴۹۲۰۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر

لہ نزدیک خدا کے الخ یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اس واسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ ذلیل اور ناپاک ہے۔ ٢ہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی۔ دنیا ایماندار کا قید خانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ من بلو تشا ہو لیکن دنیا تشویش سے خالی نہیں دوسرے یہ کہ گناہ میں گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اس کو زندگی کا لطف کہاں تیسرے یہ کہ اونٹے ایماندار کا مکان بہشت میں تمام دنیا کا وہ چند ہوگا تو اس کی بہ نسبت دنیا اس واسطے بہشت ٹھہری کہ اس کو آخرت کا ایمان نہیں وہ جانوروں کی طرح بے قید رہتا ہے بلا خوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اس کے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اس کی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گزرتی ہو پر بہشت کے برابر ہے۔

٣ہ اللہ نہیں ضائع کرتا الخ یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہیں کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت میں کچھ ثواب نہیں اس واسطے اس کا بدلہ دنیا میں کر دیتا ہے اور ایمان کا بدلہ دونوں جہان ہیں۔ ٤ہ اور ڈھانکی گئی ہے جنت ساتھ سختیوں کے الخ یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری میسر نہیں عبادت اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا انجام دوزخ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۹۲۱:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ

کا اگر دیا جاوے تو خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو ہلاک[1] ہوجیو اور خوار ہوجیو اور جس وقت کانٹا لگے اس کے پاؤں میں پس نہ نکالا جائیو خوشحالی ہوجیو واسطے اس بندے کے کہ پکڑے ہوئے کھڑا ہے باگ گھوڑے اپنے کی راہ خدا میں پراگندہ ہیں بال سر اس کے گرد آلود ہیں پاؤں اس کے اگر ہے بیچ نگہبانی لشکر کے تو رہتا ہے بیچ نگہبانی کے اور اگر ہوتا ہے پیچھے کے لشکر میں رہتا ہے پیچھے کے لشکر میں اگر طلب کرتا ہے اذن نہیں اذن دیا جاتا ہے اسکو اور اگر سفارش کرتا ہے کسی کی قبول نہیں کی جاتی اس کی سفارش (بخاری)

۴۹۲۱۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جس چیز سے کہ ڈرتا ہوں تم پر پیچھے اپنے وہ چیز ہے کہ کھولی جاویگی تم پر تازگی اور خوبی دنیا کی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بھلائی برائی کو پس چپ رہے آنحضرتؐ یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ تحقیق اتاری جاتی ہے وحی حضرتؐ پر کہا پس پونچھا آنحضرتؐ اپنے چہرہ سے پسینہ اور فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرتؐ نے تعریف[2] کی اس کی پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں[3] لاتی بھلائی برائی کو اور تحقیق اس چیز سے کہ اگاتی ہے بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہوجاتا ہے مگر کھانیوالا گھانس سبز کا اس طرح کہ کھائی گھانس

[1] ہلاک ہوجیو الخ اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہے لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اس واسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اس سے عبادت نہیں ہوسکتی شب و روز اس عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہوگیا۔ [2] تعریف کی اس یعنی اچھا جانا اس کے سوال کو۔ [3] نہیں لاتی بھلائی برائی کو یعنی خیر سے تو خیر ہی پیدا ہوتی ہے مگر جب کوئی خیر میں اسراف کرے تو اس سے شر پیدا ہوتا ہے جیسے برسات اس حدیث میں حضرتؐ نے ایک مثل بخیل مالدار کی دوسرے سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے جمع کر رکھا اور حق داروں کا حق ادا نہ کیا اس کا حال اس جانور کا سا ہے جس نے گھانس کھائی پھر پیٹ پھول کر کرکری کی بیماری سے مرگیا تو گھانس نے اس کے حق میں کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اس کا حال اس جانور کا سا حال ہے جس نے گھانس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہیں اور کرکری کا کچھ ڈر نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۹۲۲ :۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۴۹۲۳ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا وَفِي رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

یہاں تک کہ تن گئیں کوکھیں اس کی بیٹھا سامنے آفتاب کے پس پتلا گوبر کیا[1] اور پیشاب کیا پھر پھرا چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال ہرا بھرا اور شیریں ہے پس جو کوئی کہ لیوے مال کو ساتھ حق کے اس کے اور رکھے اس کو بیچ حق اس کے کے پس[2] اچھا مدد کرنیوالا ہے وہ مال اور جو کوئی کہ لیوے اسکو بغیر حق اس کے کے ہوتا ہے مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اس پر دن قیامت کے (بخاری مسلم)

۴۹۲۲۔ اور عمرو بن عوف سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس قسم ہے اللہ کی کہ نہیں فقر[3] سے ڈرتا میں تم پر اس سے کہ فراخ کی جاوے گی تم پر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی ان لوگوں پر کہ تھے پہلے تم سے پس رغبت کرو گے تم دنیا میں جیسے کہ ہلاک کیا ان کو (بخاری و مسلم)

۴۹۲۳۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت[4] اور ایک روایت میں لفظ کفاف کا ہے۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] پس پتلا گوبر کیا الخ یعنی اس کے پیٹ کا اپھارہ جاتا رہا۔ [2] پس اچھا مدد کرنے والا ہے الخ آنحضرتؐ نے جو اس حدیث میں فرمایا وہ نہایت صحیح اور درست ہے جو لوگ حلال مال کماتے ہیں اور حلال پر قناعت رکھتے ہیں وہ بیٹے تک بے خوف اور بے خطر رہتے ہیں اور ان کی عزت اور آبرو کو کبھی بٹا نہیں لگتا اور جب مر جاتے ہیں تو ان کا مال کبھی تلف نہیں ہوتا ان کی آل اولاد اقارب کے کام آتا ہے اور مرے بعد بھی لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے ہیں اور جو لوگ حرص و طمع میں پڑ کر ہر طرح سے مال جوڑتے ہیں رشوت اور ظلم سے پرہیز نہیں کرتے نہ چوری اور خیانت سے تو ان کو نہیں ہوتی بلکہ وہ سارا مال تلف ہو جاتا ہے اور جہاں سے آیا تھا وہیں چلا جاتا ہے اکثر ایسے حرام مال جوڑنے والے جب مر جاتے ہیں تو ان کی آل اولاد تباہ ہو جاتی ہے اور وہ مال ان کو بھی نہیں ملتا دوسرے مفت خور اس کو کھا جاتے ہیں اس کی نظریں ہم نے بچشم خود متعدد بار دیکھی ہیں۔ [3] نہیں فقر سے ڈرتا میں الخ بلکہ میرے بعد ملک فتح ہوں گے اور تم کو بہت دولت ملے گی آپ کے بعد ایسا ہی ہوا اللہ تعالٰے دنیا کے شر سے بچاوے آمین یارب العالمین۔

[4] یا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت یعنی بقدر زیست یعنی روزی دے جس میں حیات کی رمق باقی رہے مال کی نہایت نہ ہو اس واسطے کہ کشائش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۲۴- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۲۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۲۶- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۹۲۷- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ

۴۹۲۴- اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا اور رزق دیا گیا اس کو بقدر کفایت کے اور قانع کیا اس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ اس[1] چیز کے کہ دیا ہے اس کو (مسلم)

۴۹۲۵- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اس کے ہے مال اسکے سے تین چیزیں ہیں وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یا دی اور وہ چیز کہ سوائے اس کے ہے پس وہ جانے والا ہے بھی اور چھوڑ جانے والا ہے اس کو[2] واسطے لوگوں کے (مسلم)

۴۹۲۶- اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں[3] پس آتی ہیں دو چیزیں اور ساتھ رہتی ہے اس کے ایک چیز ساتھ جاتے ہیں اس کے اہل اسکا اور مال اسکا اور عمل اس کا پس پھر آتے ہیں اہل و مال اس کے اور ساتھ رہتے ہیں اس کے عمل اس کے (بخاری، مسلم)

۴۹۲۷- اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے تم میں سے کہ مال وارث اس کے کا بہت پیارا ہو طرف اس کے مال اپنے سے کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اس کا بہت پیارا ہوتا ہے

---

[1] قناعت والے ایماندار کو اس واسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہ ہوئی تو گویا دونوں جہاں سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہ ہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا لیکن اہل و عیال کے ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہے۔ [2] اور چھوڑ جانے والا ہے ان کو واسطے لوگوں کے یعنی باقی رہے مال سے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔ [3] ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا پوری رفاقت عمل کرتا ہے اور لڑکے بالے بچے مال و دولت یہ سب جیتے تک ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام نہیں تو عمل کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیے اور مال و اولاد میں لگانا بے عقلی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۴۹۲۸: وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۲۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۹۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

طرف اس کی مال وارث اس کے سے فرمایا کہ تحقیق مال اس کا وہ ہے[۱] کہ آگے بھیجا اور مال اس کے وارث کا وہ ہے کہ پیچھے چھوڑ گیا۔ (بخاری)

۴۹۲۸۔ اور مطرف تابعیؒ سے روایت ہے کہ اپنے باپ سے نقل کی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور آپ پڑھتے تھے الہکم التکاثر[۲] فرمایا حضرتؐ نے آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال میرا اور نہیں واسطے تیرے اے بیٹے آدمؑ کے مگر وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فناہ کی تو نے اور پہنی تو نے پس پرانی کی تو نے یا اللہ دی[۳] تو نے پس بچائی تو نے (مسلم)

۴۹۲۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تونگری بہت مال سے[۴] لیکن تونگری تونگری دل کی ہے۔ (بخاری مسلم)

فصل دوسری

۴۹۳۰۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ سیکھے مجھ سے یہ احکام بعد ازاں

---

[۱] تحقیق مال اس کا وہ ہے جو آگے بھیجا الخ اپنا مال وہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی آوے گا جو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور اپنا مال جان کر بند رکھتے ہیں وہ نادان ہیں کہ اس کو اس کے وارث اڑا دیں گے اس کے کچھ کام نہ آیا۔ [۲] اور آپ پڑھتے تھے الہکم التکاثر یعنی باز رکھا تم کو آخرت کے اندیشہ سے آپس کے فخر کرنے نے ساتھ کثرت مال کے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو مال انسان چھوڑ جاتا ہے وہ اس کا مال نہیں ہوتا بلکہ اس کے وارثوں کا ہوتا ہے اور اگر وارث نہیں ہوتے تو الفتوں کا افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹھاوے اور حظ دوسرے اڑا دیں لازم ہے کہ آپ خوب کھاوے پیوے اور پہنے اور اللہ دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاوے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیویں تو خیر۔ [۳] یا اللہ دی تو نے پس بچائی تو نے یعنی تیرا مال حقیقت میں وہی ہے جو تیرے کام آوے دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کھانے پینے میں خرچ ہوا وہ تو فناہ ہوا صرف خیرات کو بقا ہے جو آخرت میں کام آوے گا۔ [۴] نہیں تونگری بہت مال سے الخ یعنی تونگری اس کا نام نہیں جس کے پاس دولت زیادہ ہو اس واسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اتنی احتیاج زیادہ سے آنانکہ غنی ترند محتاج حقیقت میں بے پرواہ قناعت والا ہے اس واسطے کہ حب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہ رہی کہ تونگری بدل است نہ بمال سے قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہاں۔ ہر چہ من در کار دارم اکثرش درکار نیست۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۴۹۳۱:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۳۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

عمل کرے ساتھ ان کے یا سکھاوے اس شخص کو کہ عمل کرے ان پر کہا میں نے یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں پس فرمایا آنحضرت نے بچ تو ان چیزوں سے کہ حرام ہیں ہوگا تو عابد ترین لوگوں کا اور راضی رہ تو ساتھ اس چیز کے کہ قسمت میں کی ہے اللہ نے تیری تو ہوگا تونگر ترین لوگوں کا[1] اور احسان کر تو[2] اپنے ہمسایہ سے ہووے گا تو مومن کامل اور دوست رکھ تو سب لوگوں کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنے نفس کے لیے ہوویگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اس لیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا[3] ہے دل کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۳۱۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے[4] بھر دوں گا میں[5] سینہ تیرا بے پرواہی سے اور دور کروں گا میں مفلسی تیری اور اگر نہ کرے تو بھر دوں گا میں ہاتھ تیرا دھندوں میں اور دور نہیں کرنے کا مفلسی تیری۔ (احمد، ابن ماجہ)

۴۹۳۲۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت صلعم کے ساتھ عبادت کے اور ساتھ کوشش کرنے کے طاعت میں اور ذکر کیا گیا ایک شخص ساتھ پرہیز گاری کے پس فرمایا نبی صلعم نے برابر نہ کر تو کثرت عبادت[6] اور کوشش طاعت کو ساتھ پرہیز گاری کے (ترمذی)

---

[1] تو ہوگا تو تونگر ترین لوگوں کا یعنی بندہ جب راضی ہوا اپنے نصیب پر طمع اور حاجت زیادتی کی نہ رہی بے نیاز ہوا اور معنے تونگری کے یہی ہیں۔ [2] اور احسان کر تو اگرچہ یعنی اگرچہ برائی کرے وہ تجھ سے۔ [3] مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اس کو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے۔ [4] فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے۔ [5] بھر دوں گا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کریں گے بے پروائی کو غیر مولیٰ سے۔ [6] برابر نہ کر تو کثرت عبادت کو یعنی جو بغیر پرہیز گاری کے ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۳۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ الْاَوْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا۔

۴۹۳۴- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُّفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

۴۹۳۵- وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَّلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۳۶- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۹۳۳- اور عمرو بن میمون اودی رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے اس حال میں کہ آنحضرتؐ نصیحت کرتے تھے اس کو غنیمت گن پانچ چیزوں کو پہلے[1] پانچ عوارض کے جوانی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلے بیماری اپنی کے اور تونگری کو پہلے فقر اپنے کے اور فراغ وقت کو پہلے مشغول اپنے ہونے کے اور زندگانی کو پہلے موت کے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے۔

۴۹۳۴- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے اس نے نبی صلعم سے نقل کی فرمایا نہیں انتظار کرتا[3] ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی ہے یا فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہے یا بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے یا بہت بڑھاپے کا کہ بیہودہ گو کر دیتا ہے یا موت کا کہ ناگہاں آنیوالی ہے یا دجال کا پس بدغائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اس کا یا قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے ترمذی نسائی

۴۹۳۵- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے[4] اور راندی گئی ہے ہر چیز کہ دنیا میں ہے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اسکو[5] اور عالم سیکھنے والا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۳۶- اور سہل بیٹے سعد رضؓ کے سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہوتی دنیا برابر

---

[1] ساتھ پرہیزگاری کے یعنی اگرچہ اس قدر عبادت دکوشش نہ ہو کیونکہ حرام چیزوں سے بچنا کبھی مقتضے ہوتا ہے بجا لانے عبادات واجبہ کا۔ [2] غنیمت گن پانچ چیزوں کو الخ حقیقت میں یہ پانچ حلال ایسے ہیں کہ آدمی جو دینی کام کرے اس میں کر سکتا ہے لیکن بہت لوگ ان احوال کی قدر نہیں کرتے اور مفت میں ان نعمتوں کو برباد کر دیتے ہیں اور دین سے تہی دست رہ جاتے ہیں۔ [3] نہیں انتظار کرتا الخ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ آدمی فرصت اور فراغت کا قدر نہیں کرتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے۔

[4] دنیا راندی گئی ہے یعنی اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی۔

[5] اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اس کو یعنی نماز روزہ وغیرہ یا وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَا سَقٰی کَافِرًا مِنْھَا شَرْبَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ۔

۴۹۳۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَۃَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۹۳۸: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۹۳۹: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

پر مچھر کے[1] نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اس میں سے گھونٹ پانی کا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۳۷۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پکڑو تم اسباب کو پھر رغبت کرو گے دنیا میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۳۸۔ اور ابی موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوست رکھتا ہے دنیا اپنی کو نقصان پہنچاتا ہے آخرت اپنی کو اور جو شخص دوست رکھتا ہے آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہے دنیا اپنی کو پس اختیار کرو اس چیز کو کہ باقی ہے[2] اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے[3] نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۳۹۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس نے یہ نبی صلعم سے نقل کی کہ فرمایا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا[4] (ترمذی)

---

[1] اگر ہوتی دنیا برابر پر مچھر کے الخ یعنی اگر دنیا کا اللہ عزوجل کے نزدیک اتنا بھی قدر ہوتا ہے تو صرف اپنے ایماندار بندوں کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتا لیکن چونکہ وہ اللہ سبحانہ کے نزدیک پر مچھر سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس لیے کافروں اور مومنوں اور سب بندوں کو وہ عام کر دی مگر آخرت مومنوں ہی کے لیے رکھی گئی ہے اور یہ حدیث پوری اس طرح ہے کہ سہل نے کہا ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپ نے دیکھا تو ایک بکری مردہ اپنا پاؤں اٹھائے پڑی تھی (بسبب زیادہ پھول جانے کے) آپ نے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے قسم خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اسکے مالک کے نزدیک پھر آگے یہی حدیث بیان فرمائی اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا دنیا کی مثال میں۔ [2] اس چیز کو کہ باقی ہے یعنی آخرت کو۔ [3] اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے یعنی دنیا اور اس کی علامت یہ ہے کہ موت کے آنے سے پہلے موت کے لیے تیار ہے۔ [4] بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا الخ چونکہ لالچ کے سبب اس سے عبادت نہیں ہو سکتی اور رات دن اس کی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی اس لیے وہ ملعون ہے جس مالدار نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سستی نہ کی اور مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا تو وہ محمود ہے جیسے اسی باب کے فصل اول میں ابوسعیدؓ کی روایت سے گزرا کہ جس نے دنیا کو حق سے لیا اور حق میں رکھا تو اس کے لیے یہ عمدہ مددگار ہے غرض یہ کہ جو دنیا کی عیش و آرام میں پھنسا اس نے دھوکا کھایا اور وہ خدا کو بھولا اور جس نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۴۰ : وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۹۴۱ : وَعَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۴۲ : وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۴۹۴۳ : وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهِ قَالَ أَصْحَابُهُ هٰذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا

۴۹۴۰۔ اور کعب بیٹے مالک کے سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ نہیں دو بھیڑیئے[1] بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کے بہت خراب کرنیوالے بکریوں کو حرص کرنے شخص کے سے مال وجاہ پر واسطے دین اسکے کے (ترمذی، دارمی)

۴۹۴۱۔ اور خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے رسول خدا صلعم سے نقل کی کہ فرمایا خرچ نہ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ مگر کہ ثواب دیا جاتا ہے اس میں مگر خرچ کرنا اس کا خاک میں[2] (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۲۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہے[3] مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے[4] پس نہیں ہے نیکی اور ثواب اس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۴۳۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلعم نکلے ایک دن اس حال میں کہ ہم آنحضرت کے ساتھ تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند پس فرمایا آنحضرت نے یہ کیا ہے عرض کیا صحابہ نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے

حلال سے کمایا اور خود کھایا اور لوگوں کو خدا کی راہ میں کھلایا وہ دور اندیش ہوشیار ہے فقراء صوفیہ نے کہا کہ مال سانپ کی طرح ہے جو سانپ کا منتر جانتا ہے اس کو سانپ کے قریب رہنا ضرر نہیں کرتا۔ [1] نہیں دو بھیڑیئے الخ یعنی یہ بھیڑیئے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتے جیسے مال و جاہ کی محبت دین کو خراب کرتی ہے۔ [2] مگر خرچ کرنا اس کا اس خاک میں یہ جب ہے کہ بے ضرورت عمارت بنادے یا مسجد یا سرا یا مدرسہ کی عمارت کرے تو اس میں بھی اجر ملے گا جیسے دوسری حدیثوں میں وارد ہے۔ [3] سب راہ خدا میں ہے یعنی اگر بہ نیت تقرب کرے۔

[4] مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے اور انس رضی کی حدیث آئندہ میں یہ استثناء بھی مذکور ہے مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اس سے یعنی بقدر حاجت اور دفع ضرورت عمارت بنانا جائز ہے ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری کے حق میں جس کا حدیث آئندہ میں قصہ مذکور ہے دو بار فرمایا اللہ اس پر رحم کرے رہے قسمت اس مرد انصاری کی دو بار اس کے لیے دعا کی آپ کی ایک بار کی دعا اگر حاصل ہو تو اس پر لاکھوں عمارتیں اور کروڑوں مکانات تصدق ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ نَفْسِهِ حَتّٰى لَمَّا جَآءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ
الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى
سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ
الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكَا اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ
عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ۔

۴۹۴۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ۔

۴۹۴۵۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ

اپنے دل میں یہاں تک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اس نے حضرت پر لوگوں میں سے پس منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے کیا آنحضرت ﷺ نے یہ فعل کئی بار یہاں تک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے اور روئے مبارک پھیرنا اس سے پس شکایت کی اس شخص نے اسکی حضرت کے یاروں سے اور کہا قسم ہے خدا کی میں ناآشنا دیکھتا ہوں اپنے سے رسول خدا کو صحابہ نے کہا کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا پھر پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اسکو یہاں تک کہ برابر کر دیا اسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز پس نہ دیکھا اس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہؓ نے کہ شکایت کی طرف ہماری اس نے آپکے منہ پھیرنے کی اس سے پس خبر دی ہم نے اسکو پس گرا دیا اس نے اس کو پس فرمایا حضرت نے کہ آگاہ رہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت میں اوپر مالک اسکے کے الا ما الا مالایعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اس سے (ابوداؤد)

۴۹۴۴۔ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے روایت ہے کہا کہ مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھ کو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری راہ خدا میں[1] روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضے مصابیح کے نسخوں میں عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتھ دال کے بدلے ت کے اور یہ غلطی ہے۔

۴۹۴۵۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

[1] اور ایک سواری راہ خدا میں یعنے اس سے زیادہ جمع رکھنا ضرور نہیں دوسرے محتاجوں کو دے دیوے، آپ کھاوے دوسروں کو کھلاوے عزیزوں سے ناتے والوں سے سلوک کرے، یتیموں بیواؤں کی پرورش کرے، مفید عام کاموں میں صرف کرے، جیسے مدارس بنانے میں مساجد کی تعمیر دین کی کتابیں طبع کرنے میں مگر ہزاروں لاکھوں بندوں میں کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہیں کرتا اس اس زمانہ میں یہی علامت ہے کہ خیر جمع کرتے لیکن شرع موافق زکوٰۃ ادا کرتا رہے یعنے ہر سال چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں دیوے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَقٌّ فِیْ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُهٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَ
الْمَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۴۹۴۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی
عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهٗ أَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ
فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبَّكَ النَّاسُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۴۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی
حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِیْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَ
نَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا أَنَا وَالدُّنْیَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۴۸: وَعَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغْبَطُ أَوْلِیَائِیْ

فرمایا نہیں ہے واسطے[1] ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اس میں اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اس کے ستر اپنے کو اور خشک روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

۴۹۴۶: اور سہل بیٹے سعدؓ سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو ایسے کام کی کہ جس وقت میں کروں اسکو دوست رکھے مجھ کو اللہ اور دوست رکھیں مجھ کو لوگ فرمایا نفرت کر دنیا سے[2] دوست رکھے گا تجھ کو اللہ اور رغبت نہ کر اس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے دوست رکھیں گے[3] تجھ کو لوگ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۷: اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اٹھے حضرتؐ اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرتؐ کے بدن پر پس عرض کیا ابن مسعودؓ نے یا رسول اللہ! اگر فرماتے آپ ہم کو یہ کہ فرش بچھا دیں ہم واسطے آپ کے و تیار کردیں ہم پس فرمایا کیا علاقہ ہے مجھ کو دنیا سے اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار[4] کے کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے پھر چل کھڑا ہوا اور چھوڑ گیا اس درخت کو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۸: اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستوں میں سے نزدیک

---

[1] نہیں ہے واسطے الخ یعنی دنیا کو مسافرخانہ سمجھے اور بقدر ضرورت اور رفع حاجت سامان پر قناعت کرے، [2] دوست رکھے گا تجھ کو اللہ یعنی بسبب دوستی تیرے کے اللہ کے دشمن کو کہ وہ دنیا ہے اور اسی باب کے فصل ثالث کی اخیر حدیث میں آوے گا ابو ہریرہؓ اور ابو خلادؓ سے کہ حضرت نے فرمایا جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ دنیا میں رغبت نہیں ہے (یعنی مال اور دولت کا طمع نہیں رکھتا اور بقدر ضرورت پر قناعت کرتا ہے) اور وہ شخص کم گو بھی ہے تو اس کی صحبت میں رہو کیونکہ اس پر حکمت ڈالی جاتی ہے یعنے اس پر فیوض اور برکات اترتے ہیں، [3] دوست رکھیں گے تجھ کو لوگ بلکہ سب تیری ملاقات سے خوش ہوں گے اور جہاں تو نے اپنی کوئی حاجت ان سے بیان کی کہ وہ لوگ الگ ہوئے، اور تیری ملاقات سے کترانے لگے، [4] مگر مانند حال سوار کے الخ تو وہ درخت کے تلے زیادہ سامان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ جلد اس کو چھوڑتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۴۹۴۹۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَآءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَارَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَّاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَشَکَرْتُکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۴۹۵۰۔ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِہٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِہٖ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمِہٖ فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَہٗ

میرے البتہ مومن ہے سبکبار صاحب[۱] نصیبہ بڑے کا نماز سے اچھی کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہے اس کی پوشیدہ اور ہے وہ گمنام لوگوں میں[۲] نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اس کی ساتھ انگلیوں کے اور ہے روزی اس کی بقدر کفایت کے پس[۳] قناعت کی اس پر پھر چٹکی بجائی حضرتؐ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اس کی کم ہیں عورتیں رونے والیاں اس کے مرنے پر کم ہے میراث اس کی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۴۹۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیش کیا مجھ پر پروردگار میرے نے کہ کر دے میرے لئے مکہ کے سنگریزوں کو سونا پس کہا میں نے نہیں چاہتا میں یہ لے پروردگار میرے ولیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کر کھاؤں میں ایک روز اور بھوکا رہوں میں ایک روز پس جس وقت بھوکا رہوں عاجزی کروں میں طرف تیری اور یاد کروں میں تجھ کو اور جس وقت سیر ہوں میں تعریف کروں میں تیری اور شکر کروں میں تیرا (احمد، ترمذی)

۴۹۵۰۔ اور عبید اللہ بیٹے محصنؓ کے سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ صبح کرے تم میں سے نڈر بیچ جان اپنی کے تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے نزدیک اس کے ہے قوت ایک دن کا پس گویا جمع کی گئی واسطے اس کے دنیا

---

[۱] سبکبار الخ یعنی دنیا کے بہت جھگڑے یعنی دین مال متاع نہ رکھتا ہو اور نماز میں اس کو مزہ حاصل ہوتا ہے، [۲] اور ہے وہ گمنام لوگوں میں الخ یعنی لوگ اس کو عابد زاہد نہ جانتے ہوں بلکہ ایک معمولی آدمی سمجھتے ہوں اور اس کو حقیر جان کر کوئی اس کی تعظیم نہ کرتا ہو، [۳] پس قناعت کی اس پر یعنے زیادہ کی تلاش میں سرگرداں نہ ہوا، یہ حدیث اصل ہے طریقہ نیکی اور ملامتیہ وہ طریق ہے جو لوگوں کے سامنے زیادہ اعمال خیر نہیں کرتے صرف فرائض ادا کر لیتے ہیں اور ظاہر میں یہ لوگ اس واسطے فرائض کے سوا اعمال خیر بجا نہیں لاتے کہ کوئی ان کو عابد زاہد نہ خیال کرنے لگے اور سوا اپنے مالک کے اور کسی کو واقعی حال معلوم نہ ہو، [۴] پیٹ بھر کر کھاؤں الخ اللہ اللہ جو بادشاہ ہو تمام دنیا دار اور سارے زمانے کے دنیادار بادشاہ اور رئیس اس کے پاؤں کی خاک جیسے بھی ہوں وہ اس طرح سے گزارا کرے [۵] گویا جمع کی گئی ہے اس کے لئے تمام دنیا کیونکہ صحت بڑی نعمت ہے اس پر امن ہو اور کھانے کو بھی ہو پھر کیا غم ہے ؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا بَعْدَ افْتِرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

٤٩٥١ :- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِّنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

٤٩٥٢ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔

٤٩٥٣ :- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

تمام روایت کی ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٥١ :- اور مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی برتن بدتر پیٹ سے[1] کفایت کرتی ہیں ابن آدم کو کتنے ایک لقمے کہ کھڑا رکھیں اسکی پیٹھ کو پس اگر پیٹ ہی بھرنا منظور ہو تو ایک حصہ جگہ طعام کے اور ایک حصہ جگہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑ دے دم کے لئے (ترمذی، ابن ماجہ)

٤٩٥٢ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ ڈکار لیتا ہے پس فرمایا باز آ ڈکار اپنے سے اس لئے کہ دراز ترین لوگوں کا بھوک میں دن قیامت کے دراز ترین ان کا ہے پیٹ بھرنے میں دنیا میں[2] روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسی کی۔

٤٩٥٣ :- اور کعب بن عیاضؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تحقیق واسطے ہر امت کے آزمائش امت میری کی مال ہے[3] (ترمذی)

---

[1] نہیں بھرا آدمی نے الخ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو لوگ متابعت نفس سے پاک ہیں وہ تہائی پیٹ سے بھی کم کھاتے ہیں اور تہائی سے زیادہ کھانا زہد اور دیانت کے خلاف ہے، [2] دراز ترین ان کا ہے پیٹ بھرتے میں دنیا میں یعنی جو آدمی زیادہ کھاتا ہے اس کو اگر کھانا نہ ملے تو اس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے جو کم کھاتا ہے وہ بھوک پر صبر کر سکتا ہے قیامت کا دن لمبا ہوگا اور دن بھر کھانا نہ ملنے سے بہت کھانے والے پریشان ہوں گے، بعضوں نے کہا یہ لوگ بہت کھاتے ہیں ان کی عمدہ خواہش یہی ہوتی ہے کہ کھانا اور پینا اور موت سے یہ خواہشیں بند کی جاتی ہیں تو ان کو بہت ناگوار ہوگا اور جو لوگ کم کھاتے ہیں ان کی خواہش کھانے کی طرف نہیں ہوتی بلکہ بقائے حیات اور ادائے عبادت کے لئے رفع ضرورت اور دفع جوع کر لیتے ہیں ان کی خواہش عبادت اور تصفیہ قلب کی ہوتی ہے اور وہ موت کے بعد قائم رہے گی پس وہ راحت اور عیش میں رہیں گے، [3] اور آزمائش امت میری کی مال ہے یعنی حق تعالیٰ ان کو غنی کرتا ہے اور اموال دیتا ہے تاکہ آزما دے کہ حد استقامت پر رہتے ہیں یا نہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۵۴:- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ
آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَ
أَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي
آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ
مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ

۴۹۵۵:- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ
مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ
الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۹۵۶:- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ
قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ

۴۹۵۴:- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا بکری کا بچہ ہے[1] پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالیٰ کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اسکو دیا میں نے تجھ کو[2] اور احسان کیا میں نے تجھ پر[3] اور انعام کیا[4] میں نے تجھ پر پس کیا کام کیا تو نے پس کہے گا اے میرے رب جمع کیا میں نے مال کو اور بڑھایا میں نے اسکو اور چھوڑا میں نے اسکو بہت سا کہ جتنا کہ تھا پس پھر بھیج مجھ کو کہ لاؤں میں تیرے پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا وہ ایسا بندہ ہے کہ نہیں بھیجی اس نے آگے کوئی بھلائی پس لیجایا جاویگا اس کو دوزخ کی طرف روایت کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اس کی اسناد کو طرف ضعف کے۔

۴۹۵۵:- اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اول پوچھے جاتا بندے کا روز قیامت کے نعمت سے یہ ہے کہ کہا جاویگا اسکو کیا نہیں تندرستی دی تھی ہم نے تیرے بدن کو اور نہیں سیراب کیا تھا ہم نے تجھ کو ٹھنڈے پانی سے۔ (ترمذی)

۴۹۵۶:- اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا نہیں سرکنے کے پاؤں آدمی کے روز قیامت کے یہانتک کہ[6] پوچھا جاوے گا پانچ حالتوں سے پوچھا جاوے گا عمر سے کہ کس کام میں صرف کی وہ اور پوچھا جاوے گا

---

[1] گویا بکری کا بچہ ہے، یعنے نہایت حقیر و ذلیل ہوگا، [2] دیا میں نے تجھ کو یعنی زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکی کے، [3] اور احسان کیا میں نے تجھ پر یعنی دیئے تجھ کو غلام اور لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند انکے کے، [4] انعام کیا الخ یعنی بھیجا میں نے تیری ہدایت کے واسطے رسول کتاب وغیرہ پھر تو نے کیا کام کیا، [5] دکھلا الخ یعنی جو مال دنیا میں رکھا تھا وہ اب فائدہ نہیں دیتا اور ممکن نہیں پھر بھیجنا اب وہ کام مفید ہے جو تو نے آخرت کے لئے کیا ہے کہا طیبیؒ نے پس اس شخص کی مثال اس غلام کی سی ہے کہ جس کو مالک نے تجارت کے لئے مال دیا پس اس نے اپنے مالک کی فرمانبرداری نہ کی اور تلف کر دیا اصل مال اس طرح کہ خرچ کیا اسکو بے محل میں اور ایسی تجارت میں کہ نہیں حکم کیا تھا مالک نے اس کا پس یہ بندہ ٹوٹے ہی میں ہے، [6] یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ حالتوں سے اس زمانہ میں مسلمانوں نے ان امور میں اتنی بے قیدی اختیار کی ہے گویا موت اور قیامت سے انکو خبر نہیں خصوصاً مال حاصل کرنے اور بے عمل میں حلال حرام کی کچھ تمیز نہیں جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں اور نام کے مولوی جو حرکتیں کرتے ہیں وہ جاہلوں سے بدتر کرتے ہیں یہانتک کہ جاہل بھی انکے کام دیکھکر ہنستے ہیں سہ واعظاں کیں جلوہ بر محراب منبر می کنند + چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند ∴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۹۵۷: عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ ۔

۴۹۵۸: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔

۴۹۵۹: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَّلِسَانَهٗ صَادِقًا وَّنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَّخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَّجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَّعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ وَّاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِّمَا يُوْعِي الْقَلْبُ

جوانی سے کہ کس چیز میں پرانی کی اور پوچھا جاوے گا مال سے کہ کہاں سے کمایا اس کو اور اس چیز میں صرف کیا اس کو اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اس چیز کے کہ جانا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ۔

فصل تیسری

۴۹۵۷: ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہوئے تو ان سے ساتھ تقویٰ اللہ کے (احمد)

۴۹۵۸: اور ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں بے رغبتی کی کسی بندے نے دنیا میں مگر کہ اگائی اللہ تعالے حکمت اس کے دل میں اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اس کی زبان کو اور دکھا دیا اس کو عیب دنیا کا اور بیماری اس کی اور دوا اس کا اور نکالا اس کو دنیا سے سالم طرف دار السلام کے، روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ۔

۴۹۵۹: اور ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اس کا واسطے ایمان کے اور کیا دل اس کا سالم اور زبان اس کی راست گو اور نفس اس کے کو مطمئن اور طبیعت اس کی سیدھی اور کیا اس کے کانوں کو سننے والا آیات حق کا اور اس کی آنکھ کو دیکھنے والی پس اے پر کان قیف ہیں اور آنکھ قرار دینے والی ہے اس چیز

ف تو نہیں ہے بہتر الخ یعنے فضیلت صورت شکل ظاہر پر موقوف نہیں ہے ، ۵۲ اور بیماری اس کی دوا اس کا یحییٰ بن معاذ نے کہا روپیہ ایک بچھو ہے جس کو اس کا منتر نہ آتا ہو وہ اس کو نہ لے کیونکہ کاٹ سے کا تو اس کا زہر جبر کہ ہلاک ہو جاوے گا کسی نے منتر کیا ہے کہا وجہ حلال سے حاصل کرنا اور حق پر صرف کرنا ، ۵۳ دل اس کا سالم یعنے حسد و کینہ وغیرہ سے ، ۵۴ مطمئن یعنے ساتھ یاد رب اپنے کے ، ۵۵ سیدھی یعنے نہ مائل طرف افراط کے اور نہ تفریط کے ، ۵۶ دیکھنے والا، یعنے توحید کے دلائل کا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۹۶۰: وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۴۹۶۱: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ

کو کہ نگاہ رکھتا ہے سکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اس نے کہ کیا خدا نے دل اسکے کو نگاہ رکھنے والا حق کا روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۶۰: اور عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے اس نے نبی صلعم سے روایت کی کہ فرمایا جس وقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کو دوست رکھتا ہے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ[۱] دنیا استدراج ہے پھر پڑھی رسول اللہ نے یہ آیت پس جبکہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اس کے کھولے ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دیئے گئے پکڑا ہم نے ان کو یکایک پس ناگہاں وہ ناامید تھے (احمد)

۴۹۶۱: اور ابی امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص[۲] صفہ والوں سے مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے کہا ابو امامہ رضؓ نے پھر مرگیا اور ایک شخص پس چھوڑے دو دینار

---

[۱] اے پر کان قیف ہیں اور قیف[۱] وہ چیز ہے جس کو بوتل یا شیشہ کے منہ پر رکھ دیتے ہیں پھر بوتل یا شیشہ میں جو چیز ڈالنی ہو ڈال دیتے ہیں اسی طرح حق بات کان کے ذریعہ سے دل میں پہنچتی ہے، [۲] وہ دنیا استدراج ہے، استدراج، سہج سہج پکڑنا ہے لغت میں اور یہاں یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ گنہگار کو تھوڑا سا پکڑتا ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانے تو بھلا دیا اور خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ میں غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا اور آیت مذکورہ کا یہی مطلب ہے، [۱] قیف پنجابی میں پیپک کہا جاتا ہے، [۲] ایک جماعت تھی فقراء اور غرباء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد میں ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اس کی مسجد تھی کہ جس وقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ ہوا تو اس جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی، مقدار ستر اسی تن کے اور کبھی کم بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور ان کے لئے نہ مکان تھا اور نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت و مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرتے حدیثوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہو کر حاصل کرنا اولاد کا انکار کرتے تھے اور ان کو اضیاف کہتے تھے، اغنیاء صحابہ خدمت ان کی کرتے تھے اور قوت پہچانتے تھے اور اپنے گھروں میں بطریق مہمانی کے لئے جاتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۹۶۲: وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی خَالِہٖ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ یَعُوْدُہٗ فَبَکٰی اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکَ یَا خَالِ اَوَجَعٌ یُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا قَالَ کَلَّا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِہٖ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَکْفِیْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَرَانِیْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

۴۹۶۳: وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ کَمَا یَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَةً کَؤُوْدًا لَا یُجَاوِزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ۔

۴۹۶۴: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ

پس رسول خدا صلعم نے فرمایا یہ دو دینار داغ[1] ہیں روایت کی احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۶۲: اور معاویہؓ سے روایت ہے یہ کہ وہ گئے اپنے ماموں کے پاس نام انکا تھا ابی[2] ہاشم بن عتبہ تاکہ عیادت کریں انکی پس روئے ابوہاشم پس کہا معاویہؓ نے کس چیز نے رلایا تجھ کو اے ماموں میرے کیا بیماری نے اضطراب میں ڈالا تجھ کو یا حرص دنیا نے اضطراب میں ڈالا تجھ کو کہا ابوہاشم نے یوں نہیں ولیکن رسول اللہ نے وصیت کی تھی ہم کو کہ نہ عمل[3] میں نے اس پر کہا معاویہؓ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہا ابوہاشم نے کہ سنا میں نے حضرتؐ سے فرماتے تھے سوا اس کے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھ کو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری راہ خدا میں اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اپنے تئیں کہ تحقیق جمع کیا میں نے مال (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۴۹۶۳: اور ام درداؓ سے روایت ہے کہا کہ کہا میں نے ابودرداء کو کہ کیا ہوا تم کو کہ نہیں جستجو کرتے تم مال کی جیسے کہ جستجو کرتا ہے فلانا پس کہا ابودرداءؓ نے تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہے دشوار نہیں گزرنے کے اس سے گراں بار پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہو رہوں میں[4] واسطے اس گھاٹی کے۔

۴۹۶۴: اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہونے قدموں

---

[1] دو داغ ہیں یہ تشدید ہے فقراء اور زاہد کے جھوٹے دعوی پر نہ مطلق اس لئے کہ مال کا جمع کرنا جب شرع شریف کے موافق ہو گناہ نہیں ہے بلکہ موجب ثواب ہے اور غرض آپ کی یہ تھی کہ اہل زہد اور تارکان دنیا کی شان سے یہ بات بعید ہے، [2] ابی ہاشم بن عتبہ نانا تھا معاویہؓ کا جنگ بدر میں حضرت علیؓ یا حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے مارا گیا، [3] کہ نہ عمل کیا میں نے اس پر تو اس پر روتا ہوں کہ آپ کی نصیحت پر عمل نہ کر سکا ہزاروں لاکھوں میں کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہیں کرتا اس زمانہ میں یہی غنیمت ہے کہ جو جمع کرے لیکن شرع کے موافق زکوٰۃ ادا کرتا رہے ہر حال چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں دیوے، [4] کہ ہلکا ہوؤں میں یعنی ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کرنے کے اوپر قلت مال کے مراد عقبہ سے موت ہے اور قبر اور حشر اور ہولیں اور شدائد اس کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۴۹۶۵ :۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ۔

۴۹۶۶ :۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا

اپنے کے کہا صحابہؓ نے نہیں یا رسول اللہ، فرمایا آنحضرت ﷺ اسی طرح دنیادار سلامت نہیں رہتا گناہوں سے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۶۵ :۔ اور جبیر بن نفیر تابعیؓ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وحی کی گئی طرف میری یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہوؤں میں تجارت کرتے والوں[1] سے و لیکن وحی کی گئی طرف میری یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کی اور ہو تو سجدہ کرنیوالوں میں سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہاں تک کہ آوے تجھ کو موت[2] روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابو مسلم سے

۴۹۶۶ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عیال کے لئے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اس حالت میں کہ چہرہ اسکا مانند چودھویں رات کے چاند کی ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال در حالیکہ طلب زیادتی کرنے والا ہے مال میں اور فخر کرنے والا ہے اور ریا کرنیوالا ہے ملے گا خدا تعالیٰ سے اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ اس پر خفا[3] ہوگا روایت

---

[1] اسی طرح دنیادار سلامت نہیں رہتا گناہوں سے سہ دنیاداری عاقبت مے طلبی، ایں نازنخانہ پدر باید کرد۔ اس حدیث میں خوف تشدید اور تہدید ہے اغنیاء کے لئے اور ان کو رغبت دلاتا ہے دنیا سے بے رغبتی پر ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں جو فقیر ہیں وہ مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں جاویں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا مگر ابو سعیدؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجر فقیر مالداروں سے پانچ سو برس پہلے جاویں گے ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ [2] ولیکن وحی کی گئی الخ یعنے مجھ کو اس امر کی وحی کی گئی الخ کہ ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصًا نماز کے مستغرق رکھوں اور آخر عمر تک اس میں مشغول رہوں مجھ کو فرصت مشغول ہونے کے ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور امور دنیا کے کہاں، [3] اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر خفا ہوگا، اب قیاس کرنا چاہیئے کہ جب جمع حلال مال میں یہ مکال دبال ہے تو جمع مال حرام میں کیا کچھ عذاب و عقاب ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ كَاثُرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ

۴۹۶۷۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۴۹۶۸۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔

۴۹۶۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهُ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۴۹۷۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ

کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب الحلیہ میں۔

۴۹۶۷۔ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر[1] خزانے ہیں کہ ان خزانوں کے لئے کنجیاں ہیں[2] پس خوشی ہو جیو اس بندہ کے لئے کہ کیا ہے[3] اس کو خدا تعالیٰ نے کنجی واسطے خیر کے اور بند ہونے دروازہ شر کا اور ہلاکی ہو جیو اس بندے کے لئے کہ کیا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے کنجی شر کا[4] اور سبب بند ہونے دروازہ خیر کا، (ابن ماجہ)

۴۹۶۸۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کہ نہ برکت دی جاوے[5] واسطے بندے کے بیچ مال اسکے کے گرداننا ہے اس مال کو پانی اور مٹی میں[6]۔

۴۹۶۹۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم ارتکاب[7] حرام سے بیچ عمارت کے اس لئے کہ عمارت جڑ ہے خرابی کی روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۷۰۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہے کہ نہیں گھر واسطے اسکے اور مال ہے واسطے اس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اسکے اور اسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اسکے روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی

---

[1] یہ خیر یعنے مال کثیر، [2] کنجیاں ہیں یعنے باخیر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بخشتے ہیں، [3] کیا ہے الخ یعنے سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا، [4] کنجی شر کا یعنے سبب کھلنے دروازہ شر کا، [5] نہ برکت دی جاوے واسطے بندے کے بیچ مال اسکے کے یعنے بسبب اسکے کہ نہ خرچ کرے اس کو بیچ رضائے مولیٰ کے، [6] پانی اور مٹی میں یعنی خرچ کرتا ہے اس کو اس عمارت کے بنانے میں جو حاجت سے زیادہ ہے، [7] پرہیز کرو الخ یعنی جو عمارت زائد از حاجت ہو اس کے بنانے سے بچو اس لئے کہ اس کا بنانا حرام ہے اور اس کا انجام یہ ہے کہ خراب ہو جاوے گی اور یہ جب ہے کہ بے ضرورت عمارت بناوے لیکن اگر ضرورت سے بناوے یا مسجد یا سرا یا مدرسہ کی عمارت کرے تو اس میں بھی اجر ملے گا جیسے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے، [8] اور اس کو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اس کے [9] دولت دنیا کہ تمنا کنند + باکہ وفا کرد کہ با ما کند۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۴۹۷۱ :- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ

۴۹۷۲ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

---

نے شعب الایمان میں۔

۴۹۷۱ :- اور حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے حضرتؐ اپنے خطبہ میں شراب یعنی مجمع گناہوں کی ہے[1] اور عورتیں جال ہیں شیطان کی[2] اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا کہا اور سنا میں نے حضرتؐ سے کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتوں اس لئے پیچھے ڈالتا ہے ان کو خدا تعالٰی نے روایت کی یہ رزین نے اور روایت کی بیہقی نے جملہ اس حدیث سے شعب الایمان میں حسن بصری سے بطریق ارسال کے اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ۔

۴۹۷۲ :- اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرانے والے ان چیزوں سے کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر دو چیزیں ہیں خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی[3] پس لیکن خواہش نفس کی[4] پس باز رکھتی ہے قبول حق سے اور لیکن درازی آرزو جینے کی پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ دنیا[5] کوچ کرنیوالی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنیوالی ہے آنے والی ہے اور واسطے ہر ایک کے[6] دنیا اور آخرت سے بیٹے ہیں پس اگر ہو سکو تم یہ کہ نہ ہو تم بیٹوں دنیا کے[7] پس کرو اس لئے کہ تم آج کے دن دنیا میں ہو کہ گھر عمل کا ہے[8] اور نہیں ہے حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہوؤ گے کہ نہیں ہے عمل[10] اس میں روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں۔

---

[1] مجمع گناہوں کی ہے آدمی ہر ایک برائی سے عقل کی وجہ سے بچتا ہے جب عقل ہوتی ہے تو خوف خدا ہوتا ہے شراب پینے سے عقل ہی میں فتور آ جاتا ہے پھر خوف خدا کہاں رہا سینکڑوں گناہ شراب سے سرزد ہوتے ہیں اس لئے اس کو ام الخبائث کہتے ہیں، [2] جال ہے شیطان کیونکہ ان کی وجہ سے اکثر خرابی پیدا ہوتی ہے لوگ ان کے عشق و محبت میں گرفتار ہو کر شرع کے خلاف بہت سے کام کرنے لگتے ہیں، [3] اور درازی آرزو جینے کی یعنے ساتھ تاخیر عمل کے، [4] خواہش نفس یعنی جو مخالف ہے ہدایت کے اور موافق ہے باطل کے، [5] اور یہ دنیا دم بدم چلی جاتی ہے اور آخرت دم بدم چلی آتی ہے، [6] ہر ایک کے یعنی دنیا اور آخرت کے بیٹے ہیں یعنی تابع اور رغبت کرنے والے، [7] پس کرو یعنے دنیا کے تابع دار مت ہو، [8] گھر عمل کا ہے پس غنیمت جانو عمل کو پہلے آنے اجل کے،

[10] نہیں ہے عمل اس میں بلکہ وہ حساب کی جگہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۷۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَّلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ۔

۴۹۷۴: وَعَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَّيَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِّنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ۔

۴۹۷۵: وَعَنْ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۹۷۳۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہا کوچ کئے جاتی ہے دنیا پشت دیئے ہوئے اور کوچ کئے آتی ہے آخرت سامنے کئے ہوئے اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے بیٹے ہیں پس ہو تم آخرت[1] کے بیٹوں میں سے اور نہ ہو[2] تم دنیا کے بیٹوں میں سے اس لئے کہ آج کے[3] دن عمل ہے اور نہیں وقت حساب کا اور کل حساب[4] ہے اور نہیں ہے عمل روایت کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں۔

۴۹۷۴۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ ایک دن پس فرمایا اپنے خطبہ میں خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہے حاضر کھاتا ہے اس سے نیک[5] اور بد آگاہ ہو تحقیق آخرت ایک مدت ہے معین اور حکم کریگا آخرت میں بادشاہ قادر آگاہ ہو تحقیق ساری خیر ساتھ تمام اطراف اللزاع اپنے کے بہشت میں ہے آگاہ ہو تحقیق ساری بدی ساتھ اطراف اپنے کے دوزخ میں ہے پس خبردار ہو پس عمل کرو[6] اور تم خدا سے بچ کر[7] خوف یہ ہو اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کئے جاؤ گے اپنے عملوں پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے نیکی دیکھے گا[8] جزا اس کی اور جو کوئی عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے برا دیکھے گا سزا اس کی (شافعی)

۴۹۷۵۔ اور شدادؓ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرتؐ اے لوگو تحقیق دنیا

---

[1] پس ہو تم آخرت کے بیٹوں سے یعنی اس کی طرف متوجہ ہوتے کے ساتھ اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہے پھر جو دنیا کے طالب ہیں اور اس میں غرقاب رہ تو دنیا کے ساتھ دوزخ میں جاویں گے اور جو آخرت کے طالب ہیں وہ اسکے ساتھ جنت میں ہونگے یہ تو ملا علی قاری نے لکھا ہے اور شاہ عبدالحق نے حدیث کا مطلب یہ لکھا ہے کہ جو آخرت کا فرزند ہوگا وہ آخرت کی پیروی کریگا اور اسکے لئے عمل کرے گا اور جو دنیا کا فرزند ہوگا وہ دنیا کی پیروی کرے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا، [2] اور نہ ہو الخ یعنی ساتھ اعراض کرنے کے آخرت سے اور متوجہ ہونے کے طرف دنیا کے، [3] آج کے دن یعنی دنیا میں، [4] اور کل یعنی قیامت کے دن، [5] نیک اور بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہیں، [6] عمل کرو یعنی نیک، [7] خدا سے بچ کر یعنی ڈرتے رہو کہ قبول ہوتا ہے یا نہیں، [8] دیکھے گا الخ یعنی آخرت میں +

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاکُلُ مِنْھَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ وَعْدٌ صَادِقٌ یَحْکُمُ فِیْھَا مَالِکٌ عَادِلٌ قَادِرٌ یُحِقُّ فِیْھَا الْحَقَّ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ کُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ کُلَّ اُمٍّ یَتْبَعُھَا وَلَدُھَا۔

۴۹۷۶:۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْھَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی رَوَاھُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ۔

۴۹۷۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۴۹۷۸:۔ وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْھِمْ مَا

اسباب حاضر ہے کھاتا ہے اس سے نیک و بد اور تحقیق آخرت وعدہ ہے[۱] سچا حکم کریگا اس میں بادشاہ عادل قادر ثابت رکھے گا اسمیں حق کو اور نابود کریگا باطل کو ہو تم آخرت کے بیٹوں میں سے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹوں میں سے اس لئے کہ تحقیق ہر ماں تابع ہوتا ہے اس کا بیٹا اس کا[۲]۔

۴۹۷۶:۔ اور ابی درداؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اس کے میں دو فرشتے ہیں کہ پکارتے ہیں سناتے ہیں خلائق کو سوا جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے جو مال کم ہوا اور کفایت کرے بہتر ہے اس مال سے کہ بہت ہوا اور باز[۳] رکھے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں۔

۴۹۷۷:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو حضرت تک کہا ابو ہریرہؓ نے جس وقت کہ مرتا ہے آدمی کہتے ہیں فرشتے[۴] کہ کیا آگے بھیجا اور کہتے ہیں آدمی کہ کیا پیچھے چھوڑا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۷۸:۔ اور مالکؓ سے روایت ہے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے میرے بیٹے تحقیق آدمی دراز ہوئی[۵] ان پر مدت اس چیز کی کہ وعدہ دیئے جاتے ہیں اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہیں اور تحقیق تو اسے

---

[۱] وعدہ ہے یعنی ضرور آوے گی، [۲] ہر ماں تابع ہوتا ہے اس کا بیٹا اس کا یعنی جو آخرت کا طالب ہوگا وہ اس کے ساتھ جنت میں ہوگا، [۳] باز رکھے گا یعنے اللہ تعالے کی یاد سے، [۴] فرشتے کہتے ہیں کہ کیا آگے بھیجا اور کہتے ہیں آدمی الخ یعنے ملائکہ کی نظر عمل پر ہے اور آدمیوں کی نظر مال پر، [۵] دراز ہوئی ان پر مدت، یعنے آدم علیہ السلام سے تا ایں دم اس کے معنے یہ ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے آنے کا وعدہ دور دور معلوم دیتا ہے حالانکہ وہ ہر دم چلے جاتے ہیں اس کی طرف جیسے قافلہ چلنے والا مگر ان کو معلوم نہیں ہوتا جیسے کشتی میں بیٹھنے والے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایک جگہ سے نکلتا ہے وہ دم بدم اس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جس چیز کی طرف جاتا ہے اس کی طرف نزدیک ہو جاتا ہے اور ایک دن مسافت تمام ہو جاوے گی اور مقصود اس نصیحت یہ ہے کہ امر آخرت سے غافل نہ ہو جاؤ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوعَدُونَ وَهُمْ إِلَى الْآخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُونَ وَإِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ وَإِنَّ دَارًا تُسْرِعُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ رَزِينٌ۔

۴۹۷۹:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۹۸۰:۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۴۹۸۱:۔ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَ مَا نَرَى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِينِي رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ۔

۴۹۸۲:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہے تو نے دنیا کو جب سے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا آخرت کی طرف اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہے تو طرف اس کے بہت نزدیک ہے طرف تیری اس گھر سے کہ نکلتا ہے تو اس سے (رزین)

۴۹۷۹:۔ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہا گیا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر صاف دل[1] اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہؓ نے کہ سچی زبان کو جانتے ہیں ہم پس کون ہے صاحب دل فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اس پر اور نہ ظلم کرنا اور نہ حسد سے گزرنا اور نہ کدورت و کینہ اور حسد روایت کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۹۸۰:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب ہوں تجھ میں پس نہیں ہے خوف تجھ پر فوت ہونے دنیا کے سے حفاظت کرنی امانت کی اور سچی بات بولنی اور نیک خلقی اور پارسائی[2] کھانے میں روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب

۴۹۸۱:۔ اور مالکؒ سے روایت ہے کہ کہا پہنچا ہے مجھ کو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم[3] کے کہ کس چیز نے پہنچایا ہے تم کو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے سچ بولنے نے اور ادا امانت نے اور چھوڑ دینے اس چیز کے نے کہ نہ نفع دے مجھ کو (موطا)

۴۹۸۲:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

---

[1] ہر صاف دل وہ جو حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو،

[2] اور پارسائی الخ یعنی پرہیز کرے حرام کھانے سے اور اکتفا کرے مقدار ضرورت پر،

[3] واسطے لقمان حکیم کے حضرت لقمانؑ غلام تھے حبشی حضرت داؤد کے وقت میں اللہ نے ان کو حکمت دی یعنی عقل کی راہ سے وہ باتیں کھولیں جو موافق ہوں پیغمبروں کے حکم کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَجِئُ الْاَعْمَالُ فَتَجِئُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِئُ الصَّدَقَةُ
فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِئُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ
فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِئُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِئُ
الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ
اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔

۴۹۸۳ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا ۔

۴۹۸۴ :۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

آویں[1] گے اعمال آویگی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں[2] نماز ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پس آویگا صدقہ پس کہے گا اے پروردگار میرے میں صدقہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آویگا روزہ پس کہے گا اے میرے رب میں روزہ ہوں پس فرماویگا اللہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آویں گے اور اعمال اوپر اسی طرح کے کہ مذکور ہوئے فرماوے گا اللہ تحقیق تو اوپر خیر کے[3] ہے پھر آویگا اسلام پس کہے گا اے رب میرے تو سلام[4] ہے اور میں اسلام ہوں[5] پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے بسبب[6] تیرے آج کے دن مواخذہ کروں گا اور بوسیلہ تیرے دوں گا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ طلب کرے سوائے دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اس سے وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں سے ہے۔

۴۹۸۳ء۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ عائشہؓ نے یہ کہ تھا واسطے ہمارے پردہ[7] اس میں تھیں تصویریں پرندوں جانوروں کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہؓ بدل ڈال اس کو اس لئے کہ میں جب دیکھتا ہوں اس کو یاد کرتا ہوں دنیا کو۔

۴۹۸۴ء۔ اور ابی ایوبؓ انصاری سے روایت ہے کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ نصیحت فرما مجھ کو اور

---

[1] آویں گے اعمال یعنی بندوں کے نیک عمل اللہ عزوجل کی جناب میں تاکہ اپنے کرنے والوں کے لئے حجت ہوں اور انکی سفارش کریں یا جھگڑیں اپنے ترک کرنیوالوں سے اور اعمال یا تو اچھی صورت میں آویں گے کہ اللہ تعالیٰ انکو اچھی صورت عطا فرماویگا جیسے بعض احادیث و آثار سے سمجھا جاتا ہے یا اللہ عزوجل قادر ہے، اعراض کے لانے اور ان سے کلام کرانے پر، [2] میں نماز ہوں اور میری نسبت تو نے فرمایا ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشآء والمنکر اور جو نکر میں دنیا میں فسق و فجور سے روکنے والی تھی اس واسطے میں تیری بارگاہ میں آئی ہوں کہ تو میرے پڑھنے والوں کے حق میں میری سفارش قبول کرے، [3] تحقیق تو اوپر خیر کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر ایک کی شفاعت کو موقوف رکھے گا اور مہلت دے گا ان کی درخواست کی قبولیت کو مہربانی اور نرمی سے، [4] تو سلام ہے یعنی تمام نقصانوں سے پاک، [5] اور میں اسلام یعنے فرمانبردار تیرے حکم کا، [6] بسبب تیرے الخ یعنی ثواب و عقاب کا مدار بھی یہ ہے جس کا اسلام درست ہے اس کے اعمال قبول ہیں اور جس کا اسلام ٹھیک نہیں اس کے عمل بھی مردود ہیں، [7] واسطے ہمارے الخ یعنے دروازہ کا یا دیوارگیری یہ حدیث تصویروں کی حرمت سے پہلے کی ہے کیونکہ صحیح حدیثوں میں تصویروں کی حرمت مذکور ہے اور اس میں کسی معتدبہ کا خلاف نہیں ہے ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِي اَيْدِي النَّاسِ۔

۴۹۸۵:- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ اَوْلَى

مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرتؐ نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس نماز پڑھ مانند نماز اس شخص کے رخصت کرنیوالا ہے اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووے تو عذر خواہی کا بسبب اس کلام کے کل کو اور قصد مصمم کر اوپر ناامیدی کے اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

۴۹۸۵:- اور معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ بھیجا اس کو رسول اللہؐ نے عامل بنا کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اسکے رسول اللہ اس حال میں کہ وصیت کرتے تھے اس کو اور معاذؓ تھے سوار اور رسول اللہ چلتے تھے ساتھ سواری اسکی کے پس جب فارغ ہوئے حضرتؐ وصیت فرمانے سے فرمایا اے معاذ تحقیق نزدیک ہے کہ نہ ملے تو مجھ سے بعد سال عمر میری کے کہ یہ سال ہے اور شاید کہ گزرے تو اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پھرے آپ اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین لوگوں کے

١ھ اور مختصر کہو یعنی تاکہ میں اس پر عمل کروں، ٢ھ رخصت کرنے والا ہے، یعنی یہ اخیر نماز ہے مطلب یہ کہ دل لگا کر پڑھ اور گویا تو نے ماسوائے اللہ کو رخصت کر دیا، ٣ھ ایسی بات، یعنی جھوٹ یا سخت بات، ٤ھ کہ محتاج ہووے تو یعنی قیامت کو جناب پروردگار یا مطلق شامل ہے کلام کرنے کو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سے یعنی ایسی بات نہ کہہ کہ اس سے پشیمان ہووے تو، ٥ھ اور قصد مصمم کر الخ یعنی اپنی قسمت پر قناعت کر اور لوگوں کے مال سے طمع منقطع کر، ١ھ جب بھیجا اس کو۔ یعنی ارادہ کیا بھیجنے کا، ٢ھ نکلے، یعنی وداع کرنے کے لئے، ٣ھ تحقیق قریب ترین الخ یہ تسلی معاذ رضی اللہ عنہ کو کہ تقوے اختیار کرنا چاہیئے اور ہمارے فراق پر غم نہ کھا جبکہ متقیوں سے ہووے تو صورت میں اگرچہ جدا ہوتا ہے معنے میں ہمارے ساتھ ہی ہے تو اور طیبیؒ نے کہا یہ تسلی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنی وفات کی خبر دینے کے بعد کہ جب تو وہاں سے پھر کر مدینے میں آوے تو اس شخص کی اقتداء کرنا جو تقوے میں سب سے میرے قریب ہوگا اور کہا اس میں اشارہ کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے جیسے کہ مناقب صدیق رضی اللہ تعالے عنہ میں جبیر بن مطعم کی حدیث میں آئے گا کہ ایک عورت آپ کے پاس حاضر ہوئی اور کچھ عرض کیا فرمایا پھر آنا وہ عورت بولی اگر میں آؤں اور آپ موجود نہ ہوں یعنی آپ کا انتقال ہو چکا ہو فرمایا ابوبکرؓ کے پاس آنا اور باب کی حدیث میں تسلی ہے یقیناً امت کو بھی کہ جنہوں نے آپ کا زمانہ نہیں پایا اور آپؐ کی خدمت کا مرتبہ اگر وہ تقوی کریں گے تو آپ کے قریب ہی رہیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ بِیْ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا رَوَی الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ اَحْمَدُ۔

۴۹۸۶:- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِتِلْکَ مِنْ عَلَمٍ یُّعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِیْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ۔

۴۹۸۷:- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُھْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّۃَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْہُ فَاِنَّہٗ یُلَقَّی الْحِکْمَۃَ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

ساتھ میرے پرہیزگار ہیں جو ہوں[۱] اور جہاں ہوں (نقل کی یہ چاروں حدیثیں امام احمد نے)

۴۹۸۶:- اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا ابن مسعودؓ نے کہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس جس کو ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت کرنے کا کھولتا ہے سینہ اس کا واسطے اسلام کے[۲] پس فرمایا رسول اللہ نے تحقیق نور[۳] جب داخل ہوتا ہے سینہ میں کھل جاتا ہے سینہ اس کا کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کوئی نشانی ظاہر پہچانی جائے وہ حالت ساتھ اس نشانی کے فرمایا آپؐ نے ہاں اس کے لئے نشانی ہے دور ہونا گھر تکبر[۴] کے سے اور رجوع کرنا طرف آخرت کے اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے اسکے اترنے سے۔

۴۹۸۷:- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور ابوخلادؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گوئی پس نزدیک ڈھونڈو اس سے اس لئے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے[۵] حکمت، (بیہقی شعب الایمان میں)

---

[۱] جو ہوں یعنی عربی ہوں یا عجمی گورے ہوں یا کالے اشراف ہوں یا کمینے، [۲] واسطے اسلام کے یعنی شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے، [۳] تحقیق نور یعنی نور ہدایت ہے، [۴] تکبر کے سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اس کے لوگوں کو فریب دیتا ہے اور مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہے، [۵] وہ سکھایا جاتا ہے حکمت یعنی اس کے دل پر فیوض اور برکات اتریں گے اور دین کی پکی سمجھ اس کو ہو گی اور اس کی تعلیم اور تدریس میں برکت ہو گی یہ بہت عمدہ نشانی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکیم اور زاہد کی بیان فرمائی کیونکہ دنیا کا طمع اور بک بک کرنے والا دو لوں کسی طرح حکیم نہیں ہو سکتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹۸۸: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۹۸۹: وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

۴۹۹۰: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسٰكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

باب ہے بیچ بیان فضیلت فقراء کے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

پہلی فصل

۴۹۸۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلود دھکیلے گئے دروازوں سے اگر قسم کھائیں اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ ان کو قسم میں۔ (مسلم)

۴۹۸۹: اور مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے کہ گمان کیا سعدؓ نے یہ کہ اس کو فضیلت ہے اوپر اس کسی کے کمتر ہے اس سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مدد کیے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے مگر اپنے ضعیفوں کی برکت سے (بخاری)

۴۹۹۰: اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہوا میں بہشت کے دروازے پر پس تھے اکثر ان لوگوں کے کہ داخل ہوئے بہشت میں غریب اور دولتمند ٹھہرائے گئے ہیں میدان قیامت میں لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہے انکو جانے کا طرف دوزخ کے اور کھڑا ہوا میں دوزخ کے دروازہ پر پس ناگہاں اکثر ان کے داخل ہوئے ہیں اس میں عورتیں ہیں۔ (بخاری، مسلم)

---

۱ بہت پراگندہ، یعنی بعضے بندگان خدا تعالیٰ ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا تعالیٰ کو ان کی خاطرداری منظور رہتی ہے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان پر ظاہر کو حقیر نہ جانے مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتماد کرے اس واسطے کہ آپ نے اس حدیث میں بعضے پریشان خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار ڈاڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں، ۲ نہیں مدد کئے جاتے تم یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ نہ کرو تم کو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے ملتی ہے، ۳ اور دولت مند ٹھہرائے گئے ہیں اگرچہ دولت مند اگرچہ ایماندار ہوں لیکن محتاجوں کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے حساب کے واسطے دروازے پر روکے جائیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۹۱ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

۴۹۹۲ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ـ

۴۹۹۳ :- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ

۴۹۹۱ :- اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھے میں نے اکثر اہل بہشت کے فقراء[1] اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نے اکثر رہنے والی اس کی عورتیں، (بخاری، مسلم)

۴۹۹۲ :- اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق فقراء مہاجرین کے پہلے داخل ہوں گے غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں چالیس برس[2]، (مسلم)

۴۹۹۳ :- اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گزرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آپ نے ایک کو کہ آپ کے پاس بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا تھا تو اس گزرنے والے کے حق میں پس کہا اس نے یہ شخص ہے اشراف لوگوں میں سے قسم ہے اللہ کی یہ لائق ہے اس کے کہ اگر پیغام کرے نکاح کا نکاح کیا جائے اس سے اور اگر سفارش کرے قبول کی جائے سفارش اس کی کہا اور پس چپ رہے رسول اللہ پھر گزرا ایک اور شخص پس فرمایا رسول اللہ نے واسطے اس کے کیا گمان ہے تیرا اس کے حق میں پس کہا اس نے یا رسول اللہ یہ شخص فقراء مسلمین سے ہے یہ شخص لائق ہے اس کے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جائے اور اگر سفارش کرے کسی کی نہ قبول کی جائے سفارش اس کی اور اگر کہے کچھ بات نہ سنی جائے بات اس کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شخص بہتر

[1] اکثر اہل بہشت کے فقراء الخ محتاج ایماندار اکثر تکلیف میں رہتے ہیں اس سبب سے بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بد اعتقاد ہوتی ہیں اس سبب سے دوزخی ہوتی ہیں، [2] چالیس سال پہلے داخل ہوں گے الخ مہاجرین میں محتاج افضل ہیں مالداروں سے اس واسطے کہ محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اس واسطے چالیس برس بہشت میں مالداروں سے آگے جاویں گے اور اسی باب کے فصل ثانی کی پہلی حدیث میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا کہ پانچ سو برس پہلے جائیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانوں سے پانچ سو برس آگے جائیں گے تو دونوں حدیثوں میں کچھ اختلاف نہ رہا ؏

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۹۹۴ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۴۹۹۵ :- وَعَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَّصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۴۹۹۶ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَّهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِّاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۹۹۷ :- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا

ہے بھری ہوئی زمین مانند اس آدمی کے[۱]، (بخاری، مسلم)

۴۹۹۴ :- اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں بھرا پیٹ آل محمدؐ نے روٹی جو کی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، (بخاری، مسلم)

۴۹۹۵ :- اور سعید مقبری سے روایت ہے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے یہ کہ وہ گزرے ایک قوم پر کہ انکے رکھی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی پس بلایا انہوں نے ابوہریرہؓ کو پس انکار کیا ابوہریرہؓ نے اسکے کھانے سے اور کہا نکلے نبی صلعم دنیا سے اور نہیں پیٹ بھرا روٹی جو کی سے (بخاری)

۴۹۹۶ :- اور حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ وہ لے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی بدبودار اور گروی رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کے اور لئے اس سے کچھ جو واسطے اہل اپنے کے اور تحقیق سنا میں نے آپ سے کہ کہتے تھے کہ نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمدؐ کے صاع گیہوں تے اور نہ صاع اور دانوں کے غلہ نے اور حالانکہ تحقیق نزدیک آنحضرتؐ کے تھیں نو بیبیاں[۲] (بخاری)

۴۹۹۷ :- اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا عمرؓ نے داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہاں آپ لیٹے

---

[۱] مانند اس شخص کے سے پہلا شخص امیر تھا اور مالدار آپؐ نے فرمایا یہ فقیر اور نادار زمین بھر مالدار لوگوں سے اللہ کے نزدیک بہتر ہے ۔ خاکسار را جہان را بحقارت منگر : تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد، [۲] آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آپ کے کنبے والے اور گھر والے جس میں بیبیاں بھی داخل ہیں، [۳] نہیں پیٹ بھرا الخ یعنی ہمیشہ جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملی سبحان اللہ اس غذا پر آپ کی قوت اور طاقت ایسی تھی کہ بڑے بڑے پہلوان عمدہ عمدہ کھانے کھانے والے ایسی طاقت نہیں رکھتے تھے، [۴] نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیبیاں تھیں اور باوجود کثرت متعلقین کے یہ بے سامانی سبحان اللہ توکل ہو تو ایسا ہو جیسا سید المتوکلین کرتے تھے یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے کہ آپ اپنی بیبیوں کے لئے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے کیونکہ یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا یا آپ رکھ لیتے ہوں پھر لوگوں کو کھلا دیتے ہوں اور یہ حال ہو جاتا ہو ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ أَوَ فِيْ هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۹۹۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ہوئے تھے اور بوریئے کھجور کے نہ تھا درمیان آپ کے اور درمیان بوریئے کے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیئے بوریئے نے آپ کے پہلو میں اس حال میں کہ سرہانے تکیہ رکھے ہوئے تھے چمڑے کا کہ بھروا اسکا پوست کھجور کا تھا کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے تاکہ فراخی کرے تمہاری امت پر تحقیق فارس اور روم فراخی کی گئی ان پر حالانکہ وہ نہیں بندگی کرتے اللہ کی پس فرمایا حضرتؐ نے کیا اب تک اسی مقام میں ہے تو اے ابن خطابؓ یہ کفار ایک گروہ ہیں کہ جلدی کی گئی ہیں ان کے لئے لذتیں ان کی زندگانی دنیا میں اور ایک روایت میں ہے کہ کیا راضی نہیں ہے تو کہ ہو ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت (بخاری، مسلم)

۴۹۹۸۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق دیکھا میں نے ستر لوگ اصحاب صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ ہو اس پر چادر یا تہ بند اور یا کملی کو کہ تحقیق باندھا تھا اپنی گردنوں میں پس بعضے ان کپڑوں میں تھے کہ پہنچے تھے آدھی پنڈلیوں تک اور بعضے پہنچتے دونوں ٹخنوں تک پس سمیٹتا تہ بند کو ساتھ اپنے ہاتھ کے بسبب ناخوشی رکھنے اسکے کہ دیکھا جائے ستر اس کا (بخاری)

اور بوریئے کے الخ سبحان اللہ نہ ہے قسمت اس بوریئے کی ہمیشہ بادشاہوں کا التفات غریبوں پر ہوتا ہے، نشان ڈال دیئے تھے بوریئے نے الخ یعنی بوریئے پر برہنہ تن آرام فرماتے پسلی مبارک میں نشان پڑ گیا تھا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور میں نے دیکھا تو گھر میں یہی سامان تھا ایک مٹھی برابر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور ببول کے پتے (جلانے کے لئے) ایک کونے میں بالا خانے کے اور ایک مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور میں رونے لگا میں کہتا ہوں ہم کو بھی رونا چاہیئے اللہ اللہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دو جہان کے سردار کو یہ تنگی اور ہمارے پاس دنیا کا بے حد سامان پھر اس کو کم جانتے ہیں اور دوسروں کی حرص کرتے ہیں، ہو ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں میں راضی ہوں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تسلی ہوگئی اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ایماندار کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کی عیش و آرام کی تمنا کرے اس واسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام ہے بہشت، اور کافروں کو اکثر عیش و آرام دنیا میں اس واسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں، کہ ہو اس پر چادر کہ اوڑھے اور کپڑے پر اوڑھے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نہ رکھتا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۹۹ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۰۰۰ :۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۰۰۱ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِينَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۹۹۹ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت نظر کرے ایک تمہارا طرف اس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اسکو اس پر مال میں اور صورت ظاہری میں تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اس شخص کے کہ وہ کمتر ہے اس سے ہے (بخاری مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نظر کرو[1] طرف اس شخص کے کہ کمتر ہے مرتبہ میں تم سے اور نہ نظر کرو طرف اس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سے مرتبہ میں پس یہ لائق تر ہے تم کو نا حقیر نہ جانو نعمت خدا تعالیٰ کو کہ تم کو پہنچی ہے۔

دوسری فصل

۵۰۰۰ :۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے فقیر جنت میں پہلے دولت مندوں سے پانچ سو برس آدھا دن ہے، (ترمذی)

۵۰۰۱ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور مار مجھ کو مسکین[2] اور حشر کر میرا مسکینوں کے گروہ میں پس عائشہؓ نے کس واسطے یا رسول اللہ فرمایا اس لئے کہ تحقیق مسکین داخل ہونگے بہشت میں دولتمندوں سے چالیس برس پہلے اے عائشہ نہ پھیر تو مسکین کو نا امید[3] اور اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کھجور کے ہو اے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو

[1] نظر کرو الخ یعنے جو لوگ تم سے مال اور صورت اور تندرستی وغیرہ کمتر ہیں ان کو خیال کیا کرو تا کہ خدا تعالیٰ کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تم سے افضل ہوں ان کو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا، [2] اور حشر کو میرا مسکینوں کے گروہ میں الخ علامہ ابو الطیب مرحوم نے جب بھوپال میں انتقال فرمایا تو آپ نے موت کے قریب یہ وصیت فرمائی کہ ان کو فقراء کے تکیہ میں دفن کریں حالانکہ رئیس تھے مگر یہ چاہا کہ حشر مساکین کی جماعت میں ہو آفرین ایسے مالداروں پر جو مساکین سے اتنی الفت رکھیں اور اب تو یہ حال ہے کہ قدرے عہدہ ملنے سے قدم زمین پر نہیں رکھتے اور سابقہ سب دوستوں کو بھول جاتے ہیں، [3] مسکین کو الخ یعنے نا امید نہ کر اس کو بلکہ احسان کر اس پر ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِہٖ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ۔

۵۰۰۲:۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَآئِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَآئِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۰۰۳:۔ وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۰۰۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَۃٍ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا ہُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ اِنَّ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۰۰۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُہٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْیَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَۃَ رَوَاہُ

اور نزدیک کران کو پھر اللہ تعالیٰ نزدیک کریگا تجھ کو اپنے قیامت کے دن (ترمذی) اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن ماجہ نے ابی سعید سے ساتھ قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین۔

۵۰۰۲:۔ اور ابو درداء سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ طلب کرو مجھ کو بیچ اپنے ضعیفوں کے اس لئے کہ تمہیں رزق دیئے جاتے ہو اور تمہیں مدد کئے جاتے ہو مگر اپنے ضعیفوں کی برکت سے (ابوداؤد)

۵۰۰۳:۔ اور امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے آپ طلب کرتے فتح کی ساتھ برکت دعاء فقراء مہاجرین کے روایت کی بغوی نے شرح السنہ میں۔

۵۰۰۴:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رشک مت لے جا کسی فاجر پر بسبب کسی نعمت کے اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ کس چیز کو پیش آنے والا ہے بعد مرنے اسکے کے تحقیق فاجر کے لئے خدا کے نزدیک قاتل ہے کہ نہیں مرتا مراد رکھتے تھے آپ اس سے آگ (شرح السنہ)

۵۰۰۵:۔ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے ایماندار کا اور قحط ہے اس کا جس وقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قید خانہ سے اور قحط

لہ طلب کرو مجھ کو الخ یعنے طلب رضائے میری بیچ رضاء انکی کے، سلہ طلب کرتے الخ یعنی کفار پر اللہ تعالےٰ سے اس حدیث میں فقراء کی نہایت بزرگی ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ثابت کی اور مشرف کیا ان کو ساتھ اس کے، سلہ رشک مت لے جا الخ یعنے کسی کا فریا فاسق کے مال و جاہ پر بلکہ کہ یہ رشک نہ کر اس طرح چاہیے تو مثل اس کے اپنے لئے، سلہ قاتل ہے یعنے نحت عذاب کرنے والا، ھہ کہ نہیں مرتا بلکہ ہمیشہ موجود رہے گا، سلہ قید خانہ ہے مومن کا اور قحط ہے اس کا الخ یعنے اور جو ایماندار کا مکان بہشت میں تمام دنیا کا وہ چند ہوگا تو اس کی بہ نسبت دنیا قید خانہ ہے اور قحط ہے ❁

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۰۰۶:۔ وَعَنْ قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۵۰۰۷:۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِثْنَتَانِ یَکْرَھُھُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَیَکْرَہُ قِلَّۃَ الْمَالِ وَقِلَّۃُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۰۰۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّکَ قَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَھَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۰۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخِفْتُ فِی

سے (شرح السنہ)

۵۰۰۶:۔ اور قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بچاتا ہے اسکو دنیا[1] سے جیسے کہ ہوتا ہے ایک تمہارا کہ بچاتا ہے اپنے بیمار کو پانی سے۔ (احمد، ترمذی)

۵۰۰۷:۔ اور محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں کہ ناخوش رکھتا ہے[2] انکو بیٹا آدم کا ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لئے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے مال کی کمی کو اور مال کی کمی کمتر ہے حساب کے لئے (احمد)

۵۰۰۸:۔ اور عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا تحقیق دوست رکھتا ہوں میں آپ کو فرمایا دیکھ کیا کہتا ہے تو[3] پس کہا اس نے کہ قسم ہے اللہ کی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہے[4] تو سچا پس تیار کر تو اپنے کو واسطے فقر کے البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہے طرف اس شخص کے دوست رکھتا ہے مجھ کو جلدی پہنچنے نالہ کے طرف انتہا اپنے کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۰۹:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا ہیں[5] حالانکہ نہ ڈرایا گیا

---

[1] دنیا سے الخ یعنی اس دنیا سے جو اس کے دین میں نقصان پہنچائے اور کہا اشرف نے کہ منع کرتا ہے اس کو دنیا سے اور بچاتا ہے اس کو اس سے کہ ملوث ہو اس کی زینت میں تاکہ نہ بیمار ہو دل کا ساتھ بیماری کے وہ بیماری مراد ہے جس میں پانی ضرر کرتا ہے مانند استسقاء اور ضعف معدہ اور مانند انکے، [2] ناخوش رکھتا ہے انکو بیٹا آدم کا الخ یعنی بالطبع حالانکہ یہ دونوں بہتر ہیں مومن کے لئے، [3] کیا کہتا ہے تو الخ اس لئے کہ تو دعویٰ کرتا ہے امر عظیم کا، [4] اگر ہے تو سچا الخ یعنی محبت کے دعوی میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ بغیر ان کے اتباع اور موافقت کے جھوٹ ہے، [5] ڈرایا گیا میں الخ یعنے بسبب اظہار دین حق کے اور دعوت کرنے خلق کے طرف اس کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَّلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَّلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَیْنِ لَیْلَۃٍ وَّیَوْمٍ وَّمَالِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَّاْکُلُہٗ ذُوْکَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُّوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَمَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ حِیْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَارِبًا مِّنْ مَّکَّۃَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ اِنَّمَا کَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا یَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِہٖ۔

۵۰۱۰ :- وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۱۱ :- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَصَابَھُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرَۃً تَمْرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۰۱۲ :- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کوئی میرے ساتھ اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کے اور نہ ایذا دیا گیا کوئی میرے ساتھ اور البتہ تحقیق گذرتی تھی مجھ پر تیس شب و روز پے در پے حالانکہ نہ تھا میرے لئے اور بلال کے لئے طعام کہ کھاوے کوئی جگر دار مگر چیز قلیل کہ چھپاتی اسکو بغل بلال کی (ترمذی) اور کہا ترمذی نے مراد اور مقصود اس حدیث کا اس وقت تھا کہ باہر نکلتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ اور آپ کے ساتھ بلال تھے نہ ساتھ بلال کے جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اٹھاتا نیچے بغل اپنی کے۔

۵۰۱۰ :- اور ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ کہا ابو طلحہؓ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول اللہ کے بھوک کا پس کھولے ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر پس کھولے[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر (ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۱۱ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پہنچی فقراء صحابہ کو بھوک پس دی ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم[۳] نے ایک ایک کھجور (ترمذی)

۵۰۱۲ :- اور عمرو بن شعیبؓ سے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[۱] یعنے جوان۔ یعنے کوئی بچہ اس سے کہ حیوان اس کو کھاوے نہ تھی چیز جائے آدمی اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ طائف کی طرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے جو مکے کے دو منزل ہے اور وہاں کے رئیسوں کو اسلام کی دعوت کی ان کمبختوں نے کچھ آپ کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں کو اور شہدوں کو نکال دیا انھوں نے بہت بے ادبی کی آپ کی اللہ تعالٰے ان سے سمجھالے، بخاری میں یہ قصہ اور الفاظ سے مروی ہے، [۲] پس کھولے الخ پتھر پیٹ پر اس لئے باندھے ہیں کہ پیٹ میں قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت بخشنے اس سبب کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاتی ہیں اور جب بھوک زیادہ ہوتی تھی تو حاجت دو پتھروں کے باندھنے کی ہوتی ہے، [۳] ایک ایک کھجور الخ یعنے فقر اور تنگی رزق کی ان پر اس حد کو پہنچی تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَّنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَأَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۱۲ : عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَّسَأَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِيْ إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ

کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر و شاکر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین[1] اپنے کے طرف اس شخص کے کہ زیادہ[2] ہوا اس میں سے پس پیروی[3] کرے اس کی اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ کم[4] ہوا اس سے پس شکر کرے اللہ کا بیچ اس کے فضیلت دیئے اللہ تعالیٰ کے اسکو اس پر لکھتا ہے اسکو شاکر صبر کرنیوالا اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اسکے کہ وہ[5] اس سے کم ہوا اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ وہ زیادہ[6] ہوا اس سے پس غم کرے اس چیز پر کہ فوت ہوئی[7] اس سے نہیں لکھتا ہے اسکو اللہ شاکر اور نہ صابر (ترمذی) اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید سے کہ بشارت ہے اسکا ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بیچ اس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کے ہے ۔

تیسری فصل

۵۰۱۲ ۔ حضرت عبدالرحمٰن حبلی سے روایت ہے کہ سنا میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے اس حال میں کہ پوچھا ان سے ایک شخص نے یہ کہا کیا نہیں[8] ہیں ہم فقراء مہاجرین سے پس کہا واسطے اسکے عبداللہ نے کیا ہے واسطے تیرے عورت کا ٹھکانا پکڑے تو طرف اسکے کہا ہاں کہا عبداللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ وہ تو اس میں کہا کہ ہاں کہا عبداللہ نے پس تو ہے[9] دولتمندوں سے کہا اس شخص نے کہ میرے لئے خادم بھی ہے کہا عبداللہ نے کہ پس[10] تو بادشاہوں میں سے ہے ۔

---

[1] بیچ امر دین اپنے کے یعنی اچھے اعمال کرنے میں ، [2] زیادہ ہوا اس سے ، یعنی علم اور عبادت میں اور قناعت وغیرہ میں ، [3] پس پیروی کرے اسکی یعنی صبر کرنے میں طاعتوں کی مشقتوں پر کرنے برائیوں کے سے یا تاسف کرے ان کمالات پر کہ فوت ہوئے اس سے ، [4] کہ کم ہوا اس سے یعنی بہت محتاج ہوا اور کمتر ہوا اس سے مال وجاہ میں ، [5] کہ وہ کم ہوا اس سے ، یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہوا اس کو عجیب اور تکبر اور غرور ، [6] کہ وہ زیادہ ہوا اس سے ، یعنی مال وجاہ میں اور پیدا ہوا اس سے حرص اور آرزو ، [7] کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے ، یعنی جو بشارت دیئے گئے تھے ساتھ سبقت دخول کے بہشت میں ، [8] تو ہے دولتمندوں سے کیونکہ فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری نہ تھی ، [9] اس شخص نے ، یعنی جبکہ سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اس کو غنی کہا تو بولا میرے لئے خادم بھی ہے ، [10] تو بادشاہوں میں سے ہے ، یعنی تجھ کو فقیر کہنا درست نہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۰۱۴:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

کہا[1] عبدالرحمٰن نے اور آئے تین شخص طرف عبداللہ بن عمرو کے اور میں پاس تھا ان کے پس کہا انہوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی جانور پر اور نہ اور اسباب پر پس کہا عبداللہ نے انکو کیا چاہتے تم[2] تو پھر آیا[3] ہمارے پاس دونگا[4] میں تم کو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالٰے واسطے تمہارے اور اگر چاہو تم ذکر کروں میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ[5] کے اور اگر چاہو تو صبر[6] کرو تم اس لئے کہ تحقیق سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے پہلے جائیں گے دولت مندوں سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا انہوں نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں[6] مانگتے ہم کچھ (مسلم)

۵۰۱۴۔ اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ کہا اس وقت ہم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہاں تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقرا کے پس کھڑا ہوا[7] میں طرف ان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ خوش ہوں فقراء مہاجرین ساتھ اس چیز کے خوش حال کرے انکو اس لئے کہ وہ داخل ہونگے بہشت میں پہلے دولتمندوں سے چالیس برس کہا عبداللہ نے پس قسم ہے خدا کی تحقیق دیکھا میں نے رنگ فقراء کے کو روشن[8] ہوتے کہا عبداللہ بن عمرو رضہ نے

[1] کہا عبدالرحمٰن نے الخ کہا علی قاری نے مشکوٰۃ کے سب نسخوں میں یوں ہی ہے اور صواب ابو عبدالرحمٰن ہے جو اس حدیث کا راوی ہے جیسے کہ صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کے ابتداء میں بھی ابو عبدالرحمٰن ہی ہے اور احتمال ہے کہ ابو کا لفظ کاتب کی قلم سے رہ گیا ہے، [2] اگر چاہتے ہو تم۔ یعنے یہ کہ دوں میں تم کو کچھ اپنے پاس سے، [3] تو پھر آنا الخ یعنے اس وقت کچھ حاضر نہیں پھر آنا دے دوں گا، [5] واسطے بادشاہ کے، یعنے معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کیونکہ اس وقت وہی امیر تھے، [6] صبر کرو، یعنے اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والوں کا ہے، [6] یعنے تم سے یا نہ مانگیں گے کسی سے بعد اس کے،

[7] پس کھڑا ہوا میں۔ یعنے واسطے متابعت کے اور حاصل کرتے نزدیکی کے ان سے اور تا کہ مطلع ہوں اس کلام پر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں ان سے، [8] یعنے بسبب سننے اس بشارت کے ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۰۱۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَّا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۰۱۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

یہاں تک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں[1] ساتھ ان کے یا ان میں سے[2]، (دارمی)

۵۰۱۵:۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھ کو جانی دوست میرے[3] نے ساتھ سات خصلتوں کے حکم کیا مجھ کو ساتھ دوستی مسکینوں کے اور نزدیک ہونے ان کے سے اور حکم کیا مجھ کو کہ نظر کروں میں طرف اس شخص کی کہ کمتر ہے مجھ سے[4] اور نہ نظر کروں میں اس کی طرف کہ زیادہ ہو مجھ سے[5] اور حکم کیا مجھ کو یہ کہ ملائے رکھوں ناتے کو اگرچہ کاٹے ناتے والا اور حکم کیا مجھ کو یہ کہ نہ مانگوں میں کسی سے کچھ اور حکم کیا مجھ کو کہ کہوں میں حق اور اگرچہ تلخ ہو اور حکم کیا مجھ کو یہ کہ نہ ڈروں میں بیچ دین خدا کے ملامت کرنے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے اور حکم کیا مجھ کو یہ بہت کہا کروں میں کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق[6] کلمہ لاحول ولا قوۃ اس خزانہ سے ہے کہ نیچے عرش کے، (احمد)

۵۰۱۶:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتیں انکو دنیا میں سے تین چیزیں[7] کھانا اور عورتیں[8] اور خوشبو[9] پس پائیں آنحضرت نے دو چیزیں اور نہ پائی ایک چیز پائیں عورتیں اور خوشبو اور نہ پایا طعام[10]، (احمد)

---

[1] ہوؤں میں ساتھ انکے یعنی دنیا میں انکی جلیسا۔ [2] یا ان میں سے، یعنی عقبے میں اٹھوں ان کی جماعت میں، [3] دوست میرے نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، [4] کہ کمتر ہے مجھ سے، یعنی امور دنیا میں، [5] زیادہ ہو مجھ سے، یعنی مال اور جاہ منصب میں، [6] پس تحقیق الخ اور کتاب الدعوات کے باب التسبیح والتحمید والتہلیل میں ابوموسےٰ کی روایت گذری کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اصحاب پکار کر اللہ اکبر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہیں یاد کرتے جو پکارتے اور چلاتے کی حاجت ہو خدا تعالےٰ قریب ہے اور سنتا ہے اور میں حضرتؐ کے نیچے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں ایک خزانہ بہشت کے خزانوں سے وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے، [7] کھانا۔ یعنی واسطے بچاؤ بدن اور دین پر قوت حاصل کرنے کے لئے، [8] اور عورتیں۔ یعنی واسطے بچاتے نفس کے برے خطروں سے، [9] اور خوشبو، یعنی واسطے تقویت دماغ کے کہ وہ جائے عقل ہے، [10] اور نہ پایا طعام یعنی اتنا جس کے ساتھ ہمیشہ سیر ہو جاتے اور یہ بات آپ نے خود اختیار کی اختیار تھی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۱۷ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِیِّ بَعْدَ قَوْلِہٖ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا۔

۵۰۱۸ :۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۰۱۹ :۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ،

۵۰۲۰ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۵۰۲۱ :۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۵۰۱۷ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتیں اور گردانی گئی خوشی کی میری نماز میں (احمد، نسائی) اور زیادہ کیا ابن الجوزی نے بعد قول حضرتؐ کے حبب الی من الدنیا کا۔

۵۰۱۸ :۔ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ بھیجا ان کو طرف یمن کے فرمایا دور رکھ تو اپنے تئیں تن آسانی سے اس لئے کہ بندگان خاص خدا تعالیٰ کی نہیں[1] استراحت میں ہوتے، (احمد)

۵۰۱۹ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتھ تھوڑے[2] سے رزق کے راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ساتھ تھوڑے سے عمل کے۔

۵۰۲۰ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھوکا ہو[3] یا محتاج ہو پھر ڈھانکے[4] اس کو لوگوں سے تو ہوتا ہے وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یہ کہ پہنچائے اس کو روزی ایک برس کی وجہ سے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں

۵۰۲۱ :۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

---

[1] استراحت، بلکہ آرام و استراحت خاص کافروں اور تاجروں اور غافلوں اور جاہلوں کے لئے ہے، [2] ساتھ تھوڑے سے رزق کے، یعنی قناعت کرے تھوڑے پر، [3] یا محتاج ہو، یعنے کسی چیز کا، [4] پھر ڈھانکے الخ یعنے نہ کہے کہ میں بھوکا ہوں یا میں محتاج ہوں اور یہاں بھوک سے وہ بھوک مراد ہے جس سے صبر ہو سکے والا صراحت کی ہے علماء نے کہ ایک

آدمی اگر مرجائے مارے بھوک کے اور سوال نہ
کرے یا کھاوے نہیں اگرچہ مردار ہو تو وہ گنہگار مرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

۵۰۲۲ :۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْئَ بِمَآءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَھَوَاتِھِمْ فَقَالَ اَذْھَبْتُمْ طَیِّبَاتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ فَلَمْ یَشْرَبْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ۔

۵۰۲۳ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

دوست رکھتا ہے اپنے بندہ مسلمان کو کہ فقیر[1] یا عیال دار ہو (ابن ماجہ)

۵۰۲۲ :۔ اور زید بن اسلم تابعی سے روایت ہے کہ مانگا پانی ایک دن عمرؓ نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا عمرؓ نے کہ تحقیق یہ پاک ہے لیکن میں سنتا ہوں اللہ عزوجل سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں نفس ان کی کو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر لو پوری[2] لیں تم نے لذتیں بیچ مدت حیاتی دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ ان کے پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب ان کا ہم کو نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا (رزین)

۵۰۲۳ :۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہ پیٹ بھرا ہم نے کھجور سے یہاں تک کہ فتح کی ہم نے خیبر،[3] (بخاری)

---

[1] کہ فقیر یا عیال دار ہو اور فقر اور فاقہ پر صبر کرے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگوں میں ہوتے ہیں نہ بھیک مانگنے والوں میں عیالداری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر بھی فضیلت کیا کم ہے، [2] پھر لو پوری الخ یہ وعید اگرچہ واسطے کفار کے ہے لیکن جو لوگ طیبات مباح میں غرقاب رہتے ہیں تو ان کے نفس کو بھی عادت میل کی طرف دنیا کے ہو جاتی ہے یہاں تک کہ پھر خلاف اپنی عادات کا نہیں کر سکتے ایسی صورت میں اگر یہ بات اور کو بھی کہی جائے تو کیا ڈر ہے، [3] کھجور سے، یعنی بسبب فقر کے، [4] فتح کی ہم نے خیبر، کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۲۴ : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْہُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِہٖ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ فَقَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَھٰذِہِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَہٗ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَہٗ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۰۲۵ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ھٰذَا الْاَمَلُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَآءَہُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۰۲۶ : وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ

بیان ہے بیچ آرزو رکھنے اور حرص کرنے کے

پہلی فصل

۵۰۲۴ :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھینچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع[1] اور کھینچا ایک خط بیچ میں کہ باہر نکلنے والا تھا[2] اس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ ہوئے طرف اس خط کے کہ درمیان میں تھا جانب اسکی سے کہ درمیان میں تھے پس فرمایا آپ نے یہ ہے آدمی اور یہ اسکی اجل ہے کہ گھیرے ہوئے ہے آدمی کو اور یہ خط جو باہر نکلنے والی ہے اسکی آرزو ہے اور یہ خط جو چھوٹے عوارضات ہیں پس اگر گزر گیا یہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور گزر گیا یہ حادثہ بھی پہنچا حادثہ تیسرا (بخاری)

۵۰۲۵ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خط کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط[3] پس فرمایا یہ خط[4] آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط[5] اجل ہے اس کی پس آدمی اسی طرح ہوتا ہے کہ ناگہاں پہنچتا ہے اس کو خط[6] نزدیک کا۔ (بخاری)

۵۰۲۶ :۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتی ہیں[7] اس میں

[1] ایک شکل مربع، یعنی چوکھٹی لکیر اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کئے کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیری ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی بکمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے [3] کئی خط، یعنی بطور سابق [4] یہ خط آرزو اس کی ہے، یعنی جو کہ باہر نکلا ہے چوکھٹی سے، [5] یہ خط اس کی اجل ہے یعنی چوکھٹی جو اس کو گھیری ہوئی ہے، [6] خط نزدیک کا، یعنی اجل کا، [7] اور جوان ہوتی ہیں، یعنے پیری کی حالت میں مال اور زندگی کی حرص نہایت بڑھ جاتی ہے، [2] اور اس کی شکل یہ ہے :-

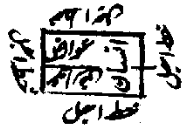

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۲۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۲۸: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِءٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۰۲۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۳۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ

دو چیزیں حرص اور مال پر اور حرص لمبی عمر پر۔ (بخاری، مسلم)

۵۰۲۷۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہمیشہ[1] رہتا ہے دل بوڑھے کا جوان دو چیزوں میں محبت دنیا میں اور درازی آرزو میں۔ (بخاری، مسلم)

۵۰۲۸۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کیا اللہ نے عذر اس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ نے اجل اس کی کو یہاں تک کہ پہنچایا اس کو ساٹھ برس تک۔ (بخاری)

۵۰۲۹۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہوں ابن آدم کے لئے دو جنگل مال کے البتہ ڈھونڈے تیسرا اور نہیں بھرتی آدم کے پیٹ کو مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ اسکی جو توبہ کرے[3]۔ (بخاری، مسلم)

۵۰۳۰۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں[4]

---

[1] ہمیشہ رہتا ہے۔ مرد چوں پیر شود حرص جوان گردد۔ انہیں دونوں حدیثوں کا ترجمہ ہے[2] دور کیا اللہ نے عذر الخ یعنی ساٹھ برس اتنی عمر ہے کہ اس میں آدمی توبہ کرکے اپنے کردہ گناہ معاف کرا سکتا ہے اتنی عمر میں بھی اگر توبہ نہ کی اور گناہ نہ چھوڑے تو اب کونسا عذر باقی رہا۔ [3] اس کی جو توبہ کرتا ہے، یعنی حرص و لالچ سے یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو کسی طرح نہیں بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہیں ہوتی اس کا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہیں بھر سکتی پھر قناعت کی تعریف فرمائی۔ ے گفت چشم تنگ دنیا دار را ÷ یا قناعت پر کند یا خاک گور۔ [4] گویا کہ مسافر ہے تو یعنی جیسے مسافر سفر میں زیادہ بکھیڑا نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو ہر دم وہاں کا سامنا کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردوں میں شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے ے چو آہنگ رفتن کند جان پاک ÷ چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک ÷ اور موت کا وقت معلوم نہیں ہے اور ضرور وہ آئے گی اور یہی بہتر ہے کہ پہلے ہی سے اپنے کو مردوں میں شمار کرے اور کسی بندہ خدا کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۰۳۱ :۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۰۳۲ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ۔

۵۰۳۳ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا

گویا کہ مسافر ہے تو گزرنے والا راہ اور گن تو اپنے نفس کو مردوں سے ۔ (بخاری)

دوسری فصل

۵۰۳۱ :۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گزرے ایک روز ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں اور میری ماں مٹی سے لیپتے تھے کچھ پس فرمایا حضرتؐ نے یہ کیا ہے اے عبداللہ کہا میں نے ایک چیز ہے کہ درست[۲] کرتے ہیں ہم اس کو فرمایا آپؐ نے کہ امر[۳] جلد تر ہے اس سے (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ۔

۵۰۳۲ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پیشاب کرتے پس تیمم کرتے مٹی سے پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے فرماتے آپؐ کیا جانتا ہوں میں کہ شاید[۴] کہ نہ پہنچوں میں اس پانی تک (شرح السنہ میں، اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں ۔

۵۰۳۳ :۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور راجل ہے اس کی اور رکھا[۵] آپؐ نے ہاتھ اپنا نزدیک[۶] گدی اپنے کے پھر کھولا

ایذا نہ دیوے نہ ظلم کرے خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی ۔ [۱] یعنی قبر میں آسودہ ہیں اور سب سے گذر گئے ہیں اور مشابہت کران کے ساتھ کہ زندگی میں بیچ حکم مردہ کے رہے ، [۲] یعنی بخوف گر پڑنے اس کے کے بار یا وقتی استحکام کے لئے ، [۳] امر الخ یعنی موت جلد تر ہے اس سے پھر ایسا مکان بنانا کیا ضرور ہے جس میں زیادہ تکلیف ہو ضرورت کے موافق پھوس کا مکان کافی ہے ، [۴] شاید کہ پہنچوں میں اس پانی تک یعنی ڈرتا ہوں میں کہ عمر وفا نہ کرے اور اجل آ پہنچے اور فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اس لئے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے ، [۵] اور رکھا ، یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا اور سر سے اونچا کیا ہاتھ اپنا واسطے دکھانے درازی آرزو کے ، [۶] یعنی واسطے تصویر و تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُبْنُ اٰدَمَ وَھٰذَا اَجَلُہٗ وَوَضَعَ یَدَاہُ عِنْدَ قَفَاہُ ثُمَّ قَالَ وَثَمَّ اَمَلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۰۳۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ مِنْہُ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۰۳۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۳۶:۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۳۷:۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

پس فرمایا اس[1] جگہ ہے آرزو اس کی (ترمذی)

۵۰۳۴:۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو میں اس کے اور ایک لکڑی بہت دور اس سے پس فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا یہ انسان ہے[2] اور یہ موت کہ گمان کرتا ہوں میں آپ کو کہ فرمایا یہ آرزو[3] ہے آدمی کی پس لیتا ہے آرزو کو پس آ پہنچتی ہے اجل پہلے اس سے کہ تمام ہو آرزو (بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۰۳۵:۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۳۶:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمریں امت میری کی مابین[5] ساٹھ کے ستر تک ہیں اور کمتر ہیں امت میں ایسے لوگ کہ تجاوز کریں اس سے (ترمذی، ابن ماجہ) اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادۃ المرض کے۔

تیسری فصل

۵۰۳۷:۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس جگہ یعنی دور تر مطلب یہ کہ اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی، [2] یہ انسان ہے الخ یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہے، [3] اور یہ یعنی دوسری لکڑی، [4] آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو میں اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزوں میں اور ارادہ کرتا ہے انکے حاصل کرنے کا، [5] مابین ساٹھ کے ستر تک الخ اب حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ فی لاکھ ایک آدمی اسی برس کی عمر تک پہنچتا ہے اور فی کروڑ ایک آدمی سو برس تک اور اوسط عمر انسان کی پینتیس ۳۵ سال رہ گئی ہے بھلا اتنی تھوڑی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۳۸:۔ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۰۳۹:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيْبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْاَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

نے فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا[۱] اور زہد کرنا ہے اور اول فساد اس کا بخل ہے اور دراز امید رکھنا حیاتی کا (روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۳۸:۔ اور سفیان ثوری سے روایت ہے کہ نہیں ہے زہد دنیا میں ساتھ پہننے کپڑے موٹے کے اور سخت کے اور ساتھ کھانے روٹی خشک[۲] کے نہیں ہے زہد دنیا میں مگر کوتاہی آرزو کی (بغوی نے شرح السنۃ میں)

۵۰۳۹:۔ اور زید بن حسین سے روایت ہے کہ سنا میں نے امام مالک سے اس حال میں کہ پوچھا گیا ان سے کہ کیا ہے زہد دنیا میں حلال کسب[۳] اور کوتاہ ہونا آرزو کا (روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں)

مدت کے لئے یہ جھگڑے چار دن کی زندگی اور ہزاروں برس کا بندوبست ذرا آنکھ کھول اگر تیری آنکھ کھل جائے، [۱] یقین کرنا الخ یعنی اس پر کہ اللہ تعالیٰ رازق اور متکفل رزق کا ہے اور زہد و بے رغبتی کرنا ہے دنیا میں اور جب اللہ عزوجل کی رزاقیت پر یقین ہو جاتا ہے تو بخل نہیں کرتا کیونکہ بخل بسبب بے یقینی پہنچنے رزق کے ہوتا ہے اور جب زہد کیا تو طول امل اور دنیا میں باقی رہنے کی امید نہ رہے گی کیونکہ پہلے پہل اس امت میں جو فساد پھیلا تو بخل آرزو سے پھیلا کہ وہ دونوں یقینی اور زہد کے مخالف ہے، [۲] نہیں ہے زہد، حاصل یہ کہ جب دنیا دل میں ہلاک کرنے والی ہے اور ہونا دنیا کا ظاہر پر مضر نہیں ہے اور دل کی مثال کشتی کی طرح ہے کہ اگر پانی ناؤ کے اندر آ جائے تو ڈبو دیتا ہے مع بیٹھنے والوں کے اور اگر باہر اس کے رہنا تو جاری کرتا ہے اس کو اور پہنچاتا ہے اس کو طرف اس جگہ کے، [۳] حلال کسب، یعنے حقیقت زہد کی یہ ہے کہ تو حلال کھائے اور قناعت کرے قدر ضرورت پر اور کوتاہ کرے آرزو کو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۴۰: عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۰۴۱: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

۵۰۴۲: وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخٰی بَیْنَ

بیان ہے مال کی محبت اور اطاعت عمر کے لیے

پہلی فصل

۵۰۴۰: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ[1] دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمرؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کے۔

دوسری فصل

۵۰۴۱: حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اکونسا آدمیوں میں بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز[2] عمر ہو اسکی اور نیک ہوں عمل اسکے پھر کہا شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز عمر ہو اسکی اور برے ہوں عمل اسکے (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۰۴۲: اور عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھائی چیارہ

[1] اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے الخ جب اسلام میں فتنہ و فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابیؓ نے شہر چھوڑ اپنے اونٹ بکریاں لے کر جنگل میں جا بسے انکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیوں ہوئے تب انہوں نے یہ حدیث پڑھی معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے، [2] دراز ہو عمر اسکی الخ بظاہر یہ حکم غالب کا ہے اور عمل نیک و بد برابر ہوں تو ایک وجہ کو ترجیح با وجود یکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہے ابن ماجہ میں عمرو بن غیلان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ پر جو کوئی ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا اسکو حق جانے تو اسکے مال اور اولاد کم کر دے اور اپنی ملاقات اسکو پسند کر دے (یعنی موت) اور اس کی موت جلدی کرا آخر حدیث تک تو ان دونوں حدیثوں میں تطبیق یہ ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث عارفین باللہ کے باب میں ہے جو عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ہر دم معشوق کے وصال کے طالب ہیں انکے لئے قصیر عمر بہتر ہے تاکہ اپنے محبوب سے جلد مل جائیں اور باب کی حدیث عام مسلمانوں کے حق میں ہے جو عبادت اور کام خیر میں مصروف رہتے ہیں انکے لئے طول عمر بہتر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا اللهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ
بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ
أَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ لَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۵۰۴۳: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَأَمَّا الَّذِي أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ
فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا عِزًّا
وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَأَمَّا الَّذِي أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ

کیا درمیان[1] دو شخصوں کے پس[2] مارا گیا ایک ان دونوں میں سے اللہ کی راہ میں پھر مرا دوسرا[3] بقدر ایک ہفتہ کے پس نماز ادا کی صحابہؓ نے
اس پر پس فرمایا نبی صلعم نے کیا کہا تم نے کہا صحابہؓ نے کہ دعا کی ہم نے خدا تعالیٰ سے کہ بخشے گناہ اسکے اور رحمت کرے اسپر اور پہنچاوے ساتھ[4] یار اسکے
کے فرمایا نبی صلعم نے پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اسکی کے اور کہاں گیا ثواب ورعمل اس مرد کا کہ بعد اسکے کئے یا فرمایا ثواب[5] اسکے روزہ کا
کہ بعد اسکے رکھا تفاوت درجہ کا درمیان دو شخصوں کے ہے دور تر سے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان[6] آسمان و زمین کے ہے (ابوداؤد، نسائی)

۵۰۴۳: اور ابوکبشہ انماری سے روایت ہے کہ اسنے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتیں ہیں کہ قسم[7] کھاتا ہوں میں
ان پر اور پڑھتا ہوں میں تمہارے آگے ایک حدیث[8] پس یاد رکھو اسکو پس وہ تین چیزیں ہیں کہ قسم کھاتا ہوں میں انکی حقیقت پر وہ یہ ہیں پس تحقیق شان
یہ ہے کہ نہیں[9] کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینے کے اور نہ کوئی مظلوم کیا گیا ظلم کیا جاتا کہ صبر کیا اس نے اسپر مگر کہ زیادہ کی اس بندہ کے لئے خدا نے
بسبب اس مظلمہ کے عزت[10] اور نہ کھولا کسی بندہ نے دروازہ[11] سوال کرنے کا مگر کہ کھولا اللہ نے اس پر دروازہ فقر کا اور رہا وہ حدیث کہ

Kitabosunnat.Com

---

[1] درمیان دو شخصوں کے یعنی صحابہؓ میں سے، [2] مارا گیا، یعنی شہید ہوا جہاد میں، [3] دوسرا یعنی اپنے بستر پر، [4] ساتھ اسکے یار کے کہ
شہید ہوا، [5] ثواب اسکے روزہ کا، یعنی کہاں گیا ثواب اس کے روزہ کا، [6] کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے، اس حدیث سے ایسی
عمر کی بڑی فضیلت نکلی جس میں آدمی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور یہاں اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل
اس شخص کے پچھلے کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوپر شہادت اس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین
حق میں بالاتر ہے خصوصاً آنحضرتؐ کے زمانہ میں ابتدا اسلام اور قلت مددگاران دین کا تھا جواب اس کا یہ ہے کہ وہ پچھلا شخص بھی
مرابط تھا راہ خدا میں اور نیت شہادت کا رکھتا تھا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر، [7] کہ قسم کھاتا ہوں میں ان پر کہ وہ حق ہیں
[8] ایک حدیث، یعنی ایک اور حدیث، [9] نہیں کم ہوتا، یعنی للہ دینا اگرچہ صورت میں نقصان ہے لیکن چونکہ موجب
خیر و برکت کا ہے دنیا میں اور سبب حصول ثواب کا آخرت میں بیچ حکم زیادتی کے ہے، [10] عزت الخ یعنی انجام کار
اس کو عزت حاصل ہوتی ہے اور ظالم کو ذلت اگرچہ ایک مدت کے بعد، [11] دروازہ سوال کرنے کا، یعنی لوگوں
سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ رَحِمَهُ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيهِ بِحَقِّهِ فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

۵۰۴۴:- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

---

کہا تھا میں نے بیان کرتا اس کا پس یاد رکھو اس کو یہ ہے کہ کہتا ہوں میں پس فرمایا نہیں ہے دنیا مگر چار نفر آدمی کے لئے اول وہ بندہ کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور علم پس وہ تقوی کرتا ہے[1] اس مال میں اپنے رب کا اور احسان کرتا ہے اپنوں سے اور کام کرتا ہے واسطے اللہ کے اس مال میں موافق حق[2] مال کے پس یہ بہتر ہے مرتبہ میں، اور دوسرا بندہ ہے کہ دیا اسکو اللہ نے علم اور نہیں دیا اسکو مال پس یہ بندہ صادق ہے نیت اسکی یہ ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا میں عمل فلانے کا سا[3] پس ثواب ان دونوں[4] کا برابر ہے، اور تیسرا بندہ ہے کہ دیا اسکو اللہ نے مال اور نہیں دیا[5] اسکو علم پس وہ بھٹکتا ہے بیچ اپنے مال کے بغیر علم کے نہیں تقوی کرتا بیچ اسکے خرچ کرنے کے اپنے رب کا اور نہیں احسان کرتا رشتہ داروں سے اور عمل کرتا اس[6] میں ساتھ حق کے پس یہ شخص بیچ پلید تری مرتبہ کے ہے اور چوتھا وہ بندہ ہے کہ نہیں دیا اللہ نے اسکو مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو البتہ عمل کرتا میں اس میں فلانے کا سا پس وہ بد نیت ہے اور گناہ ان دونوں کا برابر ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے -

۵۰۴۴:- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے جب ارادہ کرتا ہے ساتھ بندے کے بھلائی[7] کا تو کرواتا ہے اس سے بھلائی پس کہا گیا کس طرح کرواتا ہے بھلائی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہے[8] اس کو عمل نیک کی پہلے موت کے، (ترمذی)

---

[1] تقوی کرتا ہے، کہ نہیں خرچ کرتا اس کو حرام اور چیزوں ناپسندیدہ کے حق میں، [2] موافق حق کے، یعنی ادا کرتا ہے واسطے اللہ تعالی کے حقوق کہ متعلق ہیں ساتھ مال کے مثل زکوٰۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کے، [3] فلانے کا سا، کہ تقوی کرتا ہے پروردگار کا مال میں اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق میں، [4] ثواب ان دونوں کا برابر ہے، یعنی اگرچہ بندہ دوسرا بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اس کا پاتا ہے، [5] اور نہیں دیا اسکو علم کہ بسبب اس کے تقوی کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق، [6] ساتھ حق کے یعنی کسی طرح کے حق کے خواہ اللہ کا ہو خواہ بندہ کا، [7] بھلائی کا، یعنی انجام کار اس کے ہیں، [8] توفیق دیتا ہے الخ یعنی یہاں تک کہ مرتا ہے توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہے خاتمہ اس کا بالخیر ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۲۵ :- وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۲۶ :- عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَأْسِهٖ أَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ -

۵۰۲۷ :- وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهٗ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يَّبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ

۵۰۲۵ :- اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانا وہ شخص ہے کہ فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ کا اور عمل کرے واسطے بعد موت کے اور احمق وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا اور خواہش[1] رکھے خدا تعالیٰ پر (ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۰۲۶ :- ایک آدمی سے روایت ہے صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کہا تھے ہم مجلس میں پس آئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھا حضرتؐ کے سر پر نشان[2] پس کہا ہم نے یا رسول اللہ! دیکھتے ہیں ہم آپؐ کو خوش دل[3] فرمایا کہ ہاں کہا راوی نے پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر مندی[4] دولت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے مضائقہ دولتمندی کا واسطے اس شخص کے کہ ڈرے اللہ عزوجل[5] سے اور صحت بدن کی واسطے پرہیزگار کے بہتر ہے دولتمندی سے اور خوش دلی جملہ نعمتوں سے ہے (احمد)

۵۰۲۷ :- اور ابو سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ تھا مال اگلے زمانہ میں مکروہ لیکن اب پر اس زمانہ میں مال سپر ہے مومن کی اور کہا سفیانؒ نے اگر نہ ہوتے یہ دینار تو البتہ بے قدر کر ڈالتے ہم کو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ اسکے ہاتھ کے ان اموال سے کچھ پس چاہیئے کہ اصلاح[6] کرے اسکو اس لئے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہے کہ اگر محتاج ہو کوئی تو ہوگا اول ان شخصوں کا کہ ہاتھ[7] سے

---

[1] اور خواہش الخ یعنی کہے کہ وہ بخشنے والا ہے گناہ کرتے ہیں تو کیا کرو جیسے فساق اور فجار اور ملحد کہا کرتے ہیں، [2] سر پر نشان، یعنی پانی کا بسبب نہانے کے، [3] خوش دل، یعنی اثر اس کا چہرہ پر ہویدا ہے، [4] بیچ ذکر دولتمندی کے، کہ نیک ہے یا بد، [5] اگرچہ ساتھ فقر کے ہو، [6] اصلاح کرے اس کو، یعنی ضائع نہ کرے اس کو بلکہ تجارت کر کے بڑھائے اس کو، [7] ہاتھ سے دین، اپنے دین کو اور یہ بات ہم نے اسی زمانہ میں اپنی آنکھوں سے لی کہ اس زمانہ کے مولوی اور واعظ اپنے معتقدوں سے اپنا خرچ لیتے ہیں اور نوابوں اور امیروں سے سوال کرتے ہیں پر حلال کے چار پیسے اپنی محنت سے نہیں کماتے جب تو ان کی وعظ میں نہ اثر ہے نہ برکت بلکہ یہ مولوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۰۲۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۲۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلَاثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهِ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهِ اَمَامَهُمْ وَالَّذِيْ

دین اپنے دین کو اور کہا حلال نہیں اٹھانا اسراف کو (یہ شرح السنہ میں ہے)

۵۰۲۸: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکارے گا پکارنے والا قیامت کے دن کہ کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں کیا نہیں عمر دی ہم نے تم کو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑے[1] ایسا عاقل کہ اس کی شان سے ہے نصیحت پکڑے اور حالانکہ تمہارے پاس آیا ڈرانے والا، (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۲۹: اور عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق کتنے ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہوئے[2] فرمایا رسول اللہ[3] نے کون ہے کہ کفایت کرے مجھ کو ان کی خبرگیری سے کہا طلحہ نے کہ میں کفایت کروں گا پس تھے یہ تینوں نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس نکلا اس لشکر میں ایک شخص ان تینوں میں سے پس شہید کیا گیا وہ بھیجا آپ نے ایک اور لشکر پس نکلا اس لشکر میں دوسرا شخص ان تینوں میں سے پس شہید کیا گیا وہ پھر مرا تیسرا شخص اپنے

اور درویش خدا ان سے سمجھے دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کی رعایت سے شرع اور درویشی کے مسائل گھڑتے ہیں اور قرآن و حدیث کی تاویل اور تحریف کرتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہمارے مرید بے اعتقاد ہو جائیں گے تو پھر روٹی ٹکیے ملے گی اگلے علماء اور درویشوں کا طریقہ یہ نہ تھا کوئی ان میں درزی تھا کوئی دھنیہ کوئی چمڑ رنگ کوئی حلوائی کوئی دھوبی کوئی لوہار کوئی بڑھئی کوئی سوداگر اپنی روٹی ان پیشوں کے ذریعہ سے کماتے اور اللہ جل جلالہ کی رضا مندی کے لیے جب ضرورت دیکھتے وعظ اور نصیحت کرتے پیروی اور درویشی کی انہوں نے کبھی نہیں کھائی اور یہی سبب تھا کہ وہ کسی دنیادار کی ذرا بھی پاسداری نہ کرتے بلکہ بادشاہ تک کے مکان پر بھی بلاتے سے بھی نہ جاتے، [1] یعنی قرآن یا رسول یا بڑھاپا یا موت، [2] پس مسلمان ہوئے، یعنی ارادہ کیا ٹھہرنے کا بہ نیت مجاہد کے اور تھے وہ فقر و فاقہ والے، [3] کون ہے، یعنی کون ہے کہ غمخواری کرے ان کی اور سامان درست کر دے ان کا تاکہ مجھ کو حاجب ان کی خبرگیری کی نہ رہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسْتُشْهِدَ آخِرًا يَلِيهِ وَلَهُمْ يَلِيهِ فَدَاخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِتَسْبِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ۔

۵۰۵۰:۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرِمًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَرَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ۔

بستر پر کہا عبداللہ نے کہا طلحہ نے اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر[۱] ہو گئے اسکے اور دو۔ کہا میں نے اسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہے اسکے اور دیکھا میں نے جو کہ پہلے شہید ہوا تھا ان میں سے کہ سب سے پیچھے ہے گزرا ہے دل میں[۲] اس سے شبہ پس ذکر کیا میں نے نبی صلعم سے یہ جواب فرمایا آپ نے اور کس چیز[۳] کا انکار کیا تو نے اس سے کہ نہیں ہے کوئی افضل نزدیک خدا کے اس مسلمان سے کہ دراز کی جائے عمر اس کی مسلمانی میں بسبب عبادت کرنے اسکے کے تمام عمر کو ساتھ تسبیح کے اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے۔

۵۰۵۰:۔ اور محمد بن ابی عمیرہ سے روایت ہے اور وہ تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آپ نے کہ تحقیق ایک بندہ اگر گرے اپنے منہ پر اس دن سے کہ پیدا کیا گیا ہے یہاں تک[۴] مرے بوڑھا ہو کر بیچ اطاعت اللہ کے تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے کام کو بیچ[۵] اس دن کے اور البتہ دوست رکھے گا کہ پھر پھیرا جائے دنیا کی طرف تا کہ زیادہ ہو اجر اور ثواب عمل کا (احمد)

---

[۱] اپنے بستر پر، یعنی اس حال میں کہ مرابط تھا اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا، گزرا میرے، یعنی چاہیئے تھا کہ شہید مقدم سب پر ہوتا یا دونوں شہید ایک مرتبہ میں ہوتے اور جو بستر پر تھا وہ سب سے پیچھے ہوتا جب میں نے اس ترکیب کے خلاف دیکھا تو مجھے تعجب آیا، [۲] اور کس چیز کا الخ حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی عمر دراز ہوئی شہید اول سے بیشک اجر و فضیلت اس کی زیادہ تر ہوگی اس سے اسی طرح وہ جو بستر پر مرا در انحال کہ وہ مرابط تھا اور جہاد کی نیت رکھنے والا عمل اس کا زیادہ ہوا دونوں شہیدوں سے، [۳] یہاں تک کہ مرے الخ یعنی فرض کیا جائے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک سجدہ اور نماز ہی میں منہ کے بل پڑا رہا ہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچے، [۵] بیچ اس دن کے الخ یعنی روز قیامت کے بسبب دیکھنے ثواب عمل کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۵۱ :- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۰۵۲ :- وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى فِي قَوْمِهِ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى

بیان ہے بیچ توکل اور صبر کے

پہلی فصل

۵۰۵۱ :- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت کے ستر ہزار[1] بغیر حساب کے وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۵۰۵۲ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں فرمایا دکھائی گئیں مجھ کو امتیں پس شروع کیا کہ گزرتا[2] ہے ایک نبی اس حال میں کہ اسکے ساتھ ہے ایک آدمی اور گزرتا ہے ایک حالانکہ اسکے ساتھ ہیں دو آدمی اور گزرتا ہے ایک دمی نبی اس حالت میں کہ اس کے ساتھ ہے ایک جماعت گزرتا ہے ایک نبی اور نہیں ہے ساتھ اسکے کوئی پس دیکھا میں نے ایک انبوہ بہت کہ پھر دیا ہے اس نے کنارہ آسمان کو پس امید رکھی میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسیٰ پیغمبر ہیں بیچ امت میری کے پھر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ پس دیکھی میں نے انبوہ بہت کہ روک لیا اسنے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا واسطے میرے دیکھا ادھر ادھر پس دیکھا میں نے انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اس نے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یہ سب امت تیری ہے اور ساتھ انکے ستر ہزار آدمی کہ آگے انکے ہیں داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے وہ یہ ہیں

---

[1] ستر ہزار بغیر حساب کے، اور دوسری روایت صحیح مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ان میں سے ستر ہزار آدمی ہونگے اس صورت میں کل آدمیوں کی تعداد جو جنت میں بغیر حساب جائیں گے، چار ارب نوے کروڑ ہوئی، اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہم کو بھی ان لوگوں سے کرے آمین ثم آمین، [2] گزرتا ایک نبی، یعنی جتنے لوگ جس پیغمبر پر ایمان لائے ہونگے وہی قیامت میں اسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر پر کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اسکے ساتھ کوئی نہ ہوگا معلوم ہوا ہمارے حضرتؐ کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا تو کل جیل سو واسطے کہ آپ نے اکثر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۵۳ :۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۰۵۴ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ

کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑھاتے ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں پس کھڑا ہوا عکاشہ بیٹا محصن صحابی کا اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ کرے مجھ کو ان سے کہا آنحضرتؐ نے خداوندا کر تو عکاشہ کو انہیں سے پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ گردانے مجھ کو انہیں سے پس فرمایا آپ نے کہ سبقت لے گیا تجھ سے ساتھ اس دعا کے عکاشہ

۵-۵۳ :- اور صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجیب[1] ہے واسطے مسلمان کے کہ تمام شان اسکی اس کے لئے بہتر ہے اور نہیں یہ شان کسی کے لئے مگر مسلمان کے لئے اگر پہنچتی ہے اس کو خوشی شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اس کے لئے اور اگر پہنچتا ہے اس کو ضرر صبر کرتا ہے پس صبر بہتر ہے اس کے لئے (مسلم)

۵-۵۴ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان[2] قوی بہتر اور بہت بہتر ہے نزدیک اللہ کے مسلمان ضعیف سے اور ہر مسلمان میں نیکی[3] ہے حرص[4] کر تو اس چیز پر کہ نفع دے تجھ کو اور توفیق طلب کر خدا تعالیٰ سے

دعا کی ہے بلکہ داغنا اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوائے باقی نہ رہے تو اس وقت داغنا بھی درست ہے، [1] عجیب ہے، واسطے مسلمان کے الخ یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہیں خوشی میں شکر گزاری سے زیادہ نعمت ملے اور ثواب پائے اور غم میں صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور بے حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں نہ خوشی میں اس کی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم میں، [2] مسلمان قوی بہتر ہے مسلمان ضعیف سے، مضبوط ایماندار ضعیف ایماندار سے خدا کو اس واسطے زیادہ پیارا ہو کر وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہے بخلاف سست ایماندار کے کہ اس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہو سکتا، [3] اور ہر مسلمان میں نیکی ہے اس لئے کہ ایمان دونوں میں موجود ہے، [4] حرص کر تو، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی دور ہونے کی علاج فرمائی، اور فرمایا ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدے کے کاموں میں سرگرم ہو جائے اور اس کے سرانجام کی خدا تعالیٰ سے مدد چاہے دینی کام میں سست ہو کر نہ تھک رہے اس واسطے کہ محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہے اور چونکہ آدمی رنج سے خالی نہیں رہ سکتا اس کی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلاناں کام کرتا تو رنج نہ ہوتا بلکہ اس کو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے میں اگر مگر بولنا شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر کو بھول کر ظاہری اسباب پر بھروسا کرتا ہے تا حق پچھتا کر غم اٹھاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْئٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۰۵۵ :۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ۔

۵۰۵۶ :۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْئٍ یُّقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْئٌ یُّقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَھَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ

اور عاجز نہ ہو اور اگر پہنچے تجھ کو کچھ تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو کچھ چاہتا ہے خدا کرتا ہے۔ اس لئے کہ لفظ لو کھولتا ہے کار شیطان کو (مسلم)

دوسری فصل

۵۰۵۵ :۔ حضرت عمرؓ بن خطابؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر تحقیق تم توکل کرو اللہ تعالیٰ پر حق توکل کا البتہ روزی دے تم کو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانوروں پرندہ کو نکلتے ہیں صبح کو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو سیر ہو کر (ترمذی)

۵۰۵۶ :۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تم کو طرف بہشت کے اور دور رکھے تم کو دوزخ سے مگر حکم کیا ہے میں نے تم کو ساتھ اس کے اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تم کو آگ دوزخ سے اور دور کرے تم کو بہشت سے مگر تحقیق منع کیا میں نے تم کو اس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق روح القدس نے پھونکا میرے دل میں کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہاں تک کہ پورا لیتی ہے رزق اپنا آگاہ رہو پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور اختصار کرو بیچ ڈھونڈنے رزق کے اور نہ باعث ہو تم کو تاخیر رزق کی اوپر اس کے طلب کرنے کے ساتھ گناہوں خدا تعالیٰ کے اس لئے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے مگر بسبب طاعت اسکی کے (شرح السنۃ) اور بیہقی نے شعب الایمان

۱؎ شام کو یعنی پھرتے ہیں شام کے وقت گھونسلوں کی طرف بسیرا کرنے کو ۲؎ یعنی جو کہ مقدر ہے اس کے لئے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اس کے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ۳؎ اور اختصار کرو الخ یعنی زیادہ تردد نہ کرو یا یہ معنی کہ اچھے طریق سے روزی طلب کرو محنت مزدوری سے نہ بے حیائی اور بے شرمی کے ذریعوں سے۔ ۴؎ وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے، یعنی رزق یا بہشت ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ۔

۵۰۵۷۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّھَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّھَادَۃَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا اُبْقِیَتْ لَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ۔

۵۰۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ

میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس۔

۵۰۵۷۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس شخص نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال[1] کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ نہ ہو تو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ تیرے ہاتھوں کے ہے مال سے اعتماد کرنے والا زیادہ بہ نسبت اس چیز کے کہ بیچ ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے ہے اور یہ کہ ہو بیچ ثواب مصیبت کے جس وقت کہ مبتلا کیا جائے تو ساتھ اس مصیبت کے بہت رغبت کرنے والا اس میں اگر وہ مصیبت[2] باقی رکھی جاتی واسطے تیرے (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

۵۰۵۸۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا سوار پیچھے رسول اللہ کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کے امر[3] و نہی کو نگاہ رکھے[4] گا تجھ کو اللہ تعالیٰ نگاہ رکھ اللہ کو پائے گا تو اس کو سامنے اور جب سوال کرے تو سوال کر اللہ سے اور جب مدد چاہے تو پس مدد چاہ اللہ سے اور جان تو یہ کہ سب[5] خلق اگر جمع ہوں[6] اور پر اس کے کہ نفع پہنچائیں تجھ کو ساتھ کسی چیز کے تو نہیں نفع پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اسقدر کہ مقدر کیا اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہوں سب آدمی اس پر کہ ضرر پہنچائیں تجھ کو ساتھ کسی

---

[1] ساتھ حرام کرنے حلال کے، جیسے جاہل صوفی کیا کرتے ہیں اور اسی کو فقر اور قرب الٰہی کا باعث جانتے ہیں ہماری شریعت میں ایسی درویشی سے منع کیا ہے لارہبانیۃ فی الاسلام اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورہبانیۃ ان ابتدعوہا ما کتبنا ہا علیہم اور فرمایا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور قرب الی اللہ بغیر اتباع شریعت کے ممکن نہیں ہے، [2] اگر وہ مصیبت باقی رکھے جاتے یعنی دنیا میں نہ آتے اور آخرت کے لئے اٹھا رکھے جاتے دنیا کی مصیبت کفارہ گناہوں کا پس عقلمند آدمی کو مصیبت سے خوش ہونا چاہیئے کہ خیر دنیا پر بلا ٹل گئی اگر دنیا میں مصیبت نہ آتی اور گناہ قائم رہتے تو آخرت میں اس کے بدلے عذاب ہوتا، [3] امر و نہی کو، اور طالب ہو اسکی رضا کا، [4] نگاہ رکھے گا، یعنی دنیا میں آفات و مکروہات سے اور عقبیٰ میں طرح بطرح کے عذاب سے، [5] سب خلق، یعنی خاص اور عام اور انبیاء اور اولیاء اور تمام امام، [6] اگر جمع ہوں، یعنی متفق ہوں بالفرض والتقدیر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ۔

۵۰۵۹ :- وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۶۰ :- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ

چیز کے تو نہ ضرر پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اس قدر کہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو تجھ پر اٹھائی گئی قلم اور خشک ہو گئے صحیفے (احمد، ترمذی)

۵۰۵۹ :- اور سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک بختی[1] بیٹے آدم کی سے ہے راضی ہونا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اس کے اور بدبختی بیٹے آدم کے سے چھوڑنا اس کا مانگنے خیر کو اللہ سے اور بدبختی ابن آدم کی سے ہے ناخوش ہونا ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اسکے (احمد ترمذی) کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۰۶۰ :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق انھوں نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد[2] کے پس جب پھرے رسول اللہ جہاد سے پھرے ساتھ جابرؓ آپؐ کے پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ در حالیکہ سایہ[3] طلب کرتے تھے ساتھ درختوں کے پس اترے رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] نیک بختی، یعنی نیک بختی یہ ہے کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اس پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اس کے اور مقدر کیا ہے اور استخارہ کی نماز کی کیفیت اور دعا استخارہ اس کتاب کی جلد اول کے باب التطوع کی پہلی فصل میں جابرؓ کی روایت سے مرفوعاً گزر چکی ہے جب اس طرح سے نماز پڑھ کر دعا استخارہ جو باب التطوع میں گزری صدق دل سے پڑھے گا تو اب ضرور جو کام اسکے لئے لکھا جائے گا اور برے کام سے حق تعالیٰ اسے بچائے گا غرض استخارہ کرنا سنت اور سعادت ہے اور اس کا ترک کرنا بدبختی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جس کام میں استخارہ کرے وہ مباحات کی قسم میں سے ہو اگر ثواب کا کام ہے تو فوراً اس کو بجالائے، در کار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست،

[2] جانب نجد کے۔ نجد عرب میں ایک ملک ہے اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہادر اور مہربان ہونا ثابت ہوا سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں کہ ایسے سخت وقت میں مضبوط رہے یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی بگھارتے ہیں پر امتحان کے وقت سے بھول جاتے ہیں میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعضوں نے زہر کھا لیا اور جان دی لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ حدیث آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری نبوت کی نشانی ہے،

[3] سایہ طلب کیا کرتے، یعنے ہر ایک نیچے ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهِ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهِ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ فَاَتٰى اَصْحَابَهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ۔

۵۰۶۱:- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

علیہ وسلم نیچے ایک بڑے درخت کیکر کے پس لٹکا دی اس کی ٹہنی میں تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے[١] ہم کو اور ناگہاں اسکے پاس ایک اعرابی[٢] تھا پس فرمایا آپ نے کہ اس اعرابی نے کھینچی مجھ پر تلوار میری اس حال میں کہ میں سوتا تھا پس جاگا میں اس حال میں کہ تلوار میری اسکے ہاتھ میں کھنچی تھی کہا اعرابی نے کہ کون بچائے گا تجھ کو مجھ سے پس کہا میں نے کہ اللہ بچائے گا تین بار اور نہ عذاب کیا آپ نے اعرابی کو اور بیٹھے[٣] (بخاری مسلم) اور بیچ روایت ابی بکر اسمٰعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنے کے لایا ہے یوں آیا ہے کہ پس کہا اعرابی نے کہ کون بچائے گا تجھ کو مجھ سے فرمایا کہ اللہ پس گر پڑی تلوار اعرابی کے ہاتھ سے پس لی رسول اللہ نے تلوار اور کہا کون بچائے گا تجھ کو مجھ سے پس کہا اعرابی نے کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے[٤] پس فرمایا حضرت نے کہ گواہی دیتا ہے[٥] تو اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں کہا اعرابی نے کہ نہیں[٦] ولیکن میں عہد کرتا ہوں تم سے اس پر کہ نہ لڑونگا تم سے اور نہ ہونگا میں ساتھ اس قوم کے کہ لڑیں تم سے پس چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہوں میں تمہارے پاس نزدیک بہترین آدمیوں کے سے اسی طرح[٧] ہے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض[٨] کے۔

۵۰۶۱:- اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک آیت ہے اگر عمل کریں لوگ اس پر تو البتہ کفایت[٩] کرے انکو وہ یہ ہے اور جو شخص کہ تقوی کرے خدا تعالیٰ سے کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے خلاص[١٠] ہوتا

١ه بلاتے تھے ہم کو، یعنے اپنے پاس، ٢ه ایک اعرابی یعنی بدو کافر، ٣ه اور بیٹھے یعنی بعد اسکے کہ تھے لیٹے، ٤ه کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو، ٥ه گواہی دیتا ہے تو یعنی مسلمان ہوتا ہے تو، ٦ه نہیں او یعنی نہیں مسلمان ہوتا میں، ٧ه اسی طرح ہے، یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے ہے، ٨ه بیچ کتاب ریاض کے یعنی ریاض الصالحین کے جو امام نووی کی تصنیف ہے ٩ه البتہ کفایت کرے ان کو، یعنی تمام افعال اور دارین سے، ١٠ه خلاص ہوتا یعنی دنیا اور آخرت کے غموں سے ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۵۰۶۲:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۵۰۶۳:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۶۴:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

اور روزی دیتا ہے اس کو اس جگہ سے کہ گمان[1] نہیں کرتا، (احمد، ابن ماجہ، دارمی)

۵۰۶۲:۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سکھائی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق میں ہوں[2] روزی دینے والا زور آور استوار (ابوداؤد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶۳:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھے دو بھائی بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھا ایک ان دو بھائیوں میں سے کہ آتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دوسرا بھائی[3] کچھ حرفہ کرتا تھا پس شکوہ کیا حرفہ کرنیوالے نے اپنے بھائی کا نبی صلعم سے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو روزی دیا[4] جاتا ہے برکت اسکے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۰۶۴:۔ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لئے ہر جنگل میں[5] ایک شاخ ہے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبوں کے نہیں پروا کرتا اللہ تعالیٰ کہ بیچ کسی جنگل کے ہلاک کرے اس کو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرے اللہ تعالیٰ اس کو تمام فکروں[6] سے۔ (ابن ماجہ)

---

[1] کہ گمان نہیں کرتا، یعنی بے رنج و تردد کے اس کو روزی پہنچاتا ہے، [2] تحقیق میں ہوں الخ یہ قرأت شاذہ ہے اور قرأت مشہور یہ ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ ہے جب ایسا ہوا تو واجب ہے کہ نہ بھروسا کرے بگراسی پر، [3] یعنی چونکہ وہ بھروسہ متعبد تھا۔ اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچتا ہے واسطے طلب علم اور معرفت کے، [4] برکت اسکی معلوم ہوا کہ محتاجوں کی خبرگیری کثرت رزق کا باعث ہے، [5] ہر جنگل میں ایک شاخ، یعنی اس کے دل میں بہت سی خواہشیں ہیں، مال کی محبت اولاد کی محبت مکان کی محبت لباس کی محبت جاہ کی محبت، [6] کفایت کرے اللہ تعالیٰ اس کو تمام فکروں سے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف یکسوئی ہو جائے گی حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ✿ بگذارند و غم طرۂ یاری گیرند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۶۵ :- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَیْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۰۶۶ :- وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَی الْبَرِّیَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْهَا وَاِلَی التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَی التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِیْ شَیْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذُکِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ یَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۰۶۷ :- وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۶۵ :- اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا عزوجل کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کریں میری البتہ برساؤں گا میں ان پر مینہ رات کو اور نکالوں گا میں ان پہ دھوپ دن کو اور نہ سناؤں میں ان کو آواز گرجنے کی۔ (احمد)

۵۰۶۶ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل وعیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ انکے تھی حاجت سے نکلا طرف جنگل[1] کے پس جبکہ دیکھا اس کی عورت نے کھڑی ہوئی طرف چکی کے پس رکھا[2] اس کو اور طرف تنور کے پس گرم کیا[3] اسکو پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے[4] ہم کو پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہاں گرانڈ چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت[5] طرف تنور کے پس پایا اسکو بھرا ہوا[6] روٹیوں سے کہا راوی نے پس آیا خاوند[7] کہا کہ پایا تم نے بعد جانے میرے کے کچھ[8] کہا عورت نے کہا اپنے مالک[9] سے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص یہ چکی ہمیشہ پھرتی رہتی روز قیامت تک۔ (احمد)

۵۰۶۷ :- اور ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق

---

[1] نکلا طرف جنگل کے، یعنی اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے کے لئے، [2] پس رکھا اس کو، یعنی اوپر کے پتھر کو نیچے کے پتھر پر یا معنی یہ ہیں کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اس کو یا امید اس کے کہ مرد اس کا باہر گیا ہے کچھ لائے اور اس کو پیس کر روٹی پکائے، [3] پس گرم کیا اس کو یعنی روٹی پکانے کے لئے، [4] رزق دے ہم کو، یعنی اپنے پاس سے کہ تو بہترالرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری غیر تیرے کے، [5] طرف تنور کے، یعنی تاکہ روٹی پکائے اس میں بعد گوندھنے آٹے کے، [6] بھرا ہوا روٹیوں سے، یعنی گرانڈ والے آٹے کی خود بخود روٹیاں ہوکر تنور میں جالگیں یا آٹا گرانڈ میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں، [7] آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کے، [8] کچھ، یعنی دانے کہ انکو پیس کر روٹی پکاتی ہو، [9] اپنے مالک سے، یعنی خلق کی طرف سے بحسب عادت نہیں ملا بلکہ بعض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا، [10] اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی تعجب سے تو کہ اوپر کا پتھر اٹھا کر دیکھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔

۵۰۶۸ :۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

رزق[1] البتہ ڈھونڈھتا ہے بندے کو جیسے کہ ڈھونڈتی ہے اس کو اجل اس کی (ابو نعیم کتاب حلیہ)

۵۰۶۸ :۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گویا میں دیکھتا ہوں[2] طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حکایت کرتے ہیں حال ایک نبی کا نبیوں میں سے مارا اس نبی کو اس کی قوم نے پس لہولہان کیا اس کو اور حالانکہ وہ نبی لہو پونچھتے جاتے تھے خون اپنے منہ سے اور کہتے تھے یا الٰہی بخش[3] تو واسطے قوم میری کے اسی لئے کہ نہیں جانتے ہیں، (بخاری، مسلم)

---

[1] رزق البتہ الخ یعنی روزی اور اجل دونوں کا پہنچنا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈھے اور حاصل کرے بالضرور پہنچتی ہے ایسے ہی رزق بھی ضرور پہنچتا ہے، [2] گویا میں دیکھتا ہوں الخ یعنے حضرت کا بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہے اور آنکھوں کے سامنے ہے

[3] یا الٰہی بخش یعنے ان کے اس فعل کو معاف کر اور دنیا میں اس فعل پران کو عذاب نہ کر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٠٦٩ :- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٠٧٠ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيْ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ هُوَ لِلَّذِيْ عَمِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٠٧١ :- وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَآئِيْ يُرَآئِي اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٠٧٢ :- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

باب ہے بیچ بیان دکھانے اور سنانے کے

پہلی فصل

٥٠٦٩ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا طرف[1] صورتوں تمہاری کے اور نہ طرف مالوں تمہارے کے ولیکن دیکھتا ہے طرف دلوں تمہارے کے اور طرف اعمال تمہارے کے، (مسلم)

٥٠٧٠ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں بے نیاز ترین شریکوں کا ہوں شرک سے جو کوئی کرے کوئی عبادت کی شریک کرے اسمیں ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہوں میں اسکو ساتھ شرک اسکے کے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ پس میں اس سے بیزار ہوں عمل[2] اس کا واسطے اس کے ہے کہ کیا ہے واسطے اس کے، (مسلم)

٥٠٧١ :- اور جندبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے مشہور کریگا[3] اللہ عیب اسکے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے کے [illegible]

٥٠٧٢ :- اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا پیغمبر خدا سے کہ خبر دیجئے مجھ کو اس شخص کی کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہیں لوگ اسکی اس کام پر اور ایک روایت میں ہے کہ دوست رکھتے ہیں اسکو لوگ اس کام پر فرمایا حضرتؐ نے یہ کہ نقد خوشخبری[4] ہے مسلمانوں کی، (مسلم)

---

[1] نہیں دیکھتا طرف صورتوں تمہاری کے الخ یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقویٰ اور ورع و یقین کے مضمون بھرے ہیں، [2] عمل اسکا واسطے اسکے ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اسکے یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا ایسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اسمیں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو، [3] مشہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۰۷۳: عَنْ اَبِیْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۰۷۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۵۰۷۵: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْھَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ

دوسری فصل

۵۰۷۳: حضرت ابی سعد بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ لوگوں کو دن قیامت کے واسطے حساب اس دن کے سے کہ نہیں شک بیچ اس کے پکارے گا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے کہ شرک کیا کسی کو سوا خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اس کو واسطے خدا کے پس چاہیئے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شرک کیا اس واسطے کہ خدا تعالیٰ بے نیاز تر ین شریکوں کا ہے شرک سے۔ (احمد)

۵۰۷۴: اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ تحقیق سنا میں نے رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سنا دے لوگوں کو عمل اپنے پہنچا دیگا اللہ تعالیٰ خلائق کے کانوں میں کہ یہ ریا کار ہے اور حقیر اور ذلیل کرے گا اس کو۔ (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۷۵: اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت[۱] اس کی طلب[۲] ثواب آخرت کا گردانتا ہے اللہ تعالیٰ بے پروائی[۳] اسکے دل میں اور جمع کرتا ہے اسکے لئے پریشانیاں اسکی اور آتی ہے اسکے پاس[۴] دنیا جھک مار کر اور جو شخص کہ ہو قصد اسکا طلب دنیا کو گردانتا ہے اللہ تعالیٰ محتاجگی حاضر آگے آنکھوں اسکی کے اور پریشان کرتا ہے[۵] اس پر کام اسکا اور نہیں آتی

کریگا اللہ عیب اسکے، یعنی سب کے سامنے اسکو ذلیل کریگا، [۲] یہ فقط خوشخبری ہے مسلمانوں کیلئے اور آخرت کی خوشخبری آگے ہے مرنے کے قریب یا یہ کہ آخرت میں جو ثواب ملا ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اسکے لئے کہ لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں :: [۱] نیت اسکی یعنی قصد اصلی اس کا بیچ امر علمی اور عملی کے، [۲] طلب اور ثواب آخرت کا، یعنی آخرت کو مقصود اصلی سمجھ کر بڑی فکر اس کی رکھے اور دنیا اسکی ذلیل سمجھے، [۳] بے پروائی اس کے دل میں یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں بنتا اور نہ کسی کے پاس اپنی غرض لے جاتا ہے، [۴] اور آتی ہے اسکے پاس دنیا جھک مار کر، یعنی اللہ کے حکم سے اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ بغیر سعی اور کوشش اسکو دنیا کیسی ملتی ہے، [۵] جو قصد اسکا طلب دنیا کا یعنی رات دن اسی میں مصروف رہے اور دین کی اصل نہ سمجھے، [۶] اور پریشان کرتا ہے یعنی ہر روز ایک نئی تشویش لاحق ہوگی جس سے چھٹکارا نہ ہوگا اور یہ جو فرمایا کہ اسکی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کردیگا تو اسکے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک شخص اسکو ذلیل اور محتاج سمجھیگا، [۷] مگر وہ چیز الخ یعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ۔

٥٠٧٦ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَآنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

٥٠٧٧ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(ترمذی، احمد، دارمی) ابان سے کہ نقل کی اس نے زید بن ثابت سے ۔

۵۰۷۶ :۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اس وقت میں بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا ناگہاں داخل ہوا مجھ پر ایک شخص پس لگا مجھ کو وہ حال[1] کہ دیکھا اس شخص نے مجھ کو اس حال پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجھ کو اللہ اے ابو ہریرہؓ واسطے تیرے دوہرا ثواب ہے ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ۔

۵۰۷۷ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کتنے ایک شخص طلب کریں گے[2] دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پھینکیں گے[3] واسطے لوگوں کے چمڑے دنبے کے واسطے اظہار نرمی کے زبانیں انکی شیریں تر زیادہ شکر سے ہوں گی اور دل ان کے دل بھیڑیوں[4] کے سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا بسبب مہلت دینے میرے کے ان کو مغرور[5] ہوتے ہیں یا اوپر میرے جرأت[6] کرتے ہیں پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کروں گا ان لوگوں پر میں سے بلا[7] کہ چھوڑے گی مرد عاقل کو ان میں حیران (ترمذی)

---

[1] خوش لگا مجھ کو، وہ حال کہ دیکھا اس شخص نے مجھ کو اس حال پر یعنی میں نے یہ عمل خالص خدا کے لئے کیا تھا نہ لوگوں کے دکھانے سنانے کے لئے پر اس نے جو مجھ کو ناگہاں دیکھ لیا تو مجھے یہ اچھا معلوم ہوا کہ الحمد للہ مجھ کو اس نے نیک کام میں دیکھا برائی میں نہ دیکھا، [2] طلب کریں گے، یا یہ معنی کہ بدل لیں گے دنیا کو ساتھ دین کے اور اختیار کریں گے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ فریب دینگے اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنی فریب دیں گے بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ کرنے امور دینیہ اور تورع کے اور پہننے لباس دینداروں کے بطریق ریا اور سمعہ کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس پر قول حضرتؐ کا یلبسون للناس الحدیث، [3] پھینکیں گے واسطے الخ دنیاداروں کو دھوکہ دینے کے لئے دینداروں کا لباس پہنیں گے، [4] دل بھیڑیوں کے سے، یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل تقویٰ سے اور غالب ہوتے صفات بہیمیہ اور شہوات حیوانیہ کے، [5] مغرور ہوتے ہیں، یعنے اور نہیں جانتے کہ میں ڈھیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سے یہاں نہ ڈرنا ہے اللہ سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنی نہیں ڈرتے غضب اور عذاب میرے سے، [6] جرأت کرتے ہیں، یعنی بسبب مکر کرنے انکے کے لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالح کے، [7] انہیں میں سے الخ یعنی بسبب مسلط کرنے ان کے لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۷۸ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُہُمْ أَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُہُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِیْ حَلَفْتُ لَأُتِیْحَنَّہُمْ فِتْنَۃً تَدَعُ الْحَلِیْمَ فِیْہِمْ حَیْرَانَ فَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۰۷۹ :- وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّۃً وَلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً فَإِنْ صَاحِبُہَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْہُ وَإِنْ أُشِیْرَ إِلَیْہِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۰۸۰ :- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یُّشَارَ إِلَیْہِ بِالْأَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ أَوْ دُنْیَا إِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْإِیْمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۰۸۱ :- عَنْ أَبِیْ تَمِیْمَۃَ قَالَ شَہِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَہٗ وَجُنْدُبٌ یُوْصِیْہِمْ فَقَالُوْا

۵۰۷۸ :- اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی میں نے ایک مخلوقات کہ زبانیں ان کی شیریں زیادہ شکر سے ہیں اور دل ان کے تلخ زیادہ ایلوے سے پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ اتاروں گا اوپر فتنہ کہ چھوڑے گا دانا کو ان میں حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کھاتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۷۹ :- اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر ایک چیز کے زیادتی ہے[۱] اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہے پس اگر صاحب اس کے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا پس امید رکھو اس سے اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اس کے ساتھ انگلیوں کے پس نہ گنو تم اس کو (ترمذی)

۵۰۸۰ :- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت[۲] کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جائے طرف اس کے ساتھ انگلیوں کے دین میں یا دنیا میں مگر جس کو بچائے اللہ (بیہقی شعب الایمان میں)

تیسری فصل

۵۰۸۱ :- ابی تمیمہ تابعی[۳] سے روایت ہے کہ کہا حاضر ہوا میں صفوان اور اسکے یاروں کے پاس اس حالت میں کہ جندب رضی اللہ عنہ نصیحت کرتا تھا

۱؎ پس نہ گنو تم اسکو یعنی کچھ اس لئے کہ محبت جاہ کی اور ناموری اور شہرت اور ثنا حسن کی آدمی کو تمام لذات دنیا سے بڑھ کر ہوتی ہے اور سب زینتوں سے اس زینت کو زیادہ چاہتا ہے لوگ اتباع ہوا اور حب ثنا میں ہلاک ہو جاتے ہیں، ۲؎ کفایت کرتی ہے الخ اس لئے کہ اس طرح شہرت اچھی نہیں ہوتی بلکہ گمنامی بہتر ہے ہاں اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے پھیلانے کو شہرت عطا کرے اور اس امر میں کچھ اس شخص کی تکلیف و پیروی کو دخل نہ ہو تو ایسی بے تکلف شہرت کا مضائقہ نہیں ورنہ شہرت سخت مضر ہے ابراہیم ادہم کہتے تھے جس نے شہرت کو اچھا جانا اس نے خدا تعالیٰ کو نہیں مانا اور ابو ایوب سختیانی کہتے ہیں جب تک آدمی اس بات کو اچھا نہیں جانتا کہ میرے مرتبہ کی کسی کو خبر نہ ہو تب [illegible]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قَالُوْا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا
فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْأُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ أَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٥٠٨٢۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ
بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ
يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ

پس کہا انھوں نے کہ آیا سنا ہے تو نے رسول اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ سنائے عمل نیک رسوا کریگا اسکو اللہ دن قیامت اور جو شخص کہ مشقت[1] ڈالے اپنے نفس پر مشقت میں[2] الیگا اللہ تعالیٰ اسکو دن قیامت کے کہا صحابہؓ نے[3] کہ نصیحت کرو ہمکو پس فرمایا[4] تحقیق اول اس چیز کے کہ گندہ ہوتی ہیں آدمی سے پیٹ اس کا ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کھائے مگر حلال کو پس چاہیئے کہ کرے یہ کام اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مانع نہ ہو درمیان اس کے اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ گرایا ہو پس چاہیئے کہ کرے ۔ (بخاری)

٥٠٨٢ ۔ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ وہ نکلے ایک دن طرف مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذؓ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلعم کے پس کہا عمرؓ نے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو کہا معاذؓ نے کہ رلایا مجھ کو ایک چیز نے کہ سنا ہے میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جو شخص کہ دشمنی رکھے کسی خدا کے دوست سے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیک کاروں پرہیزگاروں پوشیدہ[4] حالوں کو وہ لوگ کہ جب غائب ہوں نہ پوچھے[5] جائیں اور جب حاضر ہوں نہ بلائے[6] جائیں اور نہ پاس بٹھلائے جائیں دل ان کے چراغ ہدایت کے ہیں نکلتے ہیں[7] ہر فتنہ تاریک سے سے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے

---

[1] مشقت ڈالے الخ یعنی اپنے نفس یا کسی مسلمان کو بلا وجہ تکلیف دے ، [2] کہا یعنی صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے یا صفوان اور اس کے اصحاب نے جندبؓ سے ، [3] فرمایا ، یعنی حضرتؐ نے یا جندبؓ نے اور جندب بن عبداللہ بجلی اکابر صحابہؓ سے ہیں اور کنیت ان کی ابوذر غفاری ہے ، [4] پوشیدہ حالوں کو ، یعنی جو خلق خدا میں شہرت نہیں چاہتے ، [5] نہ پوچھے جائیں ، یعنی غربت اور فقر کی وجہ سے ، [6] نہ بلائے جائیں ، یعنی ان کو ذلیل جان کر ، [7] نکلتے ہیں ہر فتنہ تاریک سے ، یعنی ایسے لوگوں پر فتنہ اثر نہیں کرتا اس حدیث سے گمنام مسلمان کی بڑی فضیلت نکلی اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی ان کو نہ بلائے اور نہ ان سے مشورہ لے مگر باطن کے ایسے صاف کہ خدا تعالیٰ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۵۰۸۳ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ -

۵۰۸۴ :- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ -

۵۰۸۵ :- وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي

اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۰۸۳ :- اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندہ جس وقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے[۵۱] اور جب نماز پڑھتا ہے خلوت میں جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ ہے بندہ میرا سچا ۔ (ابن ماجہ)

۵۰۸۴ :- اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہوں گی آخر زمانہ میں کتنی ایک قومیں کہ دوست ہوں گی ظاہر میں اور دشمن ہوں گی باطن میں پس کہا گیا یا رسول اللہ ! کیوں کر ہو گا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب طمع کرنے بعض ان کے کے ہے بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض ان کے کے بعض سے ۔

۵۰۸۵ :- اور شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا[۵۳] اور جو شخص روزے رکھے[۵۴]

جاتے، ؎ خاکساران جہان بحقارت منگر ، تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد ۔ مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے بعضے پریشان خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے ۔ ۵۱ اچھی طرح پڑھتا ہے الخ یہ نبیوں کا مرتبہ ہے ان کے نزدیک آدمی اور دیوار برابر ہے خلوت اور جلوت کا دونوں حال میں ان کی عبادت یکساں ہوتی ہے ، لیکن مقتدیوں کے لئے تو یہ بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے تو سادے ادنیٰ درجہ کی نماز پڑھ لیں اور تنہائی میں نماز خوب عمدہ کریں تاکہ ریا کی جڑ کٹنا شروع ہو، ۵۲ دوست ہوں گے ظاہر میں الخ اس حدیث کے موافق اس وقت دشمنان دوست نما طرفہ رسم ہم نے دیکھ لیا کہ بدون مطلب کے طالب ملاقات یکدگر کے نہیں ہوتے اور بدون کسی مقصد کے قصد ایک دوسرے کے دیکھنے کا نہیں کرتے اور باوجود سرد دلی اور خشک مغزی کے گفتگوئی گرم وچرب تصنع کے ساتھ زبان پر لاتے ہیں اور اظہار خیر سگالی تاکہ وہ اور نہ حیا نفقتانی نابود فرماتے ہیں، ۵۳ پس تحقیق شرک کیا، یعنی شرک خفی جیسے کہ اس کے بعد کی روایت میں صریح آیا ہے ، ۵۴ روزہ رکھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزے میں بھی ریا کو دخل ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقد أشرك رواهما أحمد -

٥٠٨٦ :- وعنه أنه بكى فقيل له ما يبكيك قال شيء سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكرته فأبكاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أتخوف على أمتي الشرك والشهوة الخفية قال قلت يا رسول الله أيشرك أمتك من بعدك قال نعم أما إنهم لا يعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولكن يراءون بأعمالهم والشهوة الخفية أن يصبح أحدهم صائما فتعرض له شهوة من شهواته فيترك صومه رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان -

٥٠٨٧ :- وعن أبي سعيد رضي الله عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتذاكر المسيح الدجال فقال ألا أخبركم بما هو أخوف عليكم عندي

دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص للہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا، (احمد)

۵۰۸۶ :- اور شداد بن اوسؓ سے روایت ہے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اسکے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو کہا ایک چیز کہ سنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پس یاد کیا میں نے اسکو پس رلایا مجھ کو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے شرک[1] اور خواہش چھپی ہوئی سے[2] کہا شدادؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپ کی بعد آپؐ کے فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق وہ نہیں پوجیں گے[3] سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن کریں گے دکھلانے[4] کے لئے عمل اپنے اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پہنچ آویگی اس کو ایک شہوت[5] اس کی شہوتوں میں سے پس توڑ ڈالے روزہ اپنا، (احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۰۸۷ :- اور ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں مسیح دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ اس چیز کے کہ بہت خوفناک ہے تم پر نزدیک میرے[6] فتنہ مسیح دجال کے سے پس

---

[1] شرک سے، یعنی شرک خفی سے، [2] اور خواہش چھپی ہوئی سے، یعنی وہ ایسی ہے نہیں پاتے اس کو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنے والے، [3] نہیں پوجیں گے، یعنی شرک جلی نہیں کریں گے، [4] کریں گے دکھانے کے لئے، یعنی شرک خفی، [5] ایک شہوت یعنی شہوت خفیہ یہ ہے کہ آدمی صبح کو روزہ کی نیت سے اٹھے پھر شہوت اس پر غالب ہو اس کو پورا کرے اور روزہ ترک کرے اور بعضوں نے کہا یہ بھی پوشیدہ شہوت ہے کہ ظاہر میں یہ بیان کرے کہ مجھ کو عورتوں کا بالکل خیال نہیں ہے اور جب تنہائی میں عورت مل جائے تو اس سے حرام کا مرتکب ہو، بعض نے کہا شہوت خفیہ ہر گناہ کو شامل ہے جس کے دل میں آرزو ہو،

[6] البتہ مسیح دجال کے سے، کیوں کہ دجال کا فتنہ تو چند روز تک ایک خاص لوگوں پر ہوگا اور یہ ہر زمانہ میں ہر ایک شخص پر ہو سکتا ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيَزِيْدُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

۵۰۸۸:۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَّخَيْرًا ۔

۵۰۸۹:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَّا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ ۔

۵۰۹۰:۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُّعْرَفُ بِهٖ ۔

کہا ہم نے ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ کھڑا ہوتا ہے آدمی پس نماز پڑھتا ہے پس زیادہ[1] کرتا ہے نماز اپنی بسبب اس چیز کے کہ معلوم کرتا ہے کہ دیکھتا ہے کوئی شخص۔ (ابن ماجہ)

۵۰۸۸:۔ اور محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہت ڈرانے والے اس چیز کے کہ ڈرتا ہوں میں تم پر شرک چھوٹا فرمایا آپؐ نے کہ وہ ریا ہے (احمد) اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں، اور فرمایا اللہ تعالیٰ واسطے ریاکاروں کے اس دن کہ جزا دیگا بندوں کو ان کے عملوں کی جا طرف ان لوگوں کے کہ ان کے دکھانے کو کرتے تھے عمل دنیا میں پس دیکھو آیا پاتے ہو نزدیک ان کے جزا یا بھلائی۔

۵۰۸۹:۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہیں دروازہ واسطے اسکے اور نہ روشندان نکلے گا عمل اسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہو۔

۵۰۹۰:۔ اور عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اس کے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدا تعالیٰ اس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے[2] وہ شخص ساتھ اس کے۔

---

[1] پس زیادہ کرتا ہے یعنی بہت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہے جب اسکو کوئی دیکھتا ہے اور جب کوئی شخص نہ ہو دیکھتا تو جلدی جلدی پڑھ لیتا ہے معاذ اللہ ریا کیا بری بلا ہے اسکو شرک بخشا جائیگا ویسے ہی ریا کا عمل کبھی قبول نہ ہوگا آیت فمن کان یرجو الایۃ میں شرک سے ریا ہی مراد ہے اور عمل صالح وہی ہے جو خالص خدا کی رضا مندی کے لئے ہو اور اسی حدیث کے مضمون کو سعدی شیرازی رحمہ اللہ علیہ نے اس بیت میں خوب ادا کیا ہے ۔ کلید در دوزخ است آں نماز ÷ کہ در چشم مردم گذاری دراز [2] پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اس علامت کے حاصل دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ ہر چند کوئی عمل خلوت میں کرے اس طرح کہ کوئی اس پر مطلع نہ ہو سکتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۹۱:- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۵۰۹۲:- وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۰۹۱:- اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سوا اس کے نہیں ڈرتا ہوں میں اوپر اس امت[1] کے شریر منافق[2] سے کہ کلام[3] کرتا ہے ساتھ حکمت کے اور عمل کرتا ہے ساتھ ظلم کے (روایت کیں بیہقی نے تینوں حدیثیں شعب الایمان میں)

۵۰۹۲:- اور مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہوں[4] میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں ولیکن میں قبول[5] کرتا ہوں قصد اور محبت اس کی کو پس اگر ہو نیت اور محبت اس کی بیچ فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اس کی چپ رہنے کو تعریف واسطے اپنے اور بزرگی اور اگرچہ نہ کلام کرے وہ (دارمی)

کا جو ہو حاجت اظہار کی نہیں تا ریاء کرے اور قبولیت اور ثواب سے خالی رہ جائے ؀ [1] اوپر اس امت کے، یعنی اجابت کے، [2] شریر منافق کی ہے، یعنی ریاء کار یا فاسق سے، [3] کلام کرتا ہے، جیسے آج کل کے ملحد کہ اپنی وعظوں میں خوب تقریر بچھاڑتے ہیں اور عمل انکا بالکل مخالف ہوتا ہے، [4] نہیں ہوں، یعنی جو کچھ حکیم کہے ہیں وہ سب نہیں قبول کرتا، [5] میں قبول کرتا ہوں قصد اور محبت اس کی کو، کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے غرض یہ ہے کہ جس شخص کی نیت میری طاعت کی نہیں ہے اس کی تقریر اگرچہ علم و حکمت میں ہو برباد ہے کہ واسطے ریاء اور سنانے کے کہتا ہے ؀

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۰۹۳ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۰۹۴ - وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۰۹۵ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَّرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَآئِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(حاشیہ: ...جان لیں... لائ اکثر بیشتر ہوتا... [illegible] (ہاں لکھا ہے))

بیان ہے بیچ رونے اور ڈرنے کے

پہلی فصل

۵۰۹۳ - حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے اگر جانو[1] تم اس چیز کو کہ میں جانتا ہوں البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تھوڑا۔ (بخاری)

۵۰۹۴ - اور ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا[2] میں قسم اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جائے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے (بخاری)

۵۰۹۵ - اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھ پر آگ دوزخ کی پس دیکھی میں نے اس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے کہ عذاب کی جاتی ہے بسبب ایک[3] بلی کے کہ اسکی تھی باندھ رکھا اسکو پس نہ کھلاتی تھی اسکو کچھ اور نہ چھوڑتی اسکو کہ کھائے چوہے وغیرہ یہاں تک کہ مرگئی وہ بلی بھوکی اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہے آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول ان شخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی۔ (مسلم)

---

[1] اگر جانو الخ یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جائے غفلت کا سبب ہے جو چین میں رہتے ہو، [2] نہیں جانتا میں الخ یعنی جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی صلعم کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتلائے کہ فلانے کا انجام بخیر ہے تو وہ اور بات ہے اور اس سے زیادہ معلوم کر لینا انکے اختیار سے باہر ہے، [3] بسبب ایک بلی کے الخ اس سے معلوم ہوا کہ وہ عورت بلی مارنے سے دوزخ میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس سے کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٠٩٦ ۔ وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

٥٠٩٧ ۔ وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ الْاٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ

٥٠٩٦ ۔ اور زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس ایک دن گھبرائے ہوئے اور فرماتے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ افسوس ہے واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہنچ کھولا گیا آج کے دن سد یاجوج و ماجوج سے مانند[1] اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونوں اپنی انگلیوں کے انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی کے کہا زینب نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا پس ہلاک ہونگی ہم اور حالانکہ درمیان ہمارے وجود صالحوں کا ہو گا فرمایا آپؐ نے کہ ہاں جبکہ بہت ہو گا فسق و فجور (بخاری و مسلم)

٥٠٩٧ ۔ اور ابو عامر یا ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے البتہ ہونگی میری امت سے کتنی ایک قومیں کہ حلال کریں گی خز[2] اور ریشمی کپڑے اور شراب کو اور باجوں کو اور البتہ اتریں گی قومیں بیچ پہلو پہاڑ بلند کے رات کے وقت آئیں گے ان پر مواشی نکلے گا انکے پاس ایک مرد سبب حاجت کے پس کہیں گے آنا طرف ہماری کل کو پس رات کو لاتے بھیجے گا ان پر اللہ عذاب اور رکھ دیگا پہاڑ کو اوپر بعضوں کے اور مسخ کرے گا اللہ بعضوں کو ان سے بصورت بندر اور سور کے قیامت[3] تک (بخاری) روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ بعض نسخوں مصابیح کے بجائے الخز کے الحر ہے ساتھ ح اور مہملتین کے اور یہ غلط ہے اور نہیں یہ لفظ مگر الخز ساتھ خ اور

---

[1] مانند اس کے الخ یعنی اسی حلقہ کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہو گیا آپ کے وقت میں اسی دیوار میں سوراخ پڑا اور زیادہ زیادہ اس کی ترقی ہے یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جائے گی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کا نام خاص اس لئے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب زیادہ تر عداوت ہوگی [2] حلال کریں گے خز کو الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ آپؐ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہتے ہیں مگر ریشمی کپڑے اور باجا سننا اور بجانا بطور حلال کے استعمال کرتے ہیں پھر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہیں اور بعضے جاہل پیرزادے اور صورت کے مشائخ راگ سننا عبادت جانتے ہیں اور راگ کی محفل میں ذوق شوق سے جاتے ہیں قیامت تک ان کی نسل چلے گی یا اس واقعہ کے بعد پھر جو ایسا عمل کیا کرے گا ان پر ایسا ہی عذاب اثر کرے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف مسخ اس امت میں بھی ہو گا مگر خاص طور پر اور جن حدیثوں میں نفی وارد ہے وہ محمول ہیں عموم کی نفی پر [3]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَتِهِ۔

۵۰۹۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۰۹۹:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۰۰:۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ

مجمع کے تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث میں اور واقعہ بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اس طرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہے تروح علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجتہ۔

۵۰۹۸:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اتارتا ہے اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہے وہ عذاب اس کسی کو ہو درمیان ان[1] کے پھر اٹھائے جائیں گے موافق اپنے عملوں کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۰۹۹:۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اٹھایا جائیگا ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اس حال کے کہ مرا ہے[2] اوپر۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۱۰۰:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے مانند آگ[3] دوزخ کے کہ سوتا ہے[4] بھاگنے والا اس سے اور نہ دیکھا میں نے مانند بہشت کے کہ سوتا ہے[5] طلب کرنے والا اس

[1] پھر اٹھائے جائیں گے موافق اپنے عملوں کے الخ یعنی نیکوں پر فقط دنیاوی عذاب ہوتا ہے آخرت میں اپنی نیکیوں کا ثواب پائیں گے اور عذاب میں اس لئے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو ان کے ساتھ کیوں رہے، [2] کہ مرا ہے اس پر الخ یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر، [3] مانند آگ دوزخ کے الخ یعنی شدت دہول میں، [4] سوتا ہے الخ یعنی اگر کوئی دشمن قوی کی سے بھاگتا ہے تو سوتا نہیں ہے اور غافل نہیں ہوتا اور جتنا ہو سکتا ہے بھاگتا ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ دوزخ کی آگ جو اس شدت اور شناعت کے ساتھ لوگوں کے درپے ہے لوگ اس سے بھاگنے میں غفلت کرتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو بھی بھاگنے میں سوتے ہیں اور غافل ہوتے ہیں اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہوں اور لازم کرتے گناہوں اور لازم کرنے طاعتوں کے ہوتا، [5] سوتا ہے طلب کرنے والا اس کا، یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہے غافل نہیں ہوتا اس سے اور سستی نہیں کرتا اس کے طلب کرنے میں اور دوڑتا ہے اس کے پالینے کے لئے جتنا کہ ہو سکتا ہے مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے کہ اس میں ہیں اس کی طلب میں نہیں دوڑتا اور اس کو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پاتا اس کا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہوں سے ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۰۱:۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۱۰۲:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۰۳:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

کا۔ (ترمذی)

۵۱۰۱:۔ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھتا ہوں میں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم اور سنتا ہوں میں اسکو کہ نہیں سنتے تم آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اسکو یہ کہ آواز کرے قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کی مگر فرشتے رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کے قسم ہے اللہ کی کہ اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کاش ہوتا[1] میں درخت کہ کاٹا جاتا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۰۲:۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے بھاگتا ہے اول ہی شب اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہے آگاہ ہو کہ تحقیق متاع خدا کی بہشت ہے (ترمذی)

۵۱۰۳:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماتا ہے اللہ کہ بزرگ ہے ذکر اس کا نکالو آگ میں سے اس شخص کو کہ یاد کیا ہے[3] مجھ کو ایک دن یا ڈرا ہے مجھ سے کسی جگہ (ترمذی) اور روایت کی بیہقی نے

---

[1] کاش ہوتا میں الخ یعنی مومن جب دنیا اور آخرت کے مصائب میں غور کرتا ہے تو اس کے نزدیک بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا ایک درخت یا پتھر ہوتا اگرچہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی حکمت وہی خوب جانتا ہے اور جو اس نے ہم کو بنایا اسمیں کچھ فائدہ ضرور ہوگا پس ہم راضی ہیں اسکی مرضی اور تقدیر پر۔ [2] جو شخص کہ ڈرتا ہے الخ یہ سالک آخرت کا حال ہے کہ شیطان اس کی راہ پر لگا رہا ہے اگر چلنے میں ہوشیاری کی اور خالص کیا اپنے عمل کو امن میں ہوا شیطان سے۔ [3] یاد کیا مجھ کو یعنی بشرط ایمان کما طیبی نے ذکر سے مراد اخلاص ہے اور وہ ایک جاننا ہے اللہ کو خالص دل سے والاتمام کا قرزبان سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہے گناہوں سے اور لگانا ان کا طاعت ☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۵۱۰۴ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ہٰذِہِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُہُمْ وَجِلَةٌ اَہُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا ابْنَةَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنْ ہُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَہُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْہُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۱۰۵ :- وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَہَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُہَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۱۰۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّہُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ہَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ

کتاب و النسور میں)

۵۱۰۴ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں۔[۱] وہ چیز کہ دیتے ہیں اور دل ان کے ترساں ہیں[۲] آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے نہ اے بیٹی صدیق[۳] کی و لیکن یہ لوگ ہیں کہ روزے رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور باوجود اس[۴] کے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہ ہوں ان سے یہ لوگ ہیں کہ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۵۱۰۵ :- اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاتی دو تہائی رات اٹھتے پس فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو آیا زلزلہ[۵] پیچھے آتا ہے اس کے پیچھے آنے والا[۶] آئی موت ساتھ ان احوال کے اس میں ہیں آئی موت ساتھ ان احوال کے کہ اس میں ہیں (ترمذی)

۵۱۰۶ :- اور ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ادا کرنے نماز کے پس دیکھا لوگوں کو کہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو جاؤ تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنے[۷] والی لذتوں کا البتہ باز رکھے تم کو اس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں (یعنی) موت کو پس بہت کرو ذکر

---

[۱] وہ چیز کہ دیتے ہیں یعنی قسم زکوٰۃ اور صدقات سے، [۲] ترساں ہیں الخ یعنی خوف اسکے کہ نہ قبول ہو ان سے اور رد واقع ہو لوجہ لائق کے ادا نہ ہونے کے، [۳] اے بیٹی صدیق کی یعنی ان سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں، [۴] اور باوجود اسکے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہ ہوں ان سے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا چاہیے، [۵] آیا زلزلہ یعنی پہلا نفخہ، [۶] پیچھے آنے والا یعنی دوسرا نفخہ اور غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ جب قیامت پیچھے لگی چلی آتی ہے تو اب اللہ سے ڈرنا چاہیے، [۷] بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا یعنی موت کی یاد سے دنیا کی بے ثباتی ذہن میں جمتی ہے آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے یہی فائدہ ہے قبرستان کی زیارت میں اور موت کو لذتوں کے مٹانے والی کہا یعنی دنیا کی جسمانی لذتیں مٹا دیتی ہے مثلاً مال کی لذت عہدہ اور حکومت کی لذت اور اولاد کی اور یہ مطلب نہیں کہ موت سے بالکل لذتیں جاتی رہتی ہیں بلکہ موت کے بعد نیک لوگوں کو تو وہ لذائذ حاصل ہوتی ہیں جنکے سامنے دنیا کی لذتوں کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلَى ظَهْرِيْ إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلَى ظَهْرِيْ إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ أَنَّ

کاٹنے والی لذتوں کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پہ کوئی دن مگر کہ بولتی ہے[1] پس کہتی ہے کہ میں ہوں[2] گھر غربت کا اور میں ہوں[3] گھر تنہائی کا اور میں ہوں[4] گھر مٹی کا اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جب کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اس کو قبر آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے ان شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں مجھ پر پس اس وقت کہ حاکم کی گئی میں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو مجبور طرف میری پس نزدیک ہے کہ دیکھے گا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے فرمایا پس فراخ ہو جاتی ہے قبر اس کے لیے مقدار[5] درازی بینائی اس کی کے اور کھولا جاتا ہے اس کے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جبکہ دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق[6] یا کافر کہتی[7] ہے اس کو قبر نہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں خبردار ہو کہ تحقیق تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے ان سے کہ چلتے ہیں مجھ پر اس وقت کہ حاکم کی گئی ہیں تجھ پر آج کے دن اور ہوا تو مجبور طرف میری پس دیکھے گا برائی کرنی میری تیرے لئے فرمایا پس ملتی ہے قبر اس پر یہاں تک کہ مختلف[8] ہوتی ہیں پسلیاں اس کی کہا ابو سعید نے اور اشارہ[9] کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعض انگلیاں اندر بعض کے فرمایا آپ نے کہ معین کئے جاتے ہیں واسطے اس کافر کے ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھنکارا مارے زمین میں تو نہ اگائے زمین کچھ جب تک کہ باقی ہے دنیا پس کاٹتے ہیں اس کو اور نوچتے ہیں اس کو یہاں تک کہ پہنچایا جائے اس بندہ کو طرف حساب[10] کے کہ

---

[1] مگر کہ بولتی ہے الخ یعنے ساتھ زبان قال کے، [2] میں ہوں گھر غربت کا الخ یعنے دوری کا کہ مجھ میں جو آیا اپنوں سے اور آشناؤں سے اور اپنے گھر سے دور پڑا پس وہ تو دنیا میں گویا کہ غریب ہے، [3] اور میں ہوں گھر تنہائی کا الخ یعنے پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی، [4] اور میں ہوں گھر مٹی کا، یعنی ہر زندہ کی، [5] مقدار درازی بینائی اس کی کے یعنے جہاں تک کہ نظر کار کرتی ہے، [6] بندہ فاسق یا کافر، یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ فاسق کا فرمایا یا کافر، [7] کہتی ہے اس کو قبر الخ یعنے جیسے کہ نا آشنا وبن بلائے ہوئے کو کہتے ہیں، [8] مختلف ہوتی ہیں الخ یعنے در آتی ہیں بعضی بعضوں میں، [9] اور اشارہ کیا الخ یعنے واسطے دکھانے صورت اختلاف پسلیوں کے، [10] طرف حساب کے، یعنی روز قیامت تک ؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۰۷ :۔ وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَأَخَوَاتُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۰۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۰۹ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اس کے نہیں قبر ہے باغیچہ جنت کے باغوں سے یا[1] گڑھا ہے آگ کے گڑھوں سے ۔ (ترمذی)

۵۱۰۷ :۔ اور ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! تحقیق بوڑھے ہو گئے[2] تم فرمایا بوڑھا کر دیا مجھ کو سورۃ ہود نے اور اس کی بہنوں نے[3] (احمد)

۵۱۰۸ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ابو بکرؓ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہو گئے آپؐ فرمایا بوڑھا کر دیا مجھ کو سورۃ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے (روایت کیا اس کو ترمذی نے) ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہؓ کی لا یلج النار بیچ کتاب الجہاد کے ۔

تیسری فصل

۵۱۰۹ :۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ

---

[1] یا گڑھا ہے الخ اس حدیث سے اور دوسری حدیثوں سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور کتاب و سنت سے اس پر بہت سے دلائل ہیں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بدن کے کسی جزو میں حیات پیدا کر دے اور اسکو عذاب ہو اور بخاری و مسلم اور اصحاب سنن نے اس باب میں بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے اب ہم لوگوں کو جو یہ نظر نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی عین عنایت ہے ورنہ مارے خوف کے سب انسان ہلاک ہو جائیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب میں کیا کیا ہولناک باتیں دیکھتا ہے لیکن جو شخص اسکے پاس جاگتا ہوا سکو کچھ نظر نہیں آتا بہرحال قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اور آخرت کے امور کا یہاں انکشاف کامل نہیں ہو سکتا جتنا اللہ و رسول نے فرما دیا اسکو مان لینا چاہیئے ، [2] بوڑھے ہو گئے تم یعنی ظاہر ہوئے آپ پر آثار ضعیف ہونے کے پہلے پہنچنے بڑی عمر کے ، [3] اسکی بہنوں نے یعنی جن سورتوں میں ہود کی طرح قیامت و عذاب کا بہت ذکر ہے جیسے واقعہ مرسلات عم تکویر اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ. يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۱۱۰ ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۵۱۱۲ ۔ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسٰى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ

وہ باریک تر ہیں۱؎ بیچ تمہاری آنکھوں کے بال سے گنتے تھے ہم ان کو زمانہ رسول اللہ کے بیچ موبقات۲؎ سے یعنی ہلاک کرنے والوں میں سے (بخاری)

۵۱۱۰ ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ۳؎ تو اپنے تئیں حقیر گناہوں سے اس لئے کہ ان گناہوں کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک طالب ہے (ابن ماجہ، دارمی، بیہقی شعب الایمان میں)

۵۱۱۲ ۔ اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ کہا واسطے میرے عبداللہ بن عمر نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے کہا ابو بردہ نے کہ کہا میں نے نہیں جانتا میں کہا عبداللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے۴؎ کے اے ابو موسیٰ کیا خوش کرتا ہے تجھ کو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ۵؎ رسول اللہ کے اور ہجرت ہماری اور جہاد ہمارا ساتھ انکے اور عمل۶؎ ہمارے ساتھ انکے۷؎ باقی رہیں واسطے ہمارے اور یہ کہ عمل کئے ہم نے بعد وفات رسول خدا کے نجات پائیں ہم ان سے برابر سر برابر۸؎ پس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یوں نہیں ہے قسم خدا کی تحقیق جہاد ہم نے کیا بعد رسول اللہ کے اور نماز پڑھی ہم نے، روزے رکھے ہم نے اور کئے ہم نے عمل نیک بہت اور

۱؎ کہ وہ باریک تر ہیں الخ یعنی حقیقت میں بڑے ہیں اور تم انکو چھوٹا جانتے ہو اور انکے کرنے سے نہیں ڈرتے، ۲؎ موبقات سے، یعنی ہلاک کرنے والوں میں سے، ۳؎ دور رکھ الخ یعنی تو صغیرہ گناہوں سے بھی بچ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا مطالبہ بھی ہوگا یہ وہ وقت ہے کہ ہر آدمی بڑے گناہ کو چھوٹا سمجھ کر بجا لاتا ہے پھر چھوٹے گناہ کی پرستش کجا میرے نزدیک جتناب کیا ثمر کا اس زمانہ میں ایک مرحلال یا شرع منسوخ ٹھہر گیا ہے کبیرہ گناہ وہی ہے جس کو آدمی صغیرہ سمجھتا ہے اور استحقاقات کبیرہ کا کفر بیٹھے اور ہا حق بعض گناہ پرانی مجلسوں میں فخر کرتے ہیں کوئی طاقت جماع پر اور کوئی زور زیادہ پر حالانکہ یہ قاصد کفر کی رصیغ ہوتی ہے اور موجب سوء خاتمہ کی، ۴؎ واسطے باپ میرے کے یعنی ابی موسےٰ کے، ۵؎ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، یعنی ملا ہوا ساتھ بعثت انکی کے، ۶؎ اور عمل ہمارے الخ یعنی نماز روزے زکوٰۃ اور حج اور رہا منا انکے، ۷؎ ساتھ انکے، یعنی بیچ زمانہ انکے کے، ۸؎ برابر سر برابر یعنی نہ نفع اسکا ہم کو پہنچے اور نہ ضرر اسکا ہم پر پڑے ورنہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا، ۹؎ عمل نیک، بہت صدقات وغیرہ ؞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ کَثِیْرٌ وَّاِنَّا لَنَرْجُوْا ذٰلِکَ قَالَ اَبِیْ لٰکِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنَّ ذٰلِکَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ کَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاکَ وَاللّٰهِ کَانَ خَیْرًا مِّنْ اَبِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۱۱۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَا مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَّنُطْقِیْ ذِکْرًا وَّنَظَرِیْ عِبْرَةً وَّاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ۔

۵۱۱۴:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ یَّخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَّاِنْ کَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

مسلمان ہوئے ہمارے ساتھ اور بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہیں[1] اسکی کہا باپ[2] میرے نے لیکن میں قسم کھاتا ہوں اس ذات کی کہ جان عمر کی اسکے ہاتھ میں ہے البتہ دوست رکھتا ہوں یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ اسکے کئے ہیں ہم نے باقی رہیں واسطے ہمارے اور جو کچھ کیا ہم نے بعد آپ کے نجات پائیں ان سے برابر سر برابر یعنی کہا میں نے ابی عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تھے بہتر باپ میرے سے (بخاری)

۵۱۱۳ء۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجھ کو میرے رب نے ساتھ نو چیزوں کے ڈرنا اللہ سے پوشیدہ[3] اور ظاہر میں اور بات راست کہنی بیچ[4] حالت غصہ اور رضا کے اور میانہ روی[5] بیچ فقر اور غنا[6] کے اور یہ کہ ملاتی رکھوں[7] میں اس سے کہ کاٹے[8] مجھ سے اور یہ کہ دوں میں اسکو کہ محروم رکھے مجھ کو اور یہ کہ درگذر کروں[9] میں اس سے کہ ظلم کرے مجھ پر اور یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر اور یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر اور یہ کہ ہو نظر میری عبرت اور حکم کیا رب میرے نے کہ حکم دوں میں ساتھ نیکی کے اور روایت[10] کیا گیا ہے ساتھ معروف کے (رزین)

۵۱۱۴ء۔ اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی بندہ مومن کہ نکلے اسکی آنکھوں سے آنسو اگرچہ مانند سر مکھی کے بسبب خوف خدا کے پھر پہنچے آنسو اسکے منہ پر مگر کہ حرام کریگا اللہ اس کو آگ پر (ابن ماجہ)

---

[1] توقع رکھتے ہیں الخ اس مذکورہ کے ثواب کی زیادہ اور یہ پہلے اسلام اور ہجرت وغیرہ کے، [2] باپ میرے نے الخ یعنی عمرؓ نے [3] پوشیدہ اور ظاہر میں الخ یعنی خلوت میں، [4] بیچ حالت غصہ اور رضا کے الخ یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہے کسی سے تو تعریف کرتا ہے اس کی اور عیب ڈھانکتا ہے اس کا اور جب غصہ میں آتا ہے تو برخلاف اس کے کرتا ہے چاہیئے کہ دونوں حال میں یکساں رہے، [5] میانہ روی الخ یعنی فقر میں جزع فزع نہ کرے اور نہ غنا میں تکبر اور سرکشی اور علو اختیار کرے، [6] ملاتی رکھوں میں الخ یعنی سلوک کروں، [7] کہ کاٹے الخ یعنی اگر کوئی بدسلوکی کرے تو میں اس سے سلوک و احسان کروں، [8] درگذر کروں میں، یعنی باوجود قدرت بدلہ لینے کے [9] ہو چپ رہنا الخ یعنی جب چپ رہوں تو اللہ کی مصنوعات میں فکر کروں اور جب بات کروں تو اللہ کو یاد کروں اور جب مخلوقات میں نظر کروں تو بوجہ عبرت اور ہوشیاری کے کروں نہ ساتھ جہل و غفلت کے، [10] اور روایت کیا گیا ہے الخ یعنی ایک روایت میں بجائے بالعرف کے بالمعروف آیا ہے اور دونوں کے معنے ایک ہی ہیں یعنی اچھی بات کے اور نہی عن المنکر کو ذکر نہیں کیا کیونکہ امر بالمعروف دونوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۱۵ :۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۱۶ :۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۱۷ :۔ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۱۱۸ :۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

بیان ہے لوگوں کے تغیر میں

پہلی فصل

۵۱۱۵ :۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے آدمی[1] مگر سو اونٹوں کے نہیں قریب ہے کہ پائے تو ان میں سے ایک قابل سواری (بخاری، مسلم)

۵۱۱۶ :۔ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ[2] پیروی کرو گے تم طریقوں ان لوگوں کی کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر بیٹھے ہونگے وہ سوراخ گوہ کے میں تو پیروی کرو گے تم انکی عرض کیا صحابہؓ نے یا رسولؐ اللہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں فرمایا اور کون ہیں (بخاری، مسلم)

۵۱۱۷ :۔ اور مرداس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ چلتے رہیں گے نیک بخت اول پس اول اور باقی رہیں گے نا بکار مانند بھوسے

دوسری فصل

۵۱۱۸ :۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

کو شامل ہے اچھی بات کے منع کر نیکو اور یہ خصلت زیادہ ہے تو خصلتوں مذکورہ سے جو جامع ہے تمام بھلائیوں اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کے بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کئے، [1] مگر مانند الخ یعنے جیسے سو اونٹ میں ایک بھی عمدہ تیز رفتار نہیں ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی صحبت کی لائق نہیں ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کمیاب، [2] البتہ پیروی الخ یعنی الحقیقت جیسا کہ آپ نے فرمایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَشَتْ اُمَّتِیْ الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰی خِیَارِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۱۱۹:۔ وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِكُمْ وَیَرِثُ دُنْیَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۱۲۰:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۱۲۱:۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ مَا عَلَیْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَكٰی لِلَّذِیْ

کہ جس وقت چلے گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کریں گے ان کے بیٹے بادشاہوں کی کہ بیٹے فارس اور روم کے ہیں مسلط کرے گا اللہ تعالیٰ امت کے بدوں کو ان کے نیکوں پر (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۱۹:۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کرو گے تم اپنے امام کو[۱] اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ اپنی تلواروں کے یہانتک کہ وارث ہوں[۲] گے دنیا تمہاری کے، (ترمذی)

۵۱۲۰:۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہو بہرہ مند تر لوگوں کا دنیا میں کثرت مال کے احمق بیٹا احمق[۳] کا (ترمذی اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوت میں)

۵۱۲۱:۔ اور محمد بن کعبؓ قرظی سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ کو اس شخص نے کہ سنا علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا علیؓ نے کہ تحقیق تھے ہم بیٹھے ہوتے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیرؓ کے اس حال میں کہ نہ تھی انکے بدن پر مگر چادر ان کی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب دیکھا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے

ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت میں شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بداعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود و نصاریٰ کے تمام نقدم بقدم ہو گئی بلکہ بعض پیرزادوں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو بھی ہرگز نہ سوجھے، [۳] نہیں پرواہ کریگا یعنے اس پر تاریر اعتبار نہ کریگا (۱) جس وقت الخ یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا کہ جیسے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ جب فارس روم فتح ہوا اور وہاں کی غنیمتیں ہاتھ آئیں اور ان کی اولاد کو غلام بنایا اور دولت مندی خوب ہوئی تو مسلط کیا اللہ تعالےٰ نے حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو ان پر اور غالب کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر، (۲) اپنے غلام کو یعنے خلیفہ یا سلطان کو (۳) وارث ہونگے، یعنی ملک و سلطنت ظالموں کے ہاتھ آویگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں نے اپنے ہی امام حسینؓ کو مار ڈالا اور اپنے درمیان خوب طرح کا بازار گرم کیا اور سلطنت یزید و مروان کے قبضہ میں کردی، (۴) احمق بیٹا احمق کا الخ مطلب یہ ہے کہ ذلیل اور پاجی لوگ حاکم ہونگے جو لوگ شریعت النسب اور عالی ہمت ہونگے انکی قدر و منزلت نہ ہوگی اور جو اٹھائی گیرے بیہاں بھر کے دغاباز پاجی کمینے ہیں ان پر حکومت ہونگے اب وہی زمانہ ہے اکثر شہروں میں یہی حال ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے، (۵) مسجد میں یعنی مسجد مدینہ میں یا مسجد قبا میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى
وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ
نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۲۲ :- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔

۵۱۲۳ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ

بسبب اس امر کے کہ تھے[1] بیچ نعمتوں کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اس میں تھے[2] آج پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ صبح[3] کو نکلے گا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑا کے اور شام کو نکلے گا بیچ ایک جوڑا کے اور رکھے گا آگے اسکے ایک تاقی[4] کھانیکا اور اٹھایا جائیگا دوسرا اور ڈھانکو گے[5] تم اپنے گھروں کو جیسے[6] کہ ڈھانکا جاتا ہے کعبہ پس کہا بعض صحابہؓ نے یا رسول اللہ ہم اس[7] دن بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکھتے ہیں اس[8] لئے کہ فارغ ہونگے واسطے عبادت کے اور کفایت[9] کئے جائیں گے ہم محنت سے فرمایا آپ نے یوں نہیں ہے بلکہ تم آج کے دن بہتر

۵۱۲۲ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اس زمانہ کے لوگوں میں اپنے دین پر مانند[10] مٹھی لینے والا انگاری کے ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اسناد سے۔

۵۱۲۳ :- اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت امیر تمہارے نیک اور غنی تمہارے سخی اور امور تمہارے آپس کے مشورہ سے[11] ہوں پس

---

[1] کہ تھے، یعنی پہلے دن اس سے، [2] اس میں ہے آج، یعنی فقر و خستہ حالی سیوطی نے جمع الجوامع میں حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن مصعب بن عمیرؓ حضرت کے پاس آئے اور بکری کا تسمہ کمر پر باندھا ہوا تھا آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کا دل اللہ تعالیٰ نے روشن کر دیا ہے اور میں نے دیکھا اس کے والدین کو کہ اس کو بہت نفیس کھانا کھلاتے تھے اور میں نے اس پر جوڑا کپڑوں کا دیکھا جو دو سو درہم کو خرید کیا تھا پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کو اس حال میں پہنچا دیا کہ دیکھتے ہو، [3] صبح کو، یعنی بسبب نہایت تنعم کے، [4] اور اٹھایا جائے گا دوسرا یعنی جیسے متنعمین کی عادت ہے، [5] اور ڈھانکو گے الخ یعنی تم اپنے گھروں کو دیوار گیریاں لگاؤ گے، [6] جیسے الخ یہ کنایہ ہے تنعم اور ترفہ اور اظہار اشتمال بیچ ہر چیز کے، [7] ہم اس دن، یعنی جس دن یہ حال رکھتے ہوں گے، [8] اس لئے کہ فارغ الخ یعنی کسب معیشت و تردد رزق سے، [9] اور کفایت الخ یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کریں گے اور ہم فراغت سے بندگی کریں گے، [10] اپنے الخ یعنی اور نگاہ رکھنے امر دین اپنے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے،
[11] آپس کے مشورہ سے ہوں، یعنی مسلمان ایک رائے پر ہوں اور متفق ہوں آپس میں نہ مختلف ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِھَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَ اُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَآءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَھْرِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

۵۱۲۴۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِھَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَھْنَ فَقَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَھْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۲۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ

پشت[1] زمین کی بہتر ہے تمہارے لئے زمین کے پیٹ سے اور جبکہ ہوں امیر تمہارے بد[2] اور دولتمند تمہارے بخیل اور کام تمہارے سپرد ہوں طرف[3] عورتوں کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لئے پشت زمین سے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۱۲۴۔ اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہیں گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلائیں گے بعضے ان کے بعضوں کو واسطے لڑنے تمہارے کے جیسے کہ بلاتے ہیں کھانے والے بعضے ان کے بعضوں کو طرف کاسہ طعام کے پس کہا کہنے والے نے یہ غالب آنا انکا ہم پر سبب کمی کے ہو گا اس دن کہا بلکہ تم اس دن بہت ہو گے ولیکن تم مانند جھاگ کے ہو گے کہ اوپر کنارہ نالے کے ہوتی ہیں البتہ نکال ڈالے گا اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں میں سے رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہارے دلوں میں سستی کہا کہنے والے نے یا رسول اللہ اور کیا ہے سبب سستی پڑنے کا ہمارے دلوں میں فرمایا سبب پڑنے سستی کا دل میں محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا،

(ابوداؤد، اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

تیسری فصل

۵۱۲۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ نہیں[5] پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت میں بیچ کسی قوم کے

سلہ پس پشت زمین کی بہتر ہے الخ یعنی زندگی بہتر ہے موت سے اس لئے کہ تم عمل کرو گے جو کہ کتاب و سنت میں ہے اور رحمت الٰہی اس کے لئے کہ زیادہ ہو عمر اسکی اور اچھے ہوں عمل اسکے، سلہ بد الخ فاسق اور ظالم، سلہ طرف الخ حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہے شاوروھن وخالفوھن اور وہ مرد بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن پر حب و جاہ مال کی غالب ہے اس چیز کو کہ اس سے دین میں ضرر ہے اور نہیں جانتے انجام کار کو، سلہ البتہ ڈالے گا الخ اس حدیث کے موافق اس زمانہ میں مسلمانوں کا حال پر ملال ہے یہ ساری ذلتیں جو مسلمانوں کو ہوتی رہتی ہیں اسکا سبب تو یہی ہے کہ ان لوگوں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور مراسم ایمان کو طاق نسیاں پر رکھ کر بے شرمی کا جامہ پہن لیا ہے کہ جس کو سنو وہ یہی کہتا ہے کہ مسلمانوں پر ادبار ہے اور کافر کا اقبال کوئی مکم بخت اتنا انصاف نہیں کرتا کہ یہ ادبار و اقبال کس کے سبب سے ہے اور کس طرف سے ہے محمود کردہ را چہ درمان تم نے کب یاد رکھا اللہ کو کہ وہ یاد رکھے تم کو، سلہ نہیں پیدا ہوتی الخ طبرانی نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس میں یہ بھی ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روکتی ہے ان سے باران رک جاتی ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ نِ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۲۶۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِنِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَّاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا

مگر کہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں جرأت دشمن کا اور نہیں پھیلتا زیادہ کسی قوم میں مگر یہ کہ بہت ہوتی ہے ان میں موت اور نہیں کم کرتی کوئی قوم ماپنا اور تولنا مگر کہ کم کیا جاتا ہے ان سے رزق اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے درمیان انکے خونریزی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے ان پر دشمن۔ (مالک)

یہ باب[1] تتمہ ہے پہلے باب کا

پہلی فصل

۵۱۲۶۔ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اپنے خطبہ میں آگاہ ہو تحقیق میرے رب نے حکم کیا مجھ کو یہ کہ سکھاؤں میں تم کو وہ چیز کہ نہیں جانتے تم اس دن میں کہ فرمایا اللہ نے جو مال کہ دیا میں نے اسکو کسی بندے کو اپنے بندوں میں سے حلال[2] ہے اور میں نے پیدا کیا سب بندوں کو مائل باطل سے طرف حق کے اور تحقیق آئے[3] بندوں کے پاس شیاطین پس پھیرا انکو شیاطین نے انکے دین سے اور حرام کی ان پر وہ چیز کہ حلال کی میں نے واسطے انکے اور حکم کیا شیاطین نے انکو یہ کہ

[1] یہ باب تتمہ ہے الخ یعنی لواحق اور تتمات پہلے باب کے کہا ابن مالک نے باب فی الانذار والتحذیر یعنی یہ باب ہے بیچ ڈرانے اور نصیحت کرنے کے۔ [2] حلال ہے الخ یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کوئی اس کو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسے جاہلیت میں اونٹوں کو جو بتوں کی نذر کرتے تھے اپنے اوپر حرام کر دیا ہے۔ [3] آئے الخ یعنی اگر شیطان کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنی پیدائشی دین پر رہتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اس کا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر و نیاز کھانے کو جس عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اس کا کچھ حکم نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ اِلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۲۷ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ

شریک کریں ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں اتاری میں نے ساتھ اس چیز کے دلیل اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے نظر کی[۱] زمین والوں کے پس[۲] مبغوض رکھا انکو عرب انکے کو اور عجم انکے کو مگر ایک جماعت[۳] کو اہل کتاب سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں بھیجا میں نے تجھ کو پیغمبر کر کے مگر اس لئے کہ آزمائش کروں[۴] میں تجھ کو اور آزمائش کروں میں ساتھ تیرے[۵] اور بھیجی میں نے تجھ پر ایک کتاب کہ نہیں دھوتا اسکو پانی[۶] پڑھتا ہے اسکو سونے اور جاگتے میں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو جلا دوں[۷] قریش کو پس کہا میں نے اے رب میرے اسوقت کچلیں گے سر میرا پس کر دیں گے میرے سر کو مانند روٹی[۸] کے فرمایا کہ نکال تو انکو انکے وطن سے جیسے نکالا انہوں نے تجھ کو اور جہاد کر انپر مہیا کریں گے ہم اسباب جہاد کا اور خرچ کر ہم پہنچائیں گے اسکو تیرے لئے اور بھیج ان پر لشکر بھیجیں[۹] گے ہم پانچ مقدار لشکر کے اور لڑ ہمراہ لے کر ان کو کہ فرمانبرداری کی ہے انہوں نے تیری ساتھ ان کے کہ سرکشی کی ہے تجھ سے۔ (مسلم)

۵۱۲۷ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے جبکہ اتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیوں کو پس چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا[۱] پر پس شروع کیا پکارتا اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی واسطے فرقوں قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے

[۱] نظر کی الخ یعنے اور پایا ان کو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی میں، [۲] پس مبغوض رکھا انکو بسبب بدکرداری اور بد اعتقادی انکی کے قبل بعثت حضرت کے شرک پر اور یہ بسبب کفر انکے کے کہ قوم موسیٰ کی کافر ہوئی ساتھ عیسےٰؑ کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسےٰ قائل ہوئی تثلیث کی یا عیسےٰ کی الوہیت کی، [۳] مگر ایک جماعت کو الخ کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین اور ایمان ساتھ موسےٰ اور عیسےٰ کے اور تحریف و تبدیل نہ کیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر، [۴] آزمائش کروں الخ کیونکر صبر کرتا ہے تو ایذا قوم پر [۵] ساتھ تیرے یعنے تیری قوم کہ آیا ایمان لاتے ہیں یا کفر کرتے ہیں، [۶] نہیں دھوتا اس کو پانی یعنے کاغذ کے لکھے ہوئے کو پانی سے دھوتے تو مٹ جاتا ہے یہ ویسا نہیں ہے بلکہ محفوظ ہے زوال سے قیامت تک دلوں میں محفوظ ہے اور احکام اس کے باقی ہیں، [۷] کہ جلا دوں میں، یعنے ہلاک کردوں ان کو، [۸] بھیجیں گے ہم الخ چنانچہ روز بدر کے پانچ ہزار فرشتے ہمارے مدد لشکر اسلام کے بھیجے اور مشرک اس دن ہزار تھے اور مسلمان تین سو تیرہ، [۹] پس شروع کیا الخ ابتدا اسلام میں سب قریش مکہ کو مکہ میں جمع کیا اور یہ حدیث بیان فرمائی یعنے دنیا میں اپنے مال دیتے ہیں مجھ کو اختیار ہے میں آخرت میں مالک اور مختار نہیں بدوں ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت نہ کچھ لیوے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُرَيْشٌ حَتَّى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَادَى يَا عَبْدَ مَنَافٍ إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ۔

۵۱۲۸ ۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پس فرمایا کہ خبر دو مجھ کو کہ اگر خبر دوں میں تم کو یہ کہ ایک لشکر اترا ہے بیچ جنگل کے ارادہ کرتا ہے کہ غارت کرے تم پر آیا سچا جانو گے تم مجھ کو کہا انہوں نے ہاں اس لئے کہ نہیں تجربہ کیا ہم نے تم پر مگر سچ کا فرمایا آپ نے پس تحقیق میں خبر دیتا ہوں تم کو پہلے اترنے عذاب کے سے پس کہا ابولہب نے ہلاکت ہو تم تمام ایام میں کیا اسی لئے اکٹھا کیا تھا تو نے ہم کو پس اتری یہ سورہ ہلاک ہوں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ہوئے وہ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ندا کی آپ نے اور فرمایا اے بیٹو عبد مناف کے نہیں ہے حال میرا اور تمہارا مگر مانند حال ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا کہ نگہبانی کرے اپنی قوم کی پس ڈرا یہ شخص کہ سبقت لے جائیں دشمن طرف اہل اسکے کے شروع کیا چلاتا اور کہتا یا صباحاہ۔

۵۱۲۸۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہیں بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس تعمیم کی آپ صلعم نے پکارنے میں اور تخصیص کی پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوئی کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد مرہ بن کعب کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ کی سے اے اولاد عبد شمس کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے فاطمہؓ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اس لئے کہ میں نہیں مالک ہوں تمہارے لئے عذاب کے سے کسی چیز کا سوائے اس کے کہ واسطے تمہارے مجھ پر حق قرابت کا ہے کہ تر کرتا ہوں میں اس کو ساتھ اسکی تری کے (مسلم)

لہ پس تعمیم کی الخ یعنی پکارنا انکو ساتھ نام جد بعید کے انکے کہ سب کو شامل ہو اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص کو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کی اور غرض یہ ہے کہ اوپر سے نیچے تک جب ایک جدی برادریوں کو علیحدہ علیحدہ نام لے کر حکم الٰہی سنادیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے کسی کو دوزخ سے بچا سکوں گا باقی رہی گناہ گاروں مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ قَالَ یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّیَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّیَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۱۲۹۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ ھٰذِہٖ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ لَھَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۳۰۔ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا

اور یہ حدیث بخاری مسلم کے اہل ہے فرمایا آپ نے اے گروہ قریش کی خرید لو اپنی جانوں کو نہیں دفع کر سکتا میں تم سے عذاب خدا کے سے کچھ اے اولاد عبد مناف کی نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ اے عباس بن عبد المطلب کے نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ اور اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی نہیں دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال میں سے نہیں دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ۔

دوسری فصل

۵۱۲۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت مرحومہ ہے نہیں اس پر عذاب آخرت میں عذاب آخرت میں عذاب اس کا دنیا میں فتنے اور زلزلے اور قتل ہے۔ (ابوداؤد)

۵۱۳۰۔ اور ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت اور رحمت کے پھر ہو گا امر دین

لے خرید لو اپنی جانوں کو، یعنی خلاص کرو انکو آگ دوزخ سے ساتھ ایمان کے، ۵۲ مانگ الخ یعنی دنیا میں اپنے مال دینے کو مجھ کو اختیار ہے میں آخرت کا میں مالک اور مختار نہیں بدون ایمان و نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو، ۵۳ نہیں الخ اس حدیث پر بعض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ کے پاس اس قدر مال کہاں تھا خاص کر مکہ میں جو فرمایا میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے جواب یہ ہے کہ آپ کو حضرت خدیجہ رض کے مال سے اللہ عزوجل نے غنی کر دیا تھا جیسے فرمایا و وجدک عائلاً فاغنی اور اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کا یہی قول ہے اور علاوہ اس کے مال کا اطلاق تھوڑے بہت دونوں پر ہوتا ہے پس یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ آپ کے پاس مال بالکل نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت مال بالفعل پر تقاضا نہیں کرتی شاید یہ امر ہو کہ اگر کچھ میرے پاس ہو گا تو لے لینا مگر نجات آخروی میرے اختیار میں نہیں ہے، ۵۴ نہیں اس پر الخ یعنی سخت عذاب بعض نے کہا خاص ہے اس جماعت سے جو کبائر کے مرتکب نہیں ہوتے اور ممکن ہے کہ اس سے خاص صحابہ رض کی جماعت مراد ہو، ۵۵ ساتھ اس نبوت اور رحمت کے یہ زمانہ آپ کی وفات پر موقوف ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْفُرُوجَ وَالْخُمُورَ يُرْزَقُونَ عَلَى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُونَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ -

۵۱۳۱ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِي يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۳۲ :- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا

کا خلافت[1] اور رحمت[2] پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ پھر ہونے والا ہے یہ کا زنکبر اور حد سے گزرنا اور فساد بڑھنا ہے زمین میں حلال جانیں گے یہ ریشمی کپڑوں کو اور عورتوں کے شرم گاہوں کو اور شرابوں کو روزی دیئے جائیں گے باوجود ان کاموں کے اور مدد دیئے جائیں گے یہانتک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے ، (بیہقی شعب الایمان میں)

۵۱۳۱ :- اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول اس چیز کا کہ الٹا جائیگا کہا زید بن یحییٰ راوی نے یعنی اسلام میں جیسا کہ الٹا جاتا ہے باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کس طرح یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اسکے وہ چیز کہ بیان کی فرمایا آپ نے نام رکھیں گے اس کا اور نام[3] سوا شراب کے پس حلال جانیں گے اس کو ، (دارمی)

تیسری فصل

۵۱۳۲ :- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے اس نے حذیفہؓ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہے گا وجود نبوت کا اور نور اس کا درمیان تمہارے جب تک کہ چاہے اللہ تعالیٰ ہوتا اس کا پھر اٹھالے گا نبوت کو اللہ تعالیٰ پھر[4] ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے جب تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ ہوتا اس کا پھر اٹھالے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ پھر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ پس

[1] خلافت اور رحمت ۔ خلافت سے خلفاء راشدین کا زمانہ مراد ہے کہ ساتھ خلافت اور نیابت آپ کے کار دین و دنیا کا انتظام رکھتا تھا تیس برس خلفاء اربعہ کا زمانہ اور چھ ماہ حضرت امام حسن علیہ السلام کا زمانہ ، [2] پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ خلفاء کی خلافت عباسیہ کے ختم ہوجانے تک یہی حالت رہی عثمان خان ترک کے ہاتھ پر خلافت عباسیہ ختم ہوگئی یہ شخص ترکستان سے نکل کر تمام اولاد روم کی طرف گیا اور اس کو فتح کیا اور اسی سے بنائی ہوئی سلطنت ترکیہ یعنی دولت عثمانیہ کی اور اب جو بادشاہت ہے روم کا اور سلطان عبدالمجید خان وہ بھی ترک ہے اسی عثمان کی اولاد میں سے جبریت اور عتوت اور فساد سے یہی دولت عثمانیہ مراد ہے ، [3] اور نام سوائے شراب کے الخ جیسے کوئی شربت مفرح کہے گا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے ، [4]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيْبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهٖ وَاَعْجَبَهٗ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

باقی رہے گی وہ جب تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ کہ ہو پھر اٹھالے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ پھر ہوگی حکومت اور بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہے گی وہ جب تک کہ چاہے اللہ تعالیٰ کہ ہو پھر اٹھالے گا اس کو بھی اللہ تعالےٰ پھر ہوگی خلافت[۱] اوپر طریقہ نبوت کے پھر چپ رہے آپ کہا حبیب بن سالم نے پس جب کہ اٹھے عمر بن عبدالعزیزؒ لکھی میں نے یہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تھا میں ان کو یہ حدیث اور کہا میں نے امید رکھتا ہوں میں یہ کہ ہو تم امیرالمومنین پیچھے بادشاہت گزندہ اور غلبہ پس خوش آئی ان کو یہ تفسیر اور تعجب میں ڈالا ان کو یعنی عمر بن عبدالعزیزؒ کو (احمد) اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

---

[۱] پھر ہوگی الخ ممکن ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ سے یہی عمر بن عبدالعزیزؒ کا زمانہ مراد ہو جیسے حبیب نے کہا یا مراد ہو اس سے زمانہ مہدی کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْفِتَنِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۳۳ :- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۱۳۴ :- وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ

یہ کتاب ہے[1] بیان فتنوں کے

پہلی فصل

۵۱۳۳ :- حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام میں قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اسکو یاد رکھا اس شخص نے کہ یاد رکھا اسکو اور بھول گیا اسکو جو شخص کہ بھول گیا اسکو تحقیق جانتا ہے اس قصہ کو میرے ان یاروں نے اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہے اس سے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہوں میں اس چیز کو پس یاد لاتا ہوں اسکو جیسے کہ یاد دلاتا ہے شخص چہرہ شخص کا جبکہ غائب ہوتا ہے اس سے پھر جبکہ دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے اسکو۔ (بخاری مسلم)

۵۱۳۴ :- اور اسی سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پیش کئے جاویں گے[1] فتنے دلوں پر مانند بوریہ کے تنکے تنکے پس جو دل کہ ملایا گیا ساتھ ان فتنوں کے نشان کیا جاویگا بیچ اسکے نقطہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا ان فتنوں کا

[1] یعنی الخ فتنہ کہتے ہیں ہر ایک فساد کو جو مسلمانوں میں واقع ہو خواہ یہ فساد آپس کی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال دولت اولاد کا جو خدا سے غافل کر دے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر جو بڑے بڑے فتنے واقع ہونگے ان کی خبر دے دی تھی اور گمراہی کا فتنہ صحابہؓ کے اخیر عہد میں نکلنا شروع ہوا سب سے پہلے معبد جہنی نکلا جو تقدیر کا منکر تھا پھر عبداللہ بن سبا کا فتنہ جس نے رفض پھیلایا پھر جہم بن صفوان کا فتنہ جس نے صفات اللہ تعالیٰ کی تاویل کی ہمارے زمانہ میں ایک شخص سید احمد خان کشمیری نکلا جس نے لوگوں کو ملحد بنا دیا اور حال میں ایک شخص پنجاب میں نکلا غلام احمد نام جس نے دعویٰ کیا کہ میں حضرت عیسیٰ ہوں اللہ عزوجل ان فتنوں سے بچائے، [2] پیش کئے جاویں گے الخ جیسے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم رہتا ہے سو جس دل میں واہیات گھس گیا سو سیاہ ہو گیا اس کو نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی جیسے اوندھے پانی نہیں رہ سکتا نہیں ٹھہرتا اور جس دل نے ان کا کچھ دھیان نہ کیا اور آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہے اس کو نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اور گناہ سے بچا رہتا ہے ۔

09380

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا
وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۳۵: وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا
وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ
ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ
قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ
كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ
يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ
لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۳۶: وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

کیا جاویگا اس میں نقطہ سفید یہاں تک کہ ہو جاویں گے دل دو قسم پر سفید مانند سنگ مرمر کے پس ضرر نہیں کریگا اسطرح کے دل میں کوئی فتنہ جبتک کہ باقی
ہے آسمان و زمین اور دوسرا سیاہ راکھ کا سا رنگ یا سی لئے کے نہیں پہچانے گا یہ دل کا نیک اور نہ برا جانے گا برائی کو مگر اس چیز کو پلایا گیا ہے قسم ہوائے نفسانی (مسلم)

۵۱۳۵: اور اسی حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ بیان کیں ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں دیکھیں میں نے ان میں سے ایک میں
منتظر ہوں دوسرے کا حدیث کی ہم کو کہ تحقیق امانت اتری ہے لوگوں کے دلوں کی جڑ میں پھر جانا قرآن سے پھر جانا[1] سنت سے اور حدیث
کی ہم سے اٹھنے امانت کے سے فرمایا حضرت نے کہ سوئے گا شخص سونا پس لی جاوے گی امانت دل اس کے سے پس ہو جائے گا نشان
امانت کا مانند نشان داغ کے پھر سوویگا شخص ور سوتا پس لیا جاویگا تو باقی رہے گا نشان اس کا مانند نشان آبلہ کے مانند انگاری
کے کہ لنڈھاوے تو اس کو اپنے پاؤں پر پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھے تو اس جگہ کو پھولی ہوئی حالانکہ نہیں ہے اس میں کوئی چیز اور صبح
کریں گے لوگ اس حالت میں کہ بیع و شرا کریں گے آپس میں اور نہیں قریب کوئی کہ ادا کرے امانت کو پس کہا جاویگا تحقیق بیچ فلانے قبیلہ
کے ایک شخص ہے امانتدار اور کہا جاویگا واسطے اس شخص کے کیا خوب عقلمند ہے اور کیا خوشگو ہے اور کیا چالاک ہے اور حالانکہ نہیں ہے

۵۱۳۶- اور حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھے لوگ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے خیر[2] سے اور تھا میں پوچھتا حضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے حال شر[3] کا واسطے خوف اس بات کے کہ پہنچ جاوے

---

[1] پھر جانا سنت سے یعنی ظاہر اور باطن سے امانتدار اور دیندار ہو گئے اور خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی
جاوے گی آخر کو یہ حال ہو جاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جن کی لوگ تعریف کریں گے ان کی بھی نیت بدل جاوے گی کچھ امانتداری انکے دل میں
نہ رہے گی، [2] خیر سے یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاویں اس کو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش ہوں ساتھ اسکے اور مدد حاصل کریں ساتھ
دنیا کے آخرت پر [3] حال شر کا، یعنی گناہ کا یا فتنہ کا مرتکب ہونا ہے وسعت رزق پر ؞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اِنَّا کُنَّا فِیْ جَاہِلِیَّۃٍ وَّشَرٍّ فَجَآءَنَا اللّٰہُ بِہٰذَا الْخَیْرِ فَہَلْ بَعْدَ ہٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ وَہَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الشَّرِّ مِنْ خَیْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِیْہِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُہٗ
قَالَ قَوْمٌ یَّسْتَنُّوْنَ بِغَیْرِ سُنَّتِیْ وَیَہْدُوْنَ بِغَیْرِ ہَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْہُمْ وَتُنْکِرُ قُلْتُ فَہَلْ بَعْدَ
ذٰلِکَ الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاۃٌ عَلٰی اَبْوَابِ جَہَنَّمَ مَنْ اَجَابَہُمْ اِلَیْہَا قَذَفُوْہُ فِیْہَا قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْہُمْ لَنَا قَالَ ہُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَیَتَکَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ
اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَہُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہُمْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا
اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّہَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَ

تجھ کو کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونے والی ہے فرمایا حضرت نے کہ ہاں ہوگی کہا میں نے اور کیا پیچھے اسکے شر خیر ہوگی فرمایا ہاں اور اس میں کدورت ہوگی کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت اس کی فرمایا قوم ہوگی کہ راہ اختیار کریں گے غیر راہ میری کے اور راہ بتلاویں گے لوگوں کو غیر راہ میری کے پہچانے گا تو ان سے اور نہیں پہچانے گا تو کہا میں نے اور کیا ہے بعد اس خیر کے شر اور فرمایا ہاں بلانے والے ہونگے لوگوں کو اوپر دروازے دوزخ کے جو شخص قبول کریگا بات انکی اس کی طرف کی پس ڈالیں گے وہ اسکو اس میں کہا میں نے یا رسول اللہ بیان کیجیے احوال انکا ہم سے فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانوں ہماری کے کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجھ کو اگر پالے مجھ کو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو اور امام انکے کو پس اگر نہ ہو مسلمانوں کے لیے جماعت اور نہ امام فرمایا یکسو ہو تو ان سب فرقوں سے اگرچہ چباوے تو جڑ درخت کی یہاں تک کہ پاوے اور پہنچے تم کو موت حالانکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے ہوں گے میرے بعد امام نہیں چلے

---

۵۱ کہ بیچ جاوے خیر کو یعنی واسطے خوف اسکے کہ لاحق ہو مجھ کو شر بنفسہ یا بسبب اس کا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکماء نے اور بعضے فضلاء نے کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کے سے اور کہا طیبی نے مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا [illegible] اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعات کا اور خیر عکس اس کی ہے، ۵۲ اور بدی کی یہ عطف تفسیری ہے اور اس سے شر مراد ہے اور یا تخصیص بعد تعمیم ہے، ۵۳ اس خیر کو یعنی اسلام کو یعنی آپ کے مبعوث کرنے کے ساتھ، ۵۴ ہاں ہوگی یعنی اس خیر کے بعد شر ہوگا، ۵۵ خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے، ۵۶ ہاں یعنی بعد اسی شر کے خیر ہوگی، ۵۷ بیان کیجیے الخ یعنی تاکہ جب وہ لوگ پیدا ہوں میں ان کو پہچان لوں، ۵۸ وہ یعنے جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے، ۵۹ قوم ہماری یعنی اسلام کا دعویٰ کریں گے، ۶۰ ساتھ زبانوں ہماری کے، یعنی قرآن وحدیث کی مگر وہ قرآن وحدیث کی وہ تاویلیں کرینگے جو سلف میں سے کسی نے بیان نہیں کیں جیسے آج کل سید احمد و مرزا غلام احمد اور لوند دین ہیں، ۶۱ اگر نہ ہو مسلمانوں کے لیے جماعت اور مسلمانوں کے کئی جدا جدا فرقے ہو جاویں اور ہر ایک فرقہ خود مختار اور خود رائے ہو جیسے اس زمانہ میں ہے، ۶۲ اور پہنچے تجھ کو موت حالانکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے اس حدیث میں بڑی پیشگوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کے جو گمراہ فرقے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ وہ زمانہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اس میں اگرچہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْتَ عَلٰی ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

۵۱۳۷ :- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِیْ كَافِرًا وَيُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۳۸ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ خَيْرٌ فِيْهَا مِنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهٗ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ

گے میری سیدھی راہ پر اور نہیں پکڑیں گے طریقہ میرا اور اٹھیں گے اس زمانہ میں کتنے اشخاص کہ دل ان کے دل شیطانوں کے سے ہونگے بیچ بدن آدمی کے کہا حذیفہؓ نے کہا میں کیا کروں میں یا رسول اللہ! اگر پاؤں میں اس وقت کو فرمایا سننا تو جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری کرنا امیر کی اگرچہ مارے جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا پس سننا اور اطاعت کرنا۔

۵۱۳۷ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے ان فتنوں سے کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے کہ صبح کریگا شخص مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر کہ بیچے گا دین اپنا بدلے متاع دنیا کے۔ (مسلم)

۵۱۳۸ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے فتنے بیٹھنے والا ان فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا اس حالت میں بہتر ہے چلنے والے سے اور جانیوالا طرف اس فتنے کے بہتر ہے دوڑنے والے سے جو شخص کہ جھانکے گا طرف اس کی کھینچ لے گا وہ فتنہ اسکو طرف اپنی پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی کی یا جگہ پناہ کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں اس کے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جب کہ نیچریت اور مرزائیت ظلم کھلا پھیل رہی ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو نیچریوں اور مرزائیوں کے پیرو ہیں اس وقت جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دینوں سے علیحدہ رہنا، سلہ کہ دل ان کے الخ یہ زمانہ بھی زمانہ حال ہے اور یہ شیطان صورت میں آدمی کے یہی نیچری اور مرزائی ہیں جنہوں نے لوگوں کو ملحد بنا دیا۔ اور باطنیہ اور قرامطہ کا مذہب از سرنو تازہ کیا، سلہ جلدی کرو الخ اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو آج زمانہ میں واقع ہو رہے ہیں اور ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکے سو کر لیوے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَكُونُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ ۔

۵۱۳۹ ۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُونُ

پس چاہیئے کہ پناہ پکڑے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ ہو گا فتنہ کہ سونیوالا اس فتنہ میں بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا اس فتنہ میں بہتر ہے کھڑے سے اور کھڑا ہونے والا اس فتنہ میں بہتر ہے سعی کرتے والے سے پس جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی یا پناہ کی پس چاہیئے کہ پناہ پکڑے ساتھ اس کے۔

۵۱۳۹ ۔ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگے فتنے آگاہ ہو پھر پیدا ہونگے فتنے بہت آگاہ ہو پھر پایا جاویگا ان فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا بیٹھا اس میں بہتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے طرف اس کے آگاہ ہو پس جس وقت کہ واقع ہو فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اس کے اونٹ پس چاہیئے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کے اور جو شخص کہ ہوں واسطے اس کے بکریاں پس چاہیئے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کو اور جو شخص کہ ہو واسطے اس کے زمین پس چاہیئے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھ کو کہ جس شخص کے لئے نہ ہوں اونٹ اور نہ بکریاں اور نہ زمین فرمایا حضرتؐ نے کہ قصد کرے تلوار اپنی کے پس مارے اوپر تیزی تلوار کے ساتھ پتھر کے پھر چاہیئے کہ جلدی بھاگے اگر ہو سکے بھاگنا اے بار خدایا تحقیق پہنچائے میں نے حکم تیرے تین بار فرمایا پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھ کو اگر جبر کیا جاؤں میں یہانتک کہ لے جاوے مجھ کو طرف ایک صف کے ان دو صف قتال سے پس مارتے مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے یا آلگے مجھ کو تیر پس مار ڈالے مجھ کو فرمایا آنحضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہ پھرے گا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور

ؔ۱ پس چاہیئے کہ پناہ پکڑے ساتھ اس کے اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرتؐ کی وفات کے بعد ظاہر ہوئے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہیں تو کم کوشش کرنیوالا اس میں بہتر ہو گا زیادہ کوشش کرنیوالے سے، ؔ۲ پس مارے الخ یعنی توڑ ڈالے ہتھیار اپنے تاکہ نہ جاوے طرف لڑائی کے اسی لئے کہ مسلمان جو آپس میں لڑتے ہیں انکی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیئے، ؔ۳ جلدی یعنے تاکہ نہ پہنچے اس کو فتنہ، ؔ۴ مراد سعی سے یہاں معنے مشی یعنے چلنے کے ہیں کہ مقتضی ہوتا ہے طرف سعی کے وصراح میں ہے السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کا کرنا پس یہاں معنے اخیر مراد ہوں گے، ؔ۵ لاحق ہو ساتھ ان کے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۴۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۱۴۱:۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۱۴۲:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلَکَةُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۱۴۳:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ

گناہ تیرے کے اور ہوگا دوزخیوں میں [۱]سے، (مسلم)

۵۱۴۰:۔ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمانوں کا بکریاں کہ ساتھ جاوے لئے چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات بارش کے پر اور بھاگے یہ مسلمان اپنے دین کو ساتھ لے کر فتنوں سے، (بخاری)

۵۱۴۱:۔ اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہؓ نے یہ کہ نہیں فرمایا پس تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں [۳] فتنوں کو کہ پڑتے ہیں درمیان گھروں کے تمہارے مانند پڑنے مینہ کے، (بخاری، مسلم)

۵۱۴۲:۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں [۴] کتنے ایک نوجوان کے ہے قریش میں سے، (بخاری)

۵۱۴۳:۔ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس میں زمانہ اور اٹھایا جاوے گا علم اور پیدا ہوں گے فتنے اور ڈالا جاوے گا بخل اور بہت ہوگا ہرج عرض

---

[۱] اور ہوگا دوزخیوں میں سے الخ حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسوقت میں گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمرؓ اور سعید بن ابی وقاصؓ اور ابو بکرۃ مسلمانوں کے جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اس حدیث کے، [۲] قریب ہے یہ کہ ہووے الخ یعنے فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرانا بہتر ہے، [۳] البتہ دیکھتا ہوں الخ اس حدیث میں یہ بھی ان فسادوں کی خبر ہے جو مدینہ میں حضرتؐ کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال جس میں بے حرمتی مسجد نبوی کی کی گئی اور ازالہ بکارت ہزارہا عورتوں کا لشکریوں کے ہاتھ سے وقوع میں آیا تھا، [۴] کتنے ایک نوجوان کے ہے قریش میں سے جیسے یزید اور مروان کی اکثر اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیثیں معجزے ہیں کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا اس کا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥١٤٤ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ النَّاسَ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَالْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥١٤٥ :۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥١٤٦ :۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کیا صحابہؓ نے کیا ہے ہرج فرمایا حضرتؐ نے قتل[1]۔ (بخاری، مسلم)

۵۱۴۴ :۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں جاوے گی دنیا یہاں تک کہ آوے گا آدمیوں پر ایک زمانہ[2] کہ نہیں جانے گا قاتل کہ کس سبب سے قتل کیا اور نہ جانے گا مقتول کہ کس سبب سے قتل کیا گیا پس کہا گیا کس طرح ہو گا یہ فرمایا ہرج مارنے والا اور مارا گیا بیچ آگ کے ہیں (مسلم)

۵۱۴۵ :۔ اور معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ ثواب عبادت کرنے کا بیچ زمانہ فتنہ کے مانند[3] ثواب ہجرت کرنے کے

۵۱۴۶ :۔ اور زبیر بیٹے عدی کے سے روایت ہے کہ کہا گئے ہم انس بن مالکؓ کے پاس شکایت کی ہم نے طرف انکے اس چیز کی کہ پیش آئی تھی ہم کو حجاج بن یوسف سے پس کہا انسؓ نے کہ صبر کرو پس تحقیق نہیں آوے[4] گا تم پر کوئی زمانہ کہ بعد اسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے یہاں تک کہ ملو تم پروردگار اپنے سے سنی ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ (بخاری)

---

[1] فرمایا حضرتؐ نے قتل، یعنی خونریزی کثرت سے ہو گی قیامت کی نشانیاں اس حدیث میں ارشاد فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جائے گا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہوتے ہونگے بوجہ عیش عشرت کے، [2] نہیں جانے گا الخ یعنی ایسا زمانہ بگڑے گا کہ بلا سبب خونریزی ہو گی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہو گا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے دلائتی اور بدوی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہیں جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں، [3] مانند ثواب ہجرت کرنے کے سے طرف میرے اس واسطے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے، [4] نہیں آویگا تم پر کوئی زمانہ الخ یہ باعتبار اکثر اور اغلب کے ہے ورنہ عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ اور حضرت عیسٰی اور مہدی علیہما السلام کا زمانہ بلا اختلاف بہتر ہیں اور مراد ان زمانوں میں سے زمانہ حجاج سے دجال تک ہے اور زمانہ حضرت عیسٰی اور حضرت مہدی اور عمر بن عبدالعزیزؒ کا اس سے مستثنیٰ ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور تعلیم و ترغیب بعض نے زمانہ عیسٰی اور مہدی کا مستثنیٰ ہے شارع کی کلام سے اور زمانوں میں کسی نہ کسی اعتبار سے فی الجملہ بدتری رہی ہے اور سبب اس کا روز بروز دور پڑتے جاتا ہے حضرتؐ کے زمانہ سے یہاں تک کہ صحابہ نے باوجود صفائی باطن کے حضرتؐ کی دفن کے بعد اپنے حال میں تغیر پا لیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۱۴۷:۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَۃٍ اِلٰی اَنْ یَّنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَّعَہٗ ثَلٰثَ مِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۵۱۴۸:۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۵۱۴۹:۔ وَعَنْ سَفِیْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْخِلَافَۃُ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَۃُ اَمْسِکْ خِلَافَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَۃَ عُمَرَ عَشَرَۃً وَّعُثْمَانَ اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ وَعَلِیٍّ سِتَّۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

فصل دوسری

۵۱۴۷:۔ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ کہا قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں[1] قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنے کے کھینچنے والے کا تمام ہونے دنیا تک (ایسا کھینچنے والا فتنہ کا) کہ پہنچے تعداد تابعداروں اسکے کی تین سو[2] کو اور زیادہ کو مگر تحقیق ذکر کیا اسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اسکے اور نام باپ اسکے کے اور نام قبیلہ اسکے کے۔ (ابوداؤد)

۵۱۴۸:۔ اور ثوبانؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ کرنے والوں سے اور جب رکھی جاویگی تلوار[3] امت میری میں نہیں اٹھائی جاویگی ان سے قیامت تک۔ (روایت کیا ابوداؤد اور ترمذی نے)

۵۱۴۹:۔ اور سفینہؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلافت تیس برس تک ہوگی پھر ہوجائے گی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت پھر کہتا ہے سفینہؓ کہ حساب[4] کر مدت خلافت ابی بکرؓ کو دو برس اور مدت خلافت عمرؓ کی دس برس اور مدت خلافت عثمانؓ کو بارہ برس اور مدت خلافت علیؓ کو چھ برس۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

---

[1] یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں، یعنے بھولے نہیں بتکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں۔ [2] تین سو الخ ظاہر قید عدد تین سو کی اسی لئے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیوں کا باعث ہوتے مفسدہ کا اور لاحق ہوتے ضرر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں رکھتے۔ [3] اور جب رکھی جاوے گی الخ یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جب سے حضرت عثمانؓ مقتول جب سے ملتوں کا تار نہ ٹوٹا اور یہی حال رہے گا قیامت قیام تک انا للہ وانا الیہ راجعون۔ [4] حساب کر الخ یہ حساب تقریبی ہے مبنی ہے اوپر حذف کسور کے ورنہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جیسے کہ جامع الاصول میں مذکور ہے دو برس اور چار ماہ تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس اور چھ ماہ اور حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور حضرت علیؓ کی چار برس نو ماہ اس حساب سے خلفاء اربعہ کی خلافت انتیس ۲۹ برس سات ماہ ہوئی اور پانچ ماہ جو باقی رہے ان میں حضرت امام حسن علیہ السلام وعلی آبائہ السلام کی امارت تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۵۰ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهَرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي

۵۱۵۰ - اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر جیسے کہ تھا پہلے اسلام کے کفر فرمایا ہاں کہا میں نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا فرمایا[1] تلوار کہا میں نے کیا باقی رہیں گے اہل اسلام بعد لڑنے کے فرمایا ہاں ہوگی امارت[2] اور فساد کے اور ہوگی صلح اوپر کدورت کے کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلانے والے طرف گمراہی کے پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین میں کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر اور لے لے مال تیرا پس اطاعت[3] کر اس کی اور اگر نہ ہو خلیفہ پس مر تو اس حال میں کہ ملازم کرنے والا ہو جڑ[4] کسی درخت کی کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال بعد اسکے اس کے ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ پس جو کوئی پڑے اس کی آگ میں ثابت ہوا اجر اس کا اور اتارا گیا بوجھ اسکے پہلے گناہوں کا اور جو کوئی پڑا اس کی نہر میں ثابت ہوا بوجھ گناہ اسکے کا اور اتارا گیا ثواب اس کا کہا حذیفہؓ نے کہا میں نے پھر کیا ہوگا کہا پھر جنا دیا جاویگا بچہ گھوڑے کا پس سواری[5] نہیں دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا صلح ہوگی ساتھ کدورت باطن کے اور اجتماع ہوگا ساتھ ناخوشیوں کے کہا میں نے یا رسول اللہ! الھدنۃ علی الدخن کے کیا معنے ہیں فرمایا رجوع کریں گے دل نرم قوم کے اوپر اس حال کے کہ تھے دل اس حال پر[6] پہلے کہا میں نے کیا بعد اس خیر کے شر ہوگی فرمایا ہاں بعد اس کے شر ہوگی اور ایک بڑا فتنہ ہے

---

[1] فرمایا تلوار، یعنے اس سے بچاؤ کا طریقہ یہ ہے کہ مارے ان کو ساتھ تلوار کے، [2] امارت اوپر فساد کے یعنی ہوگی حکومت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعتوں اور کرتے منہیات، [3] پس اطاعت کر اس کی یعنی جب تک کہ خدا اور رسول کے خلاف حکم نہ کرے تاکہ فتنہ نہ اٹھے، [4] جڑ کسی درخت کے، یعنے گوشہ پکڑ لوگوں سے ایسی حالت میں اور گزار و عمر ساتھ صبر و سختی کے جنگلوں میں اور قناعت ساتھ چبانے گھاس اور لکڑی کے، [5] پس سواری نہیں دے گا الخ اس سے مراد عیسےٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے کہ ان کے وقت سے قیامت تک گھوڑوں پر سوار ہو کر جہاد نہ کریں گے یا یہ کنایہ ہے دجال کے بعد زمانہ کے قلیل ہونے سے اور مطلب یہ ہے کہ پھر قیامت بہت قریب ہوگی،

[6] حال پہلے پر یعنی نہیں ہوں گے دل ان کے صاف کینہ اور بغض سے جیسے کہ تھے صاف پہلے اس سے یعنی زمانہ سابق اسلام کے یا جیسے کہ تھے پہلے آنے کدورت کے سے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مِتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتْبَعَ اَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

۵۱۵۱۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى يُبَاعَ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ

اندھا اور بہرہ[1] اس فتنہ پر ہونگے بلانے والے گویا وہ کھڑے ہیں اوپر دروازے دوزخ کے پس اگر مرے تو اے حذیفہؓ اس حال میں کہ لازم کرنے والا ہو جڑ درخت[2] کی بہتر ہے تیرے لئے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی کی اہل فتنہ میں سے۔ (ابوداؤد)

۵۱۵۱: - اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ کہا تھا میں سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن گدھے پر پس جب آگے بڑھے ہم مدینہ کے گھروں سے فرمایا آپ نے کیا حال ہو گا تیرا اے ابوذرؓ جب کہ ہوگی مدینہ میں بھوک اٹھے گا تو بچھونے اپنے سے اور نہیں پہنچ سکے گا اپنی مسجد کو یہاں تک کہ مشقت میں ڈالے گی تجھ کو بھوک کہا ابوذرؓ نے کہ کہا میں نے اللہ و رسول کا دانا تر ہے ساتھ اسکے فرمایا پارسائی کر اے ابوذرؓ فرمایا کیا حال ہو گا تیرا اے ابوذر جس وقت کہ ہوگی مدینہ میں موت پہنچے گھر قیمت غلام کو یہاں تک کہ بیچی جاوے گی جگہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذرؓ نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا حضرتؐ نے۔ بزور صبر کر تا لے ابوذر پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا حال ہو گا تیرا اے ابوذر جس وقت کہ ہو مدینہ میں قتل کہ ڈھانک لے خون احجار زیب[3] کو کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا آپ نے جا تو اسکے پاس کہ تو اس سے ہے[4] کہا ابوذرؓ نے کہا میں نے اور پہنوں میں ہتھیار اپنے فرمایا آنحضرتؐ نے شریک ہوا تو قوم کے اس وقت کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ! فرمایا اگر ڈرے تو کہ روشن

[1] اندھا اور بہرا، یعنے اس فتنہ میں لوگ اندھے اور بہرے ہوں گے جو نا حق دیکھیں گے اور نا حق سنیں گے،
[2] لازم کرنے والا ہو جڑ درخت کی، یعنے جنگل میں جا کر عزلت اور گوشہ نشین کرتا اور مرنے تک ایک درخت کے جڑ چوسنے پر قناعت کرتا اور ان سب فرقوں سے الگ رہنا ایسے فتنہ کے زمانہ میں جب کہ نہ کوئی مسلمانوں کا امام ہو نہ جماعت ہو بہتر اور باعث نجات ہے یہ زمانہ اب ہے کہ مسلمانوں میں صدہا فرقے پیدا ہو گئے ہیں ایسے وقت میں عزلت اور گوشہ گیری مناسب ہے،
[3] خون احجار الزیب کو یہ ایک پتھر یلا مقام ہے مدینہ طیبہ میں، [4] جا تو الخ یعنے اہل مدینہ اور خدا اور رسولؐ کے ساتھ رہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ قَالَ اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَّبْهَرَکَ شُعَاعُ السَّیْفِ فَاَلْقِ نَاحِیَۃَ ثَوْبِکَ عَلٰی وَجْهِکَ یَبُوْءُ بِاِثْمِکَ وَبِاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۵۱۵۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُبْقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَکَانُوْا هٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِخَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَاِیَّاکَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلْزَمْ بَیْتَکَ وَاَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِاَمْرِ خَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّۃِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ۔

۵۱۵۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَ

ہو تجھ پر چمک تلوار کی تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا منہ اپنے پر تاکہ پھرے قاتل ساتھ گناہ تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے۔ (ابوداؤد)

۵۱۵۲:۔ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جبکہ چھوڑا جائیگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کے رل مل جائیں گے عہد انکے اور امانتیں ان کی اور اختلاف کریں گے آپس میں ہونگے اس طرح پر اور داخل کیں آپ نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہو مجھ کو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانتے تو ہو نا اس کا حق اور چھوڑ دے تو اس چیز کو کہ برا جانتے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکھ اپنے تئیں عوام لوگوں سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھر میں اور مضبوط کر اپنے پر اپنی زبان کو اور لے تو اس چیز کو کہ نیک جانتا ہے اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو (ترمذی)

۵۱۵۳:۔ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند ٹکڑوں رات اندھیری کے صبح کرے گا شخص بیچ ان فتنوں کے مومن اور شام کرے گا کافر اور شام کریگا مومن اور

ل۵ تو ڈال کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر اور قتل ہو جا اس حدیث میں نصیحت ہے اس بات کی کہ جب مسلمانوں کی آپس میں خانہ جنگی ہو تو اس میں حصہ نہ لے اور نہ تلوار اٹھا قتل ہونا قبول کر لو مگر کسی مسلمان پر ہاتھ مت اٹھاؤ، سبحان اللہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایسے وقت میں یہی کردار ادا کیا کہ قتل ہونا قبول کرلیا لیکن مسلمانوں کی خونریزی پسند نہ فرمائی۔

ل۵۲ اور داخل کیں الخ یعنے ایماندار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہے گی۔

ل۵۳ اور چھوڑ دے الخ جب عوام سے ضرر اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترک کی اجازت ہے اور آیت یاایها الذین آمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اهتدیتم الآیۃ ایسے زمانہ پر بھی محمول ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذَكَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۵۱۵۴:- وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ نِ الْبَهْزِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي

صبح کرے گا کافر بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا کھڑے رہنے سے اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے توڑ ڈالو ان میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو ان میں چلے اپنی کمانوں کے اور مارو اپنی تلواروں کو پتھروں پر پس آوے کوئی کسی پر مارنے کے لئے تم میں سے تو چاہیئے کہ ہو وہ مانند بہتر ین دو بیٹوں آدم کے (ابوداؤد) اور ایک روایت ابوداؤد کی میں ذکر کی گئی حدیث تا قول انکے خیر من الساعی سے پھر کہا بعض صحابہؓ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ ہم کو فرمایا آپ نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھروں کے اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے توڑ ڈالنا تم فتنوں میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا ان میں چلے اپنے کمانوں کے اور لازم پکڑنا ان میں گھروں کے اندر کو اور ہو نا تم مانند بیٹے آدم کے[1] اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۱۵۴:- اور ام مالک بہزیہؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے ذکر کیا رسول اللہؐ نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اس کو[2] کہا میں نے یا رسول اللہ! کون ہوگا بہتر لوگوں کا اس فتنہ کے زمانہ میں فرمایا وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مواشی میں

---

[1] اور ہونا تم الخ یعنے ہابیل کے کہ اس نے اپنے بھائی قابیل کو نہیں مارا بلکہ یوں کہا تو مجھے اگر مارے گا تب بھی میں نہیں ماروں گا مراد اس سے مسلمانوں کے آپس میں جو فتنے ہوئے وہ ہیں اور مطلب آپ کا یہ ہے کہ ان فتنوں میں لڑنا اور مسلمانوں کو مارنا گویا فتنے کی تائید کرتا ہے پس گھر میں خاموشی سے بیٹھے رہنا بہتر ہے اور جس قدر کوئی زیادہ حرکت کرے گا اتنا ہی برا ہے اور بعض صحابہ جیسے ابن عمر اور عمران بن حصین وغیرہما کا قول اس حدیث کے موافق یہ ہے کہ فتنہ میں مسلمان پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں اگر وہ مارنے آوے تو صبر کرے اور مار کھالے اس کا دفع کرنا بھی جائز نہیں اور جمہور صحابہؓ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ حق کی تائید کرنا بہتر ہے اور خاطیوں اور باغیوں کا مارنا ثواب ہے اور عمار بن یاسرؓ نے معاویہؓ کے لشکر سے کہا ہم تم سے لڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق ، [2] پس نزدیک کیا اس کو الخ یعنی خبر دی کہ وقوع اس کا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی خوب وصف بیان کیا اس کا اور جو کوئی خوب صفت بیان کرتا ہے کسی کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہے صفات و احوال اسکے مبالغہ سے تو قریب کرتا ہے اس کو یعنی اس کے ذہن میں یا خارج میں بھی اس لئے کہ ذہن میں آئی اور متعین ہوئی وجود اس کا خارج میں بھی متخیل ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۵۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۱۵۶:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۱۵۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ قَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ

ادا کرتا ہے[1] حق ان کا اور بندگی کرتا ہے اپنے رب کی اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہے دشمنان دین کو اور ڈراتے ہیں وہ اس کو[2] (ترمذی)

۵۱۵۵۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو مقتول اس کے آگ میں ہوں گے زبان درازی کرنی اس فتنہ میں سخت تر ہوگی مارنے تلوار کے سے (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۵۶۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا جو کوئی دیکھے گا اس کو کھینچ لے گا اس کو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اس فتنہ میں مانند[3] مارنے تلوار کے ہے (ابوداؤد)

۵۱۵۷۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا آپ نے فتنوں کا پس بہت ذکر کیا فتنوں کا یہاں تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا کہا کہنے والے نے کہ کیا ہے فتنہ احلاس کہ وہ بھاگنا ہے[4] اور لینا مال واہل کا ہے[5] پھر فتنہ سرا کا[6] فساد اس کا پیدا ہوگا نیچے دونوں قدموں ایک شخص کے سے کہ میرے[7] اہل بیت میں سے ہوگا گمان کرے گا وہ شخص کہ وہ مجھ سے ہے اور نہیں ہوگا[8] سوائے اس کے کہ دوست میرے پرہیزگار ہیں پھر (بعد اس فتنہ کے) جمع ہوں گے لوگ اوپر

---

[1] حق ان کا الخ یعنے ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے [2] دشمنان دین کو یعنے کافروں کو مسلمانوں کے فتنہ سے بھاگ کر کفار سے لڑتا ہے اور وہ اس سے لڑتے ہیں پس بچ گیا یہ فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب [3] مانند مارنے الخ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ فتنہ میں زبان بند رکھنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ زبان سے ناحق بات نکلے اور مفت گنہگار ہو یا فتنے میں شریک سمجھا جائے یا اس کی بات سے فتنہ کو ترقی ہو [4] وہ بھاگنا ہے الخ یعنے بعض کا بعض سے بسبب آپس کی عداوت اور لڑائی کے [5] لینا مال واہل کا ہے یعنے بغیر استحقاق کے [6] پھر فتنہ سراء کا وجہ تسمیہ سراء کی یہ ہے کہ بسبب اس کے ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف وتنعم ہوگا یا یہ کہ واقعہ ہونا خوشحال کرے گا دشمنان دین کو پھر بیان کیا اس کو یہ فرما کر دخنہا الحدیث [7] میرے اہلبیت سے ہے یعنے نہ فعل میں بھی جیسے میرے اہلبیت میں سے ہوگا نسب میں [8] اور نہیں ہوگا مجھ سے۔ یعنے میرے اہل سے اس فعل میں کیونکہ اگر وہ عمل میں بھی میرے اہل میں سے ہوتا تو یہ فتنہ برپا نہ کرتا جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا لیس من اہلک یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۵۸:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۵۹:۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۶۰:۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ

بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے[لہ] پھر فتنہ دھیماء نہیں چھوڑے گا وہ فتنہ کسی کو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ مارے گا اس کو طمانچہ مارنا پس کہا جائے گا یہ فتنہ تمام ہوا مدت زیادہ پیدا کرے گا صبح کرے گا شخص اس میں مومن اور شام کرے گا کافر اور ہمیشہ رہے گا وہ یہاں تک کہ ہو جائیں گے لوگ طرف دو خیموں کے ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اس میں اور دوسرا خیمہ نفاق کہ نہیں ہوگا ایمان اس میں پس جب ہو یہ پس منتظر ہونا ظہور دجال کے اس دن یا اس کے اگلے دن (ابوداؤد)

۵۱۵۸۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وائے ہے واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہنچے[۲] نجات پائی اس شخص نے کہ بند رکھا ہاتھ اپنا (ابوداؤد)

۵۱۵۹:۔ اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیک البتہ وہ ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے اور جو مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس عمدہ کام کیا اس نے (ابوداؤد)

۵۱۶۰:۔ اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی

یہ معنے کہ وہ میرا دوست نہیں ہے اس کا فرمانا حضرتؐ کا اور میرے دوست تو پرہیزگار ہیں ۱۲۔

لہ ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے الخ یعنے استقامت نہ رکھے گا اور احوال اس کا مستقیم نہ ہوگا کیونکہ کولہ پسلی کی ہڈی مستقیم نہیں ہوتا لکھا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہ فتنہ احلاس سے عبداللہ بن زبیرؓ کا قتال مراد ہے اہل شام سے بعد ان کے بھاگنے کے مدینہ سے ور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہے اہل عراق پر کہ دعویٰ کرتا تھا اہلبیت کی مدد کا محمد بن حنفیہ کے اذن کے ساتھ پھر اجتماع کیا اوپر مروان بے نتظم کے اور شروع ہوئے یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دھیماء سے تغلب ترک کا مراد ہے اور لوٹنا ان کا مسلمانوں کے شہروں کو پس جو ملا ان سے وہ منافق ہے انتہی ۲؎ نزدیک پہنچے۔ یعنے ظہور اس کا اور مراد سے واقعہ عثمانؓ ہے اور مقابلہ علیؓ اور معاویہؓ اور یزید کا مقابلہ امام حسینؓ کے ساتھ ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۶۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَثَلٰثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ فَإِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ

جائے گی تلوار وقتل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ امت میری میں سے ساتھ مشرکوں کے اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب گمان کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی میرے پیچھے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت قدم رہے گی حق پر اور غالب نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالف کرے ان کی یہانتک کہ آئے حکم خدا کا[1] (ابوداؤد، ترمذی)

۵۱۶۱: اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہے گی[2] چکی دین اسلام کی بیچ مدت پینتیس[3] برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے پس اگر ہلاک ہوں پس راہ ان کی سے ہے کہ ہلاک ہوئے اور اگر تمام ہوا واسطے ان کے کاروبار دین ان کے کا تو پورا دین ان کے لیے ستر برس تک کہا میں نے آیا ستر برس اس وقت سے ہیں کہ باقی

---

[1] یہاں تک کہ آوے حکم اللہ تعالیٰ کا الخ اس حدیث میں کھلا معجزہ ہے آپ کا آپ نے فرمایا کہ میری امت آپس میں لڑے گی اور پھر یہ لڑائی قیامت تک موقوف نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عثمان رضہ کی اخیر خلافت میں مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی آج تک پھوٹ باقی ہے اور آپ نے فرمایا کہ میری امت کے بعض قبیلے بت پرستی کرنے لگیں گے ایسا ہی ہوا کہ بہت سے مسلمان نام کے مسلمان ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں اولیاء کے مزار اور جھنڈے اور علم اور شدی اور چلہ پوجتے ہیں اور ان پر جانور کاٹتے ہیں اور ان کو سجدہ کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک تیس دجال جھوٹے پیدا ہوں گے تو اس امت میں کئی شخص نبوت کا دعویٰ کر چکے ہیں اور اب ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد موضع قادیاں میں نکلا اس نے معاذاللہ عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور وہ کہتا ہے کہ میرے اوپر ہر زبان میں وحی آتی ہے یہ یقینی دجال ہے انہیں تیس دجالوں میں سے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور آپ نے فرمایا ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا وہ اہل حدیث ہیں ان کا طائفہ برابر قائم ہے یہانتک کہ اخیر طائفہ کا امام مہدی علیہ وعلی آبائہ السلام کے ساتھ ہوگا یہ حدیث کھلی دلیل ہے آپ کی نبوت کی سوا نبی کے اور کوئی ایسی صاف پیش گوئی نہیں کر سکتا [2] پھرتی رہے گی الخ علماء نے کہا ہے مراد دوران آسیہ سے حرب وقتال ہے سید نے حاشیہ مشکوٰۃ میں کہا ہے مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ تمام امر اسلام کا طریق استقامت پر اور بعد پر احداثات ظالمین سے اتنی مدت باقی رہے گا اس میں ارشارہ کیا ہے طرف تین فتنوں کے قتل عثمان ۳۵ ہجری میں ہجرت خیر الانام سے ہوا اور واقعہ جمل کا ۳۶ھ میں غرضکہ ۳۵ ہجری تک امر اسلام کو تمام قوت حاصل رہی مراد اس قوت سے سلوک ہے منہج النبوت یعنے لوگ اسی راہ پر قائم تھے جو حضرت کے وقت میں تھے کسی طرح کا تغیر نفس شعائر اسلام میں نہیں آیا تھا اگرچہ مخالفت باہم سے فتنہ فساد دنیا کا ہوتا تھا اور فتنہ میں اکثر اصحاب رسالت فنا ہو گئے ان کے ہلاک ہونے سے بنیاد غربت اسلام میں ہو چلی انا للہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۶۲: عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ نِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۱۶۳: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تیسری فصل

رہے گا اس وقت سے کہ گزرا فرمایا تمام ہوگا ابتدا اس وقت سے کہ گزرا (ابو داؤد)

۵۱۶۲: حضرت ابی واقد لیثیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ نکلے طرف[1] غزوہ حنین کے گزرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اس پر ہتھیار اپنے کہا جاتا تھا اس درخت کو انواط[2] پس کہا مسلمانوں نے یا رسول اللہ ٹھہرائیے ہمارے لیے بھی ایک درخت کہ اس پر ہتھیار لٹکائیں ہم جیسا کہ مشرکوں کے لیے ذات انواط ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ یہ کہنا تمہارا ایسا ہے کہ جیسا کہا قوم موسیٰ کی نے اے موسیٰ ٹھہراؤ ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اس کو جیسے کہ کافروں کے لیے ہیں معبود، قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے البتہ چلوگے تم راہیں ان لوگوں کی کہ پہلے تم سے تھے[3] (ترمذی)

۵۱۶۳: اور ابن مسیب رضؓ سے روایت ہے کہ کہا واقع ہوا فتنہ پہلا مراد رکھتے ہیں زمانہ مار ڈالنے عثمان بن عفانؓ پس نہ باقی رہا[4] کوئی بدریوں میں سے پھر واقع ہوا فتنہ یعنی حرہ[5] کا پس نہ باقی رہا کو حدیبیہ والوں میں سے پھر واقع ہوا[6] فتنہ تیسرا پس نہ گیا فتنہ اس حال میں کہ لوگوں میں قوت اور رفر بھی ہو (بخاری)

---

[1] طرف غزوہ حنین کے یہ ایک غزوہ فتح مکہ کے بعد واقع ہوا اور آپ کے ساتھ بعض نومسلم تھے جو اسلام کے حکموں سے واقف نہ تھے۔
[2] مسلمانوں نے الخ یعنے مسلمانوں نے جن کا مرتبہ توحید کا کامل نہیں ہوا تھا [3] کہ پہلے تم سے تھے الخ یعنے بنی اسرائیل وغیرہ اس حدیث میں شکایت ہے ان کے احوال کی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں جو گمراہی اور حد سے گزر جاتی ہوں جیسے اگلی امتوں سے ہوا [4] پس نہ باقی رہا الخ یعنے بدر والے فتنہ عثمانؓ سے تا فتنہ دیگر مر گئے نہ یہ کہ وہ لوگ ان فتنوں میں مارے گئے سب سے پیچھے منجملہ اہل بدر کے جس کا انتقال ہوا وہ سعد بن ابی وقاص ہیں ان کا انتقال چند سال واقعہ حرہ سے پہلے ہوا تھا اللہ تعالیٰ ان کو ببرکت غزوہ بدر دوبارہ فتنہ میں مبتلا نہیں کیا۔
[5] یعنے حرہ کا الخ مراد یزید بن معاویہ رضؓ کا فتنہ ہے جس کا ذکر گزرا۔ [6] پھر واقع ہوا تیسرا فتنہ اس سے مراد خروج ابن حمزہ خارجی ہے زمانہ مروان بن حکم میں اور مطلب سعید کا یہ ہے کہ اب اصحاب رضی اللہ عنہم باقی نہیں رہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمَلَاحِمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۶۴ :- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

بیان ہے بیچ لڑائیوں کے

پہلی فصل

۵۱۶۴ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑیں گے وہ دو گروہ بڑے ہوگا درمیان ان کے قتال عظیم دعویٰ ہوگا[۱] ان کا ایک اور نہیں ہونے کی قیامت یہاں تک کہ پیدا ہوں گے جھوٹے دجال قریب تیس کے ہر ایک[۲] ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور نہیں ہونے کی قیامت یہاں تک کہ اٹھایا جائے گا علم اور بہت ہوں گے زلزلے[۳] اور قریب ہوگا زمانہ اور پیدا ہوں گے فتنے[۴] اور بہت ہوگا ہرج اور قتل اور یہاں تک کہ بہت ہوں گے[۵] درمیان تمہارے مال پس بہت ہوں گے یہاں تک کہ قلق میں ڈالے گا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اس کا اور یہاں تک کہ پیش کرے گا مال کہے گا وہ شخص کہ پیش کرے گا اس مال کو ان پر نہیں حاجت مجھ کو ساتھ اس کے اور یہاں تک کہ فخر کریں گے لوگ بیچ بنانے لمبی عمارتوں کے یہاں تک کہ گزریگا مرد کسی قبر پر پس کہے گا اے کاش[۶] کہ ہوتا میں جگہ اس کے اور یہاں تک کہ نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف سے پس جب نکلے گا آفتاب مغرب سے دیکھیں گے اس کو آدمی ایمان لائیں گے پس یہ وقت ہے کہ نہیں[۷] نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اسکا کہ نہ لایا تھا ایمان پہلے

[۱] دعویٰ ہوگا ان کا ایک الخ اس سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی مراد ہے دونوں کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ [۲] ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے زمانہ حال میں غلام احمد قادیان میں دجال نکلا ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے [۳] اور قریب ہوگا زمانہ یعنے جلدی گذرے گا بوجہ عیش و عشرت کے یا برکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوں گی [۴] اور لڑائیاں مسلمانوں میں۔
[۵] اور یہاں تک کہ بہت ہوں گے درمیان تمہارے مال امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں سب مالدار ہو جائیں گے کوئی محتاج نہ ملے گا جو صدقہ لے گویا فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو دینا ہو سو محتاجوں کو دو [۶] ہوتا میں الخ یعنے قیامت کے قریب ایسے فساد پھیلیں گے کہ لوگ موت کی تمنا کریں گے [۷] نہیں نفع دیں گے الخ یعنے بن دیکھے کا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ
اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لائے تو معتبر نہیں کہ اس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَ لَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَ لَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهُ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۶۵ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۶۶ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ۔

اس دن کے اور نفع دیگا کسب نہ کی تھی پہلے اس روز کے اور البتہ قائم ہوگی قیامت اور اس حال میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے پس خرید و فروخت نہیں کر چکیں گے اس کو اور نہیں لپیٹیں گے اس کو اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھرا ہوگا ایک شخص دودھ اونٹنی اپنی کے پس نہ پیئے گا اس کو اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ ایک شخص درست کرتا ہوگا حوض اپنا پس نہیں پلا سکے گا اس میں اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ تحقیق اٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کھا سکے گا اس کو (بخاری مسلم)

۵۱۶۵: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم ایک قوم سے جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی اور یہاں تک کہ لڑو گے تم ترکوں سے چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے بیٹھے ہوئی ناکیں گویا کہ منہ ان کے سپریں چمڑوں تہ بتہ کی (بخاری، مسلم)

۵۱۶۶: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک لڑو گے تم خوز اور کرمان سے کہ عجمیوں میں سے ہیں سرخ منہ پشت بیٹھی چھوٹی آنکھیں منہ ان کے مانند سپروں تہ بتہ پاپوشیں ان کی بالدار (بخاری) اور بخاری کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے بجائے سرخ منہ کے چکلے منہ۔

۵۱۶۷ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ

۵۱۶۷: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی

---

[1] پس نہ پئے گا الخ اس حدیث سے آگاہ کر دیا کہ اس سے غافل نہ رہیں اس واسطے کہ قیامت کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کام میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت آجائے گی [2] جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ان سے وہاں کے رہنے والے مراد ہیں اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان سے لڑے اور فتح یاب ہوئے [3] سپریں ہیں چمڑوں تہ بتہ کی۔ مجان ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کے ہے کہ میم کی زیر سے ہے بمعنے سپر کے اور مشابہت دی ان کی موہوں کو ساتھ سپر کے بسبب پھیلے ہوئے ہونے ان کے کے اور ان کے گول ہونے کو ساتھ چمڑے تہ بتہ کے بہ سبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت ان کے کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۶۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۶۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۰:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْأَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۱:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ

قیامت یہاں تک کہ لڑیں گے مسلمان یہودیوں سے پس ماریں گے یہودیوں کو مسلمان یہاں تک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہے گا پتھر اور درخت اے مسلمان اے بندے اللہ کے یہ ہے یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو درخت غرقد اس لیے کہ وہ درخت یہود کا ہے۔ (مسلم)

۵۱۶۸: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گا ایک شخص[2] قحطان میں سے ہانکے گا وہ شخص لوگوں کو ساتھ اپنی لاٹھی کے (بخاری، مسلم)

۵۱۶۹: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تمام ہوں گے دن اور رات یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جائے گا اس کو جہجاہ اور ایک روایت میں یوں ہے یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی میں سے[3] کہ کہا جائیگا اس کو جہجاہ (مسلم)

۵۱۷۰: اور جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ کھولیگی ایک جماعت مسلمانوں میں سے گنج آل کسریٰ کا وہ گنج بیچ محل سفید کے ہے (مسلم)

۵۱۷۱: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسریٰ[4]

---

[1] پس ماریں گے یہودیوں کو مسلمان الخ قیامت کے لشکر میں اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جائیگا تو مسلمان اسوقت یہودیوں کو چن چن کے قتل کرینگے اور غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کے طرف بہت ہوتا ہے اور اس درخت کو یہود کے ساتھ ایک نسبت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی نہیں جانتا [2] قحطان میں سے الخ قحطان ایک شخص تھا یمن کی اصل عرب اس کی اولاد میں سو فرمایا کہ قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اسکے ایسے قابو میں ہونگے جیسے بکریاں چرانیوالے کے قابو میں کہ جدھر چاہے ادھر ہانک لیجائے شاید کہ اس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے اگلی حدیث میں آتا ہے [3] موالی میں سے یعنی غلاموں میں سے [4] ہلاک ہوا کسریٰ یعنی روم اور ایران کے بادشاہوں کے خاندان میں سلطنت نہ رہیگی اسلام کا عمل وہاں ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق کی خلافت میں فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درہم ملے تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۷۲۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۳۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

پس نہ ہوگا کسریٰ پیچھے اس کے اور قیصر البتہ ہلاک ہوگا پس نہیں ہوگا اور قیصر بعد اس کے اور البتہ بانٹے جائیں گے خزانہ ان کے راہ خدا میں اور نام رکھا آپؐ نے لڑائی کا فریب۔ (بخاری، مسلم)

۵۱۷۲۔ اور نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کرو گے جزیرہ عرب سے پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالیٰ پھر جنگ کرو گے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اللہ تع پھر جنگ کرو گے روم سے پس فتح کریگا اسکو اللہ تع پھر جنگ کرو گے دجال سے پس فتح دیگا اسپر اللہ تعالیٰ (مسلم)

۵۱۷۳۔ اور عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑہ کے خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے اول مرنا میرا دوسرا فتح ہونا بیت المقدس کا تیسری وبا عام کہ پیدا ہو تم میں مانند بیماری بکریوں کے چوتھی بہت ہونا مال کا یہاں تک کر دیئے جائیں گے مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض پانچواں پیدا ہونا فتنہ کا کہ نہیں رہے گا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا فتنہ اس گھر میں چھٹی صلح ہوگی درمیان تمہارے اور روم کے پس عہد شکنی کریں گے وہ پس آدیں گے تم پر نیچے اسی نشانوں کے نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہوں گے (ترمذی)

اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بتالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہاں کا خزانہ بھی لشکر اسلام میں تقسیم ہوا اور یہ جو فرمائی لڑائی داؤ گھات کا نام ہے تو اسکے معنے یہ کہ لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیئے ؎ کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن ٭ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ٭ لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہیں ؎ پس فتح دیگا اس پر اللہ تعالیٰ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اسکے بعد ایران اسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت میں ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر مطابق پڑی ؎ دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا الخ عمر فاروق کی خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام میں پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن میں مر گئے حضرت عمر کی خلافت میں اسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور عرب میں فساد حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیوں سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث بھی معجزہ ہے جیسا حضرت صلعم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور ویسا ہی ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۷۴ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطٰنُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْ اَهْلِیْكُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَا هُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهٗ لَانْذَابَ حَتّٰی یَهْلِكَ وَلٰكِنْ یَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۱۷۴ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ اتریں گے روم[1] اعماق میں یا دابق میں پس نکلے گا طرف ان کے ایک لشکر مدینہ[2] سے بہترین لوگوں کے زمین سے جس وقت کہ صف باندھیں گے کہیں گے روم خالی کر دو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے کہ بندی پکڑ لائے ہیں ہم سے لڑیں ہم ان سے لڑیں پس کہیں گے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہیں خالی[3] کریں گے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بھائیوں اپنے کے پس لڑیں گے مسلمان روم سے پس شکست کھاویں گے تہائی مسلمان نہیں رجوع کریگا اللہ ساتھ رحمت کے ان پر کبھی اور مارے جائیں گے تہائی ان کی وہ بہترین شہداء کے ہونگے نزدیک خدا تعالیٰ کے اور فتح کریں گے تہائی مسلمان باقی نہیں فتنہ میں ڈالے جائینگے کبھی پھر فتح[4] کرینگے قسطنطنیہ پس اسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمتیں حالانکہ لٹکائی تلواریں اپنی درخت زیتون پر ناگہاں آواز دیگا ان میں شیطان یہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمہارے آیا تمہارے اہل و اولاد میں پس نکلیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی پس جب آئیں گے مسلمان شام نکلے گا دجال پس اسوقت یہ تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرتے ہونگے صفیں ناگہاں قائم کی جاویگی نماز پس اتریں گے عیسیٰ بن مریم امام ہوں گے مسلمانوں کے پس جب دیکھے گا عیسیٰؑ کو دشمن خدا کا گھلنے لگیگا جیسا گھلتا ہے نمک پانی میں پس اگر چھوڑ دیں عیسیٰؑ اسکو بحال خود البتہ گل جائیگا یہانتک مرجائے وہ لیکن قتل کریگا اسکو خدا تعالیٰ عیسیٰؑ کے ہاتھ پر پس دکھائیں گے عیسیٰؑ سب کو خون دجال کا اپنے نیزے پر (مسلم)

---

[1] اعماق یا دابق میں یہ دو مکان ہیں شام کے ملک میں حلبہ کے پاس [2] ایک لشکر مدینہ سے مراد حضرت امام مہدی ؑ کا لشکر ہے [3] نہیں خالی کریں گے یعنے تم اس فریب سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال رہی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں [4] پھر فتح کریں گے قسطنطنیہ یعنے استنبول کو قسطنطنیہ بہت مدت سے مسلمانوں کے لیے عمل میں ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ سلطان عبدالمجید خاں وہاں ہی رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اس میں عمل ہو جاویگا پھر امام مہدیؑ کے وقت میں فتح ہو گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ
مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ
يَعْنِي الرُّوْمَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ
بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَبْقٰى هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ
شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَبْقٰى هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ
غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً
فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَبْقٰى هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ
نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا
حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً

۵۱۷۵: اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں[1] تک کہ نہ بانٹی جائے گی میراث[2] اور نہیں خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے پھر کہا ابن مسعودؓ نے دشمن[3] جمع کریں گے لشکر واسطے مقابلہ اہل شام کے اور جمع کریں گے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان بھی لشکر مراد ہے دشمن سے یعنی روم پس چنیں گے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج جو مرنا قبول کرے نہ پھری وہ فوج مگر غالب[4] اور فتح یاب پس لڑیں گے مسلمان و کافر یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھریں گے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی پھر چنیں گے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنے کے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑیں گے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پس پھریں گے مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنے کے ہر ایک غالب ہوگا اور فناہ ہوجائیگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنے کے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا قصد کریں گے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کروائے گا اللہ تعالیٰ شکست کفار پر پس لڑیں گے لڑنا کہ نہیں دیکھا گیا ہے مانند اس کے یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گزرنے کا ان کی جوانب پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا ان کو یہاں تک کہ گر پڑے گا زمین پر مردہ[5] پھر گنیں گے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے سو[6] پس نہ پاویں گے اس عدد کو کہ

---

[1] قیامت نہیں قائم ہوگی الخ ایک بار کوفے میں سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ قیامت آئی تب عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ حدیث سنائی [2] نہ بانٹی جاوے گی میراث الخ کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو اوروں کی کیا خوشی ہوگی [3] دشمن یعنے فرنگیوں کا لشکر [4] نہ پھری فوج مگر غالب اور فتح یاب یہ جملہ صفت کاشفہ مبنیہ موضحہ ہے شرطتہ کی اور معنے یہ ہیں کہ مسلمان بھیجیں گے اس لشکر کو اس شرط پر بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں یہاں تک کہ مارے جائیں یا غالب آویں شرطہ ساتھ پیش شین اور زبر اور جزم کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو واسطے مرنے کے [5] گر پڑے گا زمین پر مردہ ان کی بدبو سے یا بسبب درازگی مسافت کے اس طرف سے اس طرف تک [6] پس نہ پائیں گے الخ یعنے ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہونگے ان میں سے ایک بچے گا فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور یہ جو فرمایا کہ ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کسی نے نہیں دیکھی اس میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئی قسم کی ہوگی یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے، گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَرَارِيهِمْ هُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيْهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۷۶ : ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا

باقی رہا ہوا ان سے مگر ایک مرد پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جائینگے یا کون سی میراث تقسیم کی جائے گی پس اس وقت میں کہ وہ ہوں گے اسی طرح ناگاہ سنیں گے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگ تر ہوگی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمان کو آواز کہ یہ دجال پیچھے ان کے آیا ہے ان کی اولاد میں سے پس چھوڑیں گے اس چیز کو کہ بیچ ہاتھوں ان کے کے ہے اور متوجہ ہوں گے طرف دجال کے پس بھیجیں گے دس سوار مطلع ہوں حال دشمن کے سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں نام ان دس سواروں کے اور نام ان کے باپوں کے اور رنگ ان کے گھوڑوں کے وہ بہترین سواروں کے یا فرمایا بہترین سواروں کے یا فرمایا بہترین سواروں میں سے ہونگے پشت زمین پر اس دن (مسلم)

۵۱۷۶ : اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سنا ہے تم نے ایک شہر کہ ایک جانب اس کی جنگل میں ہے اور ایک جانب اس کی دریا میں کہا صحابہ نے ہاں یا رسول اللہ سنا ہے ہم نے[1] فرمایا حضرت نے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کریں گے اس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحق میں سے پس جب آویں گی اولاد اسحق اس شہر پر اتریں گے پس جنگ نہیں کریں گے ان سے ساتھ ہتھیاروں کے اور پھینکیں گے طرف انکی تیر کہیں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو جانبوں اسکی میں سے کہا ثور بن یزید راوی اس حدیث کے نے نہیں گمان کرتا

[1] سنا ہے ہم نے یعنے قسطنطنیہ ہے اس حدیث میں قسطنطنیہ کی فتح کی خبر ہے جو قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور اس حدیث اور آئندہ حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب نصارٰی پھر شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی مگر اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ہی ضعیف ہوگئی ہے اور گزشتہ پچاس سال سے تو اس قدر جلد مسلمانوں کا تنزل ہو رہا ہے کہ اگر ایسا ہی رہا تو بہت قریب زمانہ میں یہ پیشگوئی انشاء اللہ تعالیٰ ظہور میں آئے گی جزیرہ عرب کے کئی بندر مثل اور سور کہن وغیرہ نصارٰی نے اپنے قبضہ میں کر لیے ہیں اور ولایت مصر کو سلطان روم کے اختیار سے نکال کر وہاں اپنا اقتدار جما رہے ہیں اب اس وقت میں ان حدیثوں کا حاشیہ لکھ رہا ہوں آرمینیا کا ہنگامہ چھڑا ہوا ہے دیکھئے کیا ظہور میں آتا ہے اللھم انصر الاسلام والمسلمین ودمر علی اعداء الدین اللھم شتت شملھم ومزق جمعھم ودمر دیارھم وخرب بنیانھم آمین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتھیار بھی چلے گا تو مطلب یہ کہ اول ہتھیار چلے گا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الآخر ثم يقولون الثالثة لا إله إلا الله والله أكبر فيفرج لهم فيدخلونها فيغنمون فبيناهم يقتسمون الغنائم إذ جاءهم الصريخ فقال إن الدجال قد خرج فيتركون كل شيء ويرجعون رواه مسلم۔

الفصل الثاني۔

۵۱۷۷: عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمران بيت المقدس خراب يثرب وخراب يثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطينية وفتح قسطنطينية خروج الدجال رواه أبو داود۔

۵۱۷۸: وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة أشهر رواه الترمذي وأبو داود۔

۵۱۷۹: وعن عبد الله بن بسر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين ويخرج الدجال في السابعة رواه أبو داود وقال هذا أصح۔

فصل دوسری

میں ابوہریرہ رض کو گر کہا وہ جانب کہ دریا میں ہے پھر کہیں گے مسلمان دوسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑے گی دوسری جانب اس کی پھر کہیں گے مسلمان تیسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پس راہ کی جائیگی ان کے لیے پس داخل ہوں گے اس میں پس لوٹیں گے پس اس وقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ ناگہاں آویگا انکو آواز کرنیوالا پس کہے گا آواز کرنے والا کہ تحقیق دجال نکلا ہے پس چھوڑ دیں گے ہر چیز کو اور پھر یں گے (مسلم)

۵۱۷۷: اور معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آبادی بیت المقدس کی سبب خراب مدینہ کے ہوگی اور خراب ہونا یثرب کا سبب پیدا ہونے جنگ عظیم کا ہے اور پیدا ہونا اس جنگ کا سبب فتح ہونے قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا اس شہر کا علامت نکلنے دجال کی ہے (ابوداؤد)

۵۱۷۸: اور معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا (ترمذی، ابوداؤد)

۵۱۷۹: اور عبداللہ بن بسر رض سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اس جنگ بڑے کے اور فتح ہونے شہر مدینہ مذکورہ کے چھ برس ہیں اور نکلے گا دجال ساتویں برس میں (ابوداؤد) اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے۔

۱؎ اور پھر یں گے یعنے دجال کی طرف پلٹیں گے اس روایت میں بنی اسحٰق کا لفظ ہے۔ حالانکہ عرب بنی اسرائیل ہیں اور معروف بھی ہے کہ بنی اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہونگے اور بعض نے کہا یہ شام کا لشکر ہوگا اور وہ تو حضرت اسحٰق کی اولاد میں سے ہیں۔ (لمعات) ۲؎ اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے اور پہلی حدیث کا اسناد ضعیف ہے اور اس روایت کا اسناد بھی قوی نہیں ہے اس میں بقیہ ہے بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ بڑی لڑائی چھ برس تک رہے اور اگلی روایت میں جو میعاد بیان ہے وہ اس کے ختم ہونے سے ہو اور دوسری روایت میں اسکے ابتداء سے میعاد مراد ہو اور انجاع میں ہے کہ دوسری روایت پہلی روایت سے صحیح ہے اور ابن کثیر نے کہا ہے اور راجح یہی ہے کہ یہ تینوں واقعات سات برس میں ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۸۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۸۱:۔ وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَاۗئِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۸۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۸۰: اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا قریب ہیں مسلمان یہ کہ گھیرے جاویں مدینہ مطہرہ میں یہاں تک کہ ہو گا دور ترین سرحدوں ان کی کا سلاح اور سلاح نام ہے ایک جگہ کا نزدیک خیبر کے (ابوداؤد)

۵۱۸۱: اور ذی مخبر سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نزدیک ہے کہ صلح کرو گے تم[1] (اے مسلمانو) روم سے صلح با امن پس جنگ کرو گے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوائے تمہارے ہیں پس نصرت کیے جاؤ گے تم اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت رہو گے پھر پھرو گے یہاں تک کہ اترو گے تم اور اہل روم ایک سبزی کی جگہ کہ ٹیلے ہوں گے اس میں پس بلند کرے گا ایک شخص ایک اہل نصرانیت سے چلیپا پس کہے گا وہ شخص کہ غالب آئے چلیپا پس غصے ہو گا ایک شخص مسلمانوں میں سے پس توڑ ڈالے گا وہ چلیپا کو پس نزدیک اس قصے کے عہد توڑیں گے رومی اور جمع کریں گے لوگوں کو جنگ کے لیے اور زیادہ کیا بعضوں نے اس عبارت کو پس دوڑیں گے مسلمان طرف ہتھیاروں کے اپنے پس لڑیں گے مسلمان ان سے پس بزرگی دے گا اللہ تعالیٰ اس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کے (ابوداؤد)

۵۱۸۲: اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا چھوڑ دو[2] تم

---

[1] نزدیک ہے کہ صلح کرو گے الخ آثار محشر میں ہے کہ اخیر زمانہ میں انگریز یا روس سلطان روم کے شریک ہو کر انگریزوں سے مقابلہ کریں گے اور سلطان روم کو فتح ہو گی پھر جو سلطنت نصاریٰ کی روم کی تائید پر ہوگی وہ بھی مذہبی تکرار کی وجہ سے علیٰحدہ ہو جائیگی اور کل نصاریٰ ایک ہو کر مسلمانوں پر حملہ کریں گے سلطان روم شہید ہونگے اور شہر قسطنطنیہ نصاریٰ کے قبضہ میں آجائے گا مسلمان متفرق ہو کر پریشان ہونگے کہ اتنے میں امام مہدی ظاہر ہوں گے اور نصاریٰ پر جہاد ہو گا اور امام کی فتح پر فتح ہوتی جائیگی یہاں تک کہ قسطنطنیہ پھر نصاریٰ سے لے لیں گے۔

[2] چھوڑ دو تم حبشیوں کو اور تعرض نہ کرو ان سے جب تک کہ چھوڑیں وہ تم کو اور تعرض نہ کریں وہ تم سے اور گنج سے مراد وہ خزانہ ہے جو کعبہ میں مدفون ہے بعضوں نے کہا اس میں مخلوق ہے اور بعضوں نے کچھ اور کہا اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبش میں کا اور یہ دونوں حدیثیں اللہ عزوجل کے قول حرماً آمناً کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ یہ امر قیامت کے قریب ہو گا جب کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہیگا اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ کو اللہ عزوجل نے امن والا باعتبار غالب احوال کے فرمایا ہے جیسے کہ ابن زبیر اور قرامطہ وغیرہ کا قضیہ اس پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۸۳ :- وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۵۱۸۴ :- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولٰى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۱۸۵ :- عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ

حبشیوں کو جبتک کہ چھوڑیں وہ تم کو اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی کا حبشی میں سے (ابوداؤد)

۵۱۸۳ : اور ایک شخص سے روایت ہے کہ صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے کہ چھوڑ دو تم حبشیوں کو جب تک کہ چھوڑیں وہ تم کو اور چھوڑ دو تم ترکوں کو جب تک کہ چھوڑیں وہ تم کو (ابوداؤد، نسائی)

۵۱۸۴ : اور بریدہ اسلمی رضؓ سے روایت ہے اس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث کے (کہ وہ یہ ہے) لڑیگی تم سے قوم چھوٹی آنکھوں والی[1] یعنے ترک فرمایا حضرتؐ نے ہانکو گے تم ان کو تین بار یہاں تک کہ پہنچاؤ گے تم ان کو بحیرہ عرب میں پس اے پہ پہلے ہانکنے میں نجات پائیں گے جو شخص کہ بھاگے ترکوں میں سے اور اے پہ دوسرے ہانکنے میں نجات پائیں گے بعض اور ہلاک ہوں گے بعض اے پہ تیسرے ہانکنے میں پس جڑ سے اکھاڑے جائیں گے یا مانند اس کے فرمایا حضرت نے (ابوداؤد)

۵۱۸۵ : اور ابی بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتریں گے لوگ میری امت میں سے زمین پست میں کہ نام رکھیں گے اس کا بصرہ نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاوے گا اس کو دجلہ ہو گا اس پر پل[2] بہت ہوں گے اہل بصرہ کے اور ہو گا وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے اور جس وقت کہ ہو گا امر آخر زمانہ میں آویں گے اس شہر والوں سے لڑنے کے لیے بیٹے قنطورا کے[3] کہ منہ ان کے

دلالت کرتا ہے یا مراد حرم کو امن کر دانئے سے یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو چاہیئے کہ لوگوں کو امن سے رہنے دیں اور کسی کے جان و مال سے تعرض نہ کریں

[1] یعنے ترک یہ کئی قبیلے اور کئی قومیں ہیں اولاد یافث بن نوحؑ کے جیسے چغتائی کرغیز کاسک قزاق قلمق اور ناؤط خوبک ازبک سرکش وغیرہ پہلے یہ لوگ کافر اور مشرک تھے انھوں نے اسلام کو وہ صدمہ پہنچایا کہ ایسا صدمہ کسی قوم نے نہیں پہنچایا آخری خلیفہ معتصم باللہ کو انھوں نے ہی شہید کیا اور بغداد دارالخلافہ کو تباہ و تاراج کیا لاکھوں مسلمانوں کو مار ڈالا اور لاکھوں کتابیں علوم و فنون کی جلا دیں اور آنحضرت صلعم نے اس فتنہ کی پیشگوئی فرمائی آئندہ حدیث میں جو مذکور ہے ابوبکرہ سے اسکو ابوداؤد نے نکالا [2] ہو گا اس پر پل الخ علماء نے کہا ہے مراد حدیث میں بصرہ سے بغداد ہے کیونکہ دجلہ اور پل بغداد میں ہے بصرہ میں نہیں بغداد میں حضرت صلعم کے زمانہ میں متفرق گڑھیاں تھیں بصرہ کے ضلع میں [3] بیٹے قنطورا کے یہ نام ہے ترک کے جد اعلیٰ کا ازبک اس کی اولاد میں سے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۱۸۶ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اَنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ۔

۵۱۸۷ :۔ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا اِلٰى

چلے ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی یہاں تک کہ اتریں گے اس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہوں گے اس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑے[۱] گا بیلوں کے دموں میں اور جنگل میں اور ہلاک ہو گا[۲] یہ فرقہ اور ایک فرقہ طلب کرے گا امان ہی[۳] منظور ہے واسطے جانوں اپنی کے اور ہلاک ہوں گے اور ایک فرقہ کر دالے گا اپنی اولاد عورتوں کو پیچھے پشتوں اپنی کے اور لڑیں گے ترکوں سے اور مارے جائیں گے اکثر ان کے اور وہ ہونگے شہید (ابوداؤد)

۵۱۸۶ : اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بنا دیں گے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر ان شہروں میں سے ہو گا کہ بنا دے گا اس کو بصرہ پس اگر گزرے تو اس پر یا داخل ہو تو اس میں پس دور رکھ تو اپنے تئیں اس کی شور زمین سے اور مواضع سے کہ نام اس کا کلاء ہے اور اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازارتے اور اس کے بادشاہ اور امیروں کے دروازے سے اور لازم پکڑ تو اس کے کناروں کو کہ نام اس کا صنواحی[۵] ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہو گا ان جگہوں[۶] میں دھنس جانا زمین میں اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہو گی ان جگہوں میں قوم کہ شام کریں گے اور صبح کریں گے کہ کیے جاویں گے بصورت بندر اور سور [illegible]

۵۱۸۷ : اور صالح بن درہم تابعی سے روایت ہے کہتے تھے گئے ہم حج کرنے کو بصرہ سے ناگہ پس ناگہاں ایک شخص ملا ہمیں اس نے واسطے ہمارے کہا

[۱] بیلوں کے دموں اور جنگل میں یعنے اعراض کریں گے اور مشغول ہوں گے زراعت میں اور تلاش کریں گے بیلوں کو کھیتی کے لیے [۲] ہلاک ہو گا یعنی ان کے شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہیں پاوے گا [۳] طلب کرے گا امان الخ شاید اس فرقہ سے مراد خلیفہ مستعصم باللہ اور ان کے ساتھی ہوں انہوں نے امان طلبی کی اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوئے ان کے ہاتھوں سے اور انہوں نے ان میں سے بھی کسی کو باقی نہ چھوڑا [۴] اس کی شور زمین سے یعنی اس کے ان مواضع سے کہ زمین شور رکھتے ہیں [۵] نام اس کا صنواحی ہے یہ جمع ہے ضاحیۃ کی یعنی کنارہ زمین کے ظاہر اور کھلی ہوا آفتاب میں اس میں امر ہے گوشہ نشینی کا [۶] ان جگہوں میں کہ منع کیا گیا وہاں کے جانے سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسخ اور خسف اس امت میں بھی واقع ہو گا [۷] روایت کیا اس کو یعنے مشکوٰۃ کے اصل نسخہ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوتی ہے بسبب نہ پانے مؤلف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابوداؤد من طریق لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسیٰ بن انس بن مالک یعنے ابوداؤد نے اس حدیث کو والیس طریق سے روایت کیا ہے جو طریق یقینی نہیں ہے اسی طرح ایک راوی کی تعیین میں شبہ ہے اور عبارت جو مذکور ہوئی ابہام اور اشتباہ پر دلالت کرتی ہے اور یہ موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ بن مالک انصاری قاضی ہیں بصرہ کے اور تابعین سے ہیں [۸] ایک شخص تھا یعنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هٰذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۸۸: عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ

فصل تیسری

تمہارے شہر کی ایک جانب میں ایک بستی ہے کہا جاتا ہے اس کو ابلہ[1] کہا ہم نے ہاں ہیگی کہا اس نے کون ہے کہ ذمہ لے واسطے میرے تم میں سے یہ کہ نماز پڑھے واسطے میرے[2] مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت اور کہے ثواب اس کا واسطے ابوہریرہؓ کے ہے سنا میں نے دوست جانی اپنے سے کہ ابو القاسم صلعم میں فرماتے کہ تحقیق اللہ عزوجل اٹھائے گا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہید نہیں اٹھیں گے ساتھ شہیدوں بدر کے غیر ان کے (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے کہا کہ یہ مسجد[3] نہر کی جانب ہے اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابی درداء کہ سر اس کا یہ ہے ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

۵۱۸۸: شقیق سے روایت ہے کہ نقل کی اس نے حذیفہؓ سے کہا کہ تھے ہم نزدیک عمرؓ کے پس کہا کون تم میں یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درباب فتنہ کی پس کہا میں نے کہ یاد رکھتا ہوں[4] جیسے کہ فرمائی حضرت نے کہا عمرؓ نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے کہہ[5] جو کچھ فرمایا کہا حذیفہؓ نے کہا میں نے سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آزمائش مرد کی اس کے اہل وعیال میں اور اس کے مال میں اور اس کے نفس میں اور اسکے فرزندوں میں اور اسکے ہمسایہ میں[6] جھاڑتے ہیں اس فتنہ کو روزے اور نماز اور صدقہ اور امر معروف

---

[1] ابلہ یہ ایک بستی ہے مشہور بصرہ کی قریب [2] واسطے میرے یعنے میری نیت سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدنی عبادت کا ثواب بھی دوسرے کو پہنچ جاتا ہے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے بخلاف عبادت مالیہ کے کہ وہ بالاتفاق جائز ہے اور عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے نام ہے مسجد کا کہ ابلہ میں سے اس میں واسطے برکت حاصل کرنے کے نماز پڑھتے ہیں [3] نہر کی جانب یعنی فرات کی طرف [4] جیسے کہ فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بعینہ بے زیادتی اور نقصان کے [5] کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اس کی چونکہ حذیفہ نے صحابہ کے درمیان میں حضرت عمر کے سامنے حدیث کی یادداشت کا دعویٰ کیا اس لیے حضرت عمرؓ کو تعجب ہوا اور فرمایا وہ بیان کر کونسی ہے حدیث جس کو تو نہیں بھولا اور تجھ کو بعینہ یاد ہے اور یہ حذیفہ کے ضبط تحسین ہے اور یہ کہ میں جانتا ہوں کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کا حال پوچھنے میں دلیری کیا کرتا تھا مجھے یقین ہے کہ تجھ کو اسکا علم ہے [6] جھاڑتے ہیں لغو یعنی اگر آدمی سے جان و مال جورو لڑکے ہمسائے کے حق میں کچھ قصور یا ناانصافی ہو جاوے گی تو ان عبادتوں سے معاف ہو جاوے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۱۸۹ :- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

اور نہی عن المنکر پس کہا عمرؓ نے کہ نہیں مراد رکھتا میں[۱] یہ نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کو موج مارتا ہے[۲] مانند موج دریا کے کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے (عمرؓ سے) تمہیں کیا کام ہے اس فتنہ سے اے امیرالمومنین تحقیق درمیان تمہارے اور درمیان اس فتنہ کے ایک دروازہ ہے بند کہا عمرؓ نے پس توڑا جاویگا وہ دروازہ یا کھولا جاوے گا کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے بلکہ توڑا جاویگا کہا عمرؓ نے یہ لائق تر ہے یہ کہ نہ بند کیا جائے[۳] کبھی کہا شفیق نے پس کہا ہم نے واسطے حذیفہ کے کیا کیا تھے عمرؓ جانتے کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمرؓ اس کو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق درے کل کی رات ہے تحقیق میں نے بیان کی ان سے حدیث کہ نہیں اس میں غلطیاں کہا شفیق نے پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچھیں حذیفہ سے کہ کون ہے[۴] مراد دروازہ سے پس کہا ہم نے مسروق سے کہ خاطر تھے وہاں پوچھ حذیفہ سے پس پوچھا مسروق نے حذیفہ سے پس کہا حذیفہ نے مراد دروازہ سے عمرؓ ہے (مسلم)

۵۱۸۹ : اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فتح قسطنطنیہ کی قریب ہے قیامت کے (ترمذی) اور کہا ہے ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

---

[۱] حضرت عمرؓ نے جب پوچھا کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درباب فتنہ کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنے پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان و آزمائش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالیٰ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ دوسرے یہ مراد ہو اس سے واقعہ ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمرؓ کا دوسرے شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اس پہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ میں یہ مراد نہیں رکھتا اس سوال میں [۲] مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہے یعنے اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا۔ [۳] کہ نہ بند کیا جاوے کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے [۴] کون الخ مراد ہے دروازہ سے جس کے سبب سے فتنے بند تھے [۵] مراد دروازہ سے عمرؓ ہیں انہی کی ذات روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کے آگے جب سے حضرت عمرؓ شہید ہوئے مسلمانوں پر آفت آگئی حضرت عثمانؓ کے عہد سے دلوں میں کدورت شروع ہوئی آخر آپس میں جنگ چھڑ گئی جو آج تک قائم ہے اور فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈا اور آپس میں لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا۔ اور یہ ہوا جو ہوا سبحان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات سے مسلمانوں کے رعب تھے کافروں پہ روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی رضی اللہ عنہ ورضاعنہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۹۰: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ اِمْرَاَةً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَقِلُّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرُ الْجَھْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۱۹۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۲: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۱۹۳: وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوةَ مَالِہٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُھَا مِنْہُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ

بیان میں بیچ بیان علامتوں قیامت کے

اول فصل

۵۱۹۰- انس رضہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیوں قیامت کی سے یہ ہے کہ اٹھایا جاوے گا علم اور بہت ہو گا جہل اور بہت ہو گا زنا اور بہت ہو گا شراب کا پینا اور کم ہوں گے مرد اور بہت ہوں گی عورتیں یہانتک کہ ہو گا واسطے پچاس پچاس عورتوں کے ایک مرد خبرگیری کرنیوالا ایک روایت میں ہے کہ کم ہو گا علم اور پیدا ہو گا جہل (بخاری، مسلم)

۵۱۹۱:- اور جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہوں گے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے[1] پس پرہیز کرو ان کی شر سے (مسلم)

۵۱۹۲: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا اس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے کہ ناگہاں آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہو گی قیامت فرمایا کہ جس وقت کہ ضائع کی جاوے گی امانت پس منتظر رہ قیامت کا کہا اعرابی نے کس وقت میں ضائع ہو گی امانت فرمایا جس وقت کہ سونپا جائے[2] کام حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا (بخاری)

۵۱۹۳: اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہو گی قیامت یہاں تک کہ کثرت سے ہو گا مال اور بہت ہو گا مال یہاں تک کہ نکالے گا شخص زکوٰۃ اپنے مال کی پس نہ پاوے گا کسی کو قبول کرے اس کو اس سے

---

[1] جھوٹے پس پرہیز کرو ان سے مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار اور غلام احمد قادیانی مراد ہیں جنہوں نے جھوٹی پیغمبری کے دعوے کیے جیسے خدا نے ان گلوں کو برباد کیا مرزا کو بھی برباد کرے گا [2] جس وقت کہ سونپا جاوے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّأَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ۔

۵۱۹۴:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۵:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۹۶:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ

اور یہاں تک کہ ہو جائے زمین عرب کی سبزہ اور نہروں والی[1] (مسلم) اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا پہنچے کی آبادی اہاب یا یہاب تک۔

۵۱۹۴: اور جابر رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ تقسیم کریگا[2] اور نہ گنے گا اسکو ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کے ایک خلیفہ دے گا مال لپیں بھر بھر کر اور نہ گنے گا اس کو گننا (مسلم)

۵۱۹۵: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھل جاوے گا گنج سونے کے سے پس جو کوئی حاضر ہوا وہاں[3] چاہیئے کہ نہ لے اس سے کچھ (بخاری، مسلم)

۵۱۹۶: اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کھل جائے گی فرات پہاڑ سونے کے سے لڑیں گے لوگ اس پر پس مارے جاویں کے ہر سو میں سے ننانوے[4] اور

---

[1] اور نہروں والی الخ عرب کی زمین اس وقت نہ سبزہ تھا اور نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانہ میں اس میں سبزہ اور نہریں ہوں گی اور اہاب نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے۔

[2] تقسیم کرے گا اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے شخص موعود سے یا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر کر بے شمار بانٹا یا کہ امام مہدی مراد ہوں جریری جو اس حدیث کا ایک راوی ہے اس نے کہا میں نے ابو نضرہ اور ابو العلا سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے انہوں نے کہا نہیں یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانہ میں پیدا ہوں گے عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے۔

[3] پس چاہیئے کہ نہ لے اس سے کچھ اس لئے کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اس وقت میں مسلمانوں کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لے کر کیا کریں گے۔

[4] اور کہے گا ہر شخص یعنے اپنے دل میں شاید میں بچ جاؤں اور اس سونے کو حاصل کروں معاذ اللہ دنیا ایسی خراب چیز ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پر وہ حاصل نہیں ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دیوے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۷ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۸ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۹۹ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۰۰ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ

کہے کا ہر شخص ان میں سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں (مسلم)

۵۱۹۷ : اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالے گی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے مانند ستونوں کے سونے سے اور روپے سے پس آویگا قاتل پس کہے گا بیچ طلب کرنے اس کے کے قتل کیا میں نے لوگوں کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے پس کہیگا واسطے اسی مال کے کاٹا میں نے حق ناتے داروں اپنے کا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا پھر چھوڑ دینگے اس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہیں لینے کی اس سے کچھ (مسلم)

۵۱۹۸ : اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی دنیا یہانتک کہ گزرے گا مرد قبر پر پس لوٹیگا اس پر اور کہے گا کاش کہ ہوتا میں جگہ اس قبر والے کی اور نہیں ہوگا وہ لوٹنا بسبب دین کے بلکہ بسبب بلا کے ہوگا (مسلم)[1]

۵۱۹۹ : اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گی آگ[2] زمین حجاز سے روشن کر دے گی گردنیں اونٹوں کی بصرہ میں (بخاری، مسلم)

۵۲۰۰ : اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتوں[3] قیامت کی سے

---

[1] پس نہیں لینے کے اس سے کچھ یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہاں جو آدمی مال کو لیوے [2] کاش کہ ہوتا الخ تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا ایسی فساد اور خرابیاں قیامت کے قریب پھیلیں گی یہاں تک کہ آدمی زندگی سے بیزار ہو جائے گا۔ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیاۃ والممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم [3] زمین حجاز الخ حجاز عرب میں اس زمین کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے اور بصریٰ ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ چند روز مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف سے زمین پھٹ گئی اس میں سے بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا [4] اول علامتوں الخ مراد یہ ہے کہ جو علامتیں متصل ہیں قیامت کے ان میں اول یہ ہوگی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۰۱ :۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۲۰۲ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ

فصل دوسری

آگ ہوگی کہ ہانکے گی لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف (بخاری)

۵۲۰۱: انس رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ قریب ہو جائے گا زمانہ پس ہوگا برس مانند مہینے کے اور مہینہ مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کے اور ہوگی[1] ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اُٹھنے آگ کے۔ (ترمذی)

۵۲۰۲: اور عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے کہ کہا بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرنے کیلئے تاکہ غنیمت پاویں ہم پیادہ[2] پس پھرے ہم[3] پس نہ لائے ہم غنیمت سے کچھ اور پہچانا حضرتؐ نے اثر مشقت[4] کا بیچ چہروں ہمارے کے پس[5] کھڑے ہوئے ہم میں پس کہا یا اللہ نہ سونپ کام ان کے طرف میری پس ضعیف ہونگا میں ان سے اور نہ چھوڑ ان کو طرف نفسوں انکے کے کہ عاجز آویں گے اپنے نفسوں سے مہمات کے سرانجام کرنے سے اور چھوڑ ان کو طرف[6] لوگوں کے پس مقدم رکھیں گے لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر پھر رکھا حضرتؐ نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے

---

[1] اور ہوگی ساعت الخ یعنے بوجہ عیش و عشرت کے زمانہ جلدی گزر یگا اور بعضوں نے کہا کہ لوگ فکروں میں مصروف ہوں گے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کہ کتنے دن گذر گئے یا حقیقت میں ہی زمانہ چھوٹا ہو جائیگا [2] پیادہ پا یعنے نہ ہونے سواریوں کے [3] اثر مشقت کا یعنے غنیمت کے نہ پانیکا رنج اور مراد اثر سے غم پس اور خجالت حیا ہے [4] پس کھڑے ہوئے ہم میں یعنے واسطے وعظ سنانے کے جو شامل ہو ہماری تسلی پر اور دعا کرنے کے ہمارے لیے [5] پس ضعیف ہوگا یعنے ان کی غمخواری اور خبر گیری کا بار میں نہیں اٹھا سکونگا [6] طرف لوگوں کے یعنے لوگوں کا انکو محتاج نہ کر حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور ان کے میری طرف کہ میں نہیں سرانجام کر سکتا ان کے امور کو اور نہ سونپ ان کو ان کے نفسوں کی طرف کہ عاجز ہوں گے اپنے نفسوں کی خبر گیری سے بہ سبب کثرت شہوات اور شرور نفسوں اپنے کے اور نہ ان کو لوگوں کی طرف سونپ کہ مقدم رکھیں گے اپنے نفسوں کو ان پر پس ضائع کریں گے بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کہ ان سے جو کرتے ہیں آقا اپنے غلاموں سے اور اس میں تعلیم اور تنبیہہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امت کو کہ کام اپنا اللہ ہی کو سونپے اور کسی پر بھروسہ نہ کریں اور نظر نہ رکھیں اس لیے کہ جو کوئی بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر کفایت کرتا ہے وہ امر دین اور دنیا اس کی کو جیسے کہ فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ اِلٰى رَأْسِكَ رَوَاهُ ۔

۵۲۰۳ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ۔

۵۲۰۴ : وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ

خلافت کہ تحقیق اتری ہے زمین مقدس میں پس جان کہ تحقیق قریب پہنچے زلزلے[1] اور بلبلے اور نزدیک پہنچے امور بڑے[2] اور قیامت اس دن نزدیک تر ہوگی لوگوں سے اس ہاتھ میرے سے طرف سر تیرے کے[3]

۵۲۰۳ : اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹھہرائی جائیں گی غنیمتیں[4] دولت اور جب ٹھہرائی جائیگی امانت[5] غنیمت اور ٹھہرائی جائیگی زکوٰۃ تاوان اور جس وقت کہ سیکھا جائیگا علم واسطے غیر دین[6] کے اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی[7] کی خلاف کریگا اپنی[8] ماں کا اور نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کو اور دور رکھیگا اپنے باپ کو[9] اور بلند ہونگی آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے ان میں اور ہوگا رئیس ان کا بڑا کمینہ ان کا اور تعظیم کیا جائیگا مرد واسطے ڈر برائی اسکی کے اور ظاہر ہونگی گانے والیاں اور ظاہر ہونگے باجے اور پی جاویں گی شرابیں اور لعنت کرینگے پچھلے اس امت کے اگلوں کو پس منتظر[10] رہو وقت ہوا سرخ کے اور زلزلے پڑنے کے اور زمین میں دھنس جانیکے اور صورت بدل جانیکے اور پتھر برسنے کے اور نشانیوں ان قریب قیامت کی کہ پے در پے پہنچیں گے مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جائے ڈورا اس کا پس گرنے لگیں پیہم دانے اسکے (ترمذی)

۵۲۰۴ : اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کرے گی امت میری

---

[1] اور بلبلے بلبلہ ساتھ زبر ہر دو بار کے ہے معنے فکر اور وسوسہ کے [2] امور بڑے یعنی قیامت کی علامتیں [3] اصل نسخہ مشکوٰۃ میں بعد لفظ ۔ رواہ کے اس حدیث میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور جوزی نے یہ عبارت لاحق کی ہے رواہ ابوداؤد وسنادہ حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ یعنی اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اور اسکو حاکم نے نکالا اپنی صحیح میں [4] غنیمتیں دولت یعنی غنی لوگ غنیمتوں کو جو بحکم شرع تمام غازیوں کا مال ہے اپنے تصرف میں لاوینگے اور فقیروں کو محروم رکھیں گے [5] امانت غنیمت یعنے امانت کو ایک لوٹ کی طرح سمجھیں گے [6] واسطے غیر دین کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ اور عزت کے [7] اپنی بیوی کے یعنے مخالف شریعت کے [8] خلاف کریگا اپنی ماں کا یعنے بے جہت شرع ۔

[9] اور دور رکھے گا اپنے باپ کو الخ آجکل یہی حال ہے [10] پس منتظر رہو الخ یہ حدیث معجزہ ہے حضرتؐ کا جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث میں جتنی پیشگوئیاں فرمائیں سب اس زمانہ میں موجود ہوگئیں کسی کا انتظار باقی نہیں ہے سوا ان اعمال کی سزا کے سو اس کے وقوع کا بھی ہم کو کامل یقین ہے اللہ تعالیٰ ہم کو بچائے ان سزاؤں سے آمین ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمَّتِی خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۰۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا۔

۵۲۰۶۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۲۰۷۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پندرہ باتیں اترے گی ان پر بلا اور گنیں آنحضرت ﷺ نے وہ باتیں اور ذکر نہ کی یہ بات کہ سیکھا جائے گا علم واسطے غیر دین کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور ظلم کرے گا باپ پر اور پی جائے گی شراب اور پہنے جائیں گے ریشمی کپڑے (ترمذی)

۵۲۰۵: اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فنا ہوگی دنیا یہاں تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہلبیت میرے میں سے[۱] موافق ہوگا نام میرے کے (ترمذی اور ابوداؤد) اور ایک روایت ابوداؤد کی میں یوں ہے کہ کہا حضرتؐ نے اگر باقی نہ رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس روز کو یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس میں ایک مرد کو میری نسب سے[۵] یا فرمایا میرے اہلبیت میں سے[۶] موافق ہوگا نام اس کا نام میرے کے اور نام اس کے باپ کا موافق باپ میرے کے پھیر دینگے سارے روئے زمین کو داد اور عدل

۵۲۰۶: اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ کہا اس نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مہدی عترت میری سے ہے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (ابوداؤد)

۵۲۰۷: اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری

---

[۱] وہ باتیں جو مذکور ہوئیں پہلی حدیث میں اور یہ قول مصابیح والے کا ہے اسی لیے کہ ذکر کی ترمذی نے دونوں حدیثیں پے در پے اور شمار کی ہیں ایک کے ان دونوں میں پندرہ چیزیں[۲] ذکر نہ کی یعنی علی نے[۳] کہا الخ یعنی حضرت علیؓ نے بجائے وفی صدقہ کے بر صدیقہ کہا بجائے اقصیٰ اباہ کے جفا اباہ کہا اور بجائے شربت الخمور کے شراب الخمر ساتھ لفظ واحد کے اور بجائے تعلم لغیر الدین ولبس الحریر[۴] موافق نام ہوگا اس کا نام میرے کے یعنی اور ان کی مطابق اسم میرے کے ہوگی کہ محمد مہدی ہیں کہ نام ان کا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت انکی کے ہے والا اور حدیثوں میں آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسی لیے کہ سب مطیع ہیں عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہے کہ یہانتک کہ مالک ہونگے عرب کے اور ان کے کہ تابع ان کی ہیں اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہوا وہ عربی ہے[۵] یا فرمایا یہ شک راوی کا ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ اولاد حسنؓ سے ہوں گے یا اولاد حسینؓ سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور ماں کی جانب سے حسینی[۶] موافق ہوگا الخ اس میں رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہے اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۲۰۸: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۰۹: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ

جیسے کہ بھری گئی ہے ظلم وستم سے مالک رہے گا زمین کا سات[1] برس (ابوداؤد)

اولاد میں سے ہے روشن پیشانی بلند بینی بھر دیگا زمین کو عدل و داد سے

۵۲۰۸: اور ابوسعید نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ اے مہدی دے مجھ کو دے مجھ کو فرمایا حضرت نے پس لپ[2] بھر بھر کر دے گا مہدی اسکے لیے بیچ کپڑے اسکے کے اس قدر کہ اٹھا سکے وہ اس کو (ترمذی)

۵۲۰۹: اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقع ہوگا اختلاف نزدیک مرتے[3] خلیفہ کے پس نکلے[4] گا ایک شخص اہل مدینہ میں سے بھاگنے والا طرف مکہ[5] کے پس آویں گے لوگ اہل مکہ سے پس نکالیں گے ان کو حالانکہ وہ ناراض ہوں گے امامت سے پس بیعت کریں گے لوگ ان سے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے اور بھیجا[6] جائیگا اس کی طرف ایک لشکر شام سے دھنسا دیا جائیگا وہ لشکر بیدا[7] میں درمیان مکہ اور مدینہ کے پس جب دیکھیں گے لوگ یہ[8] حال آویں گے مہدی کے پاس ابدال شام کے اور جماعتیں اہل عراق سے بیعت کریں گے وہ مہدی سے پھر ظاہر ہوگا ایک مرد[9] قریش سے ننہیال اس کے

---

[1] سات برس اور ابوسعید کی آیندہ حدیث میں جو آتا ہے سات برس یا آٹھ برس یا نو برس تو یہ شک ہے راوی سے اور احتمال ہے کہ اس روایت میں جزم ہے سات برس کا اور ام سلمہ کی حدیث آیندہ جس کو ابوداؤد نے نکالا اسکی موید ہے اور احتمال ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید کی حدیث آیندہ کو بیان کیا تو تعیین مبہم رکھا اور وقت معین کیا واللہ اعلم [2] دے مجھ کو دے مجھ کو یعنی کچھ اور تکرار تاکید کے لیے ہے۔ لپ بھر کر دیگا یعنی بہت بیشمار [3] مرنے خلیفہ کے یعنے جو آخر زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ حکمی ہے کیونکہ وہ سلطان ہوگا [4] نکلے گا ایک شخص یعنے واسطے مکروہ جاننے لینے منصب امارت یا ڈرنے فتنہ کے کہ واقع ہوگا یا مدینہ سے مدینہ مطہرہ مراد ہے طرف مکہ کے اسی لیے کہ وہ جائے امن سے ہر اس شخص کی کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے اور عبادت گاہ ہے ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگے اسی لیے ابوداؤد نے اس حدیث کو مہدی کے باب میں لایا ہے [5] پس آویں گے یعنے اور ظاہر ہونے امر ان کے کے اور پہچاننے قدر ان کے کے [6] بھیجا جائیگا الخ یعنے بادشاہ جو اس وقت شام ہوگا ایک لشکر واسطے قتال امام مہدی کے بھیجے گا [7] بیدا میں الخ کہ ایک جگہ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیاں [8] یہ حال یعنی سنیں گے ہلاک ہونے کی خبر لشکر کی اور شام کے لشکر سے مراد سفیان کا لشکر ہے۔ [9] ایک مرد الخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

۵۲۱۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ۔

قبیلہ کلب سے ہونگے پس بھیجیگا مرد بھی طرف مہدی اور تابعوں انکے کے ایک لشکر اور مدد ڈھونڈیگا ننہیال اپنے سے غالب آوینگے مہدی اس لشکر پر اور یہ مذکور لشکر کلب کا ہے اور کار کرینگے لوگوں میں موافق سنت نبی انکے کے اور ڈالیگا[1] دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر پس ٹھہرینگے[2] مہدی سات برس پھر وفات کئے جاوینگے اور نماز

۵۲۱۰: اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کہا اس نے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا عظیم کا کہ پہنچیگا اس امت کو یہانتک کہ نہیں پانے کا شخص جگہ پناہ پکڑے طرف اس کے ظلم سے پس بھیجیگا اللہ ایک شخص کو اولاد میری سے اور اہلبیت میری میں سے پس بھر دیگا اللہ بسبب اس کے زمین کو عدل اور دادرسی جیسے کہ بھری گئی ہے زمین جور و ستم سے راضی ہوں گے اس سے رہنے والے آسمان کے اور رہنے والے زمین کے نہ چھوڑیگا آسمان اپنے[3] مینہ کے قطروں سے کچھ مگر کہ برسائے گا اس کو اور نہ چھوڑے گی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ مگر نکالے گی اس کو یہاں تک کہ آرزو کریں گے زندے مردوں کی زندہ[4] رہیں گے مہدی اس خوشی میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس ع ہ

---

[1] ڈالے گا الخ یعنے ثبات و قرار پاوے گا [2] پس ٹھہریں گے الخ کہا زرکشی نے ان حدیثوں میں جس مہدی کا ذکر ہے یہ وہ مہدی ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ پائیں گے اور ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے اور قسطنطنیہ کو پھر نصاریٰ سے چھین لیں گے اور مہدی عرب اور عجم کے مالک ہو جاویں گے اور زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے اور رکن اور مقام کے درمیان ان سے بیعت کی جائے گی اور سفیان سے وہ لڑیں گے اور ہند کے بادشاہ ان کی اطاعت کریں گے کلامہ یہ سب علامات آپ کی احادیث میں اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں اس کو مہدی سمجھ لیا جس میں ان علامتوں میں ایک بھی موجود نہیں جیسے مہدیہ ایک قوم ہے جو سید محمد جونپوری ایک ہندی مرد کو مہدی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں مہدی آمد و رفت اور اس سے زیادہ عجیب یہ ہے جو مقام قادیاں میں غلام احمد مرزا کہتا ہے کہ میں نبی عیسیٰ بن مریم ہوں اور میں ہی مہدی ہوں [3] یعنے مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسے گا اور زراعتیں اور حاصل زمین کی کمال پر آویں گے اور عیش اور زندگانی خوشی کی ہوگی۔ [4] یعنے وجود اور حیات ان کے کے اور کہیں گے کہ کاش وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانہ میں تاکہ عیش اور نشاط و کامرانی دیکھتے اور بعضے لفظ احیاء کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہیں مصدر بمعنی زندہ کرنے کے یعنے مردے آرزو کریں گے کہ زندہ کرے خدا تعالیٰ ان کو بطریق فرض و تقدیر کے ہے واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو ورنہ احتمال ہے واللہ اعلم ع ہ بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہے اور لاحق کی گئی ہے یہ عبارت الحاکم نے مستدرکہ وقال صحیح۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۱۱:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْمَنْصُوْرُ يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِجَابَتُهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۱۲:۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۱۳:۔ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ۔

۵۲۱۴:۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ

فصل تیسری

۵۲۱۱: اور علی رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا ایک شخص[1] ماوراء نہر سے کہ کہا جائے گا اس کو حارث حراث اس کے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جائے گا اس کو منصور جگہ دیگا یا ٹھکانا دے گا وہ واسطے آل محمدؐ کے جیسا کہ ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہے ہر مسلمان پہ تائید کرنی اس کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اس کا (ابوداؤد)

۵۲۱۲: اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کلام کریں گے درندے آدمیوں سے یہاں تک کہ کلام کرے گا مرد سے پھندنا کوڑے اس کے کا اور تسمہ پاپوش اس کی کا اور خبر دے گی اس کو ران اس کی اس چیز کی کہ نئی نکالی ہوگی اہل و عیال اس کے نے غائبانہ اس کے (ترمذی)

۵۲۱۳: ابی قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیاں[1] بعد دو برس کے ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

۵۲۱۴: اور ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت دیکھو تم نشانوں سیاہ کو کہ آئے جانب خراسان سے پس حاضر ہو ان میں[2] اس لیے کہ اس میں خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی روایت کیا

---

[1] نشانیاں بعد دو سو برس کے ہونگی یہ حدیث ضعیف ہے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لکھا ہے اور شاید آیت سے اس حدیث میں وہ آیت مراد ہے جیسے خلق قرآن کا قول جو امام احمد کے وقت میں نکلا اور اس کی وجہ سے اہل حدیث پر آفت آئی [2] اس لیے کہ اس میں خلیفہ اللہ کا ہوگا یعنے اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی کو نصرت و تائید ہوگی پس یہ حدیث منافی نہ ہوگی اسکی کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور کا ابتدا حرمین شریفین سے ہوگا، اور موید ہے اس کی وہ روایت جس کو ابن ماجہ نے نکالا ابن مسعودؓ سے کہ ایک بار ہم آنحضرت صلعم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں بنی ہاشم کے چند جوان آئے ان کو دیکھ کر حضرت کی آنکھیں بھر آئیں اور رنگ بدل گیا میں نے اس کا سبب پوچھا فرمایا ہم اس گھر کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو اختیار کیا دنیا پر اور میرے اہل بیت قریب ہے کہ میرے بعد بلا دیکھیں گے اور سختی اور اخراج یہاں تک کہ کچھ لوگ مشرق سے آئیں گے ان کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ خزانہ طلب کریں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

٥٢١٥: وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ۔

٥٢١٦: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّ مِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

اس کو احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۱۵: اور ابی اسحاق سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہا علی رضی اللہ عنہ نے اس حال میں کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسن رضی اللہ عنہ کی اور کہا کہ تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسا کہ نام ان کا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نزدیک ہے کہ پیدا ہوگا اس کی پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی ہمارے کے مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی میں اور نہ مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں پھر ذکر کیا علی رضی اللہ عنہ نے قصہ بھر دیگا اس مرد کا زمین کو عدل سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور نہیں

۵۲۱۶: اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ گم کی گئی ٹڈی ایک برس میں برسوں خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے سے اس سال کہ وفات پائی اس عمر رضی اللہ عنہ نے پس غمگین ہوئے عمر رضی اللہ عنہ بسبب اسکے غمگین ہونا سخت بھیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کے اور ایک سوار طرف شام کے پوچھتے تھے ٹڈی سے آیا دکھایا گیا ہے کوئی آدمی ٹڈی سے کچھ پس لایا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ سوار کہ آیا جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیوں کی لے کر پس پھیلا دیا اس مٹھی ٹڈیوں کو آگے عمر رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اسکو عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل نے پیدا کئے ہیں ہزار گروہ حیوانات سے چھ سو ان میں سے دریا میں چار سو جنگل میں پس تحقیق اول ہلاک ہونا ان ہزار گروہ میں سے ہلاک ہونا ٹڈیوں کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیاں پے در پے ہلاک ہوں گے گروہ حیوانات مانند ٹوٹنے ڈوری موتیوں کی لڑی کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔

لوگ ان کو نہ دینگے وہ لڑینگے اور مدد دیئے جاویںگے آخر ان کو دیا جاویگا وہ اپنے واسطے حکومت قبول نہ کرینگے اور میرے اہل بیت سے ایک شخص کو یہ خزانہ اور دیدینگے وہ زمین کو بھر دیگا عدل سے جیسے لوگوں نے اسکو بھرا ہوگا ظلم سے آخر حدیث تک ۔ ۱؎ قصہ بھر دینے الخ علامہ ظاہر فتنی رحمہ اللہ نے کہا معلوم نہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں کیا مجنون ہیں جو ایک مرد کو جس کی حکومت ایک گاؤں میں بھی نہیں ہوئی مہدی خیال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی جو انکے خلاف ہوں تکذیب کرتے ہیں اور ایسے مہدی کو انبیاء سابقین پر فضیلت دیتے ہیں اور جو اس کی مہدیت کا منکر ہو اسکو کافر جانتے ہیں اور انکے یاروں کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے افضل بتاتے ہیں خاک پڑے ان کی عقل پر ۲؎ گم کی گئی الخ یعنی ٹڈی اس دیار میں پیدا نہ ہوئی ۳؎ بسبب اسکے ناپیدا ہونے ٹڈی کے کہ اللہ اکبر کہا یعنے بسبب خوشی کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۱۷: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۱۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیچ بیان نشانیوں کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے

فصل پہلی

۵۲۱۷: حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اس حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس میں پس فرمایا کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے ذکر کرتے ہیں ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ دیکھو گے تم پہلے اس کے دس نشانیاں پس ذکر فرمایا دھوئیں[1] کا اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا اور نکلنا آفتاب کا پچھم کی طرف سے[2] اور اترنا عیسیٰ بن مریمؑ کا اور نکلنا یاجوج[3] اور ماجوج کا اور زمین خسفوں کا ایک خسف زمین مشرق میں اور ایک خسف زمین مغرب میں اور ایک خسف زمین عرب میں اور وہ نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلے کی جانب یمن سے ہانکے گی وہ لوگوں کو طرف زمین حشر کے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آگ ہوگی کہ نکلے کی پرے کنارے عدن سے ہانکے گی لوگوں کو طرف زمین حشر[4] کے اور ایک روایت میں بیچ بیان دسویں نشانی کے ذکر ہوا آیا ہے کہ ڈالے گی لوگوں کو دریا میں (مسلم)

۵۲۱۸: اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کرو[5] تم ساتھ کاموں نیک کے

[1] ذکر فرمایا دھوئیں کا قیامت سے پہلے یہ دھواں عالم میں پھیلے گا مسلمانوں کا زکام جیسی حالت ہو جائیگی اور کافروں کا سر جھلس جائیگا[2] اور دابۃ الارض کا الخ مکے کی زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکرے کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا، ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں سورہ نمل کی آیت آخرجنا لھم دابۃ من الارض الآیۃ میں اسکا بیان ہے [2] پچھم کی طرف سے یعنے سورج جدہر ڈوبتا ہے ادہر سے نکلے گا [3] نکلنا یاجوج اور ماجوج کا وہ دو قومیں ہیں یافث بن نوح علیہ السلام کی جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی [4] طرف زمین حشر کے یہ شام کی زمین ہے مو باوہ آگ بقدرت الٰہی لوگوں کو ہانکنے والی ہوگی ملک شام کی طرف [5] جلدی کرو والخ آثار قیامت سے اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَآبَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۲۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۲۱۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ

چھ چیزوں سے دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا پچھم کی طرف سے اور کام عامہ کا اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم میں سے (مسلم)

۵۲۱۹: اور عبداللہ بیٹے عمروؓ کے سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تحقیق[1] اول نشانیوں قیامت کے از روئے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہے پچھم سے اور نکلنا دابۃ الارض کا لوگوں پر وقت چاشت کے اور جونسی ان علامت مذکورہ میں سے پہلے دوسری کی ہو گی پس دوسری واقع ہو گی پیچھے اس کے نزدیک[2] (مسلم)

۵۲۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین نشانیاں[3] ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کرے گا کسی شخص کو ایمان اس کا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے سے یا کسب کیا اس شخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کہ نہ کی تھی پہلے اس کے نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا (مسلم)

۵۲۲۱: اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہے تو اے ابو ذرؓ کہ کہاں جاتا ہے یہ آفتاب کہا میں نے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب جاتا ہے یہاں تک کہ سجدہ

[1] اول نشانیوں قیامت کی الخ یعنے ان نشانیوں میں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں کیونکہ پہلی نشانی مہدی کا ظہور ہے پھر حضرت عیسیٰؑ کا اترنا پھر دجال کا نکلنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا اور دابۃ الارض میں اختلاف ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد نکلیگا عبداللہ بن عمروؓ کا یہی خیال تھا اور اوروں نے کہا کہ اس سے پہلے نکلے گا بہرحال سماوی نشانیوں میں سورج کا نکلنا پہلی نشانی ہے اور ارضی نشانیوں میں دابۃ الارض کا پہلے نکلنا اور رسید نے کہا کہ اول نشانی قیامت کی دجال کا نکلنا ہے پھر حضرت عیسیٰؑ کا اترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر دابۃ الارض کا پھر سورج کا نکلنا پچھم سے کیونکہ سورج نکلنے پر ایمان کا دروازہ بند ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰؑ کے عہد میں بہت سے کافر دین اسلام قبول کریں گے یہاں تک کہ ساری دنیا میں ایک ہی دین ہو جائے گا [2] نزدیک یعنے ان دونوں علامتوں میں بہت کم فاصلہ ہو گا بہ نسبت فاصلہ کے اور نشانیوں میں [3] تین نشانیاں الخ یعنے جب یہ نشانیاں ظاہر ہوئیں تو قیامت نمود ہوئی ایمان بالغیب باقی نہ رہا اس واسطے اس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۲۲۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۵۲۲۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۲۲۴: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

کرتا ہے نیچے عرش کے[1] پھر اذن مانگتا ہے پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور قریب ہے یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جائیگا اس سے اور اذن مانگیگا پس نہیں اذن دیا جائے گا اس کو اور کہا جائے گا آفتاب کو پھر جا جہاں سے آیا ہے تو پس نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف پس یہ ہے مراد قول اللہ تعالیٰ کے سے کہ فرمایا اور آفتاب رواں ہوتا ہے واسطے قرار گاہ اپنے کے فرمایا حضرتؐ نے مستقر اس کا نیچے عرش کے ہے (بخاری و مسلم)

۵۲۲۲: اور عمران ابن حصین رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا[2] دجال سے (مسلم)

۵۲۲۳: اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں پوشیدہ تم پر تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں کانا اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اس کی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا (بخاری، مسلم)

۵۲۲۴: اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق کہ ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے[3] آگاہ ہو کہ دجال کانا ہو گا اور تحقیق پروردگار تمہارا کانا نہیں لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اس کی کے لفظ کفر کا (بخاری، مسلم)

---

[1] پھر اذن مانگتا ہے یعنے دورہ کرنے کا [2] اور قریب ہے یہ کہ الخ یعنے قیامت کے قریب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے کہ ایک رات دن چل کر بند ہو جاتی ہے بدون کوک کے دوسرے دن نہیں چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہیں طلوع کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جائیگا تو اس عالم کی کل بگڑ جائیگا الٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جائیگا اور اسی کا نام قیامت ہے [2] کوئی امر بہت بڑا دجال سے یعنے سب مفسدوں سے دجال زیادہ تر ہے عالم میں کوئی بلا اس کے برابر نہیں [3] کانے جھوٹے سے الخ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر ایسا صاف پتہ نہیں بتلایا کہ جس سے اس کا جھوٹ سب کھل جائے اور میں تم کو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کریگا اور حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اگلی حدیث اسکا صاف بیان ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۲۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۲۶: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَآءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِی الَّذِیْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَآءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَّغَيْرِ كَاتِبٍ۔

۵۲۲۷: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى

۵۲۲۵: اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تم کو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اس کے کسی نبی نے اپنی قوم کو کہ تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے پس لہ جس کو کہے گا یہ جنت ہے وہ ہوگی آگ اور تحقیق ڈراتا ہوں میں تم کو جیسے ڈرایا ساتھ اس کے نوحؑ نے قوم اپنی کو (بخاری مسلم)

۵۲۲۶: اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی پس جس کو دیکھیں گے لوگ پانی پس وہ آگ ہوگی کہ جلا دے گی اور جس کو دیکھیں گے آگ پس ہوگا وہ پانی ٹھنڈا شیریں خوش ہوگا (بخاری، مسلم) اور زیادہ کیا مسلم نے اس عبارت کو کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکھ کا اس پر ناخنہ ہوگا موٹا لکھا ہوا درمیان دونوں آنکھوں اُس کی کے لفظ کافر کا پڑھے گا اس کو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ہے۔

۵۲۲۷: اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کانا ہوگا[۱] بائیں آنکھ کا کثرت سے ہوں گے

لہ پس جس کو کہے گا آگ وہ بہشت ہوگی مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جائیگا اس کے تابعداروں کے لیے [۲] دیکھے اس کو آگ یعنے پس اختیار کرے تکذیب اس کی اور رد پر واہ کرے ڈالنا اس کے کی اس چیز میں کہ دیکھے اس کو آگ [۳] پانی شیریں ہوگا یعنے حقیقت میں یا بحسب مآل کے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال [۴] کانا ہوگا بائیں آنکھ کا یہ حدیث عبداللہ کی گزشتہ حدیث کے جس میں آیا ہے کہ وہ داہنی آنکھ کا نام ہے مخالف نہیں ہے کیونکہ آدمی کی داہنی آنکھ مقابل کی نسبت بائیں ہوتی ہے اور بائیں داہنی تو اگر اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور اگر داہنی کانی ہوگی تو ناظرین کی نسبت وہ بائیں ہوگی تو آپ نے ایک حدیث میں نفس دجال کی نسبت کر خبر دی ہے اور ایک حدیث میں دیکھنے والے کی نسبت کر عبداللہ بن عمر کی گزشتہ حدیث میں مذکور ہے کہ گویا دجال کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا اور حذیفہ کی گزشتہ حدیث میں مذکور ہے کہ اس کی آنکھ مٹی ہوگی جس پر ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جِفَالُ الشَّعَرِ مَعَہٗ جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۲۸:- وَعَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُءٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ فَاِنَّھَا جِوَارُکُمْ مِّنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لُبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَّیَوْمٌ کَشَھْرٍ وَّیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَّسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ

بال اس کے ساتھ ہوگی بہشت اس کی اور آگ اس کی پس اس کی بہشت ہے اور بہشت اس کی آگ (مسلم)

۵۲۲۸: اور روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں تم میں موجود ہوں پس میں جھگڑوں گا اس سے سامنے تمہارے اور اگر نکلا اور نہ ہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنے والا ذات اپنی کا ہوگا اور اللہ تعالیٰ خلیفہ میرا ہے اوپر ہر مسلمان کے تحقیق دجال جوان[1] کا ہوگا بہت مڑے ہوئے بالوں کا آنکھ اس کی پھولی ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اس کو ساتھ عبدالعزیٰ[2] بیٹے قطن کے پس جو شخص پا دے اس کو تم میں سے پس چاہیئے کہ پڑھے سامنے اس کے آیتیں اول سورہ کہف کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پس چاہیئے کہ پڑھے اول[3] کی آیتیں سورہ کہف کی تحقیق وہ سبب امان تمہارے کے ہیں فتنہ دجال کے سے تحقیق دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے واقع ہے درمیان شام اور عراق کے پس فساد کرے گا دائیں اور فساد کرے گا بائیں اے بندو اللہ کے پس ثابت رہنا کہا ہم نے یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اس کا زمین میں فرمایا چالیس[4] دن ایک دن مقدار برس روز کے ہوگا اور ایک دن مقدار مہینے کے ہوگا اور ایک دن مقدار ہفتہ کے ہوگا اور باقی روز اسکے مانند دنوں تمہارے کے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے کیا کفایت کرے گی ہم کو

موٹا سا چھلکا اور عبادہ بن صامت کی آئندہ حدیث میں جو دوسری فصل میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گی کہ اس کی آنکھ مٹی ہوگی نہ پھولی اور نہ اندر کو گھسی ہوئی اور تطبیق اس میں یہ ہے کہ اس کی ایک آنکھ تو ثابت ہوگی لیکن بے نور اور دوسری انگور کی طرح پھولی ہوئی پس درست یہ ہے کہ کہا جائے اعور عین الیسری و اعور عین الیمنی کیونکہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی [1] تحقیق دجال جوان ہوگا تمیم کی روایت میں ہے کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یا یہ بھی دجال کا کوئی شعبدہ ہو [2] ساتھ عبدالعزیٰ بن قطن کے یا ایک کافر تھا قوم خزاعہ میں جو زمانہ جاہلیت میں تھا [3] اول کی آیتیں سورہ کہف کی الخ سورہ کہف کے سرے کی دس آیتیں میں دفع شر دجال کی تاثیر ہے [4] فرمایا چالیس دن اور اسماء کی حدیث میں ہے کہ چالیس برس تک رہے گا اور یہ تخالف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ نواس کی حدیث میں دونوں کا طول مذکور ہے کہ ایک دن سال کے برابر سال ہوگا تو گویا چالیس دن چالیس سال ہی ہوئے اور اسماء کی حدیث میں دونوں کا قصر مذکور ہے ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور دن جیسے تنکے کا جلنا اور غور کرنے سے دونوں کا مضمون واحد ہو جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَسَنَةٍ أَيَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ
قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ
فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا
وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ
مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ
فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَابًّا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ

اس میں نماز ایک دن کی فرمایا نہیں بلکہ اندازہ کرنا[1] ادائے نماز کے لئے مقدار و نکے کہا ہمنے یارسول اللہ کس قدر ہوگا جلد چلنا اسکا زمین میں فرمایا مانند مینہ کے جس وقت کہ آتی ہے پیچھے اسکے باد پس گزریگا ایک قوم پر اور بلاویگا انکو پس ایمان لاوینگے وہ اسپر پس حکم کریگا[2] ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اگاویگی پس شام کو آوینگے ان پر ہوائی انکے دراز ترین اسکے کہ تھے از روئے کوہانوں کے اور خوب پورے اسکے کہ تھے از روئے تھنوں کے اور خوب کھچے ہوئے از روئے کوکوں کے پھر آویگا دجال ایک قوم کے پاس پس بلاویگا انکو پس رد کرینگے اسپر قول اسکا پس پھرے گا ان سے پس ہونگے قحط زدہ درحالیکہ نہ ہوگا انکے ہاتھ میں کچھ مالوں انکے سے اور گزرے گا دجال ویرانہ پر پس کہے گا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچھے چلیں گے دجال کے خزانے اسپر ویرانہ کے مانند امیروں شہد کی مکھیوں کے پھر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی میں پس ماریگا اس کو ساتھ تلوار کے پس کاٹے گا اسکو دو ٹکڑے مانند پھینکے تیر کے نشانہ پر پھر بلاویگا دجال اس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کے اور چمکتا ہوگا[3] منہ اسکا ہنستا ہو پس دجال ایسے کاموں میں ہوگا کہ ناگہاں بھیجے گا اللہ تعالیٰ مسیح بیٹے مریم علیہما السلام کو پس اتریں گے وہ نزدیک منارہ سفید کے جانب[4] شرقی دمشق کے درحالیکہ ہونگے عیسیٰ درمیان دو کپڑوں زرد رنگ کے رکھنے والے ہونگے مسیح دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر بازو دو فرشتوں کے جس وقت جھکادیں گے سر اپنا ٹپکے گا

---

[1] بلکہ اندازہ کرنا ادائے نماز کے لئے مقداروں کے یعنی گھنٹوں کے حساب سے اب تو گھڑیاں ایسی رائج ہیں کہ اندازہ کرنے میں کوئی دقت ہی نہ ہوگی

[2] پس حکم کریگا الخ دجال اور یاجوج ماجوج کو جن کا ذکر آگے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون انکے داؤ میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اسکا ہرگز اعتقاد نہ کرے اسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اسکو استدراج کہتے ہیں، [3] چمکتا ہوگا دوسری روایت میں ہے دجال اس سے کہے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہے گا اب تو میرا ایمان زیادہ ہوگیا ہے کہ تو ہی کانا دجال ہے جسکی آنحضرت نے بشارت دی پھر اسکو آرے سے چیرا دیگا پھر جلا کر پوچھے گا وہ یہی کہے گا اب تو اور مجھے تصدیق ہوگئی کہ تو اللہ کا دشمن ہے دجال ہے پھر بحکم الٰہی دجال کو اسکے مارنے کی طاقت نہ رہیگی اور دجال جس طرح زور کریگا اسکا زور نہ چلے گا اور مردود کو اللہ تعالیٰ ذلیل اور خوار کریگا اور یہ آیت ابو سعیدؓ سے آگے آتی ہے اسکو مسلم نے نکالا، [4] جانب شرقی دمشق کے، یعنے اور لی پہاڑ پر جہاں سے آپ غائب ہوئے تھے اور آسمان پر چڑھ گئے تھے اور دوسرا آپ کی صورت بن گیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ
مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ
يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ
اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى
اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ
وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ
طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ يَنْتَهُوْا
اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ
مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَّيُحْصَرُ

پسینہ انکا اور جب اٹھاویں گے سر اتریں گے انکے بالوں سے قطرے مانند دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہوں پس نہ ہوگا کوئی کافر کہ پاوے ہوا دم عیسےٰ کی سے مگر کہ مرجاویگا اور دم انکا پہنچے گا جہاں تک کہ پہنچے گی نگاہ انکی پس ڈھونڈیں گے عیسیٰ دجال کو یہاں تک کہ پا دینگے اسکو دروازہ لد پر قتل کرینگے اسکو پھر آویگی عیسےٰ کے پاس ایک قوم کو بچایا ہوگا انکو اللہ نے دجال کے شر سے پس پہنچیں گے عیسےٰ انکے موہوں سے گرد و غبار اور خبر دینگے انکو مراتب انکے کی کہ پاوینگے بہشت میں درحالیکہ عیسےٰ اسی طرح سے ہونگے ناگہاں وحی بھیجے گا اللہ تعالیٰ طرف عیسےٰ کے کہ تحقیق نکالے ہیں نے کتنے ایک بندے اپنے نہیں طاقت کسی کو انسے لڑنے کی پس جمع کر میرے بندوں کو طرف کوہ طور کے اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑینگے پس گذرینگے پہلے انکے اوپر تالاب طبریہ کے پس پی جاویں گے جو کچھ اسمیں ہوگا پانی اور گذرے گی جماعت انکی کہ پیچھے آویگی ان سے پس کہیں گے وہ کہ تحقیق تھا اس میں کبھی پانی پھر چلیں گے یہاں تک کہ پہنچیں گے طرف جبل خمر کے اور وہ پہاڑ ہے بیت المقدس میں پس کہیں گے یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہم نے ان شخصوں کو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں پس پھینکیں گے تیر اپنے طرف آسمان کے پس پھیریگا اللہ تعالیٰ انپر تیر انکے لتھڑے خون میں اور روکے جاوینگے

اس کو یہودیوں نے سولی دیا یہ مضمون اگرچہ انجیل کے چار مشہور نسخوں میں نہیں ہے لیکن نصاریٰ نے ان میں تحریف کی ہے اور برنباس کی انجیل میں یہ مضمون اسی طرح موجود ہے جیسے قرآن مجید میں ہے حافظ ابن کثیر نے کہا ہمارے زمانہ میں ایک سفید منارہ پایا گیا سنہ سات سو اکتالیس میں اور یہ آپ کی نبوت کی ایک بڑی نشانی ہے ۱۲ از جاجیہ سلہ دروازہ لد پر لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے، سلہ اوپر تالاب طبریہ کے آخر تک اور ایک تالاب کا پانی خالی کر دینا کچھ قیاس سے بعید نہیں ہے جب لاکھوں ہزاروں آدمی ان کے ساتھ ہوں اس کے سوا قیامت کے قریب کی نشانیاں ایسی ہیں کہ اس میں اکثر باتیں اس زمانہ کی عادت اور رسم کے خلاف ہیں یاجوج ماجوج کی کثرت بھی اسی قبیل سے ہے اور ممکن ہے قیامت کے قریب تک ان کی یہ کثرت ہو جاوے بہرحال اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلعم خوب جانتا ہے اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث میں منقول ہوا اس کو مان لیویں اور خاموش رہیں اور شیطان کے وساوس سے استغفار کرتے رہیں اور قیاسی اور اٹکل پچو ڈھکوسلے قرآن و حدیث میں ہرگز نہ کریں ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ

نبی اللہ کےؑ اور یاران کے یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک انکے کے بہتر سو دیناروں سے واسطے ایک تمہارے کے آج کے دن پس دعا کریں گے نبی اللہ کے عیسےٰ اور یاران کے پس بھیجے گا اللہ تع ان پر کیڑے انکی گردنوں میں پس ہو جاویں گے مردہ مانند مرنے ایک جان کے پھر اتریں گے پیغمبر خدا عیسےٰ اور اتریں گے یار انکے طرف زمین کے پس نہیں پاویں گے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اسکو چربی اور بدبو ان کی نے پس دعا کریں گے نبی خدا کے عیسیٰ اور یاران کے طرف اللہ پس بھیجے گا اللہ جانور پرندکہ گردنیں انکی مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہونگی پس اٹھاویں گے وہ جانور ان کو اور پھینک دیں گے انکو جہاں چاہا ہے اللہ نے اور ایک روایت میں ہے کہ ڈالیں گے جانور انکو نہبل میں اور جلادیں گے مسلمان انکی کمانوں سے اور انکے تیروں سے اور انکے ترکشوں سے سات برس پھر بھیجے گا اللہ تع ایک بڑا مینہ کہ نہیں چھپائیگا کسی چیز کو اس مینہ سے گھر مٹی اور پتھر کا اور نہ گھر صوف کا پس دھو ڈالے گا مینہ زمین کو یہانتک کہ کر دیگا اسکو مانند آئینہ کے صاف پھر کہا جائیگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھر لا برکت اپنی پس اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک

ؑ نبی اللہ کے اور ان کے یار، یعنی کوہ طور پر، ؒ مانند اونٹ بختی کے ہونگے یعنی اونٹوں کے برابر پرند آویں گے بختی ایک قسم کا اونٹ ہوتا ہے بہت بڑا، ؔ نہبل میں الخ یہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں بعضوں نے کہا مشرق کی طرف ایک مقام ہے اکثر لوگوں کو اس زمانہ میں یہ شبہہ ہوتا ہے کہ جب یاجوج ماجوج اس کثرت سے ہیں کہ ساری دنیا والوں کو مار ڈالیں گے اور تالاب کے تالاب پانی پی کر خالی کر دینگے تو اب یہ کروڑوں عربوں لوگ کس قطعے پر رہتے ہیں زمین کو تو اس زمانہ میں سیاحوں نے اور جغرافیہ والوں نے خوب چھان ڈالا ہے اور کوئی ایسا بڑا قطعہ ان کی نظر سے باقی نہیں رہا جس میں اس قدر خلقت رہتی ہو البتہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا پہاڑ یا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اس میں اتنی مخلوق کہاں سما سکتی ہے اور یہ اعتراض بیشک ضعیف الایمان کے دل میں وسوسے ڈال دیتا ہے لیکن جو اللہ تع کی قدرت کو سمجھے ہوئے ہیں انکے نزدیک یہ بات کچھ بعید نہیں ہے اور جغرافیہ والوں کا تو یہ حال ہے کہ کئی ہزار برس تک انکو امریکہ کے ملک پر اطلاع نہ تھی جو وسعت میں اس براعظم میں قریب قریب ہے یہانتک کہ کولمبس نے پانسو برس ہوئے اس زمین کو پایا اور دریافت کیا اسوقت سے سلسلے نقشے جو لگے حکیموں نے قائم کئے تھے بدل گئے اور بجائے ربع مسکون کے نصف مسکون کہنا صحیح ہوا اسی طرح ممکن ہے کہ زمین کے ان قطعات میں قطب شمالی سے قریب ہیں یاجوج اور ماجوج رہتے ہوں اور بوجہ سردی اور تاریکی کے آدمی انکے ملک تک نہ جا سکتے ہوں ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ
الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ
مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۲۹ :- وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ
فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ
بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ

اتار سے اور سایہ پکڑیں گے اسکے چھلکے میں اور برکت دی جائیگی دودھ میں یہاں تک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کے آدمیوں میں سے اور ایک گائے دودھ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیوں میں سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کرے گی تھوڑی سی جماعت کو آدمیوں میں سے پس ایسے چین و وسعت میں ہونگے ناگہاں بھیجے گا اللہ تع ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ انکو نیچے بغلوں انکی کے پس قبض کریگی وہ[1] روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی اور باقی رہیں گے شریر لوگ مختلط ہونگے زمین میں مانند اختلاط گدھوں[2] کے آپس میں پس ان پر قائم ہوگی قیامت[3] (مسلم) مگر روایت دوسری کہ وہ قول آپ کا ہے تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین، (ترمذی)

۵۱۲۹ :- اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا دجال پس متوجہ ہوگا اسکی طرف مسلمانوں میں سے پس ملیں گے سپاہی دجال کے سپاہیوں سے پس کہیں گے وہ مرد مسلمان سے کہ کہاں جانے کا قصد رکھتا ہے تو پس کہے گا[4] قصد رکھتا ہوں میں طرف اس شخص کے کہ نکلا ہے[5] فرمایا آپ نے پس کہیں گے تابع دجال کے آیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے[6] رب پر پس کہے گا[7] وہ نہیں ہے[8] بیچ صفات پروردگار ہمارے کے پوشیدگی پس کہیں گے وہ مار ڈالو اس شخص کو پس کہے گا بعض انکا بعض سے کہ کیا

---

[1] قبض کرے گی وہ الخ اور ہر مسلمان کی قبض ارواح کی طرف مجاز ہے کیونکہ حقیقت میں قابض الارواح ملک الموت ہیں بحکم خدا تعالیٰ اور اپنے محل میں معلوم ہو چکا ہے کہ مومن و مسلم دونوں ایک ہی ہیں جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلم ہے وہ مومن ہے مگر علماء نے جو فرق رکھا ہے وہ یہ ہے کہ تصدیق قلبی کے اعتبار سے آدمی کو مومن کہتے ہیں اور با اعتبار انقیاد ظاہر کے مسلم اس اعتبار سے ہر مومن مسلمان ہے اور یہاں مقصود تاکید اور تعمیم ہے، [2] مانند اختلاط گدھوں کے آپس میں۔ اور بعضوں نے کہا مراد جماع کرنا مردوں کا ہے عورتوں سے علانیہ بے لحاظی و بے حیائی کے ساتھ لوگوں کے سامنے جیسے کہ گدھوں کی عادت ہے، [3] پس ان پر قائم ہوگی قیامت، یعنی نہ اسکے غیر پر اور باب لا تقوم الساعۃ کی پہلی حدیث میں بروایت انس انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک اللہ تع کا کہنا موقوف نہ ہوگا، [4] پس کہے گا، یعنی وہ مرد، [5] کہ نکلا ہے، یعنی دجال، [6] ہمارے رب پر الخ مراد رکھیں گے رب سے دجال کی بسبب مال و جاہ اسکے کے، [7] پس کہے گا، یعنی وہ مرد مسلمان، [8] نہیں الخ یعنی ہمارے مالک کے رب ہونے کی دلیلیں ظاہر ہیں ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِيْ قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسَبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا

نہیں منع کیا تم کو تمہارے رب نے اس سے کہ مارو کسی کو بے حکم اسکے پس جائیں گے اس شخص کو طرف دجال کے پس جب دیکھے گا دجال کو وہ مومن کہے گا اے لوگو! یہ وہی دجال ہے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے پس حکم کریگا دجال اس کے چت لٹانے کا پس لٹا دیا جاویگا وہ پس کہے گا دجال پکڑو اسکو اور سر توڑو اسکا پس فراخ کی جائے گی پیٹھ اس کی اور پیٹ اس کا بسبب مارنے کے فرمایا آپ نے پس کہے گا دجال کیا نہیں ایمان لاتا تو مجھ پر فرمایا آپ نے پس کہے گا مومن تو ہے مسیح جھوٹا فرمایا آپ نے پس حکم کیا جائے گا اسکے دو ٹکڑے کرنے کا پس چیرا جائے گا آری سے سر کی طرف سے یہانتک کہ دو ٹکڑے کیا جائیگا درمیان دونوں پاؤں کے فرمایا آپ نے پھر چلے گا دجال درمیان دو ٹکڑوں کے پھر کہے گا دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس اٹھ کھڑا ہو گا پھر کہے گا دجال اسکو کیا ایمان لاتا ہے تو مجھ پر پس کہے گا وہ مومن اے لوگو تحقیق یہ دجال نہیں کر سکے گا ساتھ کسی کے لوگوں میں سے کچھ کہ کیا ساتھ میرے فرمایا آپ نے پس پکڑے گا اس کو دجال تاکہ ذبح کرے اس کو پس تانبا کر دی جائے گی وہ جگہ کہ درمیان اسکی گردن کے ہے اس ہڈی تک کہ درمیان سینہ اور کندھے اسکے ہے پس نہیں راہ پاسکے گا دجال اس کے قتل کی فرمایا پس پکڑے گا دجال دونوں ہاتھ اس شخص کے اور دونوں پاؤں اسکے پس پھینک دے گا اسکو پس گمان کرینگے لوگ کہ پھینکا اس کو مگر طرف آگ کے

سلہ پس سیدھا اٹھ کر کھڑا ہوا ہوگا قاضی نے کہا یہ حدیثیں اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال کو بھیج کر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا اسی طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کا جلانا اور مینہ کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اسکے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیئت سے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اسکو عاجز کر دیگا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور وہ معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کریگا حالانکہ اسکا دعویٰ جو کریگا اسکی صورت حال سے غلط ہوگا کس لئے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہونگی اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا ہوا کافر کا لفظ مٹانے سے اور اس کی تابع طماع لوگ ہی ہوں گے یا ڈرپوک اور جن لوگوں کو خدا توفیق دیگا وہ کبھی اسکے فریب میں نہ آئیں گے اور یہ شخص جس کو دجال ماریگا پھر جلا دے گا ایسے ہی موافق لوگوں میں سے ہوگا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۳۰:۔ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۳۱:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۳۲:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ

اور نہیں پھینکا گیا مگر جنت میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں سے از روئے شہادت کے نزدیک پروردگار عالموں کے (مسلم)

۵۲۳۰:۔ اور ام شریک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھاگیں لوگ دجال سے یہاں تک کہ پہنچیں گے پہاڑوں پر کہا ام شریک نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ! پس کہاں ہوں گے عرب؟[۲] فرمایا آپ نے عرب تھوڑے ہوں گے، روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۳۱:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کریں گے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ ان پر سیاہ چادریں ہوں گی[۳] (مسلم)

۵۲۳۲:۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے گا دجال[۴] حالانکہ حرام ہوگا اس پر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اترے گا بعض زمین شور کہ قریب مدینہ کے ہے پس نکلے گا طرف اس کی ایک شخص حالانکہ وہ بہترین لوگوں کا ہوگا یا کہا جملہ بہترین لوگوں کا پس کہے گا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ یہ شخص بہت بڑا ہوگا الخ یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے، ۲؎ پس کہاں ہوں گے عرب الخ اس دن یعنے کہاں ہوں گے عرب کہ کام ان کا جہاد کرنا ہے راہ خدا میں اور دفع کرنا شر فتنہ کا دین سے، ۳؎ ان پر سیاہ چادریں ہوں گی الخ طیلسان ایک کپڑا ہے جو عرب میں معروف ہے اور بعض علماء نے اس حدیث سے طیلسان کے پہننے کی کراہت پر استدلال کیا ہے اور حق یہ ہے کہ طیلسان کا سر پر اوڑھنا سنت ہے اگرچہ طیلسان کا اوڑھنا ایک وقت میں کسی قوم کا شعار ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا پہننا ثابت ہے اور جنہوں نے طیلسان پہننا مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور صحابہؓ نے بحکم ضرورت اس کو پہنا ہے مگر یہ ان کا جواب درست نہیں ہے اور جمہور کے نزدیک مطلقاً سنت ہے اس کا پہننا جائز ہے اور احادیث اور آثار سے اس کا پہننا ثابت ہوتا ہے اور طیالسہ طاؤ کی زبر اور لام کی زیر سے جمع ہے طیلسان کی اور اصفہان ساتھ زیر ہمزہ اور راء کی زیر سے اور فاء کی بھی زبر سے ایک شہر کا نام ہے ایران کے شہروں سے، ۴؎ آوے گا دجال، یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں متوجہ ہوگا طرف مدینہ مطہرہ کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۲۲۳ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۲۲۴ :- وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۲۲۵ :- وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

نے وصف دجال اس کے کی پس کہے گا دجال[1] خبر دو مجھ کو اگر قتل کروں میں اس کو پھر زندہ کروں میں اسکو کیا شک کرو گے تم میری شان میں[2] پس کہیں گے لوگ نہیں شک کریں گے ہم[3] پس قتل کرے گا دجال اس کو پھر زندہ کرے گا اس کو پس کہے گا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تھا میں پہلا اس سے تیرے حق میں زیادہ تر ذی بصیرت یقین کے اپنے سے جیسا کہ آج ہوں پس چاہے گا دجال کہ قتل کرے اسکو پس نہیں قابو پائے گا اسپر (بخاری مسلم)

۵۲۲۳ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آئے گا مسیح دجال جانب مشرق سے درحالیکہ قصد اسکا مدینہ مطہرہ میں آنیکا ہوگا یہانتک کہ اترے گا پیچھے کوہ[4] احد کے پھر پھیر دینگے فرشتے[5] منہ اسکا طرف ولایت شام کے اور وہاں ہلاک ہوگا (بخاری مسلم)

۵۲۲۴ :- اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ[6] کے اس دن سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے ، (بخاری)

۵۲۲۵ :- اور فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہ کہا فاطمہؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو کہ پکارتا تھا[7] آؤ نماز کو درحالیکہ وہ جمع کرنے والی ہے پس نکلی میں طرف مسجد کے پس نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول اللہ کے پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت

---

[1] پس کہے گا دجال، یعنی ان سے جو اس کے گرد ہونگے، [2] میری شان میں، یعنے میرے خدا ہونے میں، [3] شک نہیں کرینگے ہم یہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرویدہ اور اسکے تابعدار ہونگے، [4] احد نیکی کوس ہی سے ہے، [5] پھیر دیں گے، یعنی بعد وقوع قضیہ شخص مذکور کے، [6] مدینہ کے اس دن سات دروازے ہونگے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال کے زمانہ میں مدینہ کا حصار ہوگا یہ حدیث بھی پوری ہوئی مدینہ کا حصار بتایا گیا آپ کی وفات کے صدہا برس بعد اسکے کل چھ دروازے تھے کئی سال سے ساتواں دروازہ بھی تیار ہوگیا ہے اب مدینہ منورہ کے سات دروازے ہیں اور سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ یہ جو لوگوں کی زبان زد ہورہا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نہیں اترتے اس کی کچھ اصل نہیں ہے کہ طبرانی نے نقل کیا کہ جو ایماندار طہارت پر مرتا ہے اسکے مرنے پر حضرت جبرئیلؑ حاضر ہوتے ہیں اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ حضرتؐ نے فرمایا دجال مدینہ پر سے گزرے گا تو وہ عظیم مخلوق کو دیکھے گا اور پوچھے گا تو کون ہے وہ کہیں گے میں جبرئیل ہوں مجھ کو اللہ عزوجل نے بھیجا ہے تاکہ میں تم کو اسکے رسول کے حرم میں داخل ہونے سے ہٹا دوں، [7] آؤ نماز کو یہ کلمہ واسطے طلب و ترغیب نماز کے کہا کرتے ہیں تاکہ لوگ آئیں اور جمع ہوں جیسے کسوف اور خسوف کے واسطے آپ کے زمانہ مبارک میں کہتے تھے ❁

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ
كُلُّ اِنْسَانٍ مُّصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّىْ
وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَانِ الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا
فَجَآءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِىْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِىْ
اَنَّهٗ رَكِبَ فِىْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَّخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ
شَهْرًا فِى الْبَحْرِ فَرَفَعُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِىْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا
الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ
قَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ
بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا
حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ

صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر اس حالت میں کہ وہ[1] ہنستے تھے پس فرمایا چاہیئے کہ لازم پکڑے[2] ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیوں جمع کیا میں نے تم کو عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا تحقیق میں نے قسم اللہ کی نہیں جمع کیا تم کو واسطے خوشی کے اور نہ واسطے ڈر سنانے کے ولیکن جمع کیا ہے تم کو اس لیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجھ سے ایک خبر کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ خبر دیتا تھا میں تم کو ساتھ اس مسیح دجال سے خبر دی مجھ کو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی میں ساتھ تیس شخصوں کے لخم اور جذام[1] سے پس بازی[2] کی ساتھ ان کشتی کے سواروں کے موج نے ایک مہینہ بھر دریا میں پس نزدیک لے گئے کشتی کو طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے پلوار[3] میں پس داخل ہوئے جزیرہ[4] میں پس ملاں سے ایک چارپایہ بالوں والا کہ بہت تھے بال نہیں[5] جانتے تھے لوگ آگا اس کا پیچھا اس کے سے بسبب کثرت بالوں کے کہا انہوں نے وائے ہے تجھ کو کون[6] ہے تو کہا اس نے میں ہوں جاسوس[7] چلو تم طرف اس شخص کے کہ دیر میں ہے اس لئے کہ وہ طرف سننے خبروں تمہاری کے بہت[8] شوق رکھتا ہے کہا تمیم داری نے جب ذکر کیا اس نے ہمارے لئے ایک شخص کا ڈر ہے ہم اس جانور سے کہ ہو شیطان کہا تمیم داری نے پس چلے ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوئے دیر میں پس ناگہاں اس بزرگ تر ہے آدمیوں کا کہ

[1] لخم اور جذام سے الخ یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں اور لخم لام کی زبر اور خاد معجمہ کی جزم سے ہے اور جذام جیم کی پیش اور ذال معجمہ سے، [2] پس بازی کی الخ یعنی ہوا مخالف تھی اور بشدت امواج سے بعلہ مارا مارا پھرتا رہا، [3] پلوار میں، یعنے ہوڑی میں جو جہاز کے ساتھ رہتے ہیں کنارے پر جانے کے لئے، [4] جزیرہ میں ابن ماجہ کی روایت میں ہے آخر ہوا انکو ایک جزیرہ کی طرف لے گئی جس کو وہ نہیں پہچانتے تھے، [5] نہیں جانتے تھے لوگ آگا اس کا پیچھا اس کے سے، یعنی بالوں کے ہجوم سے اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا، [6] وائے ہے تجھ کو کون ہے تو یعنے ڈر گئے اور ڈر کر یہ کلمہ کہا یہ محاورہ ہے نئی چیز دیکھ کر ایسا کہتے ہیں انکو معلوم نہ تھا وہ اس بات کا جواب بھی دیگا بلکہ اس کو جانور سمجھتے تھے، [7] میں ہوں جاسوس الخ یعنی دجال کا، [8] بہت شوق رکھتا ہے الخ یعنے تم سے خبریں پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ

دیکھا ہو ہم نے [1] یعنی بڑا وہ بے خلقت کے اور خوب مضبوط بندھا ہوا جکڑے ہوئے ہاتھ اسکے طرف اس کی گردن کے درمیان اسکے گھٹنوں کے ٹخنوں تک ساتھ لوہے کے کہا ہم نے وائے تجھ کو کون ہے کہا اسنے تحقیق قدرت پائی تم نے[2] میری خبر پر پس خبر دو مجھ کو کون ہو تم کہا انہوں نے ہم آدمی ہیں عرب سے کہ سوار ہوئے ہم کشتی دریائی میں طوفان میں ڈالا ہم کو دریا نے مہینہ بھر پس داخل ہوئے ہم اس جزیرہ میں پس ملا ہم سے ایک جانور بالوں والا پس کہا اس نے میں ہوں جاسوس جاؤ طرف اسکے کہ دیر میں ہے[3] پس آئے ہم طرف تیری جلدی پس کہا اس شخص نے خبر دو مجھ کو کھجور کے درختوں بیسان[4] کی سے آیا میوہ لاتی ہیں کہا ہم نے ہاں کہا اس نے آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور کے نزدیک ہے کہ نہ لاویں کہا اسنے خبر دو مجھ کو بحیرہ طبریہ سے آیا ہے اس میں پانی کہا ہم نے وہ بہت پانی رکھتا ہے کہا تحقیق پانی اسکا نزدیک ہے کہ جاتا رہے کہا اسنے کہ خبر دو مجھ کو چشمہ زغر[5] کے سے آیا ہے اس چشمہ میں پانی اور آیا کھیتی کرتے اہل اسکے ساتھ پانی چشمہ کے کہا ہم نے ہاں وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور اہل اس کے زراعت کرتے ہیں اس کے پانی سے کہا اس نے خبر دو مجھ کو نبی امیوں[6] کے سے کیا کیا ہم نے تحقیق وہ نکلے ہیں مکہ سے اور ہجرت کی اس نے طرف یثرب[7] کے کہا اس نے کیا لڑے ہیں ان سے عرب کہا ہم نے ہاں

[1] کہ دیکھا ہو ہم نے یعنی اس سے پہلے اتنا بڑا قد آور آدمی نہیں دیکھا، [2] تحقیق قدرت الخ یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا پہلے اپنی خبر بیان کرو تم کون لوگ ہو، [3] کہ دیر میں ہے یعنی اس مندر میں، [4] بیسان کے سے عمان اور بیسان دو گاؤں ہیں شام میں ان کے درمیان کھجور کا باغ ہے، [5] چشمہ زغر کے سے زغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زغر حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی جا کر اتری تھیں وہاں پانی کا ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے، [6] نبی امیوں کے سے الخ یعنی عرب کے سے یہ طعن کے طور پر کہا کہ آپ خاص عرب ہی کے نبی ہیں جیسے کہ گمان کرتے تھے بعض یہود اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دجال نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا (یعنی نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی بوجہ شرک اور بت پرستی کے) لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا اب عرب کے لوگ ایک مذہب ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین (اسلام) بھی ایک ہی ہے، [7] طرف یثرب کے یعنی مدینہ کے اور یثرب مدینہ کا پہلا نام ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کیا کیا معاملہ کیا انہوں نے عرب سے پس خبر دی ہم نے اسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئے ان پر کہ نزدیک ہیں انکی عرب میں سے اور اطاعت کی انہوں نے انکی کہا سنے آگاہ ہو جاؤ تحقیق یہ بہتر ہے[۱] انکے لئے یعنے اطاعت کریں اسکی اور تحقیق میں خبر دیتا ہوں تم کو کہ میں دجال ہوں اور تحقیق میں قریب ہے کہ اذن دیا جائے مجھ کو نکلنے کا بیچ نکلوں میں پھر سیر کروں زمین میں پس نہ چھوڑوں میں کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤں اس میں چالیس رات میں[۲] سوائے مکہ اور مدینہ کے حرام کئے گئے وہ دونوں مجھ پر جب ارادہ کرونگا میں یہ کہ داخل ہوؤں میں ان دونوں میں سے سامنے آئیگا میرے فرشتہ کہ اسکے ہاتھ میں تلوار ہوگی ننگی روکے گی مجھ کو اس سے اور تحقیق اوپر ہر راہ کے ان ہر ایک سے فرشتے ہیں کہ نگہبانی کرتے ہیں اسکی فرمایا رسول اللہ[۳] نے اس حال میں کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ مراد رکھتے تھے آپ مدینہ آگاہ ہو آیا تھا میں خبر دیتا ہوں تم کو پس کہا لوگوں نے ہاں آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریا شام کے ہے یا دریا یمن کے ہے نہ بلکہ جانب مشرق سے نکلے گا وہ اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف مشرق کے (مسلم)

---

[۱] یہ بہتر ہے ان کے لئے یعنے اطاعت آپ اور جملہ ان یطیعوہ ذلک کا بیان ہے اور اس میں آپ کی فضیلت اس نے اقرار کیا از راہ اضطرار کے اور اس لئے کہ اس کو اس وقت کفر کے ظاہر کرنے اور اسلام کے انکار کرنے کی کچھ غرض نہ تھی، [۲] سوائے مکہ اور مدینہ کے ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مجھے خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اس کی جس نے ہاتھ میں میری جان ہے، [۳] تحقیق دجال الخ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اس وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اسی واسطے تین بار اسی مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس حدیث کے سوا دوسری حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آوے گا اور طبرستان شام کے پاس ہے معلوم ہوا کہ دجال بالفعل موجود ہے اور قیدی ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلے گا اور حضرت عیسےٰ کے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ تو بڑا دجال ہے قیامت کے قریب نکلے گا اور اس کا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اس سے پہلے بھی بہت دجال ہوئے ہیں اس امت میں جنہوں نے لوگوں کو کفر کا دیا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا ہمارے زمانہ میں قادیان ضلع گورداسپور میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود اور مہدی موعود بتلاتا ہے اور معجزات کا صاف صاف انکار کرتا ہے اور قرآن مجید کی ایسی تاویل کرتا ہے جو تحریف سے بھی بدتر ہے خدا تعالےٰ اس کی شر سے مسلمانوں کو بچائے اور راہ راست پر قائم رکھے ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۳۶ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِیْ اللَّیْلَۃَ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَہٗ لِمَّۃٌ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَہَا فَہِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُّتَّکِئًا عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا ھٰذَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ کَاَشْبَہِ مَنْ رَاَیْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا یَدَیْہِ عَلٰی مَنْکِبَیْ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا ھٰذَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فِی الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِیْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَہًا ابْنُ قَطَنٍ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا فِیْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فِیْ بَابِ قِصَّۃِ ابْنِ صَیَّادٍ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۲۳۷ :۔ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فِیْ حَدِیْثِ تَمِیْمِ نِ الدَّارِیِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا

۵۲۳۶ :۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئیں آج کی رات نزدیک کعبہ کے پس دیکھا میں نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر اس چیز کے کہ تو دیکھتا ہے گندم گون مردوں میں سے واسطے انکے بال ہیں نزدیک گردن کے مانند بہتر اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا بالوں مذکورہ سے تحقیق کنگھی کی ہے اس نے انکو پس ان بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اس حال میں کہ تکیہ کئے ہوئے ہے اوپر مونڈھوں کے دو شخص طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا پس پوچھا میں نے یہ کون ہے کہا انہوں نے یہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آپنے پھر ناگہاں میں گزرا ایک شخص مڑے ہوئے بالوں والے پر کہ بہت مڑے ہیں بال کانا ہے داہنی آنکھ سے گویا کہ آنکھ اسکی انگور ہے پھولا ہوا بہت مشابہ ان لوگوں میں سے کہ دیکھے ہیں میں نے ساتھ ابن قطن کے اس حال میں کہ رکھے ہوئے ہے دونوں ہاتھ اپنے دو شخصوں کے دونوں مونڈھوں پر طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا[1] پس پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ شخص کہا لوگوں نے یہ مسیح دجال ہے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آپنے دجال کے حق میں کہ وہ شخص ہے سرخ جسم مڑے ہیں بال اسکے سر کے کانا ہے داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگوں میں ساتھ اسکے از روئے مشابہت کے ابن قطن ہے اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ برابر سکا یہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ باب ملاحم کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ برابر سکا۔

دوسری فصل

۵۲۳۷ :۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے

---

[1] طواف کرتا ہے الخ یہ مقام ہے آنحضرت کی اور کعبہ سے مراد دونوں مقام میں دین اسلام ہے عیسٰی علیہ السلام کے طواف سے گرد اسلام کے یہ مراد ہے کہ وہ دین اسلام کی اصلاح کے واسطے اسکے گرد گھوم رہے ہیں اور دجال کے طواف سے گرد اسلام کی یہ غرض ہے کہ وہ دین اسلام کی تخریب کے درپے ہوگا حضرت عیسٰی کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انہوں نے گھر نہیں بنایا اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور انکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسٰی اور دجال قیامت کے قریب آئینگے حضرت نے ان دونوں مسیحوں کی نشانیاں بتلائیں کہ مسلمان پہچان لیں دھوکہ نہ کھائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا
رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوْا فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ
أَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

۵۲۳۸ ۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوْا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ
أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ
بِأَعْوَرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

۵۲۳۹ ۔ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے پس ناگہاں میں گزرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اس نے
بیچ حدیث تمیم داری کے کہا فاطمہ نے کہا تمیم داری نے پس ناگہاں میں گزرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے بندھا ہوا ہے
میں ہوں جاسوسی کرنے والی جا طرف اس محل کے کہ دیکھتا ہے تو پس آیا میں اس میں پس ناگہاں ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندھا ہوا ہے
زنجیروں میں کودتا ہے درمیان آسمان اور زمین کے پس کہا میں نے کون ہے تو کہا میں دجال ہوں، (ابوداؤد)
۵۲۳۸ ۔ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق میں نے بیان کیا تم سے حال
دجال کا یہاں تک کہ ڈرا میں یہ کہ نہ سمجھو تم تحقیق مسیح دجال پست قد ہے پھڈا ہے مڑے ہوئے بال کا کانا مٹا ہوا آنکھ کا نہیں ہے آنکھ اسکی
پھولی ہوئی اور نہ اندر دھنسی ہوئی پس اگر مشتبہ ہو تم پر پس جان لو کہ پروردگار نہیں ہے کانا، (ابوداؤد)
۵۲۳۹ ۔ اور ابو عبیدہ بیٹے جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

لہ بیچ حدیث تمیم داری کے الخ کہ ساتھ روایت مسلم کے گذری یعنی بجائے خلفقیم وابتہ اہلب کے ابوداؤد میں فاطمہ بنت عمیس سے یوں مروی ہے، کہ
جاسوسی کرنے والی الخ کہ خبریں پہنچاتی ہوں دجال کو حدیث فاطمہ کی گذشتہ حدیث کے خلاف نہیں جس میں جساسہ پر دابہ کا اطلاق کیا ہے کیونکہ لفظ دابہ
لغوی معنے کے لحاظ سے شامل ہے عورت کو بھی ممکن ہے کہ جساسہ جن ہو کبھی چارپایہ ہو کر نظر آیا اور کبھی عورت ہو کر واللہ اعلم اور مسلم کی روایت گذشتہ میں
جساسہ کے ساتھ بات چیت کرنے والی جماعت مذکور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بات چیت کرنے والا جساسہ کے ساتھ تمیم ہی تھا تو اس
سے دونوں حدیثوں میں کچھ منافات لازم نہیں آتی کیونکہ ممکن ہے کہ بات چیت کرنیوالی ساری جماعت ہو اور چونکہ تمیم بھی ان میں کے ایک تھے اس
لئے سوال کی نسبت تمیم داری کی طرف کرتا جاتا ہے یا سائل صرف تمیم ہی ہو مگر سوال کی نسبت سب کی طرف کر دے کیونکہ جب ایک شخص جماعت
میں سے کچھ کام کرتا ہے اور سب کے صلاح و مشورے سے کام کرتا ہے تو کام سب کام کی طرف منسوب آتا ہے، سلہ دجال پست قد ہے الخ
اور تمیم کی حدیث میں گزرا کہ ویسا بڑا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور دجال کے بارے میں کیونکہ وہ ایک ساحر شخص ہوگا جو جادو کے زور سے
طرح طرح کے ظلم دکھلائے گا تو کیا تعجب ہے کہ کبھی وہ اپنی داہنی آنکھ کا کانا ہونا دکھلاوے کبھی بائیں آنکھ کا کبھی لمبا قد کبھی پست قد کبھی موٹا
کبھی متوسط کبھی آنکھ پھولی ہوئی کبھی برابر لیکن جو خدا نہ ہونے کی نشانیاں اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھ دیں ان کو اپنے سے دور نہ کر سکے گا
جیسے کانا ہونا آنکھ میں پھلی ہونا پیشانی پر کافر لکھا ہونا اور اس حدیث میں اس تقریر کا صاف بیان ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پھر اگر اس کا امر تم پر مشتبہ ہو جائے تو وہ کانا تو ضرور ہی رہے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

٥٢٤٠:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٥٢٤١:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

٥٢٤٢:۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ

تحقیق شان یہ ہے کہ گزرا کوئی نبی بعد نوحؑ کے مگر تحقیق شاید کہ نزدیک ہو پائے اسکو کہ ڈرایا ہے اس نبی نے دجال سے اپنی قوم کو اور تحقیق میں ڈراتا ہوں تم کو اس سے پس بیان کیا آپ نے حال دجال کا واسطے ہمارے فرمایا آپ نے بعض ان لوگوں میں سے دیکھا ہے[1] مجھ کو یا سنا ہے انہوں نے کلام میرا کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے ہونگے دل ہمارے اسدن کہ پائیں گے ہم اسکو فرمایا جیسے کہ ہیں دل ہمارے آجکے دن یا

۵۲۴۰ ۔ اور حضرت عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ نقل کی ابو بکر صدیقؓ سے کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے گا ایک زمین سے کہ مشرق میں ہے کہا جاتا ہے اسکو خراسان ساتھ ہونگی اسکے کتنی قومیں گویا چہرے انکے سپر ہیں تہ بتہ پھیلی ہوئی۔ (ترمذی)

۵۲۴۱ ۔ اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اس سے[2] پس قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص البتہ آئے گا دجال کے پاس اور گمان رکھتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس متابعت کریگا[3] وہ دجال کی بسبب ان چیزوں کے بھیجا جائے گا دجال ساتھ ان چیزوں کے کہ موجب اشتباہ کے ہوں گے۔ (ابو داؤد)

۵۲۴۲ ۔ اور اسما بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ اسماؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے گا دجال زمین میں[4] چالیس برس برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جل جانے تنکے

---

[1] دیکھا ہے مجھ کو الخ احتمال ہے کہ اس سے جن مسلمان مراد ہوں وہ دجال کے وقت تک زندہ رہیں یا خضر مراد ہوں یا یہ مطلب ہو جس نے میرا کلام سنا خواہ بواسطہ ہی سنا ہو تو تمام وہ مسلمان مراد ہو سکتے ہیں جو آپ کی حدیث سنتے ہیں، [2] کہ دور رہے اس سے اس لئے کہ وہ نزدیک رہتا اسکے نزدیک رہنے سے اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنے اور مت جھکو ظالموں کی طرف پھر لگے گی تم کو آگ، [3] پس متابعت کریگا وہ دجال کی یعنے ایمان لائے گا اسپر [4] چالیس برس اور نواسؓ کی حدیث میں گزرا کہ وہ چالیس دن تک رہے گا اور دونوں کا تخالف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ نواسؓ کی حدیث میں دونوں کا طول مذکور کیا ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن چالیس سال کے ہوئے اور اس حدیث میں دونوں کا قصہ مذکور ہے کہ ایک برس ایک ماہ کا اور ممکن ہے پہلی حدیث میں وہ دن مراد ہوں جن میں وہ دنیا کا دورہ کریگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اس حدیث میں اس سے پہلے کے دن مراد ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعْفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۲۴۳ ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۲۴۴ ۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهِ اَنَّهُ يَأْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ نَحْوَ اِبِلِهِ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَاَعْظَمِهِ اَسْنِمَةً قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ وَمَاتَ اَبُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ

آگ کے ہیں، (روایت کی یہ شرح السنہ میں)

۵۲۴۳ ۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کریں گے دجال کی میری[1] امت میں سے ستر ہزار کہ ان پر ہوں گی سیاہ چادریں (روایت کی بغوی نے شرح السنۃ میں)

۵۲۴۴ ۔ اور اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس[2] ہونگے ایک برس ہوگا کہ باز رکھے گا آسمان اس سال تہائی[3] اپنا اور باز رکھے گی زمین[4] تہائی روئیدگی اپنی اور دوسرے سال روکے گا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھے گا آسمان تمام مینہ اپنا[5] اور زمین تمام روئیدگی اپنی پس نہیں باقی رہے گا صاحب[6] کھر کا اور نہ صاحب دانت کا وحشی چارپاؤں میں سے مگر کہ ہلاک ہو جائیں گے اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا ہے یہ کہ وہ آئے گا ایک اعرابی[7] کے پاس پس کہے گا اسکو کہ خبر دے مجھ کو کہ اگر جلا دوں میں تیرے لئے اونٹوں کو کیا جانے گا تو کہ میں تیرا رب ہوں پس کہے گا کیوں نہیں پس صورت[8] بنا کر لائے گا دجال واسطے گنوار کے مانند اس کے اونٹوں کے بہت ہی ہوتے انکے زردے تھنوں کے اور بہت بڑے ہوتے انکے زردے کوہان کے فرمایا آپ نے اور آئے گا دجال ایک شخص کے پاس کہ مر گیا ہوگا بھائی اسکا اور مر گیا ہوگا باپ اس کا پس کہے گا دجال خبر دے مجھ کو اگر زندہ کروں میں تیرے لئے تیرے ماں باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں جانے گا کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہے گا وہ مقرر پس صورت بنائے گا واسطے اسکے انکے شیاطین کے مانند اسکے باپ کی اور مانند اسکے بھائی کی کہا اسماء نے پھر تشریف لے گئے

[1] میری امت سے مراد امت سے امت دعوت ہے کیونکہ پہلی ایک حدیث میں گزرا کہ یہ اصفہان کے یہود ہونگے، [2] تین برس ہونگے، یعنی مختلف بیچ جاتے رہے برکت کے، [3] تہائی اپنا، یعنی بہ نسبت مقادر کے، [4] اور باز رکھے گی الخ اگرچہ پانی دی جائے گی غیر مینہ کے، [5] تمام مینہ اپنا، یعنی پس قحط پڑے گا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانے اور بوقتے دجال کے ساتھ ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں، [6] کھر کا یعنی گائیں اور بکریاں اور ہرن اور دانتدان کے، [7] ایک اعرابی کے پاس کہ وہ علم نہ رکھتا ہوگا، [8] صورت بنا کر لائے گا یعنی شیطانوں کو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَّ أَبَاكَ وَ أَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَمْثُلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَ أَبِيْهِ وَنَحْوَ أَخِيْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيْجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيْفَتِي عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ رَوَاهُ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۴۵ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام کے لئے پھر تشریف لائے اور صحابہؓ فکر و غم میں تھے بسبب خبر دینے آپ کے حال دجال کے کہا اسماء نے پس پکڑیں آپ نے دونوں طرفیںؓ دروازے کی پس فرمایا آپ نے کیا حال ہے تیرا اے اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکال ڈالے آپ نے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آپ نے اگر نکلے دجال اور میں زندہ ہوں پس میں دفع کرونگا اس کو ورنہ پس تحقیق رب میراؓ خلیفہ میرا ہے ہر مومن پر پس کہا میں نے یا رسول اللہ خدا کی قسم تحقیق ہم البتہ گوندتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اس کی یہاں تک کہ بھوک لگ جاتی ہے ہم کو پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اس دنؓ فرمایا کفایت کریگی ان کو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والوں کو برکت تسبیح و تقدیس کے روایت کی یہ عہ

تیسری فصل

۵۲۴۵ : حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ دونوں طرفیں دروازے کے یہ معنی ہیں لحمتی الباب لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور زبر حاء کے تمام مشکوٰۃ اور مصابیح کے نسخوں میں اسی طرح ہے بمعنے جانب کے ذکر کیا ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور لغت کی اور کتابوں میں اس کے یہ معنے مذکور نہیں ہیں اور طیبی نے کہا کہ صواب بلحمتی الباب ہے ساتھ جیم کی جگہ حاء کے اور ساتھ فاء کے جگہ جیم کے بمعنے بازو دروازے کے میں کہتا ہوں جب تمام نسخے لحمتی الباب کے لفظ پر متفق ہیں تو اب توجیہ ضروری ہے اور وہ یہ کہ قاموس میں لحمتہ کے معنے گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس تجرید کی جائے اور کہا جائے کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑے دروازے کے ہیں جیسے کواڑ کہ مل جاتے ہیں اور جدا ہو جاتے پس یہ توجیہ اولیٰ ہے اور روایت کتاب کو خطا قرار دینے سے، ؎ خلیفہ میرا ہے ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا ان کا، ؎ کہ بھوک لگ جاتی ہے ہم کو یعنی بسبب دیر لگنے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سے بایں حد ہے، ؎ اس دن یعنی بیچ وقت قحط اور منحصر ہوتے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اس کی کے، ؎ وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والوں کو یعنے تسبیح اور تہلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہر مسلمان کو دجال کے فتنے سے بچائے آنحضرت صلعم ہر نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے، عہ اور بعد لفظ رواہ کے یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور پھر کسی نے لاحق کیا ہے احمد اور ابوداؤد الطیالسی ۔۔۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۴۶ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

سے حال دجال کا بہت اس قدر کہ میں نے پوچھا ان سے اور تحقیق آپ نے فرمایا مجھ کو نہیں ضرر کرے گا دجال تجھ کو کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ تحقیق اس کے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا اور نہر ہوگی پانی کی فرمایا آپؐ نے دجال بہت ذلیل ہے[1] اللہ کے نزدیک اس سے، (بخاری، مسلم)

۵۲۴۶ :۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلے گا دجال اوپر گدھے سفید کے درمیان دونوں کانوں اس گدھے کے درازی ستر بام کی ہوگی[2] بیہقی کتاب البعث والنشور۔

---

[1] بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے کہ پیدا کرے اس کے ہاتھ پر ما نندان امور کے حقیقۃً بلکہ جو باتیں وہ دکھلائے گا وہ نظر بندی کی قسم سے ہوں گی اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود نہ ہوگا اور وہ اس سے مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا۔

[2] ستر بام ہوگی، یعنے درازی دونوں ہاتھوں کی ÷ ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۴۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ

بیان ہے بیچ قصہ ابن صیادؓ کے

پہلی فصل

۵۲۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق عمر بن خطابؓ گئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جماعت کے اصحاب آنحضرت کے سے طرف ابن صیاد کے یہاں تک کہ پایا اسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کے بیچ محل[1] بنی مغالہ کے اور تحقیق پہنچا تھا ابن صیاد ان دنوں بلوغ کو پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہاں تک کہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے طرف آپ کے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر امیوں[2] کے ہو۔ پھر کہا ابن صیاد نے آپ سے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بھینچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو پھر فرمایا آپ نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اس[3] کے پیغمبروں پر پھر فرمایا آپ نے واسطے ابن صیاد کے کیا دیکھتا ہے تو بولا آتا ہے میرے پاس سچا اور جھوٹا فرمایا رسول اللہ نے کہ مشتبہ کیا گیا تجھ پر

[1] ابن صیاد کے الخ نووی نے کہا ابن صیاد یا صائد اس کا نام صاف ہے علماء نے کہا اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں ایک دجال تھا علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے آپ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں سو اس سے آپ کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ شاید دجال ہو، [2] بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے، [3] پیغمبر امیوں کے ہو الخ بعض یہود کا یہی اعتقاد تھا کہ وہ حضرتؐ کی رسالت کے منکر نہ تھے لیکن خاص عرب کا نبی جانتے تھے پس یہ کہنا ان کا تناقض تھا کیونکہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب حضرت نے دعوت نبوت عام کی تو تخصیص ساتھ عرب کے باطل ہوئی [4] پس بھینچا یہ ترجمہ ہے لفظ رصہ کا اور نووی نے کہا ہمارے بلاد کے اکثر نسخوں میں فرفضہ فاء اور ضاد معجمہ سے ہے یعنی چھوڑ دیا اسکو اور ترک کیا سوال و جواب کا، [5] اور اسکے پیغمبروں پر اور تو اسمیں سے نہیں ہے تو میں تجھ کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور آپ نے اسکو قتل نہیں کیا کیونکہ وہ لڑکا تھا اور لڑکوں کے مارنے سے آپ کو روکا گیا اور یہود ان دنوں میں مستامن تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَخَبَأَ لَہٗ یَوْمَ تَأْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ
مُّبِیْنٍ فَقَالَ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَأْذَنُ لِیْ فِیْہِ
اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ
یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِیْ فِیْھَا ابْنُ صَیَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَھُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ وَ
ابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَّہٗ فِیْھَا زَمْزَمَۃٌ فَرَأَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَیْ صَافُ وَھُوَ
اسْمُہٗ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاھَی ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْہُ

امر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل میں چھپایا میں نے تیرے لئے ایک اسم پوشیدہ حالانکہ چھپائی آپ نے اسکے لئے یہ آیت جس دن لائے گا آسمان دھواں ظاہر پس کہا اس نے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے پس فرمایا آپ نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا[1] اپنے قدر سے کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا اذن دیتے ہیں آپ مجھ کو بیچ ابن صیاد کے کہ ماروں گردن اسکی فرمایا رسول اللہ نے اگر ہے[2] ابن صیاد دجال معہود مسلط نہیں کیا جائے گا تو اس پر اور اگر نہیں ہے وہ دجال پس نہیں بھلائی تیرے لئے اسکے قتل میں کہا ابن عمرؓ نے کہ چلے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ آپؐ کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کھجور کے درختوں کا کہ ان میں ابن صیاد تھا پس شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخوں میں حالانکہ آپ فریب[3] دیتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کی کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ آپ کو اور ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لیٹا ہوا ایک چادر میں اس کے لئے تھی اس میں چادر میں غن غن[4] تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ آپ چھپے تھے شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ماں نے اے صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے[5] ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی[6] اس کو ماں اس کی تو ظاہر کرتا ہے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں پس تعریف

۱؎ ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ بھی وہ الٹ پلٹ کر بتلاتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا پس تیرا اتنا ہی مقدر ہے برخلاف پیغمبروں کے کہ ان اللہ تعالیٰ صاف اور پوری بات بتلا دیتا ہے، ۲؎ اگر ہے ابن صیاد، یعنی اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اس کو نہ مار سکے گا اس واسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اس کے دھوکے پر اس کے مارنے میں کیا فائدہ ہے اور آپ نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وجہ سے وہ نابالغ تھا پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا، ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھولنا احوال کا اس شخص کا کہ خوف ہو اس کے مفسدہ کا، ۴؎ غن غن تھی جیسے آواز پوشیدہ جو سمجھ میں نہیں آتی تھی، ۵؎ ٹھہر گیا، یعنی چپ ہو گیا، ۶؎ اگر چھوڑ دیتی ہے الخ یعنی اس کو خبر نہ کرتی ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۴۸۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَعْنِيْ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ

اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق ہے اس کے پھر ذکر کیا حال دجال کا پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تم کو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اس نے اپنی قوم کو اس سے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ولیکن کہتا ہوں میں تم سے دجال کے مقدمہ میں ایک بات کہ نہیں کہی ہے اسکو کسی نبی نے اپنی سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ہے کانا۔ (بخاری مسلم)

۵۲۴۸:۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ابو سعید نے کہا کہ ملاقات کی اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یعنے ابن صیاد سے بیچ بعضے راہوں مدینہ کے پس فرمایا ابن صیاد کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتے ہو کہ میں رسول اللہ ہوں پس کہا اس نے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور اسکے فرشتوں کے اور اسکی کتابوں کے اور اسکے رسول کے کیا دیکھتا ہے تو کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول اللہ نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر فرمایا آپ نے کیا دیکھتا ہے کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو اور ایک جھوٹے کو یا

لہ تو ظاہر کرتا ہے الخ یعنی کچھ اس سے وجود میں آتا ہے جس سے اسکے حال کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے، کہ نہیں کوئی نبی یعنی بعد نوح کے، سہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو، یعنی جن کا زمانہ بہت پہلے تھا، کہ ہوگا کانا، معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول خدا کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو پڑھ لے گا جو اسکے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ تم سے کوئی اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لیگا، ہے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر الخ جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گزرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر بھیجتا ہے فوجیں کہ لوگوں کو فتنے میں ڈالو، لہ دو سچوں کو، یعنے جو لاتے ہیں خبریں سچی، ہے یا دو جھوٹوں کو ایک سچے کو، یہ شک راوی کا ہے کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک ابن صیاد سے ہو اور کہتا ہو کہ وہ دیکھتا ہوں یا یہ اور اسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اسکے کے کہ جزم نہیں رکھتا تھا اور حال اسکا بروجہ انتظام و استقامت کے نہ تھا یا یہ غرض ہو کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتا ہے اور کبھی دو جھوٹے اور ایک سچا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۴۹۔ وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۵۰۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۵۱۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلط کیا گیا ہے[1] کام اس پر پس چھوڑ دو اس کو۔ (مسلم)

۵۲۴۹:- اور ابو سعید سے روایت ہے کہ تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی سفید میدہ خشک کے۔ (مسلم)

۵۲۵۰:- اور نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ملاقات کی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہوں مدینہ کے پس کہی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اسکو پس پھول گیا ابن صیاد یہاں تک کہ بھر دیا کوچہ کو پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور تحقیق پہنچی تھی یہ خبر انکو پس کہا حفصہ رضی اللہ عنہا نے ابن عمر کو کہ رحم کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ کیا چاہا تو نے ابن صیاد سے کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلے گا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کرے گا اس کو۔[2] (مسلم)

۵۲۵۱:- اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کے مکے تک پس کہا ابن صیاد نے مجھ کو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا گمان کرتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں کیا نہیں سنا تو نے[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نہیں پیدا کی جائے گی دجال کی اولاد اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لئے اولاد آیا نہیں فرمایا آپ نے دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں فرمایا ہے آپ نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجھ کو بیچ آخر کلام اپنی کے آگاہ قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اس کا کہاں ہے وہ

---

[1] خلط کیا گیا ہے الخ اسی کو شک ہے اپنے باب میں کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ [2] کرے گا اس کو تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے اس لئے کہ دجال مظہر قہر الٰہی ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ دجال اور شخص ہے اور تمیم صحابی نے اس کو بچشم خود دیکھا اور اس کا قصہ آنحضرت سے کہا جیسے فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں گزرا۔ [3] کیا نہیں سنا تو نے، یعنی اے ابو سعید۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ أُمُّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۵۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيتُهُ قَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۵۳:۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۲۵۴:۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ

اور جانتا ہوں میں اس کے ماں باپ کو کہا ابوسعید نے پس مشتبہ کیا[1] ابن صیاد نے امر مجھ پر کہا ابوسعید نے کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو تیرے لئے باقی دنوں میں کہا ابوسعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو آیا خوش لگتا ہے تجھ کو وہ شخص ہو وے تو کہا ابوسعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کیا جائے مجھ پر تو ناخوش

۵۲۵۲:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ پھولی ہوئی تھی آنکھ اسکی پس کہا میں نے کب سے حال ہوا تیری آنکھ کا جو دیکھتا ہوں کہا نہیں جانتا میں نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہے کہا اگر چاہے خدا تعالیٰ پیدا کرے اس کو تیرے عصا میں کہا ابن عمرؓ نے پس آواز کی ابن صیاد نے مانند سخت آواز گدھے کے کہ سنی ہے میں نے۔ (مسلم)

۵۲۵۳:۔ اور حضرت محمد بن منکدر تابعی سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے جابر بن عبداللہؓ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ کہا ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے کہ قسم کھاتے ہو تم اللہ کی کہا جابرؓ نے کہ سنا ہے عمرؓ سے کہ قسم کھاتے تھے[2] اس پر کہ ابن صیاد دجال ہے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۵۲۵۴:۔ حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ تھے ابن عمرؓ کہتے اللہ کی قسم نہیں شک کرتا میں یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے

---

[1] پس مشتبہ کیا ابن صیاد نے امر مجھ پر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہو لو دی گئے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا کہ میں جانتا ہے مسلمان ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی اس وقت کی آپ نے بتلائیں جب وہ فساد کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا نہ پیشتر کے۔

[2] قسم کھاتا تھا جابرؓ اور عمرؓ اور عبداللہؓ جو ابن صیاد کے دجال ہونے پر قسم کھا لیتے تو صرف غلبہ ظن پر ورنہ حضرت کو ابن صیاد کے بارے میں اشتباہ تھا اس لئے عمرؓ سے فرمایا جب اس نے ابن صیاد کے مارنے کا ارادہ کیا اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اس کو نہ مار سکے گا اور اگر یہ دجال نہیں تو اس کے مارنے میں کیا فائدہ جیسے کہ نہ دا تو معلوم ہوا حضرت بالیقین اس دجال خیال نہ فرماتے تھے ورنہ ایسا نہ فرماتے ✲ ✲ ✲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۵۲۵۵ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۵۶ :۔ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عِلْمًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ

ہے (ابوداؤد اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث و نشور کے)

۵۲۵۵ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ گم کیا ہم نے ابن صیاد کو دن[1] حرہ کے (ابوداؤد)

۵۲۵۶ :۔ اور ابوبکرہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہریں گے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جائے گا واسطے انکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا واسطے انکے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں[2] والا اور کمتر[3] از روئے منفعت کے سوویں گی دونوں آنکھیں اس کی اور نہ سوئے[4] گا دل اس کا پھر بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال ماں باپ اسکے کا پس فرمایا باپ اسکا لمبا ہو[5] گا سبک گوشت گویا کہ ناک[6] اسکی چونچ مرغ کی ہے اور ماں اسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لمبے دونوں ہاتھوں کی پس کہا ابوبکرہؓ نے پس سنا ہم نے ایک لڑکے کو بیچ یہود کے مدینہ میں پس گیا میں اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئے ہم اسکے ماں باپ کے پاس پس ناگہاں وصف رسول خدا کا کہ بیان کیا تھا اسکے ماں باپ کے حق میں موجود ہے پس کہا ہم نے اسکے ماں باپ سے کہ آیا ہے تمہارے لئے کوئی فرزند پس کہا انہوں نے ٹھہرے تھے ہم تیس برس تک نہیں پیدا کیا گیا ہمارے لئے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لئے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں والا اور کم باعتبار منفعت کے سوتی ہیں آنکھیں اسکی اور

[1] دن حرہ کے الخ حرہ کا ذکر کئی بار گزرا کہا شیخ عبدالحق نے اگر اس عبارت سے اس کا ظاہر مراد ہے اور وہ یہ کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہاں گیا تو یہ روایت اس روایت کے متعلق ہوگی جس میں آیا ہے کہ وہ مدینہ میں مرا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور اگر مفہوم اسکا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں ہے، [2] بڑے دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد اضرس سے یہ ہے کہ دانتوں سمیت پیدا ہوگا، [3] اور کمتر ہی از روئے منفعت کے یعنی نہیں ہوگا کوئی لڑکا کمتر اس سے منفعت میں، [4] اور نہیں سوویگا اسکا دل یعنی منقطع ہونگے افکار فاسدہ اس سے وقت سونے کے بسبب کثرت وسواس و پے در پے آتے افکار فاسدہ کے کہ القا کریگا اس کو شیطان جیسے کہ نہیں سوتا تھا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب کثرت افکار صالحہ کے اور بسبب پے در پے آنے الہامات کے، [5] باپ اس کا لمبا ہوگا غرض یہ ہے کہ دجال میں یہ اوصاف ضرور ہونگے اور یہ غرض نہیں کہ جہاں یہ اوصاف ہونگے وہ دجال ہی ہو کیونکہ دنیا میں بہت ایسے اہل بیت ہونگے جہاں یہ سب صفتیں موجود ہونگی، [6] ناک اس کی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اس کی لمبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے :-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْتُمَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

۵۲۵۷ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهٗ طَالِعَةً نَابُهٗ فَأَشْفَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَآذَنَتْهُ أُمُّهٗ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رض فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَأَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهٗ إِنَّمَا صَاحِبُهٗ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنَّهٗ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

نہیں سوتا دل اسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم ان دونوں کے پاس پس ناگہاں وہ لڑکا پڑا تھا دھوپ میں بیچ چادر کے واسطے اسکے تھی آواز پست پس کھولا اپنا پس کہا کیا تم نے کہا ہم نے کہ کیا سنا تو نے جو کچھ کہ کہا ہم نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا، (ترمذی)

۵۲۵۷ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق ایک عورت نے قوم یہود میں سے جنی مدینہ میں ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی تھی آنکھ اسکی نکلی تھیں کچلیاں اسکی پس ڈرے[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کہ ہووہ دجال پس پایا اس کو نیچے چادر کے لیٹا ہوا اس حال میں کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے[2] پس آگاہ کیا اس کو اس کی ماں نے پس کہا اے عبداللہ یہ ابوالقاسم[3] کھڑے ہیں پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اسے اسکو خدا تعالیٰ اگر چھوڑ دیتی اسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا[4] حال اپنا پس ذکر کیا مثل معنی حدیث ابن عمرؓ کے پس کہا عمرؓ بن خطابؓ نے کہ اجازت دیجئے مجھ کو یا رسول اللہ پس قتل کروں میں اس کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے ابن صیاد دجال معہود تو نہیں ہے تو یار اس کا[5] اور نہیں ہے یار اس کا مگر عیسیٰ بیٹا مریم کا اور اگر نہیں ہے وہ دجال تو نہیں پہنچتا تجھ کو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سے پس ہمیشہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ڈرتے ہوئے اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو، (بغوی شرح السنۃ)

---

[1] پس ڈرے الخ پس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دیکھنے کے لئے تا کہ اس کا حال تحقیق کریں، [2] کلام چپکے چپکے کہ سمجھ میں نہ آوے، [3] یہ ابوالقاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں خبردار ہو اور مستعد ہو ان سے کلام کرنے کے لئے، [4] وہ ظاہر کرتا ہے حال اپنا یعنے اگر اس کو ایسا ہی رہنے دیتے اور ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے اس حدیث میں بھی صاف طور پر مذکور ہے کہ آپ اس کو بالجزم دجال خیال نہ کرتے تھے بلکہ اس کے دجال ہونے سے ڈرتے تھے، [5] نہیں ہے تو یار اس کا الخ یعنے نہیں ہے تو قتل کرنے والا اس کا کوئی اس کو نہیں مارے گا عیسیٰ بن مریمؑ کے سوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابن صیاد کا نام عبداللہ تھا اور ابن عمرؓ کی متفق علیہ حدیث گذشتہ سے اس کا نام صاف معلوم ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ ان دونوں میں سے ایک اس کا نام ہو اور دوسری کا اطلاق اس کی ... ابن صیاد پر وصف کے طور پر کیا ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۵۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۵۹: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ

باب ہے بیچ اترنے عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

پہلی فصل

۵۲۵۸: ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ بقائے جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق اتریں گے آسمان سے تم میں بیٹے مریم کے در حالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑیں گے صلیب کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھ دینگے[1] جزیہ اور بہت مال ہوگا یہاں تک کہ نہیں قبول کریگا اس کو کوئی یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے پھر کہتے تھے ابوہریرہؓ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے کہ ایمان[2] لائے گا عیسٰے پر پہلے مرنے ان کے سے پڑھو ساری آیت ۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۵۹: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اتریں گے عیسٰے بیٹے مریم[3] کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھ دینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑی جاویں گی اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری ان پر اور البتہ جاتا رہیگا لوگوں میں کینہ اور بغض اور حسد اور البتہ بلاویں گے عیسٰے لوگوں کو طرف قبول کرنے مال کے پس نہیں قبول کریگا اسکو کوئی

[1] اور رکھ دینگے جزیہ یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے انکو اسلام کا اور نہیں قبول کیا جاویگا ان سے سوائے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے اور بعضوں نے کہا کہ رکھا جاویگا ان سے جزیہ اس لئے کہ نہیں پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ ان سے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے [2] مگر کہ ایمان لائے گا عیسٰے پر الخ اس میں صراحت ہے ابوہریرہؓ کا مذہب یہی ہے کہ ضمیر عیسٰے کی طرف ... ابوہریرہؓ ... حضرت عیسٰے کا اب تک زندہ ہونا اسی آیت سے نکالا ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

۵۲۶۰ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۶۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ ۔

(مسلم) اور بیچ ایک روایت بخاری کے اور مسلم کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کیا ہوگا حال تمہارا کہ جس وقت اتریں گے ابن مریم تمہارے درمیان اور امام تمہارا تم ہی میں سے ہوگا۔[سلہ]

۵۲۶۰ : اور جابر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گی ایک جماعت میری امت میں سے کہ لڑیگی حق پر در حالیکہ غالب ہونگے قیامت تک فرمایا حضرت نے پس اتریں گے عیسیٰ بیٹے مریمؑ کے پس کہے گا امیر امت کا آؤ نماز پڑھاؤ ہم کو پس کہیں گے عیسیٰ اس امیر سے کہ نہیں امامت کرتا میں تحقیق بعض تم میں سے بعضوں پر امیر اور امام ہیں بسبب بزرگی رکھنے خدا تعالیٰ کے اس امت کو (مسلم) اور یہ باب مصابیح میں خالی ہے دوسری فصل سے کہ حسان سے ہے۔

فصل تیسری

۵۲۶۱ : عبداللہ بیٹے عمرو سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتریں گے عیسیٰ بیٹے مریمؑ کے طرف زمین کے پس نکاح کریں گے اور پیدا کی جاویگی اولاد ان کے لئے اور ٹھہریں گے زمین میں پینتالیس سال پھر مریں گے عیسیٰ پس دفن کئے جاویں گے نزدیک میرے بیچ مقبرے میرے کے پس اٹھوں گا میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک مقبرہ میں درمیان ابی بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ کے (ابن جوزی کتاب الوفا میں)

سلہ اور امام تمہارا تم ہی میں سے ہوگا قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت حضرت عیسیٰ آسمان سے نزول فرمائیں گے اور نصرانی دین کو مٹادیں گے اور محمدی دین پر عمل کریں گے اور ہر چند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت میں نصاریٰ سے جزیہ نہ قبول کریں گے تو ان کو قتل کریں گے اور لوگوں کے دلوں سے کپٹ اور دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا۔ سلہ اس امت کو کہ اتنے بڑے پیغمبر روح اللہ مسلمانوں کے امام کی امامت قبول فرمائیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے سبحان اللہ حضرت عیسیٰ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۶۲:۔ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۶۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۶۴:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ اَلْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۶۵:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان ہے بیچ بیان نزدیک ہونے قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اسکی

فصل پہلی

۵۲۶۲:۔ شعبہ سے روایت ہے کہ نقل کی قتادہؓ سے قتادہ نے انسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں[1] کے کہا شعبہ نے سنا میں نے قتادہؓ سے کہ کہتے تھے اپنی وعظ میں مانند زیادتی ایک کی ان دونوں میں سے دوسرے پر پس نہیں جانتا میں کہ قتادہ نے نقل کیا انسؓ سے یا آپ خود کہا اس کو قتادہ۔ (بخاری ومسلم)

۵۲۶۳:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے اپنی رحلت سے مہینہ بھر پوچھتے ہو تم مجھ سے وقت قائم ہونے قیامت کے سے اور نہیں ہے علم اس کا مگر نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں روئے زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا کہ گزرے اس پر سو برس اور زندہ ہو اس دن۔ (مسلم)

۵۲۶۴:۔ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہیں آوینگے[2] سو برس اس حال میں کہ زمین پر کوئی شخص زندہ ہو اس دن۔ (مسلم)

۵۲۶۵:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے کتنے اشخاص اعراب میں سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا کے پاس پوچھتے تھے آنحضرتؐ سے وقت قیامت

---

[1] مانند ان دو انگلیوں کے یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرتؐ کا دین قائم رہے گا تو حضرتؐ میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا اور مطلب یہ ہے کہ جس قدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی ہے شہادت کی انگلی سے مبعوث ہونا میرا بڑا ہوا قیامت سے بھی مانند اسکے ہے کہ میں آگے قیامت سے آیا ہوں اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے۔ [2] یعنے بیچ بیان مراد کے مشابہت دینی بلغت آنحضرتؐ کی سے ساتھ قیام قیامت کے اور دونوں انگلیوں کو۔ [3] نہیں آوینگے یعنے سو برس سے زیادہ اسوقت میں کسی کی عمر نہ ہوگی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۶۶۔ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۶۷۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۶۸۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ آخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

کاہن تھے آنحضرتؐ کو دیکھتے تھے طرف چھوٹے کی ان میں سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پائے گا اس کو بڑھاپا یہاں تک کہ قائم

دوسری فصل

۵۲۶۶۔ مستورد بن شداد سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ بھیجا گیا میں بیچ ابتدا کا قیامت کے پس بڑھا میں قیامت پر جیسے کہ بڑی یہ انگلی پر اور اشارہ کیا طرف دو انگلیوں بیچ کے کہ شہادت کی ہے اور بیچ کی ہے (ترمذی)

۵۲۶۷۔ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ البتہ میں امید رکھتا ہوں کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک پروردگار اپنے کے اس سے کہ تاخیر کرے انکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہے

تیسری فصل

۵۲۶۸۔ حضرت انس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ نے حال اس دنیا کا مانند حال ایک کپڑے کے ہے کہ پھاڑا گیا اول اس کے سے آخر اس کے تک پس رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک دھاگے آخر اس کے میں پس نزدیک ہے وہ دھاگا کہ توڑا جائے (بیہقی شعب الایمان)

مطلب حدیث کا یہ کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بے فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ جانتے تھے کہ میرے بعد بعض جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعویٰ کریں گے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعویٰ کرتا تھا سو ان دونوں حدیثوں سے اسکا دعویٰ غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرتؐ کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر مر چکے ۔ ۱؎ اگر جیتا رہا یہ لڑکا، بڈھا نہ ہوتے پائیگا تم سب مر جاؤ گے تو تمہارے حق میں گویا قیامت آگئی، حمل مشہور ہے اگر اپنی جان نہیں تو گویا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا اور آپ نے تمہاری قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہیں جانتا ہے، ۲؎ آدھا دن یا پانسو برس کا ہے یعنی قربت و مکانت سلامت کی حکم رہے گی اتنی مدت چنانچہ مصداق اس حدیث کا مشہور ہو چکا کہ ستر پانسو برس تک امت اسلام کو وہ قوت اور ظہور حاصل تھا کہ اس کا نظیر معلوم نہیں ہوتا پھر جب سے کہ دولت اسلام بغداد سے ہاتھ تاتار کی جاتی رہی تب سے اگرچہ نام اسلام کا باقی رہا لیکن نہایت غربت کے ساتھ یہاں تک کہ ایک ہزار سال کے ختم ہوتے ساتھ جمہوری بہی عزت اور دولت بھی زائل ہو گئی اور اقطار ارض سے حکومت اسلامی جو کر طوطوائف الملوک برائے نام باقی رہ گئے تھے وہ بھی فنا پذیر ہوتے لگے فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون، ۳؎ حال اس دنیا کا یعنی قتل کے قریب پہنچتے بہی اور قریب مان قیامت میں، ۴؎ کہ توڑا جائے، یعنی دنیا تمام اور کافی ہو،

ہوگی قیامت تمہاری (بخاری و مسلم)

یعنی سعد کی عمر کچھ آدھا دن یعنی پانسو برس (ابوداؤد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۶۹: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۰: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ

بیان ہے بیچ اس کے کہ برپا نہیں ہوگی قیامت مگر بد لوگوں پر

پہلی فصل

۵۲۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ نہ کہا جائے[۲] زمین میں اللہ اللہ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اس پر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ، (مسلم)

۵۲۷۰: اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے، (مسلم)

۵۲۷۱: اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہلیں گی سرین[۳] عورتوں بنی دوس کی گرد ذی الخلصہ کے اور ذوالخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ پوجتے تھے اس کو زمانہ جاہلیت میں، (بخاری ومسلم)

۵۲۷۲: اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں جاتی رہے گی رات اور دن

---

[۱] مگر بد لوگوں پر یعنی نیک سب مرجائیں گے اور بد باقی رہیں گے بس قائم ہوگی قیامت معلوم ہوا کہ جب وجود نیکوں کا دنیا میں موجود ہے قیامت قائم نہیں ہوتی جیسے کہ اوپر گزرا کہ آخر عہد عیسیٰ میں ایک خوشبودار ہوا چلے گی کہ مسلمان سب مرجائیں گے اور بدکار باقی رہ جائیں گے کہ آپس میں گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے پس ان پر قیامت قائم ہوگی، [۲] نہ کہا جائے زمین میں اللہ اللہ یعنی قیامت اسوقت آئے گی جب سب کافر ہو جائیں گے یا یہ مطلب کہ قیامت جب آئے گی جب کوئی آشنا بھی نہ کہے گا گناہ گار بدکار سے ایسے خدا سے تو معلوم ہوا کہ جہان کا باقی رہنا بسبب برکت علماء عاملین اور ذاکرین اور صالحین کے ہے جب انکو جہان سے اٹھا لیا جائیگا جہان نہیں رہے گا، [۳] سرین عورتوں بنی دوس کی الخ دوس ایک قوم کا نام ہے یعنی ابوہریرہ بھی اسی قوم سے ہیں ذوالخلصہ اس قوم کے بت کا نام تھا اسکو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بت کو تڑوا ڈالا اسو آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جائے گی اس بت کو پھر بنا بنائیں گے اور ان کی عورتیں اس کے گرد طواف کریں گی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتُوُفِّیَ کُلُّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ عَلٰی دِیْنِ اٰبَآئِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ عَامًا فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ کَاَنَّہٗ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَیَطْلُبُہٗ فَیُھْلِکُہٗ ثُمَّ یَمْکُثُ فِی النَّاسِ سَبْعَ سِنِیْنَ لَیْسَ بَیْنَ اثْنَیْنِ عَدَاوَۃٌ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ رِیْحًا بَارِدَۃً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْہُ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْہُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَقْبِضَہٗ قَالَ فَیَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ فِیْ خِفَّۃِ الطَّیْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا

یہاں تک کہ پوجے جائیں لات اور عزیٰ پس کہا میں نے یارسول اللہ تحقیق تھی میں البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اسکو سب دینوں پر اگرچہ ناخوش رکھیں اسکو مشرک کہ بات یہ حتی تمام ہونے والی ہے فرمایا حضرتؐ نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا تمام ہونا دین کا ایک مدت تک کہ چاہا ہے خدا تعالیٰ نے پھر بھیجے گا خدا تعالیٰ ایک ہوا خوشبودار پس مارا جائیگا ہر وہ شخص کہ اسکے دل میں ہو مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہیں ہے کچھ نیکی اسمیں پس پھر جائینگے طرف دین[1]

۵۲۷۳۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا دجال پس رہے گا چالیس[2] نہیں جانتا ہوں میں چالیس سے چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس پس بھیجے گا اللہ عیسیٰ بن مریمؑ کو گویا کہ وہ عروہ[3] بن مسعودؓ ہیں پس ڈھونڈیں گے دجال کو پس مار ڈالینگے اسکو پھر ٹھہریں گے عیسیٰ لوگوں میں سات برس اس حال میں کہ نہ ہوگی درمیان دو شخصوں کے دشمنی پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف[4] سے پس نہیں باقی رہے گا روئے زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں مقدار ذرہ کے بھلائی سے ہے یا ایمان سے مگر کہ نکال لے گی وہ ہوا روح اسکی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے کیا ہوگا اندر پہاڑ کے تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اس پہاڑ میں اس شخص پر یہاں تک کہ قبض کریگی روح اسکی کہا پس باقی رہیں گے بدترین لوگ[5] بیچ ہلکی پرندوں اور گرانی درندوں کے نہ جانیں گے وہ نیک بات کو اور

[1] پس پھر جائیں گے طرف دین باپوں اپنے کے الخ باب کی حدیثیں سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے کہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا قیامت کے دن تک تو وہ اسکے مخالف نہیں کیونکہ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ گروہ قائم رہیگا یہاں تک کہ یہ ہوا اسکو تمام کر دیگی پھر قیامت قائم ہوگی [2] نہیں جانتا میں الخ یہ عبداللہ بن عمر کا قول ہے، [3] وہ عروہ بن مسعود ہیں یعنی صورت میں، [4] شام کی طرف سے دوسری حدیث میں ہے کہ وہ ہوا یمن کی طرف سے چلے گی اسکا جواب یہ ہے کہ اسوقت دو ہوائیں چلیں گی ایک یمن کی طرف سے، [5] بیچ ہلکی پرندوں کے اور گرانی درندوں کے کی طرح یعنی چڑیوں کی طرح جلد باز اور بیوقوف ہونگے اور درندوں کی طرح بداخلاق کہا ملا علی قاری اور شیخ نے فسق اور فساد اور فقدان شہوات نفسانیہ میں ایسے سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی میں ایسے گراں جیسے درندے اسمیں اشارہ ہے اس طرف کہ وہ علم و حلم سے خالی ہونگے اور ان پر سنت رازی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَحْيُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ فَيُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ۔

نہ انکار کریں گے نا مشروع سے پس صورت پکڑ کر آئے گا واسطے انکے شیطان پس کہے گا کیا نہیں شرم کرتے تم پس کہیں گے کیا حکم کرتا ہے تو ہم کو پس حکم کریگا ان کو بت پوجنے کا اور حال یہ کہ وہ اس حالت میں بکثرت ہوگا رزق ان کا اچھی ہوگی معیشت ان کی پھر پھونکا جائے گا صور میں پس نہیں سنے گا آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکائے گا گردن ایک طرف کو اور بلند کرے گا[1] دوسری طرف کو فرمایا حضرتؐ نے پس اول جو سنے گا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا ہوگا حوض اپنے اونٹوں کا پس مرجائے گا وہ شخص اور مرجائیں گے لوگ پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہے پس اگیں گے بسبب اس کے بدن لوگوں کے پھر پھونکا جائے گا صور میں دوبارہ پس ناگہاں وہ لوگ اٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے پھر کہا جائے گا لوگوں کو اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے اور کہا جائے گا فرشتوں کو ٹھہرا رکھو ان لوگوں کو اس لئے کہ پوچھے جائیں گے پس کہا جائے گا کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر آتش دوزخ کا پس کہا جائے گا کہ کتنوں میں سے کتنے پس کہا جائے گا نکالو دوزخ کے لئے ہزار شخص میں سے نو سو ننانوے[2] فرمایا پس یہ وقت وہ دن ہے کہ کردے گا بچوں کو بڈھا اور یہ وہی دن ہے جب پنڈلی[3] کھلے گی (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کہ ابتدا اس کی لا تنقطع الہجرۃ ہے بیچ باب التوبہ کے۔

---

[1] بلند کرے گا دوسری طرف کو الخ یعنی اس کی دہشت سے لوگوں کے دل پھٹ جائیں گے اور جسمی قوت نہ رہے گی اور اثر اس کا گردن میں پیدا ہوگا جیسا کہ دہشت ہوا کرتا ہے کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہے۔ [2] ہزار شخص میں سے نو سو ننانوے یعنی ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا۔ [3] جب پنڈلی کھلے گی، حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتے تھے اس کے ساتھ جائے گی مسلمان کھڑے رہ جائیں گے پروردگار آئے گا جس صورت میں نہ پہچانیں گے فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آئے گا تو ہم پہچان لیں گے فرمائے گا کچھ اس کا نشان جانتے ہو پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان کی موافق اور پنڈلی کھولے گا تو وہ سجدہ کریں گے اور ہم سلف کا مذہب ساق کی نسبت باب الحشر میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۷۴ :- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوْا أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوْا أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

۵۲۷۵ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۷۶ :- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان ہے بیچ پھونکنے صور کے

پہلی فصل

۵۲۷۴ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان[1] دو نفخوں کے چالیس ہیں پوچھا لوگوں نے اے ابوہریرہؓ چالیس دن کہا ابوہریرہؓ نے نہیں جانتا[2] میں کہا لوگوں نے چالیس مہینے کہا نہیں جانتا میں کہا لوگوں نے چالیس برس کہا نہیں جانتا میں پھر اتاریگا اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی پس اگیں گی جیسے کہ اگتا ہے سبزہ فرمایا اور نہیں ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی نہ ہو مگر ایک ہڈی اور نام اسکا عجب[3] الذنب ہے اور اس ہڈی سے ترکیب دیئے جائیں گے تمام اعضا مخلوقات کے دن قیامت کے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کھاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی کہ اس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت میں اور اسی میں ترکیب دیا جائے گا۔

۵۲۷۵ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹھی میں لے گا اللہ تعالیٰ زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹے گا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں بادشاہ زمین کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۷۶ :- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لپیٹے گا اللہ تعالیٰ آسمانوں کو

---

[1] درمیان دونوں نفخوں کے الخ یعنی قیامت میں دو بار صور پھونکا جائیگا اول بار سب مخلوق مر جائے گی دوسری بار جی اٹھے گی۔ [2] نہیں جانتا میں الخ یعنی تعین مجھ کو معلوم نہیں یعنی آنحضرتؐ سے یونہی سنا ہے جیسا کہ تم سے کہا۔ [3] عجب الذنب ہے الخ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم نکلتی ہے آدمی کے بدن میں اسکو ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ہڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اس ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا یہ جو فرمایا کہ ہڈی نہیں گلتی یا تو سب کی نہ گلتی ہو گی یا اسکی باریک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِيْنَ بِشِمَالِهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۷ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى أُصْبُعٍ وَالْأَرْضِيْنَ عَلٰى أُصْبُعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى أُصْبُعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى أُصْبُعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى أُصْبُعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

دن قیامت کے پھر لے گا ان کو اپنے دائیں ہاتھ میں پھر فرمائے گا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے پھر لپیٹے گا زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہے لے گا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے۔ (مسلم)

۵۲۷۷ :۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک عالم یہودیوں میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اے محمد تحقیق اللہ تعالیٰ نگاہ رکھے گا آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور خاک[۲] نمناک کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلائے گا انگلیوں کو اور فرمائے گا میں ہوں بادشاہ میں ہوں خدا پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کرنے کے اس چیز سے کہ کہا اس عالم یہودیوں کے نے واسطے[۳] سچا کرنے اسکے کے پھر پڑھی حضرت[۴] نے یہ آیت اور نہ قدر جانی[۵] اللہ تعالیٰ کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کے اور ساری زمین اسکے قبضہ میں ہوگی

---

[۱] اپنے دائیں ہاتھ میں الخ مسلم کی دوسری حدیث میں ہے وہ مٹھی بند کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور اسکو کھولتے موڑتے لگے اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو ید مذکور ہے اس سے ہاتھ ہی مراد ہے لا غیر اور باطل ہوئی تاویل قدرت کی اس لئے کہ آنحضرتؐ نے مٹھی باندھ کر اصحاب کو دکھا دی اور انکو اس سے کچھ استعجاب جو نہ ہوا تو انکا بھی عقیدہ یہی تھا اور معلوم ہوا جیسے ذات باری موصوف ہے ہاتھوں سے ویسے اسکے مبارک ہاتھ موصوف ہیں قبض و بسط و اخذ سے کہ وارد ہوئی ہے اسکے ساتھ کتاب و سنت اور اسی طرح موصوف ہے اصابع سے چنانچہ حدیث آیندہ میں اس کا صاف بیان ہے، [۲] خاک نمناک کو الخ یعنی پانی کے نیچے کی کو، [۳] واسطے سچا کرنے اسکے کے، یعنی آنحضرتؐ کا تعجب کرنا یہودی کی تکذیب سے نہ تھا بلکہ بسبب اسکے تصدیق اور راستی کو جاننے اسکے کے، [۵] اور نہ قدر جانی الخ یعنی نہ پہچانا اسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیئے اور نہ تعظیم کی اس کی جیسے کہ تعظیم کرنی چاہیئے اور نہ پوجا اس کو جیسا کہ پوجنا چاہیئے اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے ہاتھوں کا ثبوت قرآن و حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنے پر ایمان لائیں اور کیفیت کو خدا کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں بعض متکلمین نے کہا ہے کہ حضرتؐ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لئے تھی کیونکہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے کس لئے کہ عبداللہ بن مسعودؓ بڑے فقیہ اور سمجھ دار صحابیؓ تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وما قدروہ اخیر تک اس لئے کہ جیسے اصبع سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کی اور جو چاہا (باقی بر صفحہ آیندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۷۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۷۹:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۲۸۰:۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغٰى سَمْعَهُ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۸۱:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہوں گے اسکے دائیں ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالیٰ اور بزرگ ہے وہ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اس کو، (بخاری ومسلم)

۵۲۷۸:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھا میں نے رسول اللہ سے مضمون اس آیت کے ہے اس دن کہ تبدیل کی جائے گی زمین سوا اس زمین کے اور آسمان پس کہاں ہوں گے لوگ اس دن فرمایا حضرتؐ نے لوگ اس دن پل صراط پر ہوں گے، (مسلم)

۵۲۷۹:۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند لپیٹے جائیں گے دن قیامت کے، (بخاری)

دوسری فصل

۵۲۸۰:۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر چین سے رہوں میں حالانکہ اسرافیل تحقیق منہ میں لیا ہے اس نے صور کو اور جھکائے ہوئے ہے کان اپنا اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی منتظر ہے کہ کب حکم کیا جائے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپؐ ہم کو فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ (ترمذی)

۵۲۸۱:۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات توقیفی ہیں یعنی جو صفت واسم اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن وحدیث میں ثابت ہیں وہ کہنا چاہیئے اور نہ ثابت ہو وہ نہ کہنا چاہیئے ۲؎ سورج اور چاند لپیٹے جائیں گے الخ جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا اور روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہے تاکہ ان کے پوجنے والے شرمندہ ہوں ان کا زوال اور نقصان دیکھ کر" ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ـ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۲۸۲ :۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرِ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ ـ

۵۲۸۳ :۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَئِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ ـ

۵۲۸۴ :۔ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ نِ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ ـ

کہ پھونکا جائے گا اس میں، (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

تیسری فصل

۵۲۸۲ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر قول اللہ کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے[۵۱] صور ہے کہا اور مراد راجفہ[۵۲] سے نفخہ پہلا ہے اور مراد رادفہ[۵۳] سے نفخہ دوسرا ہے یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کی ۔

۵۲۸۳ :۔ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے[۵۴] کا اور فرمایا کہ دائیں طرف اس کے جبرئیل ہوں گے اور بائیں طرف اس کے میکائیل ۔

۵۲۸۴ :۔ اور ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر زندہ کریگا اللہ تعالیٰ خلق[۵۶] کو اور کیا ہے نشانی[۵۷] اس کی بیچ خلق اس کی کے فرمایا حضرتؐ نے کیا نہیں گزرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط[۵۸] کے پھر گزرتا ہے تو اس جنگل پر اس حال میں کہ لہلہاتا ہے سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا حضرتؐ نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کی ہے اس کی مخلوق میں اسی طرح زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ موتٰی کو، (رزین)

---

۵۰ کہ پھونکا جائے گا، یعنی اسرافیل پھونکیں گے دوبارا اور کہا بعضوں نے کہ صور کا سر گول ہے مانند عرض آسمانوں اور زمینوں کے، ۵۱ کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب پھونکا جائے گا صور میں پس وہ دن سخت ہے کافروں پر، ۵۲ اور مراد راجفہ سے، یعنی آیت یوم ترجف الراجفہ میں کہ زمین و پہاڑ اس سے ہل جائیں گے اور حرکت میں آئیں گے مشتق رجف سے یعنی ہلنے اور لرزے میں پڑنے کے، ۵۳ اور مراد رادفہ سے، یعنی تتبعھا الرادفہ میں نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخے کے پیچھے پیچھے ہوگا مشتق ردف سے یعنی ایک چیز کے پیچھے پیچھے کے، ۵۴ صور پھونکنے والے کا، یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کا اور یہ جو فرمایا کہ اس کے دائیں اور بائیں حضرت جبرئیل اور میکائیل ہونگے یعنی صور پھونکنے کے وقت، ۵۶ خلق کو، یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کے، ۵۷ اور کیا ہے نشانی اس کی کہ اس سے اس پر دلیل پکڑیں، ۵۸ وقت قحط کے کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا،، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْحَشْرِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۲۸۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۲۸۶۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَّتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّؤُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَّالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ

باب ہے حشر کے بیان میں

پہلی فصل

۵۲۸۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کیے جائیں گے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر جو سرخی مائل ہوگی مانند روٹی میدہ کی نہیں ہوگا اس میں نشان واسطے کسی کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۸۶۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اس کو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ میں جیسے کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی بہشتیوں کی پھر آیا ایک شخص قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خدائے مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ مہمانی بہشتیوں کے روز قیامت کے فرمایا حضرتؐ نے ہاں خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا نبی صلعم نے طرف ہماری پھر ہنسے آنحضرتؐ یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں حضرتؐ کی پھر کہا یہودی نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ سالن اہل جنت کے وہ بالام اور نون کہا انھوں نے اور کیا ہے یہ بیل اور مچھلی کھائیں گے

لہ نہیں ہوگا اس میں نشان واسطے کسی کے یعنی کوئی عمارت جیسے محل یا مینار وغیرہ نہ رہے گی، سلہ ہوگی زمین دن قیامت کے ایک روٹی، اس حدیث سے یہی جیسی کی جان نکلتی ہے اور زمین کا طعام ہو جانا کچھ خلاف عقل نہیں ہے بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ پیدا بھی زمین کی مٹی سے عجیب و غریب مزیدار میوے نکلتے ہیں پھر اگر تمام زمین کو تبریں میدہ کر ڈالے تو کیا بعید ہے اور یہ جماعت جو اس روٹی کو کھائیں گے وہ جماعت ہے کہ بے حساب جنت میں جائیں گے اور ستر ہزار کے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے اور احتمال ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ علاوہ مخصوص اور زائدہ کیدا ایک ٹکڑا پیدا ہے ملا ہوا جگر سے اور وہ خوش تر اور گوارا تر ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْكُلُ مِنْ ذَائِدَةِ كَبِدِهِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

٥٢٨٦- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ
النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى
بَعِيْرٍ وَعَشْرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ
حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

٥٢٨٧- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ
قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ
اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ
عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

ان کے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جگر پر بڑھا رہا ہے ستر ہزار آدمی۔ (بخاری، مسلم)

٥٢٨٦- اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کئے جائیں گے[1] لوگ اوپر تین قسموں کے ایک فرقہ رغبت کرنے والا[2] اور دوسرا فرقہ ڈرنے والا[3] حالانکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہوں گے ایک اونٹ پر اور جمع کرے گی[4] باقی لوگوں کو وہ لوگ قیلولہ کرے گی آگ جہاں رات گزاریں گے اور صبح کرے گی آگ ساتھ ان کے جہاں صبح کریں گے وہ اور شام کرے گی ساتھ انکے آگ جہاں شام کریں گے۔ (بخاری، مسلم)

٥٢٨٧- اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق تم جمع کئے جاؤ گے ننگے پاؤں[5] ننگے بدن بے ختنہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہم نے انکو اول پیدائش میں ویسا ہی پھر پیدا کر نکالیں گے ہم وعدہ لازم ہے ہم پر بلا شبہ ہم کرنے والے ہیں اور فرمایا اور اول ان شخصوں کے کہ پہنائے جائیں گے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہیں اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیوں میں سے پکڑے جائیں گے بائیں ہاتھ کی طرف پس کہوں گا میں یہ اصحاب میرے ہیں یہ اصحاب میرے ہیں پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ تحقیق یہ ہمیشہ رہے پھرنے والے اپنی ایڑیوں پر اس وقت کہ جدا ہوا تو ان سے پس کہوں گا میں جیسا کہ کہا بندہ صالح[6] نے اور رہا میں ان پر گواہ جب تک کہ رہا میں درمیان ان کے اس کلمہ تک کہ آخر آیت ہے العزیز الحکیم۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] جمع کئے جائیں گے لوگ یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخر نشانی ہے، [2] رغبت کرنے والا یعنی ثواب کا امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے، [3] دوسرا ڈرنے والا یعنی مسلمان تقصیروار، [4] اور جمع کرے گی باقی لوگوں کو آگ یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں قیامت سے پہلے تمام ملکوں کے زندہ لوگوں کو شام کے ملک میں آگ ہانک لائے گی لیکن مسلمان سوار ہوں گے اور کافر پیادہ۔ اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا، [5] ننگے پاؤں یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو، سواری اور پوشاک پر مرتے ہو، قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہے گا کپڑا نہ بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اٹھیں گے، [6] جیسا کہ کہا بندہ صالح نے، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٢٨٨ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

٥٢٨٩ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

٥٢٩٠ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى

٥٢٨٨ - اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جائیں گے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ کہا میں نے یا رسول اللہؐ کیا مرد اور عورت سب دیکھے گا بعض انکا طرف بعض کے پس فرمایا حضرتؐ نے اے عائشہ کام اس میں سخت تر ہے[1] اس سے کہ نگاہ کریں بعضے بعضوں کو۔ (بخاری، مسلم)

٥٢٨٩ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جائیگا[2] کافر اپنے منہ پر دن قیامت کے فرمایا حضرتؐ نے کیا نہیں ہے یہ کہ جس نے چلایا اسکو دونوں پاؤں پر دنیا میں قادر ہے سکے چلانے پر منہ کے بل دن قیامت

٥٢٩٠ - اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ کہا ملاقات کریں گے ابراہیمؑ اپنے باپ آزر سے دن قیامت کے اس حال میں کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی[3] ہو گی اور غبار ہو گا پس کہیں گے اس کو ابراہیمؑ کیا نہیں کہا تھا میں نے تجھ کو کہ نافرمانی نہ کر میری[4] پس کہے گا ابراہیمؑ سے باپ ان کا پس آج کے دن[5] نافرمانی نہ کروں گا تمہاری پس کہیں گے ابراہیمؑ اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھ سے کہ نہ رسوا کریگا مجھ کو اس دن کہ اٹھائے جائیں گے لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر ہو گی میرے باپ کی رسوائی سے کہ بہت دور ہے اللہ کی رحمت پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق میں نے حرام کی ہے بہشت کافروں پر[6] پھر کہا جائیگا

[1] کام اس دن میں سخت تر ہے یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے حواس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے، [2] کیونکر حشر کیا جائیگا دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص نے کہا قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے یہ کس طرح ہوگا اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے پاؤں کو چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے سامنے مشکل چیزیں آسان ہیں [3] آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کے [4] نافرمانی نہ کر میری یعنی اس چیز میں کہ خیر دو دین میں تجھ کو حق تعالیٰ کی طرف سے، [5] پس آج کے دن نافرمانی نہ کرونگا تمہاری یعنی شفاعت کرو میری [6] میں نے حرام کی بہشت کافروں پر یعنی یہ ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت میں جائے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آئے گا سبحان اللہ جس باپ کا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ میں پڑے ۱۲ ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

۵۲۹۱ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِى الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۹۲ - وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنِى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِى الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہے تیرے پاؤں کے نیچے پس ابراہیم اپنے پاؤں کے نیچے پس ناگہاں آذر ہوگا گفتار آلودہ مٹی وگوبر میں پس پکڑے جائیں گے ابراہیم اپنے پاؤں اس کے اور ڈالا جائے گا آگ دوزخ میں۔ (بخاری)

۵۲۹۱ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پسینہ گرائیں گے لوگ دن قیامت کے یہاں تک کہ جائے گا پسینہ ان کا زمین میں ستر گز اور لگام کرے گا عرق ان کا یہاں تک کہ پہنچے گا ان کے کانوں تک۔ (بخاری ، مسلم)

۵۲۹۲ :- اور مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے نزدیک کیا جائیگا آفتاب دن قیامت کے خلق سے یہاں تک کہ ہوگا آفتاب ان سے مقدار ایک کوس[1] کے پس ہوں گے لوگ مقدار اپنے عملوں کے پسینہ میں پس بعضے ان میں سے وہ ہوں گے کہ ہوگا پسینہ[2] ٹخنوں تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ ہوگا عرق ان کے گھٹنوں تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ ہوگا عرق ان کی کمر تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ لگام کرے گا ان کو عرق لگام کرنا اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف سے۔ (مسلم)

---

[1] مقدار ایک کوس کے، بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اسکے اتنی حرارت ہے پھر اگر میل بھر ہو تو اسکے شعاع سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہی ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جائیں گے انکا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح ہونگے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب کے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے باوجود اسکے عطارد پر جو اللہ کی مخلوق ہے وہ وہاں با فراغت رہتی ہے، [2] ہوگا پسینہ ٹخنوں تک الخ اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل انکے بہت اور خوب تریں اور اسی قیاس پر اوروں کو سمجھنا چاہیئے کہ جس کے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اتنا ہی پسینہ زیادہ ہوگا، [3] عرق لگام کرنا یعنی دہانے تک پہنچے گا بلکہ اندر دہانے کے آجائیگا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب عرق مانند پانی کے ہوگا تو یہ کیونکر ہوگا کہ ایک کے تو دہانے تک پہنچے اور دوسرے کے گھٹنے تک یا کمر تک اور ٹخنے تک تو جواب یہ ہے کہ آخرت کے امور کا پورا پورا انکشاف نہیں ہو سکتا اور اللہ نعم ہر ایک انسان کے عرق کو تھام رکھے گا تو نہیں دیکھتا کہ ہر قبر میں دو شخصوں کو دفن کیا جاتا ہے مگر ان میں سے ایک تو عذاب میں گرفتار رہتا ہے اور دوسرا چین میں بلکہ ایک مکان میں مختلف قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں ایک تندرست اور دوسرا بیمار، قالہ ابن الملک، ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٢٩٣ - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٢٩٤ - وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ

٥٢٩٣ :- اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا فرمائیگا اللہ تعالیٰ اے آدم پس کہیں گے آدم حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نکال تو لشکر آگ کو کہیں گے آدم اور کیا ہے مقدار دوزخ کے لشکر کی فرمائیگا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے پس نزدیک اس حکم کے بوڑھا ہو جائے گا خورد سال اور ڈالے گی ہر حاملہ حمل اپنا اور دیکھے گا تو اس حال میں لوگوں کو مست اور نہیں ہوں گے وہ مست ولیکن عذاب خدا تعالیٰ کا سخت ہے کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! اور کونسا ہم میں سے وہ ایک ہوگا فرمایا خوش ہو پس تحقیق تم میں سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار[1] پھر فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے امیدوار ہوں میں کہ ہو تم اے امت چوتھائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہم نے پھر فرمایا حضرتؐ نے امیدوار ہوں میں کہ ہو تم تہائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا ہم نے پس فرمایا کہ امیدوار ہوں یہ کہ ہو تم آدھے[2] اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہم نے فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں تم درمیان لوگوں کے قلت میں مگر مانند بال سیاہ[3] کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے۔ (بخاری و مسلم)

٥٢٩٤ :- اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کھولے گا رب ہمارا پنڈلی اپنی[4]

---

[1] یاجوج ماجوج میں سے ہزار یعنی دوزخ کے بھرنے کے لئے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو۔ [2] آدھے اہل جنت کے، معلوم ہوا کہ آدھے بہشت میں یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی میں اور پیغمبروں کی امتیں ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت ہے اللھم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر کے ٹکڑے کرتا ہے اور پچھلا بعلین بجھاتا ہے ایمان کے دو پہلو خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر ہے کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیئے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے۔ [3] مانند بال سیاہ کے، یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے لئے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کچھ کم نہیں۔ [4] پنڈلی اپنی، سلف کا مذہب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو چیزیں اپنے لئے ثابت کی ہیں وہ سب حق ہیں اور محمول ہیں اپنے ظاہری معانی پر لیکن جیسے خدا کی کنہ اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہیں ویسے ہی ان چیزوں کی حقیقت معلوم نہیں پس ان پر ایمان لانا چاہیئے اور ان کی کیفیت خدا وند کریم کے سپرد کرنا چاہیئے اور تشبیہ سے بچنا چاہیئے یعنی یوں نہ خیال کرے کہ معاذ اللہ خدا کا ہاتھ یا منہ یا آنکھ ہماری طرح ہیں بلکہ جیسے اس کی ذات بے مثل و بے نظیر ہے ویسے ہی اس کی صفات بھی یہی عقیدہ ہے سلف رحمہم اللہ کا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَسْجُدُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۹۵ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

الفصل الثانی

۵۲۹۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۵۲۹۷ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا

پس سجدہ کریگا اس کو ہر مومن مرد اور مومنہ عورت اور نہیں سجدہ کرے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھلانے اور سنانے لوگوں کے پس ارادہ کرے گا کہ سجدہ کرے پس ہو جائے گی پیٹھ اس کی ایک ہڈی بغیر جوڑ کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۲۹۵ - اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ آئے گا ایک شخص بڑا فربہ دن قیامت کے نہیں برابر پر پشہ[1] کے ہوگا نزدیک اللہ کے اور فرمایا حضرت نے پڑھو تم اس آیت کو پس قائم نہیں کریں گے ہم کافروں کے لئے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار۔ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۵۲۹۶ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس دن بیان کریگی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو کہ کیا ہیں خبریں[2] زمین کی کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں زمین کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی اوپر بندہ[3] اور لونڈی کے ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے اس کی پشت پر اس طرح سے کہ کہے گی کیا مجھ پر[4] ایسا اور ایسا فلانے دن فرمایا پس یہ[5] خبریں اس کی ہیں۔ (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۲۹۷ - اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص مرتا ہے مگر کہ پشیمان[6] ہوتا ہے کہا صحابہؓ نے کیا ہے سبب اس کی ندامت کا یا رسول اللہ! فرمایا اگر ہے نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ زیادہ

---

[1] نہیں برابر پر پشہ کے ہوگا، معلوم ہوا کہ دنیا میں بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں۔ [2] کیا ہیں خبریں زمین کی کہ بیان کرے گی ان کو، [3] اوپر بندہ اور لونڈی الخ یعنی مرد و زن کے، [4] کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی اطاعت کی یا معصیت کی، [5] یہ الخ یعنی شہادتیں یا مذکورات، [6] مگر کہ پشیمان ہوتا ہے، یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائیوں پر پہلے فوت ہونے کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا ذَاكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۲۹۸ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ،

۵۲۹۹ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ،

۵۳۰۰ - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی نیکی اور اگر ہے بدکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ نہ باز رکھا اپنے نفس کو برائی سے ۔ (ترمذی)

۵۲۹۸ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائے جائیں گے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ چلیں گے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کے بل چلیں گے کہا گیا یا رسول اللہ! اور کس طرح سے چلیں گے منہ کے بل فرمایا تحقیق جس[1] ذات نے چلایا ان کو پاؤں کے بل وہ قادر ہے اوپر ان کے چلانے کے موہوں کے بل آگاہ ہو تحقیق وہ بچیں گے ساتھ اپنے موہوں کے ہر بلندی اور کانٹے سے ۔ (ترمذی)

۵۲۹۹ :- اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہیئے[2] کہ پڑھے سورۂ اذا الشمس کورت اور سورۂ اذا السماء انفطرت اور سورہ اذا السماء انشقت (احمد، ترمذی)

تیسری فصل

۵۳۰۰ :- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق سچے اور سچے کیے گئے صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ان کو

[1] تحقیق جس ذات نے چلایا ، یعنی جس نے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکلیں آسان ہیں اور اس حدیث کے جو آخر میں فرمایا کانٹے سے یعنی اور مانند اس کے کیسے قسم موذیات سے یعنی منہ ان کے بجائے ہاتھ اور پاؤں کے ہو جائیں گے جیسے کہ ہاتھ اور پاؤں سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اس کی سے بچتے ہیں ویسے ہی اپنے موہوں سے کریں گے اور منہ ان کے پاؤں کا کام دیں گے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا میں سجدہ نہ کیا اور گردن اطاعت اور فرمانبرداری کی نہ رکھی اللہ تعالیٰ نے ان کو خراب اور سرنگوں کیا ، [2] پس چاہیئے کہ الخ اس لئے کہ ان سورتوں میں احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑھنے والا اگر حضور دل سے ان کو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتے ہیں کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہے ، ❖ ❖ ❖

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنِي اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ،

کہ تحقیق لوگ اٹھائے[1] جائیں گے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانے والے پہننے والے اور ایک قسم کھینچیں گے ان کو فرشتے زمین پر منہ کے بل اور جمع کریں گے ان کو طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ چلیں گے اور دوڑیں گے اور ڈالے گا اللہ تعالیٰ آفت سواریوں پر پس نہیں باقی رہے گی سواری یہاں تک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اس کے لیے باغ دے گا اس کو بدلے میں اونٹ کے اور باوجود اس کے قدرت نہیں پائے گا اس پر (نسائی)

www.kitabosunnat.com

لہ اٹھائے جانا الخ یہ وہی حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا پر ہوگا اور سب سے آخری نشانی ہے اور سیاق حدیث اور اس کا لانا اسباب میں خود دلالت کرتا ہے کہ اس سے حشر قیامت مراد ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ان الرجل یکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہے کہ حشر قیامت کا نہیں ہے اور اسی طرح قول آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طاعمین کاسین ظاہر ہے اس میں طیبی رح نے بھی کہا کہ یہ حشر نہیں ہے بلکہ وہ حشر ہے جو قیامت کی علامت ہے جیسے باب کے فصل کی تیسری حدیث میں گزر چکا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اسباب میں استطرادی ہے انتہی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۰۱ :- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۰۲ :- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۰۳ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

بیان ہے حساب اور قصاص اور میزان کا

پہلی فصل

۱-۵۳ :- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی کہ حساب کیا جائے دن قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا کہا میں نے کیا نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس قریب ہے کہ حساب کیا جائیگا وہ شخص حساب آسان پس فرمایا آپؐ نے نہیں ہے یہ مگر نرا بیان کرنا[1] ولیکن جو کوئی کہ کدوکاوش کیا جائے[2] حساب میں ہلاک ہو جائے گا۔ (بخاری مسلم)

۲-۵۳ :- اور عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں تم میں سے کوئی مگر کہ کلام کرے گا اس سے رب اسکا اس طرح کہ نہ ہوگا[3] درمیان اسکے اور درمیان پروردگار اسکے ترجمان اور نہ پردہ کہ چھپائے بندہ کو پس دیکھے گا بندہ داہنے طرف اپنے پس نہ دیکھے گا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے اپنے عمل سے اور دیکھے گا بائیں طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے اور دیکھے گا آگے اپنے پس نہ دیکھے گا مگر آگ سامنے منہ اپنے کے پس بچو آگ سے

۳-۵۳ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا

---

[1] مگر نرا بیان کرنا الخ یعنی یہ تو نیکوں کو صرف انکے اعمال نامے دکھلائے جائیں گے ان سے کچھ پوچھا نہ جائیگا۔ [2] کدوکاوش کیا جائے الخ یعنی یوں کہا جائے بتلا تا کام کیوں کیا تھا اور فلاں تاکیوں نہ کیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا بندہ کا بال بال گنہگار ہے کیا طاقت ہے کہ جواب دہی کر سکے اور حساب کے رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا کی یاد سے غافل نہ رہے اے مالک ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر برائیوں سے سیاہ ہو رہا ہے سوائے تیرے فضل اور کرم کے ٹھکانا کہاں ہوگا۔ [3] نہ ہوگا الخ یعنی بے پردہ بلا واسطہ خدا سے کلام کریگا اور داہنے ہاتھ نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر آنحضرتؐ نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنے خدا کی راہ میں صدقہ دینا اگرچہ تھوڑا ہی ہو معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ
کَذَا؟ فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ قَدْ ھَلَکَ قَالَ
سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکُفَّارُ وَ
الْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِھِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللہِ
عَلَی الظّٰلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۳۰۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ
یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَّھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۵۳۰۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ
بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْاَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ

مومن کو پس[1] رکھے گا اس پر کنارہ اپنا اور ڈھانکے گا اسکو پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ مومن کو کیا پہچانتا ہے تو فلانا گناہ پس کہے گا مومن ہاں اے پروردگار میرے یہاں تک کہ اقرار کرائے گا اس سے ساتھ اسکے گناہوں کے[2] اور گمان کریگا مومن اپنے دل میں کہ ہلاک ہوا فرمائیگا اللہ تعالیٰ ڈھانکا میں نے ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور میں بخشوں گا انکو تیرے لئے آج کے دن پس دیا جائیگا مومن نامہ اپنی نیکیوں کا اور واسطے پر کافر اور منافق پس پکارا جائیگا ان کو اوپر خلائق کے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالموں پر۔ (بخاری مسلم)

۵۳۰۴:۔ اور ابو موسےٰ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان[3] کے یہودی کو یا نصرانی کو پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہے آگ دوزخ سے۔ (مسلم)

۵۳۰۵:۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے لائے جائیں گے حضرت نوحؑ دن قیامت کے پس کہا جائیگا انکو کیا[4] پہنچائے تم نے امت کو پس کہیں گے ہاں پہنچا دیئے تھے میں نے اے رب میرے پھر پوچھی جائیگی امت[5] انکی کہ کیا پہنچائے تم کو پس کہے گی نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا پس کہا جائیگا نوحؑ کو کہ کون ہیں[6] گواہ تیرے پس کہیں گے نوحؑ گواہ میرے محمدؐ ہیں اور امت انکی پس فرمایا رسول اللہ

---

[1] پس رکھے گا اس پر کنارہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کنف بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جیسے اور صفتیں اور اس پر بھی بلا کیف ایمان لانا چاہیئے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ متکلم ہے اور اسکی کلام میں حروف و صوات ہیں اور مخاطب اسکے کلام پاک کو بلا تکلف سمجھ سکتا ہے اور بغیر حروف و صوات کے ممکن نہیں۔ [2] پہچانتا ہوں ان گناہوں کو۔ [3] ہر مسلمان کے، یعنی مرد ہو یا عورت اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ ہر مکلف کے لئے خواہ مومن ایک جگہ ہے بہشت میں اور دوزخ میں پس جو کوئی کہ ایمان گیا مکان اس کا کہ دوزخ میں تھا تبدیل کیا جائیگا ساتھ مکان اسکے کے کہ بہشت میں تھا اور جو کوئی کہ با ایمان رہ گیا حال برعکس اسکے ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنوں کے ہیں بیچ انکی جگہوں کے کہ دوزخ میں ہیں پس گویا یہ کافر مومنوں کے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے۔ [4] کیا پہنچائی یہ منافی نہیں ہے قول اللہ تعالیٰ کے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اس لئے کہ اجابت اور چیز ہے اور تبلیغ اور چیز ہے۔ [5] امت ان کی، یعنی امت دعوت۔ [6] کون ہیں گواہ تیرے الخ یعنی تبلیغ رسالت پر طلب کرے گا اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے گواہ تبلیغ پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہے واسطے قائل کرنے امت کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٥٣٠٦ – وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَا أُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ إِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٣٠٧ – وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پس لایا جائیگا تمکو پس گواہی دو گے تم کہ نوح نے تحقیق پہنچا دیئے تھے احکام الٰہی امت کو پھر پڑھی رسول اللہ نے یہ آیت اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت افضل تاکہ ہو تم گواہی دینے والے[1] لوگوں پر اور ہو گا پیغمبر خدا صلعم تم پر گواہ۔ (بخاری)

۵۳۰۶۔ اور انس سے روایت ہے کہ تھے ہم پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آپ پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کس چیز سے ہنستا ہوں میں کہا انس نے کہا ہم نے اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا ہنستا ہوں میں بسبب منہ در منہ کلام کرتے بندے کے اپنے رب سے کہے گا بندہ اے پروردگار میرے کیا نہ[2] پناہ دی تو نے مجھ کو ظلم سے فرمایا آپ نے فرمائیگا اللہ تعالیٰ ہاں فرمایا آپ نے پس کہے گا بندہ روا نہیں[3] رکھتا میں اپنے نفس پر اور کچھ سوائے اسکے کہ گواہ ہو مجھ میں سے فرمایا آپ نے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کے دن تجھ پر اور کفایت کرتے ہیں فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندوں کے ہیں گواہ فرمایا آپ نے پس مہر کی جائے گی بندہ کے دہانہ پر پھر فرمایا جائیگا واسطے اعضا بندہ کے کہ بولو فرمایا پس بتلائیں گے چھوڑا سکے کام اسکے پھر چھوڑا جائیگا درمیان بندہ کے اور درمیان کلام اسکی کے فرمایا آپ نے پس کہے گا بندہ دوری ہو تم کو خیر سے پس تمہارے[4] طرف سے جھگڑا تھا میں۔ (مسلم)

۵۳۰۷۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا

---

[1] تاکہ ہو تم گواہی دینے والے الخ اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے، [2] کیا نہ پناہ دی تو نے مجھ کو ظلم سے الخ یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا [3] روا نہیں رکھتا الخ یعنی مجھ پر اس وقت الزام ثابت ہو گا کہ جب میری ذات میں کوئی گواہ ہو تا کہ مقصود کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا اعتماد نہیں اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ اس کی ذات سے اس پر گواہ پیدا کرے کہ اس کی مجال انکار اور گنجائش دم مارنے کی نہ رہے، [4] پس تمہاری طرف سے الخ یعنی ہی بچاتا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر کے دوزخ میں گھسنے ہو اور جواب اعضا کا حذف ہے دلالت کرتا ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ۔۔۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ
فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ
فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ أَيْ فُلْ أَلَمْ
أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ
بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي ثُمَّ
يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ
بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ
هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ
عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَ
ذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ

کیا خلاف کرتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر میں کہ نہ چھپا ابر میں کہا صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا پس کیا نزاع کرتے ہو تم بیچ دیکھنے چاند کے
چودھویں رات میں کہ نہ چھپا ہو ابر میں کہا نہیں فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ بقا ذات میری کا اس کے ہاتھ میں ہے نزاع نہیں کرینگے تم بیچ دیکھنے
پروردگار اپنے کے مگر جیسے[1] نزاع کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب یا چاند کے فرمایا آپ نے پس ملے گا جب اللہ تعالیٰ ایک بندہ سے پس کہے گا
اللہ اس بندہ کو اے فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی میں نے تجھ کو اور کیا نہ تھا میں نے تجھ کو اور کیا نہ دی تھی میں نے تجھ کو بیوی اور کیا نہیں تابعدار کئے میں نے
تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہیں چھوڑا میں نے تجھ کو رئیس قوم کا ہوئے تو اور لے تو چوتھائی بٹائی پس کہیگا بندہ ہاں فرمایا آپ نے پس فرمائے گا
پروردگار آیا پس میں گمان کرتا تھا کہ ملاقات کریگا تو مجھ سے پس کہیگا بندہ کہ نہیں پس فرمائیگا اللہ کہ تحقیق میں بھول بھولا تو مجھ کو ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ
دوسرے بندہ سے پس ذکر کیا حضرت نے[2] مانند اسکی پھر ملے گا اللہ تیسرے بندہ سے پس کہے گا اس سے مانند اسکے جا ئیگا تجھ کو جیسے کہ کہا بندہ اول
نے پس کہے گا وہ اے رب میرے ایمان لایا میں تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبروں پر اور نماز پڑھی میں نے اور روزہ رکھا میں نے اور تصدیق کیا
میں نے اور تعریف کریگا بھلائی کی جس قدر ہو سکے گی پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ یہاں ٹھہر پھر کہا جائیگا اس بندہ کو کہ ابھی پیدا کرتے ہیں ہم گواہ تجھ پر اور
سوچے گا وہ بندہ اپنے دل میں کہ کون شخص گواہی دیگا مجھ پر پس مہر کی جائیگی اسکے منہ پر اور کہا جائیگا اس کی ران کو کہ بول پس بولے گی ران اسکی اور
گوشت اس کا اور ہڈی اس کی ساتھ اس کے عملوں کے اور یہ تاکہ بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور یہ منافق ہوگا اور یہ وہ[3] بندہ ہے

[1] مگر جیسے الخ یہ تشبیہ ہے سورج اور چاند کے دیکھنے کی خدا کے دیکھنے کے ساتھ کیونکہ سورج اور چاند کے خدا کے ساتھ کیونکہ سورج اور
چاند ایک مخلوق ہیں خدا کی اور مخلوق کسی بات میں خالق کی مثل نہیں ہو سکتا اللہ عزوجل نے فرمایا اسکے جوڑ کی کوئی چیز نہیں اور مقصود یہ ہے
کہ خدا کے دیدار میں کسی طرح کا ہجوم معلوم نہ ہوگا، [2] بیچ خطاب حق کے اس بندے سے اور جواب بندے کے اس سے، [3] اور یہ وہ
بندہ ہے الخ اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الٰہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا مگر جن لوگوں کی
قسمت میں نعمت دیدار نہیں وہ اس کے انکار کرتے ہیں اور من حیث النظر بھی یہ امر ثابت ہے کہ رویت موجود کی صحیح ہے مذہب اہل علم
اور جمہور امت کا اثبات رویت الٰہی ہے آخرت میں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ نے انکار کیا اور کہا ہے کہ رویت مستلزم ہے عرض کی حدوث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیَ الْجَنَّةَ فِیْ بَابِ التَّوَکُّلِ بِرِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۰۸: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۳۰۹: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَلَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا یَصِحُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ

خفا ہوا اللہ تعالیٰ اس پر (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہؓ کی کہ بسر اس کا یہ ہے یدخل من امتی باب المتوکل میں (ابن عباسؓ)

دوسری فصل

۵۳۰۸:۔ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھ سے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار نہیں مناقشہ ان کے لئے حساب میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں[1] میرے رب کی لپوں میں سے، (احمد)

۵۳۰۹:۔ اور حسنؓ سے روایت ہے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے جائیں گے قیامت کے تین بار پس لے پروردگار میں توجھگڑا کرنا[2] اور عذر کرنا ہوگا اور لئے پر تیسری بار جو پیش ہونگے پس نزدیک اس کے اڑیں گے نامے اعمال کے ہاتھوں[3] میں پس بعض ان میں سے لینے والے ہونگے اپنے دائیں ہاتھ[4] میں اور بعض ان میں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں[5] ہاتھوں میں (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں اس جہت سے کہ حسن بصری نہیں سنی[6] ہے انہوں نے حدیث ابوہریرہؓ سے اور تحقیق روایت

اور حلول فی المکان کو اور یہ تمسک ان کا فاسد ہے اس لئے کہ ادلہ قائم ہیں اس پر کہ وہ تعالیٰ موجود ہے اور جب تعلق علم کا معلوم سے مستلزم حدوث معلوم نہیں تو تعلق رویت کا کیوں حدوث مرئی کا مستلزم ہوگا، فتح الباری مختصراً، [1] اور تین لپیں الخ پروردگار کی لپ کے مقدار نہیں جانتا ہے یا اللہ مجھ کو بھی ان میں سے کرد ایجو اپنے فضل و کرم سے آمین ثم آمین، [2] جھگڑا کرنا الخ کوئی کہے گا ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے کوئی کہے گا ہم کو ان کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی دکوئی گناہوں کے اقرار کی معذرت کرے گا کہا علی قاری نے پہلی بار میں تو دفع کریں گے اپنے نفسوں سے ملامت اور کہیں گے ہم کو پیغمبروں نے تیرے حکم نہیں پہنچائے اور دوسری بار میں اقرار کریں گے مثلاً ہر ایک کہے گا کہ میں نے سہو اور خطا کی راہ سے یہ کام کیا یا جہالت سے یا امید تھی تیرے معاف کر دینے کی اور مانند اس کے، [3] ہاتھوں الخ یعنی بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے سب مکلفین کے ہاتھوں میں اعمال نامے مل جائیں گے، [4] دائیں ہاتھوں میں وہ اہل سعادت ہوں گے، [5] بائیں ہاتھوں میں، وہ اہل شقاوت ہوں گے پس اس وقت تمام ہو جائے گا قصیہ اور ممتاز ہو جائیں گے اہل ضلالت اہل ہدایت سے" ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسٰى ۔

۵۳۱۰ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۵۳۱۱ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اس حدیث کو بعض محدثین نے انھوں نے نقل کی ابوموسیٰ اشعری سے ،

۵۳۱۰ :۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نکالے گا ایک شخص کو میری امت میں سے روبرو مخلوق کے دن قیامت کے پس کھولے گا اس پر ننانویں طومار ہر طومار مانند درازی بصرہ کے ہو گی پھر فرمائے گا اللہ اس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس ۱ سے کچھ ظلم کیا ہے تجھ پر میرے لکھنے والوں نے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے میرے پروردگار پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ کیا تیرے لئے کچھ عذر ہے کہے گا نہ اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرمائے گا اللہ ہاں تیرے لئے ہمارے ۳ پاس ایک نیکی ہے اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھ پر آج کے دن پھر نکالی جائیگی ایک چھٹی کہ لکھا ہو گا اس میں اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہٗ ورسولہ پھر فرمائے گا اللہ حاضر ہو وزن عمل اپنے پر پس کہے گا اے رب میرے کیا مناسب ہے اس ایک چھٹی کو ساتھ ان سب طوماروں کے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو نہیں ظلم کیا جائیگا فرمایا آپ نے پس رکھے جائیں گے اور چھٹی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری ہو گی وہ چھٹی پس نہیں بھاری آئیگی ساتھ نام خدا تعالیٰ کے کوئی چیز (ترمذی ، ابن ماجہ)

۵۳۱۱ :۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یاد کیا آگ دوزخ کو پس روئیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ نہیں سنی الخ یعنی حدیث کی اسناد منقطع ہے متصل نہیں ہے مگر کہا شیخ جزری نے اپنی تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری رحمہ سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیں ہیں ، ۲ کہ ان طوماروں میں سے ہے ، ۳ ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق تیرے لئے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹائے گی ان تمام گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں ، ۴ نہیں ہے ظلم تجھ پر یعنی ساتھ ناقص کرتے ثواب تیرے اور زیادہ کرنے عذاب کے تجھ پر ، ۵ کہا ہو گا الخ احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہو گا جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور دیا ہو گا جو کہ مقبول ہوا ہو گا اور یہی ظاہر تر ہے ، ۶ وزن عمل اپنے پر ، یا وقت وزن اپنے کے یا آلہ وزن اپنے پر کہ میزان ہے یعنی جس وقت یہ چھٹی ساتھ ننانویں طومار گناہوں کے تولی جائے تو بھی حاضر ہو کہ ظاہر ہو تجھ پر انتفاء ظلم ، ۷ پس نہیں بھاری الخ یہ حدیث مشہور ہے حدیث بطاقہ کے ساتھ اور اس میں بڑی امید ہے عصات مومنین کے لئے بشرطیکہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو یا اللہ مضبوط رکھ ہم کو ایمان پر ، ۸ یاد کیا الخ یعنی اپنے دل میں ، ۹ پس روئیں ، یعنی اس کے ڈر سے ،، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ فِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٣١٢: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ

نے کیا سبب ہے رونے تیرے کا کہا عائشہ رضی نے کہ یاد کیا میں نے آگ دوزخ کو پس روئی میں [1] پس آیا یاد رکھو تم اپنے اہل و عیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسی کو ایک تو نزدیک میزان کے یہاں تک کہ جانے کہ ہلکی ہوئی ترازو اس کی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے عملناموں کے جس وقت کہ کہا جاوے گا [2] آؤ پڑھو عملنامہ میرا یہاں تک کہ جانے کہ کہاں پڑا عملنامہ اسکا آیا اسکے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے سے [3] اور تیسرے نزدیک پل صراط کے جس وقت کہ رکھا جائیگا اوپر پیٹھ دوزخ کے ، (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۳۱۲ ۔ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ! تحقیق میرے لئے بردے ہیں جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے اور خیانت کرتے ہیں میرے مال میں اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور برا کہتا ہوں میں انکو اور مارتا [4] ہوں میں انکو پس کیا حال ہوگا میرا بسبب انکے قیامت کو پس فرمایا رسول اللہ نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جاویگا اس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جھوٹ بولے ہیں وہ غلام تجھ سے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہوں [5] انکے نہ تجھ کو اس میں ثواب ہوگا اور نہ تجھ پر اس میں عذاب اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہوں انکے سے ہوگا زیادہ واسطے تیرے اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ ان کے گناہوں سے بدلہ لیا جاوے گا واسطے ان کے تجھ سے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا

---

[1] پس روئی میں الخ یعنی اس کے عذاب کے ڈر سے ، [2] جس وقت الخ یعنے ازراہ خوشی کے کہے گا وہ شخص کہ جس کے داہنے ہاتھ میں عملنامہ ملے گا ، [3] پیٹھ کے پیچھے سے الخ یعنے دایاں ہاتھ گلے میں طوق کیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جائے گا اور دلایا جائیگا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ، [4] اور مارتا ہوں میں ان کو یعنی ازراہ تادیب کے ، [5] پس اگر الخ یعنی اگر عرفاً اور عادتاً سزا دینا تیرا برابر گناہوں انکے کے ہوگا ، [6] نہ تجھ کو اس میں الخ بلکہ کرنا اس کا مباح تھا کہ نہیں ہے تجھ پر گناہ ،،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ
خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا
خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ أَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۱۳:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ
اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ أَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهِ
فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ إِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۵۳۱۴:۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ

چلاتا اور روتا پس فرمایا[۱] اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالیٰ کا کہ فرماتا ہے اور رکھیں گے ہم ترازو میں انصاف کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی کچھ[۲] اور اگرچہ ہو گا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کریں گے ہم اسکو اور کفایت ہیں[۳] ہم حساب کرنے والے ہیں پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا ہیں واسطے اپنے اور واسطے غلاموں اپنے کے کوئی چیز بہتر[۴] جدائی ان کی سے گواہ کرتا ہوں میں آپ کو کہ یہ سب آزاد ہیں، (ترمذی)

۵۳۱۳:۔ اور انہی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے بیچ بعض نماز اپنی کے یا الٰہی[۵] حساب کر تو میرے عملوں کا حساب آسان عرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان فرمایا حساب یہ ہے کہ دیکھے گا اللہ اسکے عمل نامہ کو پس درگزر کریگا اللہ اس سے تحقیق یہ شان کہ جس شخص سے کدوکش کی گئی حساب میں اس دن اے عائشہؓ پس تحقیق ہلاک ہو گا (احمد)

۵۳۱۴:۔ اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابو سعیدؓ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجھ کو کہ کون شخص طاقت رکھے گا کھڑے[۶] ہونے کی دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہے اللہ نے اسکے حق میں اس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے

---

[۱] پس فرمایا الخ یعنی واسطے تائید اور اثبات اس چیز کے کہ فرمایا، [۲] نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی کچھ یعنی نہیں چھوڑا جاوے گا حق اس کا کچھ،
[۳] اور کفایت ہیں الخ یعنی اس لئے کہ نہیں ہے زیادتی کسی کو ہمارے علم و عدل پر اور مطلب یہ ہے کہ اگر رائی کے برابر بھی کسی کا عمل تھوڑا ہوگا تو وہ بھی ہم تولیں گے اور غرض مبالغہ ہے ظلم کے نہ کرنے میں، [۴] کوئی چیز بہتر الخ یعنی الگ ہو جاؤں میں ان سے اس لئے کہ محافظت نگہداشت میں محاسبہ و مطالبہ نہایت دشوار ہے۔
[۵] یہ تو اس واسطے تعلیم امت اور ہوشیار کرتے ان کے لئے ہے خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الٰہی کے،
[۶] مانند نماز فرض کے یعنی مقدار ادائے فرض کے کہ نہایت اس کی چار رکعتیں ہیں یا بقدر وقت اس کے کے،
[۷] کیا ہے درازی اس دن کی، یعنی کیا ہو گا حال لوگوں کا بیچ درازی اس دن کے کیا کھڑے رہ سکیں گے اس میں باوجود درازگی اس کی کے، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

۵۳۱۵ :- وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۵۳۱۶ :- وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یہاں تک کہ ہوگا وہ دن اس پر مانند نماز فرض کے[عہ]،

۵۳۱۵ :- اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کہ ہوگی مقدار اس کی پچاس ہزار برس کے کیا ہے[۲] درازی اس کی پس فرمایا حضرتؐ نے قسم ہے خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جائے گا مسلمان کا اوپر یہاں تک کہ ہوگا سبک تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہے اس کو دنیا میں روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۳۱۶ :- اور اسماء بیٹی یزید رضی اللہ عنہ کی سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا جمع کئے جائیں گے لوگ ایک میدان فراخ میں دن قیامت کے پس پکارے گا ایک پکارنے والا پس کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ کہ جدا ہوتے[۳] تھے پہلوان کے خواب گاہوں سے پس اٹھیں گے اہل محشر سے اسی طرح کے لوگ حالانکہ وہ تھوڑے ہوں گے پس داخل ہونگے بہشت میں بے[۴] اس کے کہ حساب لیا جائے گا ان سے پھر حکم کیا جائے گا باقی لوگوں کے لئے حساب لینے کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

---

[۱] مانند نماز فرض کے، یعنے مقدار ادائے فرض کے کہ تمام ادا اس کی چار رکعتیں ہیں یا بقدر دو کے۔

[۲] کیا ہے درازی اس دن کی، یعنی کیا ہوگا حال لوگوں کا بیچ درازی اس دن کے کیا کھڑے رہ سکیں گے اس میں باوجود درازی اسکی کے،

[۳] جدا ہوتے ہیں، یعنی تہجد پڑھتے ہیں۔

[۴] بے اس کے کہ حساب لیا جائے، اس لئے کہ صبر کیا تھا مشقت اطاعت پر اور ترک کی تھی لذت طاعت کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے صبر والوں کو بلا حساب ضرور ملے گی۔

[عہ] آیا کہ ابن عمرؓ نے پڑھی یہ سورت پس جب آپہنچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے ما بعد اس کا۔

[عہ] یعنی تہجد پڑھتے ہیں اور بعضوں نے کہا صلوٰۃ الاوابین پڑھنے والے مراد ہیں اور احتمال ہے کہ مراد ان سے وہ ہیں کہ نماز عشاء اور صبح پڑھتے ہیں،، اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین یا رب العالمین،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۱۷- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَھَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۳۱۸- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ مَاؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ یَّشْرَبُ مِنْھَا فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۳۱۹- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ

باب ہے حوض اور شفاعت کے بیان میں

پہلی فصل

۵۳۱۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کہ میں گزرتا بہشت میں ناگہاں میں ایک نہر پر پہنچا کہ دونوں طرف اس کے گنبد ہیں موتی کھوکھلے کے کہا میں نے کیا ہے یہ نہر اے جبرئیل کہا یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تم کو پروردگار تمہارے نے پس ناگہاں دیکھتا ہوں میں کہ مٹی اس کی مشک نیز خوشبودار ہے۔ (بخاری)

۵۳۱۸- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سفر ایک مہینہ کے ہے اور کونے اس کے برابر پانی اس کا دودھ سے سفید اور بو اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخورے اس کے مانند ستاروں آسمان کے جو شخص کہ پیئے گا اس میں سے پس نہ پیاسا ہوگا کبھی (بخاری مسلم)

۵۳۱۹- اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حوض میرا بہت زیادہ ہے

۱؎ حوض اور شفاعت کے بیان میں، لغت میں حوض کہتے ہیں پانی کے جمع ہونے اور اسکے بہنے کو اور جیحون جو عورتوں کو آتا ہے اسی سے مشتق ہے اور یہاں وہ حوض مراد ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قیامت کے دن ہوگا اس کی صفتیں حدیثوں میں مذکور ہیں قرطبی نے کہا کہ آنحضرت کے لئے دو حوض ہونگے ایک تو موقف میں ہوگا اور کوثر زبان عربی میں کہتے ہیں خیر کثیر کو اور صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ اپنی قبروں سے پیاسے نکلیں گے اور میزان کے پہلے حوض ہوگا موقف میں کہ امت انکی اس پر وارد ہوگی اور پیغمبر آپس میں اپنی امتوں کی کثرت سے مباحات کرینگے فرمایا حضرت نے میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض پر لوگ زیادہ وارد ہونگے، الی آخرہا قال العلی القاری والشیخ، ۲؎ گزرتا بہشت میں، یعنی شب معراج کو، ۳؎ موتی کھوکھلے کے، یعنی ہر موتی گنبد ہے خالی اندر سے رہنے کے لئے، ۴؎ مانند ستاروں آسمان کے، یعنی بے شمار ۵؎ نہ پیاسا ہوگا کبھی، یعنی ہر چند پیاس تو ایک بار کے پینے میں جاتی رہے گی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اسکو ہمیشہ پیا کرینگے، ۶؎ تحقیق حوض میرا، یعنی دوری مابین دونوں طرفوں حوض میرے کے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَ
لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ
حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ
تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى
مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ

۵۳۲۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ
فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَّرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ
وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِّنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا

دوری ایلہ کی سے عدن سے تحقیق پانی اس حوض کا زیادہ تر سفید ہے برف سے اور بہت شیریں شہد سے کہ ملا ہوا ساتھ دودھ کے اور البتہ برتن اسکے بہت زیادہ ہیں گنتی تاروں کی سے اور تحقیق البتہ روکوں گا لوگوں کو اس سے جیسا کہ روکتا ہے شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے کہا بعض صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا پہچانیں گے آپ ہم کو فرمایا کہ ہاں پہچانونگا تم کو تمہارے لئے ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسی کے لئے امتوں میں سے آؤ گے مجھ پر اس حالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤں بسبب نورانیت وضو کے (مسلم) اور مسلم ایک روایت میں انسؓ سے یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دیکھے جائینگے اس حوض میں آبخورے چاندی اور سونے کے مانند گنتی آسمان کے ستاروں کی اور مسلم کی ایک روایت میں ثوبان سے یوں آیا ہے کہ کہا پوچھے گئے حضرتؐ اس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اسکا زیادہ تر سفید ہے دودھ سے اور شیریں تر ہے شہد سے دو سے گزرتے ہیں اس میں دو پرنالے مدد کرتے ہیں اس کی جنت سے ایک پرنالہ ان میں سے سونے کا اور ایک چاندی کا ہے۔

۵۳۲۰۔ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کر گزریگا مجھ پر پانی پئے گا اور جو کوئی پیئے گا اسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبھی البتہ آئیں گی مجھ پر کتنی قومیں کہ پہچانونگا میں انکو اور وہ پہچانیں گے وہ مجھ کو پھر حائل کیا جائے گا درمیان میرے اور درمیان ان کے پس کہوں گا میں کہ تحقیق یہ مجھ سے ہیں پس کہا جائے گا

سلہ البتہ روکوں گا لوگوں کو، یعنی کفار اور منافقوں اور مرتدوں کو حوض کوثر سے ہٹا دونگا، اور یہ جو فرمایا کہ اسکے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسا عدن اور ایلہ میں تو مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہے تحدید مراد نہیں ہے اور یہ حدیث کے مخالف نہیں ہے، جس میں عدن اور عمان کو بیان کیا ہے اور نہ اسکے جس میں صنعا اور مدینہ مذکور ہے اور نہ اسکے جس میں جربا اور اذرح کے مابین کے تمثیل دی ہے کیونکہ ہر کسی کو اسکی سمجھ کے مطابق بتایا ہے اور ایلہ زیر ہمزہ اور جزم یا سے نام ایک شہر کا ہے کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کے سے متصل دریائے یمن کے اور عدن آخر شہروں یمن کے سے ہے متصل دریائے ہند کے، سلہ تحقیق یہ مجھ سے ہیں، اس حدیث میں وہ لوگ مراد ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قتل کیا یا وہ لوگ جنہوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور بدعتیں عالم میں پھیلائیں یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن کیونکہ یہ پیشی اجمالاً ہوتی ہے کچھ نام بنام نہیں ہوتی اور اگر نام بنام (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۳۲۱: - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ أَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ أَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ

کہ تحقیق تم نہیں جانتے کہ کیا پیدا کیا انہوں نے تیرے پیچھے تمہارے پس کہوں گا میں دوری ہو دوری ہو جو ان لوگوں کے لئے کہ تغیر کیا دین کو میرے پیچھے (متفق علیہ بخاری و مسلم)

۵۳۲۱: - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جائیں گے مسلمان دن قیامت کے یہاں تک کہ فکر میں ڈالیں گے بسبب روکنے کے پس کہیں گے مسلمان کاش کہ طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس راحت دیتا ہم کو اس غم و محنت سے پس آئیں گے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہیں گے کہ تم آدم ہو باپ ہو سارے لوگوں کے پیدا کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اور رکھا تم کو اپنے بہشت میں اور سجدہ کروایا[سلہ] واسطے تمہارے اپنے فرشتوں سے اور سکھائے تم کو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے تا راحت بخشے ہم کو اس تکلیف سے پس کہیں گے آدم کہ نہیں میں اس لائق اور یاد کریں گے وہ گناہ اپنا کہ پیچھے [سلہ] کھانے درخت کو حالانکہ تحقیق منع کئے گئے تھے اس سے ولیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول[سلہ] نبی ہیں کہ بھیجا انکو اللہ تعالیٰ نے اوپر کافروں روئے زمین کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھی ہو تو آپ قیامت میں انکے نام سے واقف نہ ہونگے جب یہ کہا جائیگا کہ ان لوگوں نے تیرے نام نکال لئے تھے دین میں آپ کو اسوقت معلوم ہو جائیگا کہ یہ فلانے لوگ ہیں اور آپ بھی انکو فرمائیں گے دور ہو دور ہو، مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت کے بعد دین اسلام سے پھر گئے جنکو ابوبکر صدیق نے تہ تیغ کیا اگر اصحاب سے ان حدیثوں میں جن میں اصحاب کا لفظ وارد ہے، صحابہ ہی ہوں اور جو اصحاب کا لفظ ساری امت کو شامل ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں اور بعض روایتوں میں تو اصحاب کا لفظ ہی نہیں ہے،، سلہ یعنی اس لئے کہ مرتد ہو گئے اور گناہ نہیں منع کرتے، مومن کو حوض پر آنے سے اور اسکے پانی پینے سے، سلہ اور سجدہ کروایا یعنی تحیت کا سجدہ نہ عبادت کا کیونکہ اگلے زمانہ میں سجدہ کرنا تحیت تھی جیسے حضرت یوسف کو سجدہ کیا آپ کے والدین اور گیارہ بھائیوں نے ہماری شریعت میں اللہ تعالیٰ نے وہ رواج موقوف کر دیا اسوقت پہلے رواج پر چلنا ویسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ آدم کے وقت میں ہوا ہے، سلہ کھانے درخت کو، نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا کہ پیغمبروں سے گناہ صادر ہوتے ہیں یا نہیں پھر طول دیا اس اختلاف کے بیان میں اور قاضی عیاض نے کہا کہ نبوت کے بعد ان سے کفر مرتد نہیں ہو سکتا لیکن نبوت سے پہلے تو اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبوت سے پیشتر بھی معصوم ہیں اور نبوت کے بعد کبائر سے بالاتفاق معصوم ہیں اور رہے صغائر تو جو صغائر ایسے ہیں جن سے خست اور کمینہ پن نکلتا ہے اس سے بھی بالاتفاق معصوم ہیں اور باقی صغیرہ گناہوں میں اختلاف ہے اکثر فقہا اور محدثین اور متکلمین سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اس قسم کے صغائر ان سے ہو سکتے ہیں اور دلیل انکی قرآن کی آیتیں اور حدیثیں ہیں اور محققین کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ وہ پاک ہیں صغائر سے بھی اور یہ آیتیں اور حدیثیں تاویل کی گئی ہیں یا محمول ہیں سہو پر، مختصرا من النووی، سلہ اول نبی الخ یہ اعتراض نہ ہوگا کہ آدم اور شیث اور ادریس یہ تینوں پیغمبر تھے نوح سے پہلے اس لئے کہ آدم کو اپنی اولاد کی تعلیم کا حکم ہوا تھا اور وہ کافر نہ تھے اور شیث خلیفہ تھے حضرت آدم اور ادریس کے کہ وہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّتِیْ اَصَابَ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ ثَلَاثَ کَذَبَاتٍ کَذَبَھُنَّ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰتَہ وَکَلَّمَہٗ وَقَرَّبَہٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَہُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُّعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ

پس آئیں گے حضرت نوح کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں ہوں میں اس لائق اور یاد کریں گے نوح گناہ اپنا کہ پہنچے اس کو وہ یہ سوال[1] کیا اپنے رب سے نادانستہ ولیکن جاؤ تم ابراہیم دوست خدائے مہربان کے پاس فرمایا حضرت[2] نے پس آئیں گے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہیں گے وہ بلاشبہ میں نہیں اس لائق اور یاد کریں گے تین جھوٹ کہ کہا[3] تھا انکو ولیکن جاؤ تم حضرت موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ دی انکو اللہ تعالیٰ نے توریت اور کلام کیا ان سے اور نزدیک کیا انکو بھید کہنے کو فرمایا حضرت نے پس آئیں گے وہ موسیٰ کے پاس پس کہیں گے وہ میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کریں گے وہ گناہ اپنا کہ پہنچے تھے اسکو وہ یہ کہ قبطی کو مار ڈالا ولیکن جاؤ تم حضرت عیسٰےؑ کے پاس کہ بندہ خدا کا ہے اور رسول اسکا اور روح اسکا اور کلمہ اسکا فرمایا پس آئیں گے حضرت عیسٰےؑ کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں اس مرتبہ کا میں ولیکن جاؤ تم حضرت محمد صلعم کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ بخش دیئے ہیں خدا تعالیٰ نے انکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا حضرتؐ نے پس آئیں گے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا میں اذن اندر آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ گھر اسکے کے پس اذن دیا جائیگا مجھ کو اندر آنے کا اللہ تعالیٰ کے پاس پس جب دیکھوں گا میں اللہ کو گروں میں سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجھ کو اللہ سجدے میں جس مدت تک چاہے گا یہ کہ چھوڑے مجھ کو پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ سر اٹھائے محمدؐ اور کہہ قبول کی جائے گی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری اور مانگ تو دیا جائیگا فرمایا حضرتؐ نے پس اٹھاؤں گا سر اپنا تعریف کرونگا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف وحمد کے کہ سکھائے[4] گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ تعریف پھر شفاعت[5] کروں گا میں پس حد کی جائے گی واسطے میرے ایک حد معین پس نکلوں گا میں پس نکالوں گا میں ایک جماعت کو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا انکو بہشت میں پھر آؤں گا میں دوبارہ پس اذن چاہتا ہونگا میں اندر آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جائے گا مجھ کو داخل ہونے کا پاس رب کے پس جب دیکھوں گا میں اپنے رب کو گروں گا میں سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجھ کو جس قدر چاہے گا

(بقیہ صفحہ سابقہ) الیاس ہیں جو پیغمبر تھے بنی اسرائیل کے لیکن کافروں کے لئے بھیجا جانا تو یہ امر سب سے پہلے نوحؑ کے لئے ہوا، نووی ؛ [1] سوال الخ یعنی اپنے بیٹے کی نجات کے لئے، [2] کہ کہا تھا یعنی دنیا میں، [3] سکھلائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ تعریف، یعنی اسی وقت اور اب نہیں جانتا ہوں میں اور اسی سبب سے اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سفارش قبول کرنے والے کی حمد وثنا کرے تاکہ اس کے قرب ورضا سے مشرف ہو کر قبولیت کے ساتھ مستفید ہو، [4] پھر شفاعت کرونگا، کہا قاضی نے کہ انسؓ اور ابوہریرہؓ کی حدیثوں میں آیا ہے کہ سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کے بعد حضرتؐ امتی امتی کہنا شروع کریں گے، [5] پس حد کی جائے گی یعنی تعیین فرمائیگا اللہ تعالیٰ میرے لئے گنہگاروں کی ایک جماعت مخصوص کہ انکی شفاعت کرو، مثلاً فرمائیگا کہ زناکاروں کے حق میں میں نے آپ کی سفارش منظور کی پھر فرمائیگا شراب خوروں کے حق میں تمہاری سفارش منظور کی، اسی قیاس پر سمجھ لینا چاہیئے، ؞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدًّا فَاُخْرِجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ
فِىْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِىْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ
ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاُثْنِىْ
عَلٰى رَبِّىْ بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ
وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فِىْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِىْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَ
اشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاُثْنِىْ عَلٰى رَبِّىْ بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ
اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِى النَّارِ
اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَىْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِىْ وَعَدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

چھوڑتا مجھ کو پھر فرمائے گا اللہ اٹھا تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنا جائے گا اور شفاعت کر قبول کی جائے گی شفاعت تیری اور مانگ تو دیا جائیگا فرمایا حضرتؐ نے پس اٹھاؤں گا سر اپنا پس تعریف کروں گا میں رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کی جائے گی واسطے میرے ایک حد پس نکلوں گا میں اور نکالوں گا میں لوگوں کو دوزخ سے اور داخل کروں گا میں انکو بہشت میں پھر آؤں گا میں تیسری بار پس اذن مانگوں گا میں در آنے کا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اسکے کے پس اذن دیا جائیگا مجھ کو در آنے کا پاس رب کے پس دیکھوں گا میں اس کو کرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجھ کو جس قدر چاہے گا اللہ تعالیٰ چھوڑتا مجھ کو پھر فرمائیگا اللہ تعالیٰ اٹھا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنی جائیگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جائیگا فرمایا حضرتؐ نے پس اٹھاؤں گا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کی جائے گی واسطے میرے ایک حد پس نکلوں گا میں پس نکالوں گا میں انکو آگ سے اور داخل کرونگا میں انکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہے گا دوزخ میں مگر وہ شخص[1] کہ روکا ہے اسکو قرآن نے یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اس پر ہمیشہ رہنا دوزخ میں پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت[2] نزدیک ہے یہ کہ اٹھائے گا تجھ کو رب تیرا مقام محمود میں کہا انسؓ نے اور یہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہے خدا تعالیٰ نے اسکا پیغمبر تمہارے سے (بخاری، مسلم)

---

[1] مگر وہ شخص الخ یعنی جس کی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی مشرکین اور کافر۔ معلوم ہوا کہ حشر میں سب پیغمبر حیران ہو جاویں گے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کر کے فرمائیں گے آخر کو ہمارے حضرتؐ شفیع خلائق ہونگے اور ہم گنہگاروں کی اس قہر کے مقام سے بچائیں گے اس وقت فضیلت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی، اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہیں ہمارے حضرتؐ کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اس میں کچھ دخل نہیں پہلے حضرتؐ سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلقت کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جائے کہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہر چند انبیاء اور اولیاء کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں اول اس میدان میں سوائے آنحضرت صلعم کے کوئی قدم نہ رکھ سکے گا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قربانی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرد ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہوں گے۔

[2] اس مابین کا سب سے تراللہ ہی طور ہے دلبر سبھی ہیں پر میرا دلبر کچھ اور ہے، (صلی اللہ علیہ وسلم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۱۸۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ
بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ
بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى
فَإِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ
فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ
فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهٗ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ
أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ
فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ

۵۳۲۲: ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوگا دن[1] قیامت کا آمد و رفت کریں گے لوگ آپس میں آئیں گے آدم کے پاس کہیں گے کہ شفاعت کر[2] طرف پروردگار اپنے کے پس کہیں گے آدم کہ نہیں ہوں میں لائق اس کے ولیکن لازم ہے تم پر کہ جاؤ ابراہیمؑ کے پاس اس لئے کہ وہ دوست خدا کے ہیں پس آئیں گے ابراہیم کے پاس پس کہیں گے وہ یہ کہ نہیں ہوں میں لائق اس کے ولیکن لازم ہے تم پر جانا موسٰی کے پاس اس لئے کہ وہ کلام کرنے[3] والے ہیں اللہ تعالیٰ سے پس آئیں گے لوگ موسیٰؑ کے پاس پس کہیں گے وہ، نہیں میں اہل اس کا ولیکن لازم ہے تم پر جانا عیسٰی کے پاس اس لئے کہ وہ ہیں روح[4] اللہ اور کلمہ اس کا پس آئیں گے حضرت عیسٰیؑ کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں اہل اس کا ولیکن لازم ہے تم پر جانا محمدؐ کے پاس پس آئیں گے وہ میرے پاس پس کہوں گا میں کہ میں ہوں اہل اس کا پس اذن مانگوں گا میں اوپر اپنے رب کے پاس پس اذن دیا جائے گا مجھ کو اور میرے دل میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ طرح طرح کی حمدیں کہ حمد کروں گا میں اسکو ساتھ ان حمدوں کے کہ نہیں حاضر مجھ کو اب پس حمد کروں گا میں اسکی ساتھ ان حمدوں کے اور گروں گا میں واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمدؐ اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کی جائیگی عرض تیری اور مانگ دیا جائیگا تو اور شفاعت کر قبول کی جائے گی پس کہوں گا میں اے رب میرے بخش امت میری کو پس کہا جائیگا جاؤ اور [illegible]

---

[1] جب ہوگا دن قیامت کا اتنا اضطراب میں ہونگے لوگ بعض انکے بعض کی طرف یعنی کھل بلی پڑے گی۔ [2] شفاعت کر طرف پروردگار اپنے کے، یعنی تا کہ حکم کرے حساب کا، [3] کلام کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ سے، یعنی بے واسطہ، [4] روح اللہ اور کلمہ اس کا، یعنی اللہ تعالیٰ کی کلام سے پیدا ہوئے اور بلفظ کن موجود ہوئے، [5] میں ہوں اہل اس کا، یعنی یہ میرا ہی کام ہے کسی سے نہیں ہوگا، [6] مقدار جو کے ایمان سے لم نووی نے کہا اس سے سلف اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان گھٹتا ہے اور بڑھتا ہے انتہی ان حدیثوں سے یہ بھی نکلا کہ شفاعت کا اذن آپ کو قیامت کے دن حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کا وعدہ آپ سے کر چکا ہے جو ضرور پورا ہوگا اب یہ کہنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے صریح جہل ہے اور صحیح حدیثوں کی مخالفت ہے اور مخالفت ہے قرآن مجید کی قرآن مجید میں خود موجود ہے کہ وہاں کسی کی شفاعت کارگر نہ ہوگی مگر جس کو خدا اذن دے گا اب یہ شفاعت بھی انہی لوگوں کے حق میں ہوگی جن کا نجات دینا خدا تعالیٰ کو منظور ہوگا اللہ عزوجل نے فرمایا، یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمٰن ورضی لہ قولا، ✣ ✣ ✣

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْخَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَانْطَلِقُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظْمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ

پس جاؤنگا پس کروں گا[1] میں پھر آؤں گا میں اور تعریف کرونگا میں اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان تعریفوں کے کہ الہام کریگا پھر منہ کے بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ قبول جائے گی پس کہونگا میں اے پروردگار میرے بخش امت میری کو پس کہا جائیگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ اسکے دل میں مقدار ذرہ کے یا رائی کے ایمان کے سے پس جاؤنگا میں اور نکالوں گا میں پھر آؤنگا میں اور حمد کرونگا میں اللہ کی ساتھ انہیں حمدوں کے پھر گرونگا میں واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جائیگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جائیگا تو اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری پس کہونگا میں اے رب میرے بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جائیگا جاؤ اور نکالو اسکو کہ ہو اسکے دل میں ادنیٰ ادنیٰ ادنیٰ[2] مقدار دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالونگا میں آگ سے پھر جاؤنگا میں پس نکالونگا میں پھر آؤنگا میں چوتھی بار پس تعریف کرونگا میں اللہ کی ساتھ انہی تعریفوں کے پھر گرونگا میں واسطے اسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جائیگا اے محمد اٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جائیگی عرض تیری اور مانگ دیا جائیگا اور شفاعت کر قبول کی جائیگی شفاعت تیری پس کہونگا میں اے رب میرے حکم دے مجھ کو واسطے شفاعت اسکی کے کہ کہا ہے[3] لا الہ الا اللہ فرمائے اللہ نہیں ہے یہ تیرے لئے ولیکن قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور بڑائی کی اور بزرگی کی البتہ نکالونگا میں اس سے اس شخص کو کہ کہا ہے[4] لا الہ الا اللہ (بخاری و مسلم)

۵۳۲۳۔۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت[5] میری کے

؎۱ پس کروں گا میں الخ یعنی ایسے سب لوگوں کو نکال لوں گا جن کے دل میں جو یا گیہوں کے برابر ایمان ہوگا، ؎۲ ادنیٰ ادنیٰ ادنیٰ مقدار دانہ رائی کے الخ اس میں کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہے، ؎۳ کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ یعنی کوئی نیکی زیادہ اس سے نہ رکھتا ہوگا لیکن یہ شرط ہے کہ خلوص دل سے کہا ہو اور اسی پر خاتمہ ہوا ہو کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہے مقدار جو اور رائی وغیرہ سے اس ایمان کے کہ تعبیر کیا ہے اس کو تصدیق کر بلکہ اس سے ثمرات ایمان مراد ہیں اور یہاں مطلق تصدیق مراد ہے اب اختلاف نہ رہے گا اس حدیث میں اور ابوہریرہؓ کی حدیث آئندہ میں جس میں حضرتؐ نے فرمایا میری شفاعت کے ساتھ وہ مسعود ہونگے جنہوں نے اخلاص دل سے لا الہ الا اللہ کہا کیونکہ حدیث آئندہ میں بھی یہی مراد ہے کہ میری سفارش کے وہ لائق ہیں جو ایمان کے ساتھ کچھ عمل بھی رکھتے ہیں لیکن نفس کی شامت سے گناہ بھی کرتے رہے اور یہاں صرف تصدیق مراد ہے، ؎۴ اس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ یعنی توحید پر یقین رکھا اس حدیث میں بڑی امید ہے موحدین عصاۃ کے لئے بشرطیکہ انکا خاتمہ توحید و رسالت پر ہو، ؎۵ بہرہ مند لوگوں میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ بڑا سعادت مند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فصل ثانی میں انس کی حدیث سے آئے گا کہ حضرتؐ نے فرمایا شفاعت میری ان لوگوں کے لئے ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے امت میری سے اور (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۳۲۴ - وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ

دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے لا الٰہ الا اللہ خالص نہ دل اپنے سے یا فرمایا بجائے من قبلہ کی من نفسہ (بخاری)

۵۳۲۴ - اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرتؐ کے گوشت دست کا اور گوشت دستؐ کا کہ پسند آتا تھا آنحضرتؐ کو پس کھایا اس میں سے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیوں کا دن قیامت کے وہ دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب پس پہنچے گی لوگوں کو غم اور فکر شدید اس قدر کہ نہیں طاقت رکھیں گے پس کہیں گے لوگ آپس میں کیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شخص کو کہ سفارش کرے تمہاری رب تمہارے کے پس آئیں گے حضرت آدمؑ کے پاس اور ذکر کی تمام حدیث شفاعت کی اور کہا حضرتؐ نے پس جاؤں گا میں اور آؤں گا میں نیچے عرش کے پس گروں گا میں زمین پر سجدہ کرتا ہوا واسطے پروردگار اپنے کے پھر الہام کریگا اللہ تعالےٰ مجھ کو اپنی تعریفوں اور نیک ثنا سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہیں کھولی کسی پر پہلے میرے پھر فرمائے گا اللہ تعالےٰ اے محمدؐ اٹھا تو سر اپنا اور مانگ دیا جائے گا اور شفاعت کر قبول کی جائے گی شفاعت تیری پس اٹھاؤں گا میں سر اپنا اور کہوں گا میں بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب پس کہا جائے گا اے محمدؐ داخل کر اپنی امت میں سے ان لوگوں کو کہ نہیں ہے حساب ان لوگوں پر دروازے جانب دست راست سے بہشت کے دروازوں میں سے اور وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ابوہریرہؓ کی دوسری حدیث میں کہ ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے اپنی امت کے بارے میں تو ہر نبی نے اپنی دعا جلدی کر کے دنیا ہی میں پوری کرلی اور میں نے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھ چھوڑا اپنی امت کی شفاعت کے لئے تو میری شفاعت ہر شخص کے لئے ہوگی میری امت کی جو مرا اس حال میں کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو (یعنی توحید پر وہ کر مرا ہو) ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر شرک میں مبتلا رہ کر مرا تو حضرتؐ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

لہ کیونکہ وہ بے ریشہ ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے / سلہ میں ہوں سردار آدمیوں کا الخ یعنے سب کا انبیاء وغیرہ سے بایں حیثیت کہ سب محتاج ہوں گے میری شفاعت کے دن قیامت کے بسبب توقیر و عزت میری کے دن قیامت کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۵ :۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۲۶ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

شریک ہونگے لوگوں کے سوائے اس دروازہ کے اور دروازوں میں[1] پھر فرمایا حضرت نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تحقیق مسافت درمیان دونوں کواڑوں دروازے کے دروازوں جنت کے سے مانند مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور ہجر[2] کے ہے، (بخاری، مسلم)

۵۳۲۵ :۔ اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ حدیث شفاعت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جائے گی امانت[3] اور ناتہ پس کھڑے ہوں گے دونوں طرف پل صراط کے داہنے اور بائیں، (مسلم)

۵۳۲۶ :۔ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اللہ تعالیٰ کا قول بیچ بیان عرض ابراہیم کے کہ کہا اے پروردگار میرے ان بتوں نے گمراہ کیا بہت آدمیوں کو پس جس نے کہ پیروی کی میری پس وہ مجھ سے ہے اور پڑھا حضرت نے قول عیسیٰ کا اگر عذاب کرے تو ان کو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں پس اٹھائے آپ نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش میری امت کو رحم کر میری امت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل جا تو طرف محمد کے حالانکہ پروردگار تیرا دانا تر ہے پس تو محمد سے کہہ کہ کس چیز نے رولایا اسکو پس آئے حضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے پس خبر دی جبرئیل کو رسول اللہ نے ساتھ اس چیز کے کہ کہا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیل کے کہ جا تو طرف محمد کے پس کہا کہ تحقیق ہم راضی کر دیں گے تجھ کو بیچ امت تیری کے اور غمگین نہ کریں گے تجھے کو[4] (مسلم)

---

[1] اور دروازوں میں یعنی اور دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں پر یہ دروازہ انکے لئے مخصوص ہے، [2] کہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہے، ہجر ایک شہر ہے بحرین میں دوسری حدیث میں ہے یا جیسے مکہ اور بصرہ میں شہر مکہ سے ایک ماہ کی راہ پر ہے تو جنت کا پھاٹک اس قدر بڑا ہے کہ چوکھٹ کا ایک کونہ دوسرے کونے سے اتنا مسافت رکھتا ہے اللہ اکبر جلشانہ اس سے قیاس کر لینا چاہیئے کہ جنت اللہ سے کتنی بڑی ہے، [3] امانت یعنی خلوص اور سچائی، صداقت اور راست بازی یا نہ جیت اور ہر کام کاج میں اور ناتہ یعنی رشتہ داروں سے جو محتاج ہوں سلوک کرنا ان کی خبر لینا یہ دونوں بڑے کام ہیں جن کا خیال مومن کو ہمیشہ رکھنا چاہیئے، [4] اور غمگین نہ کریں گے تجھ کو، یہ حدیث بڑی امید ہے امت کے لوگوں کے لئے اور اس باب میں بیان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال بزرگی اور علو درجہ کا اور حضرت جبرئیل کے بھیجنے میں یہ حکمت تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کھل جائے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۲۷ :۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُونَ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا

۵۳۲۷ :۔ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے! فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں دیکھو گے[1] کیا ضرر پہنچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کے، کہ نہ ہو اس میں ابر اور کیا ضرر پہنچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے چاند چودھویں رات کھلی ہوئی کے کہ نہ ہو اس میں ابر کہا لوگوں نے یا رسول اللہ! نہیں فرمایا نہ ضرر پہنچائے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اللہ کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہنچائے جاتے ہو بیچ دیکھنے ایک کے ان دونوں میں سے جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکارے گا ایک پکارنے والا چاہیئے کہ پیچھے جاوے ہر گروہ اس چیز کے کہ تھا عبادت کرتا اسکی پس نہیں باقی رہے گا وہ کوئی کہ تھا عبادت کرتا سوا اللہ کے بتوں کو اور تھانوں کو مگر کہ گریں گے دوزخ میں یہانتک کہ باقی نہ رہیں گے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکوں میں سے اور بدوں میں سے آوے گا انکے پروردگار عالموں کا فرمائے گا اللہ ان کو کس کے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہے اس چیز کے کہ عبادت کرتے تھے اس کو عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی ہم نے دنیا میں اس حالت میں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور معلوم ہو جاوے کہ آپ کا درجہ بہت عالی ہے اور خدا تعالیٰ آپ کی رضا مندی چاہتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ اہل بدعت پر آپ کبھی خوش نہ ہونگے اور انکا نام سنتے ہی فرمائینگے سحقا سحقا لمن غیر بعدی یعنی دور کر دو، دور کر دو جس نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔

[1] ہاں دیکھو گے الخ دیدار الٰہی کا مسئلہ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ میں انشاء اللہ آئے گا اس حدیث میں تشبیہ ہے سورج کے دیکھنے کی خدا تعالیٰ کے ساتھ نہ تشبیہ سورج کی خدا تعالیٰ کے ساتھ کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے خدا کا اور مخلوق کسی صورت میں خالق کی مثل نہیں ہو سکتا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیس کمثلہ شیء وہو السمیع البصیر اور مقصود یہ ہے کسی طرح ہجوم نہ ہوگا نہ دیکھنے والے ایک پر ایک گر کے ضرر پہنچا دیں گے بلکہ ہر ایک اپنی جگہ پر کمال فراغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا جیسے دنیا میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی، [2] آوے گا الخ دوسری روایت میں ہے اللہ تعالیٰ انکے پاس ایسی صورت میں آویگا جس کو وہ نہ پہچانیں گے الخ اس حدیث میں خدا کے لئے کئی باتیں کہیں ہیں ایک تو صورت دوسری آنا تیسری ہنسنا چوتھی بات کرنا سلف کا اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں میں یہ مذہب ہے اور یہی حق ہے کہ ان میں زیادہ گفتگو نہ کرنا چاہیئے بلکہ ان پر ایمان لانا چاہیئے ان سے ظاہر معنی قبول کرنے چاہیئے اور جس طرح یہ آیتیں اور حدیثیں آئی ہیں اسی طرح ان کو چلانا چاہیئے اور ایسا اعتقاد رکھنا چاہیئے جو خدا کی بزرگی اور جلال کے لائق ہے اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا کے مثل کوئی شے نہیں ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت متکلمین کا بھی جو محققین ہیں، اور اس میں سلامتی ہے ہر ایک آفت سے اور اسی پر چلتے رہے ہیں تمام امت کے سلف اور امام، ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ إِلَّا أَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَّمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ

کہ بہت محتاج[1] تھے طرف ان کی اور نہ صحبت رکھی ہم نے ساتھ ان کے اور بیچ روایت ابوہریرہؓ کے یوں آیا ہے کہ پس کہیں گے یہ ہے جگہ ہماری یہاں تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پس جب آویگا رب ہمارا پہچانیں گے ہم اسکو اور بیچ روایت ابو سعید خدری کے یوں آیا ہے پس فرماویگا اللہ کہ کیا ہے درمیان تمہارے اور درمیان پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اسکو پس کہیں گے وہ پنڈلی سے پس باقی نہ رہے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کی جانب نفس اپنے سے مگر یہ کہ اذن دیگا اللہ تعالیٰ اسکو سجدے کا اور نہ باقی رہے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا[3] بچاؤ سے اور دکھانے کے لئے مگر کہ کر دیگا پشت اسکی ایک تختہ جب چاہے گا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت پھر رکھا جاویگا[4] پل صراط دوزخ پر اور واقع ہوگی شفاعت اور کہیں گے یا اللہ سلامتی سے گزار انکو سلامتی سے گزار انکو پس گزرینگے بعضے مومنین مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند برق کے اور بعضے مانند پرندوں کے اور بعضے مانند گھوڑوں تیزرو کے اور بعضے مانند اونٹوں کے پس بعضے مسلمان نجات پانے والے ہونگے[5] اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کئے جاوینگے اور خلاص کئے جاوینگے اور بعضے صدمہ اٹھا کر گر جاوینگے آگ میں یہاں تک کہ جب خلاص ہونگے مومن آگ سے پس قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہیں ہے کوئی تم میں سے سخت تر از روئے جھگڑنے بیچ حق کے کہ تحقیق ثابت ہو تمہارے لئے مسلمانوں سے بیچ طلب جھگڑنے کے خدا تعالیٰ سے واسطے دور قیامت کے

[1] اس حالت میں کہ بہت محتاج تھے الخ یعنی دنیا میں جب ہم کو اپنی معاش کے لئے ان لوگوں سے ملنے اور دوستی کرنے کی ضرورت تھی اسوقت تو ہم ملے نہیں نہ انکا ساتھ دیا بلکہ فقر و فاقہ قبول کیا اور انکی مخالفت کرتے رہے اور انکا رد کرتے رہے پھر آج جب ہم ان کو انکی کچھ حاجت نہیں ہے ہم انکے ساتھ کیونکر جائیں مہاجرین اور انصار کا یہی حال ہوا انھوں نے عزیزداری اور قرابت کا بھی خیال نہ کیا اور مشرکوں سے علیحدہ ہوگئے اور مصیبت گوارا کی اور یہی حال رہا ان سچے موحدوں کا ہر زمانہ میں جنھوں نے مشرکوں کے ہاتھ سے تکلیفیں اٹھائیں راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے، [2] پھر کھولا جاویگا پنڈلی سے الخ یہاں امام نوویؒ نے کشف ساق کی تاویل میں بہت سے قول بیان کئے مگر اصل یہ ہے کہ خداوند کریم نے جو صفات اپنے لئے ثابت کئے ہیں جیسے وجہ ید اور عین اور ساق یہ سب حق ہیں اور محمول ہیں اپنے معانی پر لیکن جیسے خدا کی کنہ اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہیں ویسے ہی ایسے صفات کی حقیقت اور ماہیت بھی معلوم نہیں پس ان پر ایمان لانا چاہیئے اور ان کی کیفیت کو خداوند کریم کے سپرد کرنا چاہیئے، [3] بچاؤ سے، یعنی تلوار کے ڈر سے اور دل میں اسکے ایمان نہ تھا، [4] رکھا جاویگا پل صراط الخ اہل حق نے اسکو ثابت کیا ہے اور سلف نے اس پر اجماع کیا ہے اور وہ ایک پل ہوگا دوزخ کی پشت پر سب لوگوں کو گزرنا ہوگا، تو مومن اپنے درجے کے موافق اس پر سے گزریں گے اور کافر اس پر سے گر کر جہنم میں چلے جاویں گے اللہ تعالیٰ ہم کو بچاوے جہنم میں گرنے سے، [5] نجات پانے والے ہوں گے، یعنی ان کو کسی قسم کا صدمہ نہیں پہنچے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوا الْخَيْرَ قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ

اپنے بھائیوں کے لئے کہ آگ دوزخ میں ہیں کہیں گے مومن اے رب ہمارے تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے اور حج کرتے پس کہا جاوے گا انکو نکالو ان شخصوں کو جو پہچانتے تھے تم پس حرام کی جائیں گی صورتیں انکی آگ پر پس نکالیں گے بہت سی خلق کو اس سے پھر کہیں گے اے پروردگار ہمارے باقی نہیں رہا آگ میں کوئی شخص ان لوگوں میں سے کہ حکم کیا تو نے ہم کو نکال لینے کا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ پھر جاؤ پس جو شخص کہ پاؤ تم اسکے دل میں مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اس کو پس نکالیں گے وہ بہت سی خلق پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم اسکے دل میں مقدار ذرہ کے خیر سے پس نکالو اسکو پس نکالیں گے وہ خلق بہت کو پھر کہیں گے وہ مومن اے پروردگار ہمارے نہ چھوڑا ہم نے آگ میں نیکی کو پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ شفاعت کی فرشتوں نے اور شفاعت کی نبیوں نے اور شفاعت کی مومنوں نے اور نہ باقی رہا مگر ۱؎ ارحم الراحمین پس لیوے گا ۲؎ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی دوزخ والوں سے پس نکالے گا اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہیں کوئی بھلائی ۳؎ کبھی تحقیق ہو گئے تھے دوزخ میں مانند کوئلوں کے پس ڈالے گا انکو اللہ تعالیٰ بیچ نہر کے ہو گے جنت کے دروازوں پر کہا جاویگا اسکو نہر الحیات پس نکالیں گے تر و تازہ ۴؎ جیسے کہ نکلتا ہے ۵؎ دانہ گھاس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے پس نکالیں گے مانند موتی کے انکی گردنوں میں مہریں ہونگی پس کہیں گے اہل بہشت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدا کے جریان کی ہیں کہ داخل کیا ہے ان کو بہشت میں بے سابقہ عمل کے کہ کیا

۱؎ کوئی تم میں سے الخ یعنی کوئی تم سے اپنے حق کے لئے اتنا جھگڑنے والا نہیں جس قدر مسلمان بار بار عرض کرینگے خدا تعالیٰ سے دن قیامت کے اپنے بھائیوں کے چھڑانے کے لئے، ۲؎ اور باقی رہا مگر ارحم الراحمین قربان اس کی فراخ رحمت کے، ۳؎ پس لیوے گا اللہ تعالیٰ الخ اس سے اللہ تعالیٰ کا قبضہ بے کیف و بے مثال ثابت ہوا اور ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ اس قسم کی آیتوں میں گفتگو نہ کرنا چاہیے اور انکی اصل حقیقت کو اللہ کی طرف سونپنا چاہیے اور اس مٹھی کی تعداد کوئی نہیں جانتا سوائے خداوند کریم کے۔ ۴؎ نہیں کی کوئی بھلائی صرف خدا کی توحید پر یقین رکھتے تھے انکا نکالنا نہ کوئی فرشتہ یا پیغمبر یا مومن نہ ہوگا آخر اللہ تعالیٰ خود اپنے مبارک ہاتھ سے نکالے گا، ۵؎ جیسے کہ نکلتا ہے الخ یانی جہاں کوڑا کیچڑ مٹی بہاکر لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور بہت جلد سرسبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات میں ڈالتے ہی تازے ہو جاویں گے اور جلن جھلسی کے نشان بالکل جاتے رہیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۸ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۲۹ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ

ہووہ اور بے واسطہ نیکی کے کہ آگے بھیجا ہو اس کو پس کہا جاوے گا ان آزادوں کو کہ تمہارے لئے ہے وہ چیز کہ دیکھی ہم نے اور مانند اس کے ساتھ اس کے، (بخاری، مسلم)

۵۳۲۸ :۔ ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماوے گا اللہ تعالیٰ جو شخص کہ ہو اس کے دل میں برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اس کے پس نکالے جاوینگے اس حال میں کہ تحقیق جل گئے ہونگے مانند کوئلے کے پس ڈالے جاویں گے نہر حیات میں پس اگیں گے جیسے کہ اگتا ہے دانہ گھاس کا بیچ کوڑی رو کے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ تحقیق دانہ گھاس کا نکلتا ہے زرد، لپٹا ہوا، (بخاری، مسلم)

۵۳۲۹ :۔ اور ابی ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ تحقیق لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کئے ابوہریرہ رضی نے معنی حدیث ابی سعید خدری کے سوائے ذکر کھولنے پنڈلی کے اور کہا آنحضرت نے کھڑا کیا جاوے گا[1] صراط درمیان دوزخ کے پس ہونگا میں اول ان شخصوں کا کہ گزریں گے رسولوں میں سے ساتھ امت اپنی کے اور کلام نہیں کرتے کا اس دن کوئی سوائے[2] رسولوں کے اور کلام پیغمبروں کا اس دن یہ ہوگا یا الٰہی سالم رکھ اور دوزخ میں آنکڑے ہوں گے مانند کانٹے کے[3] سعدان کے نہیں جانتا مقدار اس کی بڑائی کی مگر اللہ تبارک و تعالےٰ جلدی سے اچک لے گی لوگوں کو بسبب برے

---

[1] کھڑا کیا جاوے گا پل درمیان دوزخ کے، یعنی دوزخ کی پشت پر رکھا جائے گا جس کو لوگ پل صراط کہتے ہیں اور اہل حق نے اسکو ثابت کیا ہے اور سلف نے اس پر اجماع کیا ہے جیسے ہم نے بیان کیا ابوسعید کی حدیث گزشتہ میں،

[2] اور کلام نہیں کرتے کا الخ یعنی پل سے گزرتے وقت بوجہ خوف و کے لیکن قیامت کے دن اور وقتوں میں تو باتیں کرینگے اور ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کو ملامت کریں گے اور مرید اپنے مرشدوں سے لڑیں گے ۔

[3] مانند کانٹے سعدان کے الخ سعدان ایک گھاس ہے کانٹے دار لسرخم، ؎ ؎ ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِظَمُهَا إِلَّا اللهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا

عملوں انکے؎۱ پس بعض ان میں سے وہ ہونگے کہ ہلاک کے جاوینگے بسبب عمل اپنے کے اور بعض ان میں؎۲ سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاوینگے پھر نجات پاوینگے یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالیٰ حکم کرنے درمیان اپنے بندوں کے اور چاہیے گا کہ نکالے آگ سے جس کسی کو چاہیے گا کہ نکالے اسکو ان لوگوں سے کہ گواہی دیتے ہیں یہ کہ نہیں کوئی معبود بحق سوائے خدا کے فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالیں اسکو کہ پوجتا ہے خدا کو پس نکالیں گے فرشتے انکو اور پہچانیں گے انکو ساتھ نشانوں سجدوں کے اور حرام کیا اللہ نے آگ دوزخ پر یہ کہ کھاوے نشان سجدوں کا پس تمام ابن آدم کو کھاوے آگ مگر نشان؎۳ سجدوں کو پس نکالے جاوینگے آگ دوزخ سے اس حال میں کہ سیاہ ہوگئے ہونگے پس ڈالا جاویگا ان پر آب حیات کا پس اگیں گے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ گھاس کا بیچ کوڑے؎۵ رو کے اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیوں میں سے بہشت کے داخل ہونے میں متوجہ ہوگا منہ اپنا طرف دوزخ کے پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پھیر منہ میرے کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ہلاک کیا مجھ کو دوزخ کی بو نے اور جلا

؎۱ پس بعضے ان میں سے وہ ہونگے کہ ہلاک الخ حدیث باب میں یوں ہے فمنهم من یوبق بعمله اسکا ترجمہ یہی ہے جو بیان ہوا اور بعض نسخوں میں یوں ہے فمنهم المؤمن بقی بعمله یعنی بعض ان میں سے مومن ہونگے جو بچ جاوینگے اپنے عمل کے سبب سے اور بعض نسخوں میں یہ ہے الموثق، یعنی بعمله یعنی بعض ان میں کا جکڑا جاویگا اپنے عمل کی وجہ سے اور بعض نسخوں میں یوں ہے فمنهم المؤمن بقی بعمله یعنی بعضے ان میں مومن ہونگے جو باقی رہ جاوینگے وہ گھسیٹے سے اپنے عمل کی وجہ سے نووی نے کہا ہمارے شہر میں اکثر نسخوں میں ایسا ہی ہے، ؎۲ اور بعضے ان میں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاوینگے الخ حدیث باب میں ومنهم من یخردل اس کا ترجمہ یہی ہے جو بیان ہوا، اور بعض نسخوں میں ہے ومنهم المجازی یعنی بعض ان میں سے بدلہ دیئے جائیں گے اپنے عمل کا اور بعض نسخوں میں مخردل ہے یعنی بعض ان کے قریب ہلاکت کے ہو جاویں گے، ؎۳ مگر نشان سجدوں کو الخ نووی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ جہنم کی آگ سات اعضاء کو نہ جلاوے گی جن کو زمین پر لگا کر آدمی سجدہ کرتا ہے یعنی منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں ایسا ہی کہا ہے بعض علماء نے اور قاضی عیاض نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا کہ سجدے کی نشانی سے صرف پیشانی مراد ہے لیکن اول قول مختار ہے اور ابو سعید کی روایت گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منہ کے سوا بالکل جل جاویں گے تو مطلب یہ ہے کہ یہ کچھ خاص لوگ ہوں گے ان کے سوا اور سب کے اعضاء سجدے کے سالم رہیں گے بنظر عموم اس حدیث کے اور ابو سعید کی حدیث خاص ہے ان لوگوں سے، ؎۵ بیچ کوڑے رو کے الخ جہاں پر پانی کوڑا کیچڑ مٹی بہا لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور جلد سرسبز اور شاداب ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات ڈالتے ہی تازہ ہو جاویں گے اور ان سے جلن کے نشان بالکل جاتے رہیں گے، ؎۶ اور محمد بھیجے ہوئے اس کے ہیں، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَ
عِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا
أَقْبَلَ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ
أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ
أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ
مِنْ عَهْدٍ وَّمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ
النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ
أَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو
حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى

دیا مجھ کو شعلوں اس کے نے پس فرماویگا اللہ کہ تو قع ہے تجھ سے کہ اگر کروں میں یہ، مانگے تو سوائے اس کے اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہیں چاہوں گا میں کچھ قسم تیری عزت کی پس دیگا اللہ تعالیٰ کو جو کچھ کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالیٰ اس کا آگ دوزخ سے پس جب کہ پھیریگا اللہ تعالیٰ منہ اس کا طرف بہشت کے دیکھے گا خوبی اور تازگی اسکی چپ رہے گا اسوقت تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ چپ رہنا اسکا پھر عرض کریگا اے رب میرے آگے لے چل مجھ کو طرف دروازہ بہشت کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا نہیں دیئے تو نے عہد و پیمان اس پر کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ مانگی تو نے پس کہے گا اے رب میرے نہ ہوں میں بدترین مخلوق تیری کا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اس کو، تو سوال کرے تو اور کچھ، پس کہے گا وہ شخص نہ قسم تیری عزت کی نہیں مانگنے کا میں تجھ سے سوائے اس کے پس دیوے گا بندہ اپنے پروردگار کو اس بارہ میں کہ جو کچھ چاہے گا اللہ تعالیٰ عہد و میثاق پس آگے لے جاویگا خدا اسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جب کہ پہنچے گا اس کے دروازے پر پس دیکھے گا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اس میں ہے رونق اور خوشی سے پس چپ رہے گا جس قدر چاہے گا اللہ تعالیٰ چپ رہنا پس عرض کریگا اے رب میرے داخل کر مجھ کو بہشت میں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ بلائی ہو تجھ کو اے ابن آدم کہ کیا عجیب بے وفا ہے تو اپنے عہدوں میں کیا نہیں دیئے تو نے عہد و پیمان پر کہ نہ مانگے تو غیر اس چیز کے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا اے رب میرے نہ گردان مجھ کو بدترین خلق اپنی کا پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ ہنس[1] دیگا اللہ تعالیٰ اس سے پس جب ہنسے گا اللہ تعالیٰ اذن دیگا بہشت میں جانے کا پھر فرمائیگا خدا تعالیٰ کہ چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کریگا وہ

---

[1] تیرے لئے ہے یہ اور دس برابر اس کے سبحان اللہ کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر اور جو وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے وہی مالک ہے وہی خالق ہے وہی رازق ہے، [2] اور تناول ڈالے گی، اس کے آگ ایک بار اس طرح کہ پہنچے گی گرمی آگ کی اسکو پس ظاہر ہوگی اثر اسکا اس میں اور متغیر ہوگا رنگ اس کے چہرے کا، [3] نہیں دی کسی کو انگوں پچھلوں میں سے بہ سبب نہایت خوشی کے قسم کھاوے گا کیونکہ دوزخ سے نکلنے کو بڑی نعمت سمجھے گا، [4] بلند کیا جاوے گا یعنی اس کو دکھلائی دیوے گا، [5] اس لئے الخ یعنی انسان بے صبر ہے وہ جب تکلیف میں مبتلا ہوا اور عیش کی بات دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّيْ إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُوْلٰى فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ

یہاں تک کہ جب منقطع ہوگی آرزو اس کی فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ آرزو کر تو ایسی اور ایسی پیش آئیگا پروردگار اسکا اس حالت میں کہ یاد دلائیگا اسکو یہاں تک کہ جب ہو چکیں گی آرزوئیں اس کی اللہ تعالیٰ تیرے لئے ہے اور مانند اس کے ساتھ اس کے اور ابو سعید کی روایت میں ہے کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ تیرے لئے ہے یہ[1] اور دس برابر اس کے۔ (بخاری ومسلم)

۵۳۳۰۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخران شخصوں کا کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شخص ہوگا پس وہ چلے گا ایک بار اور منہ کے بل گریگا ایک بار اور نشان[2] ڈالیگی اس کے آگ ایک بار پس جب گزر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا طرف آگ کی اور کہے گا بزرگ ہے وہ خدا کہ نجات دی مجھ کو تجھ سے قسم خدا کی تحقیق دی مجھ کو خدا تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہیں دی[3] کسی کو اگلے پچھلوں میں سے پس بلند کیا[4] جائیگا اس کے لئے ایک درخت پس کہے گا وہ شخص اے رب میرے نزدیک کر مجھ کو اس درخت سے تا منتفع ہوؤں اس درخت کے سایہ میں اور پیوؤں میں پانی اسکے سے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے شاید کہ میں اگر دوں تجھ کو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھ سے اور کچھ پس کہے گا وہ شخص نہ اے پروردگار اس کا معذور رکھے گا اس[5] لئے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہونے کا اسکو اس پر پس نزدیک کریگا اللہ اسکو اس درخت سے پس بیٹھے گا وہ شخص اس درخت کے سایہ میں اور پیئے گا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جائیگا اسکے لئے ایک درخت کہ وہ بہتر ہوگا[6] پہلے درخت سے پس کہے گا اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھ کو اس درخت کے تا بیٹھوں میں اسکے پانی سے اور بیٹھوں

[1] تیرے لئے ہے یہ اور دس برابر اسکے سبحان اللہ کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر اور جو وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے وہی مالک ہے وہی خالق ہے وہی رازق ہے، [2] اور نشان ڈالے گی اسکے آگ ایک بار اس طرح کہ پہنچے گی گرمی آگ کی اسکو پس ظاہر ہوگا اثر اسکا اس میں اور متغیر ہوگا رنگ اسکے چہرے کا۔ [3] نہیں دی کسی کو اگلوں پچھلوں میں سے بسبب نہایت خوشی کے قسم کھائیگا کیونکہ دوزخ سے نکلنے کو بڑی نعمت سمجھے گا، [4] بلند کیا جائیگا یعنی اسکو دکھائی دیگا، [5] اس لئے الخ یعنی انسان بے صبر ہے وہ جب تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی بات دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے،

[6] وہ بہتر ہوگا الخ یعنی اس لئے کہ چاہے گا اس کے لئے ترقی ادنےٰ سے طرف اعلیٰ کے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ
تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لاَ تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لاَ
يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لأَنَّهُ يَرَى مَا لاَ صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَ
يَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الأُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لاَ تَسْأَلَنِيْ
غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهِ لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لأَنَّهُ يَرَى مَا لاَ صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ
مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ
أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَلاَ تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ

میں اسکے سایہ میں سوال نہیں کرتے کا میں تجھ سے غیر اس درخت کے پس کہے گا اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے کیا عہد نہ کیا تھا تو نے مجھ سے یہ کہ سوال نہ کریگا تو مجھ سے غیر اس درخت کے پس فرمائیگا اللہ شاید کہ اگر میں نزدیک کردوں تجھ کو اس سے سوال کرے تو مجھ سے غیر اسکے پس عہد کریگا وہ اللہ سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اسکے اور رب اسکا معذور رکھے گا اسکو اس لئے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالیٰ اسکو اس سے پس بیٹھے گا اسکے سایہ میں اور پیئے گا اسکے پانی سے پھر بلند کیا جائیگا اسکے لئے ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونوں درختوں سے تاکہ بیٹھوں میں اسکے سایہ میں اور پیوں میں اسکے پانی سے نہیں مانگنے کا میں تجھ سے غیر اسکے پس فرمادیگا اللہ تعالیٰ اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تو نے مجھ سے یہ کہ نہ مانگے گا مجھ سے غیر اسکے کہے گا وہ ہاں اے رب میرے نہیں سوال کرونگا تجھ سے اسکے اور رب اسکا معذور رکھے گا اسکو اس لئے کہ وہ دیکھے گا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اسکو اس پر پس نزدیک کریگا اللہ[1] اسکو اس سے پس جب نزدیک کریگا اس کو اس درخت سے سنے گا آوازیں بہشتیوں کی پس کہے گا اے رب میرے داخل کر مجھ کو بہشت میں پس فرمائے گا اللہ اے بیٹے آدم کے کون سی چیز پیچھا چھڑائے میرا[2] تجھ سے کیا راضی کرتا ہے تجھ کو یہ کہ دوں میں تجھ کو دنیا کے برابر اور مانند اسکے ساتھ اس کے کہے گا وہ بندہ اے پروردگار میرے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پس کہا کیا نہیں پوچھتے ہو تم مجھ سے کہ کس سبب سے ہنستا ہوں پس پوچھا لوگوں نے کس سبب سے ہنستے تم پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ اسی طرح ہنسے رسول اللہ پس کہا صحابہؓ نے کہ کیوں ہنسے آپ یا رسول اللہ! فرمایا ہنستا ہوں بسبب[3] ہنسنے

---

[1] پس نزدیک کریگا الخ حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائی گے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا قرب اسکا اور وہ عہد کریگا کہ میں اور طلب نہیں کروں گا اور وہ ہر بار عہد شکنی کریگا اور جب اللہ تعالیٰ اسکی بے صبری دیکھے گا تو اسکو معذور رکھے گا، [2] کون سی چیز پیچھا چھڑائے میرا تجھ سے یعنی تیری خواہش کب موقوف ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کب بند ہوگا، [3] بسبب ہنسنے الخ یعنی اسکی نادانی پر اور واضح رہے کہ ضحک یعنی ہنسنا بھی اللہ عز وجل کی ایک صفت ہے جیسے خدا کا سمع اور بصر اور کلام کرنا جیسے خدا کا سننا اور دیکھنا اور بات کرنے کی طرح نہیں اور وہ پاک ہے اپنی ذات اور صفات میں مخلوق کی مشابہت سے ویسے ہی اسکا ہنسنا یہی اعتقاد ہے صحابہ اور تابعین اور سلف ائمہ اور علماء کا جیسے کئی بار گزرا " ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبُّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا اُعْطِيْتُ۔

۵۳۳۱ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

پروردگار عالموں کے اس وقت کہ کہا اس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہے پس فرمائیگا اللہ کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھ سے ولیکن میں اس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ابو سعید خدری سے مانند اسکے ہے مگر تحقیق ابو سعید نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہے اس روایت میں یاد دلائیگا اللہ اس بندے کو کہ مانگ ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جائیگی آرزو تب فرمائیگا اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ آرزو کی تو نے وہ تیرے لیے ہے اور دس برابر اسکے فرمایا آپ نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر میں پس آئیں گی اور اس کے پاس دو بیبیاں اس کی حور عین سے پس کہیں گے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ پیدا کیا تجھ کو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہم کو واسطے تیرے فرمایا آپ نے کہ وہ بندہ کہ نہیں دیا گیا کوئی مانند اس کے کہ دیا گیا میں۔

۵۳۳۱ - اور انس رض سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ پہنچے گی مسلمانوں کے گروہوں کو اثر آگ دوزخ سے بسبب گناہوں کے کر لیے تھے انہوں نے وہ گناہ واسطے عذاب کے پھر داخل کرے گا ان کو اللہ بہشت میں بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جائیگا ان لوگوں کو جہنمی۔ (بخاری)

سلہ یعنی نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھ سے کیونکہ یہ میرے لائق نہیں وہ تو بندوں کے لائق ہے۔ سلہ میں اس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں پھر دو دنیا یا دس دنیا کے برابر دنیا کونسا کام ہے جس پر تو نے تعجب کیا اور اس کو مذاق سمجھا وہ خدائے کریم ایسا قادر مطلق ہے کہ لاکھوں کروڑوں دنیا اس دنیا کے مثل ایک دم میں بنا سکتا ہے بلکہ اب ہزاروں لاکھوں دنیا ہماری زمین کے برابر اور اس سے لاکھوں حصے بڑے اس کی سلطنت میں موجود ہیں یہ حدیث اگرچہ جنتیوں کے حال میں وارد ہے اور دنیا میں اس حدیث پر غور کرنے سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ طمع اور حرص اور بے صبری کی کوئی انتہا نہیں اگر ہزار ہا قارون بھی انسان کو مل جائے یا ہفت کشور کی سلطنت بھی پا جائے تب بھی اس سے زیادہ کی حرص رہے گی اس لیے انسان کو لازم ہے کہ اصل دل سے طمع اور حرص کی جڑ کاٹ دے اور جس قدر خدا اس کو بخشے خیال کرے اس میں خوش اور خرم رہے ورنہ مفت زندگی اور ساری عمر رنج اور تکلیف میں گرفتار رہے گا۔ سلہ کہ بہشت میں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۲ - وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔

۵۳۳۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ أَتَسْخَرُ مِنِّيْ أَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۲ - اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جائیگی ایک قوم آگ سے بسبب آپ کے پس داخل ہوگی بہشت میں اور نام رکھے جائیں گے جہنمی روایت کیا اسکو بخاری نے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ باہر نکالی جائے گی ایک جماعت میری امت میں سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام[1] رکھا جائے گا ان کا جہنمی۔

۵۳۳۳ - اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر دوزخیوں کا از روئے نکلنے اس کے سے اور آخر بہشتیوں کا از روئے داخل ہونے کے بہشت میں ایک شخص ہوگا کہ نکلے گا دوزخ سے گھٹنیوں چل کر پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو بہشت میں پس آئیگا اسکے خیال میں کہ جنت بھری ہوئی ہے پس کہے گا وہ شخص اے پروردگار میں نے پایا میں نے بہشت کو بھرا ہوا لوگوں سے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ جا داخل ہو بہشت میں پس تیرے لئے ہے مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اسکے پس کہے گا وہ شخص کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے یا کہے گا کیا ہنستا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو بادشاہ ہے[2] پس تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے اس بات سے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص[3] ادنیٰ بہشتیوں کا ہوگا جنت میں۔ (بخاری ومسلم)

---

۱ نام رکھا جائیگا الخ نوادر الاصول میں روایت ہے کہ یہ لوگ جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہم کو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ ان کے ماتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالے گا اور اس باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے ایمان کی برکت سے آخر کو چھٹکارا پائیں گے۔ ۲ یہ شخص الخ یعنی جب ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہاں کا دس گنا اس کا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والوں کے مکان خدا جانے کتنے بڑے اور کیسے ہوں گے اور یہ فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں ترجمہ ہے نواجذ کا حدیث میں نواجذ کا لفظ ہے اور نواجذ ان داڑھوں کو کہتے ہیں جو سب کے آخر میں نکلتے ہیں جن کو عوام عقل کے دانت کہتے ہیں اور یہ دانت اسی وقت کھلتے ہیں جب آدمی زور سے ہنسے اور کھر یہ اور ضحک دوسری روایت بھی وارد ہے اور وہ عیب نہیں ہے بے نقص بلکہ ضحک خدا کی صفت ہوتے ہیں کوئی ممانع نہیں ہے اور وہ مثل اور صفات الٰہی کے متشابہ نہیں مخلوق کی صفات کے۔

۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ، * * *

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا وَّاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا رَجُلٌ یُّؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَآءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۳۵:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِھِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ کُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا قَالَ فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۳۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۳۳۴:۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق البتہ جانتا ہوں آخر بہشتیوں کا داخل ہونے میں بہشت کے اور آخر دوزخیوں کا نکلنے میں اس سے ایک شخص ہے کہ لایا جائیگا اسکو دن قیامت کے پس کہا جائیگا[۱] ظاہر کرو اس پر چھوٹے گناہ اسکے اور اٹھا رکھو اور چھپا رکھو اس سے بڑے گناہ پس ظاہر کئے جائینگے اس پر چھوٹے گناہ اس کے پھر کہا جائیگا کہ کیا تو نے[۲] اس دن اور اس دن کام ایسا اور ایسا اور کیا تو نے اس دن اور اس دن کام ایسا[۳] اور ایسا پس کہے گا کہ ہاں نہیں انکار کر سکے گا حالانکہ وہ خوف میں ہوگا بڑے گناہوں[۵] سے مبادا کہ عرض کئے جائینگے اس کو کہ تیرے لئے ہے[۶] جگہ ہر بدی کے نیکی پس کہے گا وہ شخص کہ اے پروردگار میرے تحقیق کئیں میں نے بہت سی چیزیں[۷] کہ نہیں دیکھتا میں ان کو یہاں[۸] (ابوذرؓ کہتے ہیں) اور تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپکی

۵۳۳۵:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جائینگے آگ سے چار آدمی پس لائے جائینگے روبرو خدا کے پھر حکم کیا جائیگا انکے پھر بھیجے کا طرف دوزخ کے پس پھر کر دیکھے گا ایک ان میں سے[۹] پس کہے گا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا میں کہ جب نکالے گا تو مجھ کو اس سے پھر نہیں بھیجے گا تو اس میں فرمایا حضرتؐ نے پس نجات دیگا اس کو اللہ اس سے (مسلم)

۵۳۳۶:۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص کئے جائینگے مسلمان آگ دوزخ

---

[۱] کہا جائیگا الخ یعنی فرشتوں کو، [۲] اس دن اور اس دن یعنی فلانے وقت، [۳] کام ایسا اور ایسا، یعنی برے اعمال میں سے، [۴] ایسا اور ایسا الخ یعنی ترک اطاعت میں سے، [۵] وہ خوف میں ہوگا بڑے گناہوں الخ یعنی اس لئے کہ اس پر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا، [۶] تیرے لئے الخ یہ تبدیل ہوگی اس کے لئے از راہ فضل و کرم کے رب الارباب کی طرف سے، [۷] بہت سی چیزیں یعنی گناہ کبیرے، [۸] یہاں یعنی نامہ اعمال میں یہاں[۹] پس کہے گا الخ یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان اور منت رکھنے ان کے سر ہے اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس باعث کہ اسی قیاس پر ان کا بھی معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ بھی نجات پائیں گے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلَتِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلَتِهٖ كَانَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۳۳۷:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۳۳۸:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا

سے پس روکے جائیں گے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہے پس بدلا لیا جائیگا واسطے بعض انکے کے بعض سے حقوق کا کہ تھے درمیان کے دنیا میں یہاں تک کہ جب پاک اور صاف کئے جائیں گے اذن دیا جائیگا ان کو بہشت کے داخل ہونیکا پس قسم ہے اس ذات کی جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ ایک انکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت میں ہوگا اس مکان سے کہ اسکا دنیا میں تھا۔ (بخاری)

۵۳۳۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی بہشت میں مگر کہ دکھائی جائے گی اسکی جگہ اس کی آگ سے اگر بدی کرتا تا زیادہ کرے شکر اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں کوئی مگر کہ دکھائی جائے گی اسکو جگہ اسکی بہشت سے اگر نیکی کرتا تا ہو اس پر حسرت۔ (بخاری)

۵۳۳۸:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جائیں گے بہشتی بہشت میں اور جائیں گے دوزخی دوزخ میں لائی جائے گی موت یہاں تک کہ رکھی جائے گی درمیان بہشت اور دوزخ کے پھر ذبح کی جائے گی پھر پکاریگا پکارنے والا اے بہشتیو نہیں ہے بعد اسکے موت اور اے دوزخیو نہیں ہے بعد اس کے موت پس زیادہ کریں گے بہشتی خوشی کو طرف خوشی

لے یہاں تک الخ اس حدیث میں وہ ایماندار مراد ہیں جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ میں نہ پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان میں روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلموں کا بدلہ پا لیں گے اور حقدار راضی ہو لیں گے تب بہشت میں داخل ہونگے، ۲ے نہیں داخل ہوگا الخ یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاویں گے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کرے گا کہ خدا و تد تعم نے اپنے کرم سے مجھ کو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلائیں گے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اسکو افسوس پہ افسوس ہوگا، ۳ے نہیں ہے بعد اس کے موت الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کو کبھی فنا نہیں جو جہاں رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گناہ گاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی آس توڑیں الٰہی تیرے غضب سے پناہ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۳۹: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانِ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۴۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

اہل سے اور زیادہ کریں گے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۵۳۹۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار[1] مسافت کے پانی اسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور آبخورے اسکے بقدر گنتی ستاروں آسمان کے جو کوئی پیئے گا اس میں سے ایک بار پیاسا نہیں ہوگا بعد اسکے کبھی پہلے لوگ کہ آئیں گے اسپر پانی پینے کے لئے فقرا مہاجرین ہونگے ایسے کہ پراگندہ بال سر کے اور میلے ہیں کپڑے ایسے ہیں کہ نہیں نکاح کر سکتے عورتوں نعمت والیوں سے اور نہیں کھولے جاتے[2] انکے لئے دروازے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۴۰۔ اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اترے ہم ایک منزل میں پس فرمایا آپ نے نہیں ہو تم[3] ایک جزو لاکھ جزوں سے بہ نسبت ان لوگوں کے کہ آئینگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید کو کہ کتنے تھے اس دن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو (ابوداؤد)

اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے

---

[1] مقدار مسافت کے عدن سے عمان بلقاء تک الخ عدن بفتح عین اور دال کی زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہروں میں سے قریب دریا ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ تشدید میم کے اور بلقاء زبر با در جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام میں اور عمان موضع ہے اس میں اور معنی یہ ہیں کہ مقدار وسعت میرے حوض کی اتنی ہے جتنی ان شہروں کے درمیان مسافت ہے اور حوض کی مقدار میں جو مختلف حدیثیں آئی ہیں کسی میں مابین ایلہ اور صنعا مذکور ہے اور کسی میں دو مہینے کی مسافت مذکور ہے وغیرہ وغیرہ تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کے ہے نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام میں موافق سمجھ سامع کے، [2] اور نہیں کھولے جاتے دروازے الخ عمر بن عبد العزیز نے یہ حدیث سنکر روئے یہانتک کہ انکی ڈاڑھی تر ہو گئی پھر کہا میں نے تو عمدہ عورتوں سے نکاح کیا اور میرے لئے دروازے بھی کھلے اب میں یہ ضرور کرونگا کہ جو کپڑا پہنوں اسکو نہ دھوؤں گا یہانتک کہ وہ میلا ہو جاوے اور اپنے سر میں تیل نہ ڈالوں گا یہانتک وہ پریشان ہو جاوے اس کو ابن ماجہ نے نکالا تا کہ میں بھی حوض کوثر سے پینے کا مستحق ہو جاؤں سبحان اللہ اگلے لوگ حدیث کے کیسے عاشق تھے کہ سنتے ہی ان پر عمل کرنیکا قصد کیا حالانکہ خلیفہ اور بادشاہ وقت تھے اس سے عمر بن عبد العزیز کی بڑی فضیلت اور تعدد زہد معلوم ہوئی تمام سلاطین بنی امیہ میں ایک یہی عادل اور حق پرست تھے، [3] نہیں ہو تم الخ اس سے تحدید مراد نہیں ہے کثرت مراد ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۷۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي لَأَرْجُوْنَ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۳۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ اُطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّيْ لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَأَطُّ كَمَا يَأَطُّ الرَّحْلُ

۵۳۳۷۔ اور سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہے اور تحقیق انبیاء البتہ فخر کریں گے آپس میں کہ کون سا ان میں سے بہت زیادہ ہے از روئے امت کے کہ وارد ہونگے حوض پر اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ ہوں گا میں اکثر ان کا از روئے آنے والوں کے حوض پر (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے،

۵۳۳۸۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ درخواست کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ شفاعت کریں میری دن قیامت کے پس فرمایا آپؐ نے کہ میں کرنے والا ہوں شفاعت کہا میں نے کہ یا رسول اللہ پس کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو فرمایا کہ ڈھونڈنا مجھ کو اول زمانے ڈھونڈنے تیرے میں پل صراط پر کہا میں نے پس اگر نہ پاؤں میں آپ کو پل صراط پر فرمایا پس اگر نہ پائے تو ڈھونڈنا مجھ کو نزدیک میزان کے کہا میں نے پس اگر نہ پاؤں میں آپ کو نزدیک میزان کے فرمایا پس ڈھونڈنا مجھ کو نزدیک حوض کے پس تحقیق میں نہیں چھوڑونگا ان تینوں جگہوں کو (ترمذی) اور ترمذی

۵۳۳۹۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا نبی سے کہ کیا ہے مقام محمود فرمایا آپؐ نے یہ وہ دن ہے کہ نزول فرمائیگا اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر آواز کرے گی جیسے آواز کرتا ہے زین نیا چمڑے کا تنگی اپنی سے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان

---

۱ واسطے ہر نبی کے ایک حوض ہے یعنی ہووے گی امت اس کی اسکے حوض سے، ۲ شفاعت کریں یعنی شفاعت خاص نہ شفاعت عامہ، ۳ نہیں چھوڑونگا الخ یعنی کبھی یہاں اور کبھی وہاں اس حدیث اور حضرت عائشہ کی حدیث میں جو باب الحسنات کی دوسری فصل میں گزری کہ ان تین جگہوں میں کسی کو یاد نہیں کرینگا مطابقت یہ ہے کہ حدیث حضرت عائشہ محمول ہے غائبین پر کہ نہیں یاد کرینگے آپ کسی کو غائبین میں ان جگہوں میں اور حدیث محمول ہے ان پر جو حاضر ہونگے حضرت کی امت میں سے پس آپ شفاعت کرینگے، ۴ کہ پہنچوں گا میں اس میں مقام محمود میں اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نزول کا بیان ہے اور مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یقین ہے جمیع صفات الٰہی میں نفی کی کیفیت اور تشبیہ اور تمثیل کی ضرورت ہے ثبوت اصل صفات کا ضروری ہے اور یہی منطوق ہے کتاب وسنت کا اور اسی پر اجماع کیا ہے قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر نے اور انکار اس خوف سے کہ اس میں تشبیہ لازم آتی ہے محض خیال باطل اور عقیدہ فاسد ہے اور کمال سوءظن ہے کتاب وسنت سے اور بدگمانی ہے شارع علیہ السلام اور صحابہؓ وتابعین واکابر محدثین کے ساتھ اور الزام لگانا ہے اس کی معرفت اور بیان پر،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسَى عَلَى أَثَرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۳۴۴ :۔ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۳۴۵ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۵۳۴۶ :۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

آسمان اور زمین کے اور لایا جائے گا تم کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن بے ختنہ پس ہوگا اول ان شخصوں کا کہ لباس پہنائے جائیں گے ابراہیمؑ فرمائے گا اللہ تعالیٰ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاویں گی دو چادریں نرم کتان سفید کی بہشت کی چادروں میں سے پھر پہنایا جاؤں گا میں پیچھے ابراہیم کے پھر کھڑا ہونگا میں دائیں طرف اللہ کے کھڑا ہونا کہ رشک لے جائیں گے مجھ پر اگلے اور پچھلے (دارمی)

۵۳۴۴ :۔ اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت کے پلصراط پر (یہ کلمہ ہوگا) اے رب میرے سلامت رکھ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۴۵ :۔ اور انس سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہے[2] گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے میری امت میں سے (ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے جابر سے)

۵۳۴۶ :۔ اور عوف بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا میرے پاس آنے والا نزدیک پروردگار میرے سے پس اختیار دیا مجھ کو اس میں کہ داخل ہو آدھی امت میری بہشت میں اور درمیان شفاعت[3] کے پس اختیار کی میں نے شفاعت کو

---

[1] فرمائے گا اللہ تعالیٰ الخ یعنی فرشتوں کو، [2] گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے الخ کیونکہ صغائر تو وضو اور نماز سے روزانہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ شفاعت مغفرت ذنوب کے لئے ہوگی لیکن ترقی درجات کے لئے تمام صلحا اور اولیاء کے لئے بھی ہوگی، [3] پس اختیار کی میں نے شفاعت الخ سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کی اپنی امت پر اگر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی شفاعت چھ طرح ہوگی، اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ لوگ قبروں سے اٹھیں گے حساب سے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائیں گے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اسوقت آنحضرت صلعم بخشوا دیں گے اور حساب و کتاب کروا کے اس مصیبت سے نجات دلائیں گے اس کا نام شفاعت کبریٰ ہے یہ شفاعت حضرت صلعم کو مخصوص ہے دوسرے کا اس میں دخل نہیں، دوسری شفاعت اس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کئے جائیں گے اور حضرت ان کی شفاعت کرکے راہ سے پھروا دیں گے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پا دیں گے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑ چکے ہیں نکالے جائیں گے جن کے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچویں شفاعت سے بہشتی لوگوں کے اور زیادہ درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے ان کافروں کو جنہوں نے حضرتؐ سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۳۴۳۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۴۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَمِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ اَنْ يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

اور شفاعت ثابت ہے اس کے لئے کہ مرے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو۔ (ابن ماجہ)

۵۳۴۷۔ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میری امت سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعت کی اور بعض ان میں وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی اور بعضا ان میں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کرے گا عصبتہ[1] کی اور بعضا ان میں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد یہاں تک کہ داخل ہوگی تمام امت بہشت میں۔ (ترمذی)

۵۳۴۸۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عزوجل نے وعدہ کیا مجھ سے یہ کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے چار لاکھ بلا حساب[2] پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زیادہ کیجیے ہم کو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے اور اسی طرح[3] پس لپ بنائیں دونوں ہاتھوں سے اور جمع کیا دونوں ہاتھوں اپنوں کو پھر کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زیادہ کر دو ہم کو یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح[4] پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ چھوڑ دو[5] ہم کو اے ابوبکر پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہیں ضرر تم پر اے عمر کہ داخل کرے ہم سب کو بہشت میں پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی بہشت میں ایک لپ[6] کے ساتھ کر سکتا ہے پس فرمایا نبی صلعم نے کہ سچ[7] کہا عمر نے (شرح السنہ)

[1] عصبتہ کا اطلاق دس سے چالیس تک آتا ہے، [2] بلا حساب الخ یعنے بے حساب وکتاب و بے سابقہ عذاب، [3] پس لپ بنائیں الخ یعنی واسطے بیان ہکذا کے، [4] اس طرح یعنے وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونوں ہاتھوں سے، [5] چھوڑ دو ہم کو اے ابوبکر یعنی تاکہ عمل کریں اور بخوف عذاب عبادت میں زیادہ کوشش کریں، [6] ایک لپ کے ساتھ الخ اس حدیث میں اللہ تعالی کے لئے کف ثابت کیا ہے اور صفات الہی پر کئی بار کلام گذری، [7] سچ کہا عمر نے الخ علماء نے لکھا ہے کہ ابوبکر کا سوال احتیاج اور خاکساری اور نیازمندی کی قبیل سے تھا اور حضرت عمر کا قول رضا بالقضاء و تسلیم بالقدر کی قبیل سے اور حضرت نے جو پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جواب دیا اور دوبارہ عمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی تو یہ اس لئے کہ عمل اور توحید میں بشارت کو بڑا دخل ہے اور عمر کا کلام بھی بشارت کے قبیل سے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تو دونوں کا مال ایک ہی ہوگا، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۴۹: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۳۵۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ

۵۳۴۹: اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صف باندھ کر کھڑے ہونگے دوزخی پس گذریگا ان پر ایک شخص بہشتیوں میں سے پس کہے گا ایک شخص دوزخیوں میں سے اس بہشتی کو اے فلانے[1] کہ نہیں پہچانتا ہے تو مجھ کو میں وہ ہوں کہ پلایا تھا میں نے تجھ کو ایک بار پانی اور کہے بعض[2] انکا میں وہ شخص ہوں کہ دیا تھا میں نے تجھ کو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اس دوزخی کی پس داخل کریگا اسکو بہشت میں (ابن ماجہ)

۵۳۵۰: اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص ان شخصوں میں سے داخل ہونگے آگ میں نہایت سخت ہوگا چلانا[3] انکا پس فرماویگا[4] پروردگار نعم نکالو انکو پس فرماویگا اللہ نعم ان سے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہیں گے کہ کیا ہم نے یہ تاکہ رحم کرے[5] تو ہم پر فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہارے لئے یہ ہے کہ جاؤ[6] پس ڈالو اپنے تئیں اسی جگہ کہ تھے آگ میں پس ڈالے گا ایک انکا اپنے تئیں آگ میں پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اس پر ٹھنڈا اور سلامت اور کھڑا رہے گا دوسرا پس نہیں ڈالیگا اپنے تئیں پس کہے گا اسکو پروردگار کہ کس چیز نے منع کیا تجھ کو ڈالنے تیرے سے اپنے تئیں آگ میں جیسے کہ ڈالا یار تیرے نے پس کہے گا وہ شخص اے رب میرے تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو آگ میں نکالنے کے مجھ کو اس سے پس فرمادے گا مجھ کو اللہ تعالی تیرے لئے ہے جو کچھ کہ امید[9] رکھی تو نے پس

[1] اے فلانے، یعنی نام لے گا اسکا۔ [2] بعض انکا، یعنی دوزخیوں کا کہا مظہر نے اس حدیث میں آپ نے رغبت دی ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر احسان کرنا چاہیے خصوصًا نیک بختوں سے۔ [3] چلانا، یعنی جزع فزع انکی۔ [4] فرماویگا، یعنی دوزخ کے فرشتوں سے۔ [5] تاکہ رحم کرے تو ہم پر یعنی اس لئے کہ تو دوست رکھتا ہے اسکو التجا کرے تجھ سے۔ [6] ڈالو اپنے تئیں، اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ میں پڑنے کو حمل کیا رحمت پر جواب یہ کہ یہ قبیلہ حمل کرنے کے سبب سے ہے مسبب پر اور تحقیق اس کی یہ ہے کہ چونکہ قصور کیا تھا انہوں نے دنیا میں امر الہی کی فرمانبرداری کرنے میں حکم کئے جائیں گے وہاں اس کا کہ فرمانبرداری کریں اس میں کہ اپنے تئیں آگ میں ڈالیں واسطے آگاہ کرتے اس کے کہ رحمت الہی مترتب رہے اس کی فرمانبرداری پر۔ [7] پس کرے گا الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت میں راضی رہے اللہ تبارک و تعالے اس کی بلا کو اس پر آسان کر دیتا ہے۔ [8] نہیں ڈالے گا، یعنی بسبب امیدوار لطف و رحمت باری تعالے کے۔ [9] امید رکھی تو نے الخ اس میں دلیل ہے اس پر کہ امید بندہ کی مولے سے مقید اور مؤثر ہے بیچ کرم اور عطار الہی کے۔ ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۵۱ :- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۵۲ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۵۳ :- وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ

داخل کئے جاویں وہ دونوں شخص اکٹھے بہشت میں بسبب رحمت خدا تعالےٰ کے، (ترمذی)

۵۳۵۱ :- اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ[۱] پر پھر پھرینگے[۲] اس سے بسبب اعمال اپنے کے پس افضل ان کے گذریں گے مانند چمکنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے پھر مانند چلنے اسکے کے پا پیادہ، (ترمذی اور دارمی)

فصل تیسری

۵۳۵۲ :- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق آگے[۳] تمہارے حوض ہے میرا مسافت درمیان دونوں طرفوں اسکے کے مانند مسافت کے کہ درمیان جربا اور اذرح کے ہے کہا بعض راویوں نے کہ جربا اور اذرح دو بستیاں ہیں شام میں کہ درمیان ان دونوں کے مسافت تین دن کی[۴] ہے اور ایک روایت میں یہ زیادتی بھی آئی ہے کہ رکھے ہونگے اسکے کناروں میں آبخورے مانند ستاروں آسمان کے جو کوئی آویگا اس پر اور پیوے گا پانی اس میں سے پیاسا نہیں ہوتے کا بعد اس پینے کے کبھی، (بخاری ومسلم)

۵۳۵۳ :- اور حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے اکٹھا کریگا[۵] اللہ تع برکت والا اور بلند قدر لوگوں کو پس کھڑے ہونگے مسلمان یہانتک کہ قریب[۶] کی جاویگی واسطے ان کے بہشت پس آوینگے مومن[۷] آدم کے پاس پس کہیں گے اے باپ ہمارے

---

[۱] آگ پر یعنے بسبب عبور کرنے کے پلصراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہے، [۲] پھر پھریں گے، یعنے پار ہو جاویں گے اس سے، [۳] آگے تمہارے یعنی قیامت میں اور جربا اور اذرح دو گاؤں ہیں شام میں، [۴] مسافت تین دن الخ کہا صاحب قاموس نے جربا گاؤں ہے اذرح کے برابر اور غلطی کی ہے جس نے کہ کہا ہے ان دونوں کے درمیان تین دن کی مسافت ہے یہ غلطی کسی راوی سے ہوئی کہ اس سے زیادتی کر گئی جس کو دارقطنی نے بیان کیا ہے اسی طرح ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا واذرح، [۵] اکٹھا کریگا یعنے محشر میں، [۶] قریب کی جاویگی الخ جیسے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا واذا الجنۃ ازلفت علمت نفس ما احضرت، [۷] آویں گے مومن یعنے خاص ایماندار ہر امت کے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ
بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ
ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا
فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى
لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ
جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ
الْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ
فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ
قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا

کھولو ہمارے لئے بہشت کو پس کہیں گے آدمؑ کہ نہیں نکالا تم کو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے نہیں ہوں میں لائق اس کار کے جاؤ تم طرف[1]
میرے بیٹے ابراہیمؑ کے کہ خلیل اللہ ہے فرمایا حضرتؐ نے پس کہیں گے ابراہیمؑ کہ نہیں ہیں لائق اس کام کے نہیں تھا میں خلیل[2] مگر پرے اس کے قصد کرو
طرف موسےٰ کے کہ کلام کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا پس آویں گے حضرت موسیٰؑ کے پاس پس کہیں گے وہ کہ نہیں لائق[3] میں اس کے جاؤ
طرف عیسےٰؑ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اس کے ہیں پس کہیں گے عیسےٰ کہ نہیں میں اس کار کے پس آویں گے وہ محمد صلعم کے پاس پس کھڑے
ہوں گے محمدؐ اور اذن چاہیں گے پس اذن دیا جاویگا آپ کو اور بھیجی جاویگی امانت[4] اور ناتا پس کھڑی ہوگی امانت اور ناتا دونوں
طرف پلصراط کے دائیں اور بائیں پس گذریں گے[5] جماعت کہ افضل ہے تم میں سے مانند بجلی کے کہا ابوہریرہؓ نے کہ کہا میں نے آنحضرتؐ
کے کہ فدا ہو جیو تم پر ماں باپ میرے کیونکہ ہوگا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ کیا نہیں دیکھتے تم طرف بجلی کے کہ کیونکر گذر جاتی ہے اور پھر آتی
ہے آنکھ جھپکنے میں پھر مانند گذرنے ہوا کے پھر مانند گذرنے پرندوں کے اور دوڑتے مردوں کے پیادوں کے جاری کریںگے انکو اعمال انکے اور پیغمبر
تمہارے کھڑے ہونگے پلصراط پر کہتے ہونگے اے میرے رب سالم رکھ سالم رکھ یہانتک کہ عاجز ہونگے عمل بندوں کے یہانتک کہ آویگا

---

[1] طرف بیٹے میرے ابراہیمؑ کے الخ یعنی وہ افضل رسولوں خدا کے سے ہے اور جد خاتم الانبیاء ہے اس سے حال اپنا عرض کرو، [2] مگر پرے اسکے پرے اس کے
یعنے مجھے اللہ جل جلالہٗ کی اتنی نزدیکی نہیں ہوئی کہ کوئی آڑ نہ رہے بلکہ دو حجاب بیچ تھے نہ میں نے اس سے بات کی بلا واسطہ نہ میں نے اسکو دیکھا کہا صاحب
تحریر نے کہ یہ کلام حضرت ابراہیم سے انکساری اور تواضع کے طور پر وارد ہوگا میں اس بلند مقام کے لائق کہاں اور جو بزرگیاں مجھ کو ملی ہیں جبرائیل کے واسطے سے
ملی ہیں مگر موسیٰ کے انکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلا واسطہ کلام کیا ہے انکے پاس جاؤ، [3] نہیں ہیں لائق اس کار کے، یعنی پس اس وقت منحصر ہوگا امر شفاعت
ہمارے نبی پر اس حدیث سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ بڑے بڑے کاموں میں پہلے وسیلہ و بزرگ لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور ہمارے پیغمبرؐ اس کام
سے انکار کریں گے وہ اسوجہ سے کہ آپ جانتے ہونگے کہ یہ میرا ہی کام ہے اور یہ خدا نے میرے ہی لئے رکھی ہے، [4] امانت اور ناتا یہ دونوں بڑے کام ہیں
جن کا خیال مومن کو ہمیشہ رکھنا چاہیے امانت یعنی خلوص اور سچائی صداقت اور رلا سننا دی بات چیت ہر کام کاج میں اور ناتا یعنے رشتہ داروں سے
جو محتاج ہوں سلوک کرنا اس کی خبر لینا، [5] گذریں گے الخ ظاہر یہ ہے کہ مراد ان سے انبیاء ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سے مراد اولیاء امت ہوں،
[6] یہانتک کہ عاجز ہوں گے الخ عمدہ اعمال والے نکل جاویں گے جن کے نیک عمل کم ہیں ان کو پار ہونا دشوار ہوگا، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُوْرَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۵۴:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ اِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۵۵:۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلَاثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

ایک شخص بیس نہ چل سکے گا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل فرمایا حضرتؐ نے اور دونوں طرف صراط کے آنکڑے ہونگے لٹکائے گئے حکم کئے گئے پکڑیں گے اس شخص کو کہ حکم کئے گئے ساتھ اسکے پس بعضے انکے زخمی ہو کر نجات پاوینگے اور بعضے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے قسم ہے اس ذات کی کہ جان ابوہریرہؓ کی اسکے ہاتھ میں کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ[1] ہے۔ (مسلم)

۵۳۵۴:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گی آگ دوزخ سے ایک قوم بسبب شفاعت کے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں کہا ہم نے کہ کیا ہے ثعاریر فرمایا وہ ککڑے[2] ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۵۳۵۵:۔ اور عثمانؓ بن عفانؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیاء پھر علماء[3] پھر شہداء (روایت کی یہ ابن ماجہ نے)

---

[1] البتہ ستر برس کی راہ ہے یعنی اگر کوئی چیز اس میں گرے تو ستر برس تک تہ کو پہنچے معاذ اللہ، [2] وہ ککڑے، یعنی چھوٹے ککڑی کے کیونکہ وہ جلد بڑھتا ہے یعنی اگرچہ یہ جل کر کوئلہ ہوجاویں گے پر جب نکال کر نہر الحیوٰۃ میں ڈالے جاویں گے تو بہت جلد سرسبز ہوجاویں گے، [3] یعنی دین کے عالم باعمل جو پیغمبرؐ کے نائب ہیں، ❊ ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۵۶:۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۵۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۵۸:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

باب ہے بیچ بیان حال جنت اور لوگوں اسکے کے

فصل پہلی

۵۳۵۶:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تیار کی ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز کہ نہ[1] کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا[2] اور نہ گذری ماہیت اسکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھو اگر چاہو[3] تم اس آیت کو پس نہیں جانتا کوئی نفس اس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی واسطے سبب ان کے جو ٹھنڈک ہے آنکھوں کی۔ (بخاری، مسلم)

۵۳۵۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ جگہ[4] ایک کوڑے کی بہشت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے (بخاری، مسلم)

۵۳۵۸:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے اول روز[5] میں جانا راہ خدا میں یا آخر روز میں جانا اسمیں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور اگر ایک عورت بہشتیوں کی عورتوں میں سے جہان کی طرف زمین کے تو البتہ روشن کر دے اس چیز کو کہ درمیان[6] مشرق اور مغرب کے اور البتہ بھر دے وہ عورت اس چیز کو کہ درمیان ان دونوں کے ہے خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اسکے سر کی بہتر[7] ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے۔ (بخاری)

---

[1] نہ کسی آنکھ نے دیکھا یعنی اسکی ذات کو، [2] اور نہ کسی کان نے سنا یعنی انکی صفات کو، [3] اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اسکی، [4] جگہ ایک کوڑے کی بہشت میں، یعنی تھوڑی سی جگہ اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کے ہے کہ سوار جب ایک جگہ اترنے کا ارادہ کرتا ہے تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہے تاکہ علامت ہو اس پر کہ اور کوئی وہاں نہ اترے

[5] اول روز میں جانا الخ تخصیص ان دونوں وقتوں کی بطریق عادت کے ہے اور مراد مطلق ذرہ و ساعت ہے اگرچہ اول و آخر وقت میں نہ ہو اور راہ خدا جہاد ہے اور ہجرت اور حج اور طالب علم یہاں تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لئے بھی راہ خدا ہے، [6] یعنی بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اسلئے کہ جنت ہمیشہ رہنے والی ہے اور دنیا و ما فیہا فانی ہے۔ [6] درمیان مشرق اور مغرب کے، یعنی آسمان اور زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہ ظاہر تر ہے واسطے ذکر ہونے انکے کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۵۹ :۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا یَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۳۶۰ :۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْکِبْرِیَآءِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۳۶۱ :۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَّا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِّنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِهَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ

۵۳۵۹ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک درخت[1] ہے کہ چلتا سوار نیچے سایہ اسکے کے سو برس تو نہ قطع کرے اسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمہارے کے بہشت میں بہتر ہے اس چیز سے کہ نکلا اسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۳۶۰ :۔ اور ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن کے لیے بہشت میں البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اسکی اور ایک روایت میں ہے کہ لنبائی اسکی ساٹھ کوس کے اور ہر کونے میں اس خیمہ کے اہل خانہ ہونگے جو نہ دیکھیں گے[2] دوسرے کونے والوں کو پھرا کریگا ان سب گھر والوں پر مسلمان اور دو بہشتیں ہیں[3] چاندی کے ہیں باسن اسکے اور جو کچھ کہ ان میں ہے اور دو بہشت ہیں کہ سونے کے ہیں باسن اسکے اور جو کچھ کہ ان میں ہے اور نہیں مانع درمیان بہشتوں کے اور درمیان نظر کرنے انکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی کی اوپر چہرہ مبارک پروردگار کے جنت عدن میں (بخاری، مسلم)

۵۳۶۱ :۔ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں سو[4] درجے ہیں درمیان ہر دو درجوں کے اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے اور فردوس سب جنتوں سے بلند تر ہے اور اوپر کے درجہ کے اسی سے روان کی جاتی ہیں چار نہریں بہشت کی اور اوپر فردوس[5] کے عرش ہے مانگو تم اللہ تعالےٰ سے

[1] ایک درخت ہے الخ مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہے بیر مٹکے کے برابر اور پتے کان کے برابر ہیں اور بعض اسکو طوبیٰ کہتے ہیں،
[2] نہ دیکھیں گے الخ یعنی کشادگی کے سبب سے، [3] اور دو بہشتیں ہیں الخ اس حدیث میں ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور ومن دونہما جنتان کا بیان ہے، [4] سو درجے ہیں اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کیا عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ تو ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان سو درجوں سے وہ درجے مراد ہیں جن کی وصف حدیث میں مذکور ہے اور احتمال ہے کہ باقی کے درجے انکے خلاف ہوں کم یا زیادہ واللہ اعلم [5] اور اوپر فردوس کے عرش ہے یعنی اللہ جل شانہ کا
[6] اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اسکے ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد بیویاں ہیں کہ جن سے جماع کریگا اور پھرنا کنایہ ہے جماع سے، ⁂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔

۵۳۶۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا

سلے تو مانگو اس سے فردوس (ترمذی) کہا مؤلف نے کہ نہیں پائی میں نے یہ حدیث صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی میں۔

۵۳۶۲۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے جمع ہوں گے اس میں بہشتی ہر جمعہ میں پس چلے گی ہوا شمال کی[2] پس ڈالے گی[3] وہ ہوا ان کے موتھوں میں اور کپڑوں میں پس زیادہ ہوں گے وہ حسن وجمال میں پس پھریں گے اس حال میں کہ زیادہ ہو گئی ہوں گی خوبصورتی اور جمال میں پس کہیں گے ان سے گھر والے انکے کہ قسم ہے خدا کی تحقیق زیادہ کیا تم نے بعد جدا ہونے کے ہم سے حسن وجمال کو پس کہیں گے بہشتی گھر والوں سے اور تم نے بھی قسم اللہ تعالیٰ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو۔ (مسلم)

۵۳۶۳۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوں گے بہشت میں بصورت چودھویں رات کے چاندکی ہوں گے پھر وہ لوگ کہ قریب ہوں گے اس جماعت کے داخل ہوں گے مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی میں دل بہشتیوں کے اوپر دل ایک شخص کے ہوں گے نہیں[4] ہوگا کچھ اختلاف ان میں اور نہ دشمنی رکھیں آپس میں ہر شخص کے لئے بہشتیوں میں سے دو دو بیبیاں ہوں گی حور عین سے دیکھا جاتا ہے[5] گودا حوروں کی پنڈلیوں کی ہڈی اور گوشت کے نیچے سے بسبب نہایت حسن کے ساتھ پاکی کے یاد کریں گے بہشتی اللہ تعالیٰ کو صبح وشام نہ بیمار ہوں گے بہشتی نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ سنکیں گے باسن ان کے سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں ان کی سونے کی اور رابندھن ان کی انگیٹھیوں کا اگر

سلے تو مانگو تم اس سے فردوس یا اللہ ہم کو فردوس عنایت کر، سلے ہوا شمال کی یعنی اتر کی، سلے پس ڈالے گی ہوا یعنی وہاں کے گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں کا حسن ہمیشہ بڑھا کرے گا، سلے نہیں ہوگا کچھ اختلاف ان میں الخ یعنے ان میں اختلاف عادات واخلاق میں نہ ہوگا، سلے دیکھا جاتا ہے الخ یعنے ان کی پنڈلیاں مثل بلور کے شفاف ہیں کہ ان کے اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے پھر جب پنڈلیوں کا یہ حال ہے تو ان کے بدن کا حسن اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمْتَخِطُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۶۴ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۵ :۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۶ :۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہوگا اور عراق ان کا مشک ہوگا سب[1] اور سیرت ایک مرد کے ہوں گے اور بر شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہیں ساٹھ گز کے جانب آسمان میں، (بخاری، مسلم)

۵۳۶۴ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشتی کھاوینگے بہشت میں اور پیویں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ ناک سنکیں گے عرض کیا صحابہؓ نے تو حال فضلہ طعام کا کیا ہے فرمایا ڈکار[2] اور پسینہ مثل تراوت کستوری کے الہام کئے جاوینگے بہشتی تسبیح اور تحمید جیسے کہ باہر نکلتا ہے تم سے دم ، (مسلم)

۵۳۶۵ ۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہوگا بہشت میں چین میں رہے گا اور نہ فکرمند ہوگا اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ تمام ہوگی جوانی اس کی[3] (مسلم)

۵۳۶۶ ۔ اور ابو سعید اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکارے گا[4] پکارنے والا تمہارے لئے ہے کہ تندرست رہو تم پس نہ بیمار ہو کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑھے ہو کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ چین میں رہو اور محنت نہ دیکھو کبھی، (مسلم)

---

[1] سب اور پر سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب کے اخلاق یکساں ہونگے، [2] فرمایا ڈکار اور پسینہ مثل تراوت کستوری کے یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا، اللھم انی اسئلک الجنۃ الفردوس، [3] نہ تمام زندگی الخ یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا، [4] پکارے گا الخ یعنی فرشتہ بہشت میں یہ پکارے گا بہشتیوں کو سنانے کو کہ مطمئن ہو جائیں، ۞ ۞ ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۶۳ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۳۶۴ :- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۵ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ

۵۳۶۳- اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھیں گے بالاخانے والوں کو اپنے اوپر جیساکہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو[1] باقی رہا ہوا بیچ کنارے آسمان کے جانب مشرق یا مغرب میں اتنا فرق ان میں زیادتی مراتب[2] کے سبب سے ہوگا عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! یہ منازل پیغمبروں کی ہوں گی[3] کہ نہیں پہنچیں گے ان کو غیر پیغمبروں کے فرمایا ہاں قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پہنچیں گے اس کو وہ مرد کہ ایمان لائے ہیں۔ ساتھ

۵۳۶۴- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے جنت میں کتنی قومیں کہ دل ان کے مانند[4] دل پرندوں کے ہیں۔ (مسلم)

۵۳۶۵- اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتیوں کو اور پکارے گا اے بہشتیو پس کہیں گے حاضر ہیں ہم اے رب ہمارے اور موجود ہیں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ آیا راضی ہوئے تم پس کہیں گے اور کیا ہے ہم کو کہ راضی ہوویں ہم اے رب ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہم کو وہ چیز کہ نہیں عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سے پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ نہ اوّل میں تم کو بہتر چیز سے

---

[1] باقی رہا ہوا الخ یہ معنی ہیں لفظ غابر کے اور غابر غین معجمہ اور باء موحدہ سے ماخوذ ہے غبور سے جو بمعنی بقاء کے ہے اور مراد اس سے باقی رہا ہوا افق میں بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اس وقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور بعض روایتوں میں غابر یا تحتانیہ سے بھی آیا ہے جو ماخوذ ہے غور بمعنی نشیبت کے مگر اس روایت میں تصحیف ہے اور پہلی روایت مشہور ہے۔ [2] زیادتی مراتب کے سبب سے ہوگا کہ بعض کا مرتبہ بلند اور بعض کا مرتبہ پست ہوگا بوجہ تفاوت درجات کے۔ [3] یہ منازل پیغمبروں کی ہوں گی الخ یعنی ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں ہی کے ہوں گے۔ [4] مانند دل پرندوں کے ہیں۔ مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں جیسے چڑیاں آدمیوں سے ڈرتی رہتی ہیں کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارہ سے بھاگ جاتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ أَبَدًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۶۶ :۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنٰى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۷ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۶۸ :۔ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۳۶۹ :۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ

ہمارے کونسی چیز بہتر ہے اس پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ عنایت کرونگا میں تم پر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہوؤں گا تم پر بعد اسکے کبھی (بخاری ومسلم)

۵۳۶۶۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنیٰ مرتبہ[۱] ایک تمہارے کا بہشت سے اس مقدار ہے کہ فرمائے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہ آرزو کرو پس آرزو کرے گا پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو کہ آرزو کی تو نے پس کہیگا ہاں پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو کہ پس تحقیق تیرے لیے ہے جو کچھ کہ آرزو کی تو نے اور مانند اس کی ساتھ اس کے (مسلم)

۵۳۶۷۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں سے ہیں[۲]۔ (مسلم)

۵۳۶۸۔ اور عتبہ بن غزوان سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا روبرو ہمارے اگر پتھر ڈالا جائے دوزخ کے کنارہ پر سے پس گرتا چلا جائے اس میں ستر برس نہ پہنچے اس کی تہ میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی البتہ بھرے جاویں گے دوزخ اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا۔ ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوؤں دروازوں جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آئے گا اس پر ایک دن کہ وہ بھری

دوسری فصل

۵۳۶۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ! کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے

[۱] پس نہ خفا ہوں گا الخ سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔ [۱] تحقیق ادنیٰ مرتبہ الخ جب ادنیٰ بہشتی کا یہ مرتبہ ہے کہ جتنا مانگے گا اس سے دگنا یا دس گنا پائیگا تو بڑے بڑے مرتبے والوں کو خدا ہی جانے کہ کیا کچھ ملیگا۔ [۲] بہشت کی نہروں سے ہیں اور اس حدیث کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جائیگا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جائیگا دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت والجماعت کا یہی مذہب ہے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّۃُ مَا بِنَاؤُھَا قَالَ لَبِنَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَلَبِنَۃٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَمِلَاطُھَا الْمِسْکُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُھَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُھَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَّدْخُلُھَا یَنْعَمُ وَلَا یَبْاَسُ وَیَخْلُدُ وَلَا یَمُوْتُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُھُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُھُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔

۵۳۷۰: وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ اِلَّا وَسَاقُھَا مِنْ ذَھَبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۳۷۱: وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَۃُ عَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۵۳۷۲: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰھُنَّ لَوَسِعَتْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

غرض کیا ہم نے آپ سے کہ بہشت کس چیز سے ہے[1] عمارت اس کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اس کا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریاں اسکی موتی اور یاقوت کی اور خاک اس کی مثل[2] زعفران کے جو کوئی کہ داخل ہوگا اسمیں چین میں رہے گا اور مشقت نہیں دیکھے گا اور ہمیشہ جیویگا اور کبھی نہ مریگا اور پرانے ہونگے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۳۷۰- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے جنت میں کوئی درخت مگر کہ تنہ اسکا سونے کا ہے[3] (ترمذی)

۵۳۷۱- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں[4] سو درجے ہیں درمیان ہر دو درجوں کے فرق سو برس کا ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۳۷۲- اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں ان درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے انکو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

یہی معنی صحیح ہے اور معراج کی حدیث طویل میں بروایت انس انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے سیحان اور جیحان سیحون کے سوا ہیں یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں ارمن کی بلاد میں ہیں اور نیل ایک دریا ہے ملک افریقہ میں جس کا طول تین ہزار میل تک ہے اور فرات وہ عراق عرب میں واقع ہے اس کا پانی نہایت شریں اور ہاضم ہے۔ [1] بہشت کس چیز سے ہے عمارت اس کی الخ یعنی پتھر کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی [2] مثل زعفران کے زرد خوشبودار۔ [3] مگر کہ تنہ اس کا سونے کا ہے اور ٹہنیاں اس کی مختلف ہیں کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی۔ [4] تحقیق بہشت الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت میں سو درجے ہیں اور درمیان ہر دو درجوں کے سو سال کی مسافت ہے اور عبادہؓ کی حدیث جو بروایت ترمذی فصل اول میں گذری معلوم ہوتا ہے کہ درمیان ہر دو درجوں کے اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان تو ان میں بھی کوئی تعارض نہیں ہے۔ کیونکہ بہشت کے درجے قرآن کی آیتوں کے عدد کے مطابق ہیں جیسے ہم نے عبادہ کی حدیث کے حاشیہ پر اسکو بیان کیا تو اسکا یہ مطلب ہے کہ بہشت کے مراتب میں سے سو تو اس صفت کے درجے ہیں جو عبادہؓ کی حدیث میں گذرے اور سوا اس صفت کے جنکا اس حدیث میں ذکر آیا۔ اب تعارض نہ رہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٢٧٣ :- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

٥٢٧٤ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٥٢٧٥ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٥٢٧٦ :- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

٥٢٧٣ - اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی ان بچھونوں کی[1] جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٥٢٧٤ - اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول[2] جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کے روشنی ان کے چہروں کی ہوگی مانند روشنی چودھویں رات کے چاند کی اور جماعت دوسری[3] مانند بہترین ستارہ چمکتے کے آسمان میں واسطے ہر شخص کے ان میں سے دو بی بیاں ہوں گی[4] ہر ہر بی بی پر ستر جوڑے ہوں گے دیکھا جائیگا گودہ پنڈلی ان کی کا ستر جوڑوں کے ستر جوڑوں کے اوپر سے (ترمذی)

٥٢٧٥ - اور انسؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ دیا جائیگا مومن بہشت میں قوت اپنی اور اتنی جماع کی[5] عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کی اتنی عورتوں سے فرمایا کہ دیا جائیگا[6] قوت سو مردوں کی (ترمذی)

٥٢٧٦ - اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اسقدر کہ اٹھائے ناخن ان چیزوں سے کہ بہشت میں ہیں[7] ظاہر ہو تو البتہ زینت دار ہو جائے بسبب اس کے وہ چیز کہ درمیان اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص

---

[1] بلندی ان بچھونوں کی الخ یعنی جنت کے درجوں کے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے ابو سعیدؓ کی حدیث میں ابھی گذارہ ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض۔ [2] اول جماعت یعنی انبیاء علیہم السلام کی۔ [3] اور جماعت دوسری کہ وہ اولیاء اور صلحاء ہیں۔ [4] دو بی بیاں ہونگی اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اسکی بہتر[2] بیبیاں اور ہزار خادم ہونگے اور وجہ مطابقت یہ ہے کہ دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودا ان کی پنڈلیوں کا ستر لباس کے اندر سے معلوم ہوگا اور باقی انکے علاوہ یا یہ کہ دو بیبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ستر حوروں میں سے کہ سب ملکر بہتر[2] ہوں [5] قوت اتنی اور اتنی جماع کی یہ کنایہ ہے عورتوں سے مثلاً سو سے۔ [6] دیا جاویگا الخ یعنی پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی۔ [7] ظاہر ہو لیتے دنیا میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۷۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كُحْلٰى لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۳۷۸:۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُّرْدًا مُّكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۷۹:۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۳۸۰:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ

بہشتیوں میں سے جہاں کے پس ظاہر ہوں کڑے اس کے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اس کی سورج کی روشنی کو۔ جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۳۷۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہوں گے بن بال کے امرد آنکھیں انکی ہوں گی[1] سرمگیں نہ فنا ہو گی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے (ترمذی، دارمی)

۵۳۷۸:۔ اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں اس حال میں کہ صاف ہو گا بدن بالوں سے بے ریش سرمگیں آنکھیں تیس برس کے[2] (ترمذی)

۵۳۷۹:۔ اور حضرت اسماء بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ ذکر کیا گیا ان کے لیے سدرۃ المنتہیٰ کا[3] فرمایا آپ نے چلے گا سوار بیچ سایہ شاخوں اس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑے گا اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا ہے راوی حدیث نے اس درخت پر ٹڈے ہیں سونے کے گویا کہ میوے اس کے مانند مٹکوں کے ہیں (ترمذی) کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۸۰:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہے کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ دی مجھ کو خدا تعالیٰ

---

[1] ہوں گی سرمگیں یہ ترجمہ ہے کحلی کا کحل وہ مرد ہے کہ جس کی پلکوں کی جڑیں سیاہی خلقی ہوں ایسی آنکھیں معلوم ہوں گویا سرمہ لگایا ہے ۱۲ [2] تیس برس یا پینتیس برس کے اس لیے کہ کمال جوانی کا یہی وقت ہے ۱۲ [3] سدرۃ المنتہیٰ الخ یہ درخت ہے بیری کا یہ درخت سات آسمان سے اوپر ہے اور حد سے نیچے اور اوپر میں نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر والے نیچے نہیں اترتے ایک روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ساتویں آسمان پر ہے اور دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جڑ اس کی چھٹے آسمان پر ہے اور شاخیں ساتویں پر اور قاضی عیاض نے تو کہا اس کے تخم زمین میں ہیں اگر یہ ثابت ہو جاوے تو کوئی اشکال نہیں رہتا [4] وہ نہر ہے نہروں کا کہ دونوں طرف اس کے دو حوض ہیں ایک تو جنت میں ہے اور دوسرا موقف میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللّٰهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۸۱ :- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۸۲ :- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو سَوْرَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ أَبُو سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ

نے وہ نہر شہ یعنی بہشت میں شہ نہایت سفید ہے پانی اس کا دودھ سے اور نہایت شیریں ہے شہد سے اس کے کناروں میں پرندے جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں ان کی مانند گردنوں اونٹوں کی کہا عمرؓ نے تحقیق وہ پرندے متنعم ہوں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے انکے متنعم تر ہونگے ان سے (ترمذی)

۵۳۸۱ :- اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیا بہشت میں گھوڑے بھی ہوں گے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے داخل کیا تجھ کو بہشت میں پس نہ چاہے گا تو کہ سوار کیا جائے بہشت میں یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اڑا دے وہ گھوڑا تجھ کو بہشت میں سلہ جہاں چاہے تو مگر کہ کرے گا توسلہ اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ! آیا بہشت میں اونٹ بھی ہوں گے کہا بریدہؓ نے جواب دیا آپؐ نے اس شخص کو کہ جواب دیا اس کے یار کو پس فرمایا اگر داخل کریگا تجھ کو اللہ تعالیٰ بہشت میں تو ہوگا سلہ تیرے لیے بہشت میں جو کچھ کہ چاہے دل تیرا اور لذت پائے آنکھ تیری (ترمذی)

۵۳۸۲ :- اور ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ! تحقیق میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو کیا بہشت میں گھوڑے ہوں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جائے گا تجھ کو گھوڑا یاقوت کا اس کے دو بازو ہوں گے پھر سوار کیا جائیگا تو اس پر پھر اڑالے جائے گا تجھ کو جہاں چاہے گا تو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں اسناد اس کی قوی اور ابوسورہ کہ راوی اس حدیث کا ہے ضعیف ہے شہ حدیث میں اور سنا

شہ یعنی بہشت میں اور کہا کہنے والے نے یعنی بہشت میں اس لیے کہ اکثر اس کا بہشت میں جا کر وہ نہر ختم ہوتی ہے سلہ اڑا دے وہ گھوڑا تجھ کو بہشت میں الخ یعنی جہاں تو جانا چاہے تجھ کو جلد لے جاوے ۱۲ سلہ مگر کہ کرے گا تو یعنی مقصود اپنا پائے گا تو حاصل یہ کہ بہشت میں جو کوئی جو کچھ چاہے گا پائے گا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۸۴ :- وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیْ الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِیْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَقَالَ یَخْلُدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ یَرْوِیْ الْمَنَاكِیْرَ۔

۵۳۸۳ :- وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۵۳۸۵ :- وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ

۵۳۸۳ :- اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہوں گے اسی صفوں اس امت سے ہوں گے اور چالیس اور امتوں سے (ترمذی، دارمی) اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں ۔

۵۳۸۴ :- اور سالم تابعی رضی اللہ عنہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بہشت کا کہ امت میری اس دروازہ سے داخل ہوگی بہشت میں چوڑان اس کی مقدار مسافت میر اس سوار کے ہے کہ خوب جانتا ہے ڈرانا گھوڑے کا تین برس پھر تحقیق بہشتی البتہ تنگ کیے جائیں کے دروازے پر یہاں تک قریب ہے کندھے ان کے ٹل جائیں گے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے حال اس حدیث سے پس نہ پہچانا اسکو اور کہا بخاری نے کہ یخلد بن ابی بکر روایت کرتا ہے منکر ۔

۵۳۸۵ :- اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے نہیں

---

۱۲ سے تو ہو گا بزرے لیے بہشت میں الخ اس حدیث میں ولکم مافیہا ماتدعون کا بیان ہے ۱۲ سے ضعیف ہے الخ یعنی ضعیف کی نسبت کی جاتی ہے اس کی طرف بسبب کسی سبب ضعف کے ۱۲ سے حدیث میں . یعنی علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں سے کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہوں گے الخ شفاعت کے باب میں گذرا مر فوعاً کہ تم نصف اہل جنت ہو گے اور یہاں فرمایا دو چند جواب یہ ہے حضرت کو امید یہ تھی کہ میری امت نصف اہل جنت ہوں گے بعد ازاں زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی فضل وکرم اس کا ہے بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اسکی کے اور اللہ کا فضل بڑا ہے کہا طیبیؒ نے احتمال ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اسی صفوں کے آدمیوں کی تعداد اور انبیاء کی امتوں کی چالیس صفوں کی تعداد کے برابر ہو کر کہا شیخ عبدالحق نے مگر یہ احتمال بعید ہے ۱۲ سے اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ۱۲ سے تین برس . بعض نے کہا تین رات مگر تین برس کہنا ظاہر تو ہے اس لیے کیا اس میں مبالغہ نکلتا ہے اور مراد اس سے کثرت ہے تحدید مراد نہیں ہے ورنہ یہ حدیث اس حدیث کے مخالف پڑے گی جس میں مذکور ہوا کہ مابین دونوں بازدوں کے دروازوں جنت سے مسیرت چالیس برس کی ہے اور ممکن ہے یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کے ساتھ قلیل کے پھر اعلام کئے گئے ساتھ کثیر کے یا حل کیا جائے اوپر اختلاف دروازوں کے بسبب اختلاف داخل ہونے والوں کے اور میں یہ کہتا ہوں جب خالد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اس حدیث کا راوی ضعیف ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور امام بخاری نے بھی اس حدیث کو نہ پہچانا تو حدیث ضعیف گذشتہ حدیث کا جو صحیح حدیث ہے کیونکہ مقابلہ کریگی ۱۲ سے یخلد بن ابی بکر یعنے جو راوی ہے اس حدیث کا اور لفظ یخلد سہو ہے کاتب سے ورنہ اصل میں خالد بن ابی بکر ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً
دَخَلَ فِيهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۳۸۶:- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ
يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ
لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَ
يَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ
لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ
أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ
مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ
فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَ

اس میں خرید و فروخت مگر صورتیں مرد اور عورتوں کی پس جب چاہے گا مرد[1] داخل ہوگا اس میں، (ترمذی)

۵۳۸۶:- اور سعید بن مسیب رض سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے ملاقات کی ابوہریرہ رض سے پس کہا ابوہریرہ رض نے دعا کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت میں پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت میں بازار ہے کہا ابوہریرہ رض نے کہ ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جس وقت کہ داخل ہوں گے بہشت میں اتریں گے اس میں[2] بقدر زیادتی اپنے عملوں کے پھر اذن دیا جائے گا بیچ مقدار آنے روز جمعہ دنیا کے سے پس زیارت کریں گے اپنے رب کی اور ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ ان کے لیے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ بہشتیوں کے لیے بیچ ایک بڑے باغ کے باغوں بہشت کے سے پس رکھے جائیں گے ان کے لیے منبر نور کے کہ ان پر بیٹھیں گے اور منبر موتیوں کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھے گا کمتر ان کا[4] اور نہیں ہے ان میں کوئی کمینہ اوپر ٹیلوں مشک و کافور کے گمان نہیں کیے[5] جائیں گے یہ قوم کہ کوئی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہیں ان سے از روئے نشست گاہ کے کہا ابوہریرہ رض نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے پروردگار کو اس دن فرمایا کہ ہاں کیا شک و شبہ رکھتے ہو بیچ آفتاب کے اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھویں رات میں کہا ہم نے نہیں شک کرتے ہم فرمایا اس طرح شک نہیں کرو گے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور نہیں باقی رہیگا اس مجلس میں کوئی شخص

---

[1] داخل ہوگا اس میں۔ یعنے متصف ہوگا ساتھ اس صورت کے ۱۲ [2] بقدر زیادتی اپنی کے۔ یعنے ہر ایک کا مقام اس کے درجہ کے لائق ہوگا ۱۲ [3] بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا سے کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے بعضوں نے کہا جنت میں یہی جمعہ کا دن ہوگا ۱۲ [4] اور نہیں ہے ان میں کوئی کمینہ بلکہ دنیا کی نظر سے کم درجہ والا بھی یہاں کی ہفت اقلیم کے بادشاہ سے زیادہ ہوگا ۱۲ [5] گمان نہیں لے جانے کے الخ یعنے کم درجہ کا جنتی یہ خیال نہ کریگا کہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہمارے مقام سے افضل ہے بلکہ ہر جنتی اپنا مقام سب سے بہتر خیال کریگا کیونکہ وہاں رنج اور ملال کسی طرح کا نہ ہوگا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ

مگر کلام کریگا اس سے اللہ بے واسطہ اور اٹھائے کا پردہ یہاں تک کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو بعض عہد شکنیاں اس کی فلاں بن فلاں کے آیا یاد رکھا ہے تو اس دن کو کہ کہا[1] تھا تو نے ایسا اور ایسا پس یاد دلائیگا اللہ تعالیٰ اس کو بعض عہد شکنیاں[2] اس کی کہ کیں تھیں دنیا میں پس کہیگا وہ شخص اے رب میرے کیا نہ بخشے[3] تو نے میرے لیے دو گناہ پس فرمایا گا اللہ کہ ہاں[4] پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہنچا تو مرتبہ اپنے کو جو یہ ہے پس اس وقت میں کہ بہشتی اس حال میں ہوں گے ڈھانکے گا ان کو ایک ابر ان کے اوپر سے پس برسادیگا وہ ابر ان پر خوشبوئی کہ پایا ہو گا مانند بو اس کی کہ کسی چیز کو کبھی اور فرمادے گا پروردگار ہمارا کھڑے ہو ڈطرف اس چیز کے کہ تیار کی ہے میں نے تمہارے لیے قسم بزرگی سے پس لو جو چاہو تم پس آویں گے ہم اس بازار میں کہ گھرا ہو گا اس کو فرشتوں نے اس میں اس چیز کو کہ نہیں دیکھا ہے آنکھوں نے مانند اس کے اور نہ سنا ہے کانوں نے مانند اس کے اور نہ گذرا ہے خطرہ دلوں پر مانند اس کے پس اٹھائے جاویں گے ہمارے لیے اس بازار میں وہ چیزیں کہ رغبت کریں گے حال آنکہ نہ بیچی جاویں گی اس بازار میں اور اس بازار میں ملاقات کرینگے بہشتی آپس میں ایک دوسرے سے فرمایا حضرت نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اس شخص سے کہ وہ کمتر[5] ہوگا اس سے اور نہیں ہوگا بہشتیوں میں دنی[6] پس خوش لگے گی

[1] کہا تھا تو نے ایسا اور ایسا یعنے اس چیز سے کہ نہیں جائز شرع شریف میں پس گویا کہ توقف کرے گا وہ شخص اس میں اور تامل کریگا ان گناہوں میں کہ کئے ہوں گے ۱۲ [2] یعنے عہد شکنیاں اس کے ان سے مراد گناہ ہے جن کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ کے عہد کا توڑنا لازم آتا ہے ۱۲ [3] کیا نہ بخشے۔ یعنے داخل کیا تو نے مجھ کو جنت میں کیا نہیں بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ ہیں کہ صادر ہوئے مجھ سے ۱۲ [4] ہاں یعنے بخش دیئے تیرے گناہ ۱۲ [5] وہ کمتر ہو گا اس سے یعنے مرتبہ میں ۱۲ [6] اور نہیں ہو گا بہشتیوں میں دنی الخ یعنے سب اپنی اپنی جگہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بہ نسبت بعضوں کے کم ہوں ۱۲ [7] پس خوش لگے گی الخ اس عبارت میں دو احتمال ہیں اور روع یعنے ڈرانے اور خوش کرنے کے ہیں وجہ اول پر یہ معنے ہوں گے اور ڈرادیگی اس شخص بلند مرتبہ کو یعنے مکروہ معلوم ہو گی اس کو وہ چیز کہ دیکھے گا اس پر اس سے قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنے یہ ہوں گے کہ خوش کریگی اس شخص کو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم لباس اعلیٰ سے ۱۲ [8] کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنے جی میں کرتا تھا یا اس سے ۱۲ [9] اسی شخص پر کہ کم رتبہ تھا الخ یا اس مرد عالی رتبہ پہ لباس کہ بہتر ہو گا اس کے لباس سے جس کو ملا گر وہ معنے جو ترجمہ میں مذکور ہیں، مقام کے زیادہ مناسب اور موافق ہیں۔ اس لیے کہ حضرتؐ نے فرمایا اس سے آگے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہو گا ۱۲ [10] اور یہ یعنے ظہور لباس بہتر کا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

٥٣٨٧ :- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِذَا اشْتَهَى

اس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اس سے بہتر لباس اور یہ اس سبب سے ہے کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ غمگیں ہووے بہشت میں پھر پھر جاویں گے ہم طرف مکان اپنے کے پس ملاقات کریں گی ہم سے بیویاں ہماری[1] پس کہیں گی ہم کو کہ خوش آئے تم اور اپنے گھروں میں آئے کہ تحقیق آیا تو اس حال میں کہ تجھ پر جمال بہتر ہے اس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہم سے پس کہیں گے ہم اپنی بیویوں سے کہ تحقیق ہم نے ہمنشینی[2] کی آج اپنے پروردگار سے اور پہنچتا ہے[3] ہم کو کہ پھریں ہم مانند اس چیز کے کہ پھرے ہم سے (ترمذی ابن ماجہ) اور کہا

٥٣٨٧ :- اور ابو سعید سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادنیٰ بہشتیوں کا رتبہ میں وہ شخص ہوگا کہ اس کے لیے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر[4] بیویاں اور کھڑا کیا جاویگا[5] اس کے لیے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے مسافت[6] اس خیمہ کی اس کی ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہے جابیہ[7] کی صنعا تک اور ساتھ[8] اسی اسناد کے فرمایا حضرت نے جو لوگ کہ مریں دنیا میں بہشتیوں میں سے چھوٹے یا بڑے ہو جاویں گے بہشت میں تیس برس کے عمر کے زیادہ نہ ہوں گے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح[9] دوزخی اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق بہشتیوں کے سروں پر تاج ہوں گے ایسے کہ ادنےٰ موتی ان تاجوں کا البتہ روشن کر دے اس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہیں اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہے گا اولاد بہشت میں ہوگا حمل اس کا اور پیدا ہونا اس کا اور سنہ اس کا ایک ساعت میں جیسا کہ چاہے گا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے بیچ بیان اس حدیث کے کہ جب چاہے

---

[1] بیویاں ہماری یعنے دنیا کی اور حوریں ١٢ [2] ہم نشینی کی آج اپنے پروردگار جبار سے کہ اچھا کرنے والا جانوں کا اور درست کرنے والا شکستگیوں کا ہے ١٢ [3] اور پہنچتا ہے یعنے اس لیے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن وجمال اسی نے بخشا کیونکر حسن وجمال نہ پاوے ١٢ [4] اور بہتر بیویاں یعنے دو دنیا اور ستر حوریں سے ١٢ [5] اور کھڑا کیا جاوے گا الخ یعنے اس کے لیے موتی اور زبرجد کا خیمہ بنایا جاویگا یا زبرجد اور موتیوں سے مرصع ہوگا اور آراستہ ١٢ [6] مسافت اس خیمہ کی یعنے طول وعرض میں ١٢ [7] جابیہ الخ ایک شہر ہے شام میں اور صنعا مشہور شہر ہے یمن میں ١٢ [8] اور ساتھ اسی اسناد کے یعنے جس کی حدیث مذکور روایت ہوئی ١٢ [9] اور اسی طرح دوزخی یعنے دوزخیوں کی عمر بھی تیس برس رہے گی اور شاید اس قدر عمر ابرار اور کفار کی اس لیے مقرر ہوئی کہ تاچین اور عذاب کامل دار القرار اور دار البوار میں پاویں ١٢

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلَكِنْ لَا يَشْتَهِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيرَةَ۔

۵۳۸۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۸۹:۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۹۰:۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى

گا مومن بہشت میں فرزند پیدا ہو گا ایک ساعت میں ولیکن چاہنے کا نہیں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابن ماجہ نے روایت کیا فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی[1] نے اخیر کا۔

۵۳۸۸:۔ اور علی رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ جلسہ ہو گا واسطے حورعین کے بلند کریں گے آوازیں کہ نہیں سنی مخلوقات نے مانند ان آوازوں کے کہیں گے ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے پس ہلاک نہیں ہونے کے اور ہم ہیں چین کرنے والے پس نہیں دیکھنے کے شدت اور ہم ہیں راضی پس نہیں ناخوش ہونے کے خوشی ہو اس کی کہ لیے کہ ہے ہمارے لیے اور ہیں ہم اس کے لیے (ترمذی)

۵۳۸۹:۔ اور حکیم بن معاویہ رضؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ہے دریا پانی کا اور[2] دریا شہد کا اور دریا دودھ اور دریا شراب کا پھر چلیں گے اور نکلیں گے ان دریاؤں میں سے نہریں پیچھے (ترمذی اور دارمی) معاویہ رضؓ سے

فصل تیسری

۵۳۹۰:۔ ابی سعید رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق مرد بہشت میں البتہ تکیہ کرے گا بہشت میں ستر تکیوں پر پہلے[3] اس سے کہ پھر آوے گی اس مرد کے پاس ایک عورت[4] پس مارے[5] گی وہ عورت اوپر

---

[1] اور دارمی نے اخیر کا یعنی راوی نے اسحاق کا قول نقل کیا اور ابو رزین سے مرفوعاً مروی ہے کہ اہل جنت کی اولاد نہ ہو گی (مصباح) ۱۲ [2] اس آیت میں سورۂ محمد میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی کا بیان ہے کہا علی قاری نے ظاہر یہ ہے کہ اس حدیث میں اصول مراد ہیں پھر ان میں سے پھٹیں گے اور جاری ہوں گی نہریں طرف جمیع مکانوں کے اور نیچے محلوں اخیار کے اور بعضوں نے کہا مراد دریاؤں سے وہی نہریں ہیں کہ نام رکھا گیا ان کا نہر بسبب جاری ہونے ان کے ۱۲ [3] پیچھے یعنی بہشتیوں کے بہشت میں آنے کے پیچھے ۱۲ [4] پہلے اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۵۳۹۱ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ الزَّرْعِ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ الزَّرْعِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کندھے اس مرد کے پس دیکھے گا وہ مرد منہ اپنا اس عورت کے رخسارہ اس کا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنے موتی کہ اس عورت پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق و مغرب کو پس اسلام کریگی وہ عورت اس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اس کے سلام کا اور پوچھے گا اس عورت سے کہ تو کون ہے پس کہے گی وہ کہ میں [1] جملہ زیادتی سے ہوں اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ ہوں گے اس عورت پر ستر کپڑے [2] پس بیٹھے گی [3] ان کپڑوں میں نظر اس مرد کی یہاں تک کر دیکھے گا وہ مرد اس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اس لباس کے پیچھے سے اور تحقیق اس عورت کے سر پر تاج ہوں گے کہ ادنیٰ موتی ان تاجوں میں سے البتہ روشن کردے مابین مشرق و مغرب کو اجالا۔

۵۳۹۱ ۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث فرماتے تھے اس حال میں کہ نزدیک ان کے تھا ایک شخص گنواروں میں سے کہ ایک شخص بہشتیوں میں سے [4] پروانگی مانگے گا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے میں پس فرمادے گا اسکو اللہ تعالیٰ کہ کیا نہیں [5] ہے تو بیچ اس چیز کے کہ چاہے تو کہیگا وہ شخص کہ ہاں [6] ولیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں پس اذن ہو دیگا اسکو کھیتی کرنے کا پس تخم ڈالیگا وہ بوٹے گا پس جلدی [7] سے ملاپ مارنے میں ہو جائے گی روئیدگی اس کی اور مراد کو پہنچنا اسکا اور کٹنا اس کا پس وہ ہو دیگی کتنے ہی پہاڑوں کے برابر پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کو (جو کچھ آرزو کرتا تھا تو) اے فرزند آدم لے پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجھ کو کوئی چیز پس کہا اس گنوار نے قسم ہے خدا تعالیٰ کی نہ پاؤ گے تم اس شخص کو مگر قریشی یا انصاری اس لیے کہ وہ ہیں کھیتی کرنے والے اسے پر ہم نہیں ہیں کھیتی والے پس ہنسے آنحضرت صلعم نے (اعرابی کی اسبات سے) (بخاری)

---

[1] میں جملہ زیادتی سے ہوں اس میں آیت ہم بشاؤن فیہا ولدینا مزید اور للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ کے معنی کا بیان ہے اور مزید اور زیادت کے دیدار الٰہی کے ساتھ ہی تفسیر ہوئی ہے زیادت کو اس لیے فرمایا کہ حسنیٰ تو جنت ہے جسکا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جزا اعمال میں مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکور فضل پر ہے ۱۲ [2] ستر کپڑے یعنی رنگ برنگے کے ۱۲ [3] پس بیٹھی گی ان کپڑوں میں نظر اس مرد کی یعنی اس عورت کے بدن کی لطافت اتنی لباسوں کے اندر سے نظر آوے گی ۱۲ [4] پروانگی مانگے گا یعنی درخواست کریگا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھ کو حکم ہوتا ہے بہشت میں کھیتی کردوں ۱۲ [5] کیا نہیں الخ یعنی جو چیز کہ جس جنس کی چاہے تو موجود ہے پھر زراعت کیوں کرتا ہے ۱۲ [6] ہاں یعنی سب کچھ ۱۲ [7] پس جلدی سے پلک مارتے ہیں ہو جائے گی روئیدگی الخ یعنی ہنوز پلک نہ جھپلی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہے گا سو پاویگا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۹۲ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَیَنَامُ أَھْلُ الْجَنَّۃِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَمُوْتُ أَھْلُ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی شُعَبِ الْإِیْمَانِ ۔

بَابُ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۳۹۳ :- عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

۵۳۹۲ :- اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سوویں گے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہے اور مرنے کے سلہ نہیں بہشتی (بیہقی) شعب الایمان ۔

باب ہے بیچ بیان دیدار اللہ تعالیٰ کے

فصل پہلی

۵۳۹۳ :- جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ دیکھو گے اپنے پروردگار کو آشکارا آنکھ سے اور ایک روایت میں ہے کہا تھا ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرتؐ نے طرف چاند چودھویں رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو ؎ اس چاند کو نہیں ایذا دیئے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اسکے کے پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ نہ غلبہ کیے جاؤ گے تم اوپر نماز کے کہ پہلے نکلنے آفتاب کے اور اوپر نماز کے پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہے پس کرو تم اس کو پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یہ آیت اور نماز پڑھ در حالیکہ حمد کرنے والا ہو اپنے رب کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پہلے غروب آفتاب کے (بخاری، مسلم)

سلہ اور بہشتی مرنے کے نہیں پس سونے کے بھی نہیں ۱۲ ؎ جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو الخ یہ تشبیہ ہے دیکھنے کی دیکھنے کے ساتھ نہ تشبیہ سورج کی خدا کے ساتھ کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے اور مخلوق کسی بات میں خالق کے مثل نہیں ہو سکتی مقصود یہ ہے کہ خدا کے دیدار میں کسی طرح کا حجاب نہ ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمان واروں کو نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت ان کے نصیب ہی میں نہیں انکا ہی کیا چاہیں کہا امام نوویؒ نے تمام اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے محال نہیں ہے اور انہوں نے اتفاق کیا ہے۔ اس پر کہ آخرت میں مومنین اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور کافر اس نعمت سے محروم رہیں گے اور معتزلہ و خوارج اور بعض مرجیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ خدا کو اسکی مخلوق میں سے کوئی نہ دیکھے گا بلکہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا محال ہے عقلاً اور یہ ایک خطا صریح ہے اور جہل قبیح ہے کتاب و سنت اور اجماع صحابہؓ اور سلف امت سے یہ امر ثابت ہے کہ آخرت میں مومنوں کو خدا کا دیدار ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں بہت دخل ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۹۴ :- وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى هَلْ تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۳۹۵ :- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ عَلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۳۹۶ :- وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ

۵۳۹۴ :- اور صہیب رضؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں فرمادیگا اللہ تعالیٰ چاہتے ہو تم کچھ زیادہ دوں میں تم کو[1] پس کہیں گے کیا روشن نہیں کیا[2] تو نے منہ ہمارا کیا نہیں داخل کیا تو نے ہم کو بہشت میں اور کیا نجات دی تو نے ہم کو آگ دوزخ سے فرمایا حضرتؐ نے پس اٹھایا جاویگا پردہ پس دیکھیں گے طرف چہرہ مبارک اللہ تعالیٰ کے پس نہ دیئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک ان کے نظر کرنے طرف پروردگار کے پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت ان لوگوں کیلئے کہ نیکی کی ہے ثواب نیک ہے[3] اور زیادہ اس پر (مسلم)

فصل دوسری

۵۳۹۵ :- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنیٰ بہشتیوں کا ازروئے مرتبہ کے البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھے گا طرف اپنے باغوں کے اور اپنی عورتوں کے اور اپنی نعمتوں کے اور اپنے خدمتگاروں کے اور اپنے تختوں کے بمقدار مسافت ہزار برس کے اور گرامی تر ان کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ شخص ہوگا طرف منہ مبارک اسکے کے صبح اور شام پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت کتنے منہ اسدن تروتازہ اور خوش وخرم ہونگے طرف اپنے کے دیکھنے والے (احمد، ترمذی)

۵۳۹۶ :- اور ابی رزین عقیلی رضؓ سے روایت ہے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہؐ آیا ہر ایک ہم سے دیکھے گا اپنے پروردگار[3] کو تنہا۔

[1] زیادہ دوں تم کو یعنی تمہاری عطاؤں سے ۱۲ [2] کیا روشن الخ یعنی اس سے زیادہ کیا ہوگا ۱۲ [3] اور زیادہ اس پر یعنی روایت الٰہی اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمان داروں کو دیدار الٰہی بیچوں دیے چگوں نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اس کو لگا نہ کھڑے گی ۱۲ [3] دیکھے گا طرف منہ مبارک الخ کتاب وسنت اور اجماع صحابہ اور سلف امت سے ثابت ہے کہ آخرت میں مومنوں کو خدا کا دیدار حاصل ہوگا اور روایت کی حدیث کو قریب بیس صحابہؓ نے رسول اللہؐ سے روایت ہے اور قرآن مجید کی آیتیں اس باب میں مشہور ہیں اور بدعتیوں نے جو ان پر اعتراض کیے ہیں وہ بھی اہلسنت کی کتابوں میں ان کے جواب بحیثیت مذکور رہیں اور ہم ان کو ان کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت معلوم نہیں ہوتی اور دنیا میں اللہ عزوجل کا دیکھنا ممکن ہے پر جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ یہ دنیا میں واقع نہ ہوگا اور امام ابوالقاسم قشیری نے ابوبکر بن فورک سے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام ابوالحسن اشعری کے دو قول ہیں ایک تو دنیا میں خدا کا دیدار واقع ہوا دوسرے یہ کہ اس کا وقوع نہیں ہوا ۱۲ [4] تنہا یعنی بے مزاحمت غیر کے ۱۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ
يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَ
اَعْظَمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۹۷ :۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ
رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۹۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً
اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ
قَالَ عِكْرِمَةُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا
تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ۔

۵۳۹۹ :۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ

دن قیامت کے فرمایا ہاں پوچھا ابورزین نے کہا کیا ہے علامت اس کی بیچ مخلوقات کے اس کی کے فرمایا اے ابارزین کیا نہیں ہر ایک تم میں سے
دیکھتا ہے چاند کو چودھویں رات میں تنہا کہا ابورزین نے کہ ہاں فرمایا حضرتؐ نے پس سوا اس کے نہیں کہ چاند ایک[1] مخلوق ہے مخلوقات خدا سے اور اللہ تعالیٰ کامل تر ہے[2] اور بزرگ (ابوداؤد)

فصل تیسری

۵۳۹۷ :۔ ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ کہا پوچھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا دیکھا ہے آپ نے اپنے رب کو فرمایا کہ خدا تعالیٰ نور ہے[3] کیونکر دیکھوں اس کو (مسلم)

۵۳۹۸ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے جھوٹ نہ کہا محمدؐ کے دل نے اس چیز میں کہ دیکھا اس نے اور تحقیق دیکھا حضرتؐ نے
پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا حضرتؐ نے اپنے رب کو اسی دل سے دو بار (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ ابن عباس نے بیچ تفسیر
آیت مذکورہ کے دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو کہا عکرمہ نے کہ کہا میں نے ابن عباسؓ سے کیا نہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں پاتیں اس کو بینائیاں اور وہ پاتا ہے بینائیوں کو کہا۔
ابن عباس نے وائی ہے تجھ کو یہ اس وقت ہے کہ ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اس کی کا ہے اور تحقیق آنحضرتؐ نے اپنے رب کو دو بارہ۔[4]

۵۳۹۹ :۔ اور شعبی سے روایت ہے کہ کہا ملاقات کی ابن عباسؓ نے کعب احبار سے عرفات میں روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباسؓ نے کعب سے ایک چیز ہے پس تکبیر کی کعب نے یہاں تک[5]

---

[1] چاند ایک مخلوق ہے یعنی اور دیکھتا ہے اس کو ہر ایک ۱۲ [2] اور اللہ تعالیٰ کامل تر ہے الخ یعنی پس وہ بطریق اولیٰ دکھائی دے گا ۱۲ [3] نور ہے کیونکر دیکھوں میں اس
کو یعنی اس کی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہیں دنیا میں آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں نووی نے کہا یعنی حجاب اس کا نور ہے اور معنے یہ ہیں کہ نور کی وجہ
سے میں اس کو دیکھ نہ سکا کیونکہ جب نور بہت ہوتا ہے تو آنکھ چکا چوند ہو جاتی ہے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا ۱۲ [4] دیکھا حضرت نے اپنے پروردگار کو الخ
ابن عباس کا یہ قول ہے کہ آیات نجم میں مراد دیدار الٰہی ہے اور اکثر علماء نے یوں کہا کہ حضرتؐ نے جبریلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا دو بار اور ایک
روایت میں صراحتاً یہ امر ثابت ہے مسروق سے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے سب سے پہلے اس آیت کو حضرتؐ سے پوچھا آپ نے فرمایا مراد اس سے جبرائیل
ہیں تو اب اس سے پھرنے کے لیے کوئی دلیل چاہیئے ۱۲ [5] یہاں تک کہ جواب دیا اس کو پہاڑوں نے یعنی ایسی بلند تکبیر کی کہ پہاڑوں سے آواز نکلی جیسے
گنبد میں بولنے سے ویسے ہی آواز آتی ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ
وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ
فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ
شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ
اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ
الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ
رَاٰى جِبْرَئِيْلَ وَلَمْ يَرَهٗ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ
لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَّاخْتِلَافٍ
وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهٖ

اسکو پہاڑوں نے پس کہا ابن عباس نے کہ ہم اولاد ہاشم ہیں پس کہا کعب نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی روایت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمدؐ اور موسیٰ کے پس کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے دوبارہ اور دیکھا اس کو محمدؐ نے دو بار کہا مسروق نے پس داخل ہوا میں حضرت عائشہؓ کے پاس کہا میں نے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمدؐ نے رب اپنے کو پس کہا عائشہؓ نے مسروقؒ سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہوگئے بسبب اس کے بال میرے بدن کے کہا میں نے ٹھہر و پھر پڑھی میں نے یہ آیت تحقیق دیکھیں محمدؐ نے نشانیاں اپنے رب کی بڑی پس کہا عائشہ نے کہاں لے جاتی ہیں تجھ کو آیتیں سوا اس کے نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبرائیل سے جو کوئی خبر دے تجھ کو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یا خبر دے کہ آنحضرت نے چھپایا کچھ اس چیز سے کہ حکم کئے گئے ساتھ اس کے یا خبر دے جانتے ہیں حضرتؐ پانچ چیزیں کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں کہ تحقیق اللہ تعا نزدیک اس کے ہے علم قیامت کا اور اتارنے مینہ کا پس تحقیق بڑا بہتان کیا لیکن مراد یہ ہے کہ حضرتؐ نے دیکھا جبرائیل کو نہیں دیکھا جبرائیل کو ان کی صورت اصلیہ میں مگر دو بار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے اور ایک بار اجیاد میں درحالیکہ ان کے لیے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یوں آیا ہے فرمایا مسروق نے کہ کہا میں نے عائشہؓ سے پس اگر نہ دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو تو کہاں ہے قول حق سبحانہٗ کا پھر نزدیک ہوا پس اتر آیا پھر رہ گیا فرق وہ کمان کا یا اس سے بھی نزدیک کہا عائشہؓ نے کہ یہ جبرئیلؑ ہیں کہ تھے آتے حضرت

صلعم دیکھا اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ پھر نزدیک ہوا جبرائیلؑ اور قریب آگیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رہ گیا فاصلہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی نزدیک اور مطلب عبداللہ بن مسعودؓ کے قول کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل کو ان کی اصلی صورت پر دو بار دیکھا اور نہ شکلوں سے تو آپ ان کو اکثر دیکھا کرتے تھے عبداللہ بن مسعودؓ بھی جو اس حدیث کے راوی ہیں بڑے عالم ہیں امت کے ان کا قول بھی جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قول کے موافق ہے اس میں کہ مراد ان آیتوں میں سے حضرتؐ کا حضرت جبرئیلؑ کو دیکھنا ہے اور ایسا ہی کہا ابوہریرہؓ نے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا اس کو امام مسلم نے کتاب الایمان میں کے اس باب میں جس میں بیان کیا کہ نزلۃً اخریٰ سے کیا مراد ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اللہ کو دیکھا یا نہیں واحدی نے کہا اکثر علماء کا اس آیت میں یہی قول ہے کہ جبرائیل کو انکی اصلی صورت پر دو بار دیکھا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَرْأَةِ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ

۵۴۰۰:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ

کے پاس بیچ صورت مرد کے اور تحقیق جبرائیل ؑ آئے حضرت کے پاس اس بار میں بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی ان کی ہے پس روک دیا کنارہ آسمان کو۔

۵۴۰۰:۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے پس رہ گیا مقدار دو کمان کے یا کمتر اس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے نہیں جھوٹ پایا دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ دیکھیں گے حضرتؐ نے نشانیاں پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے بیچ تفسیر ان سب آیتوں کے دیکھا آنحضرتؐ نے جبرئیل کو درحالیکہ واسطے ان کے چھ سو بازو تھے (بخاری مسلم) اور بیچ روایت ترمذی کے یوں آیا ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے نہیں جھوٹ پایا دل نے اس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو بیچ ایک جوڑے کے کپڑوں سبز سے درحالیکہ تحقیق دیا تھا اس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی میں بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھیں آنحضرتؐ نے آیتیں رب اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا حضرت نے سبز کپڑوں والے کو کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو اور پوچھے گئے امام مالک بن انسؒ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے سے کتنے منہ ہونگے روز آخرت کے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا ایک قوم کہتے ہیں کہ مراد آیت مذکورہ میں دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہے پس کہا امام مالکؒ نے جھوٹے ہیں[1] وہ پس کہاں ہیں وہ اس آیت سے تحقیق کفارہ دیکھنے پروردگار کے سے اس روز منع کیے جاوینگے کہا امام مالکؒ نے کہ لوگ دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کے روز قیامت کے اپنی آنکھوں سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے تو نہ عار دلاتا اللہ کافروں کو ساتھ ہونے ان کے کے محجوب دیدار حق سے۔

[1] جھوٹے ہیں وہ الخ یہ لوگ واقعی جھوٹے ہیں اور حضرتؐ نے خود اس آیت کو رویت الٰہی کے استدلال کے مقام میں پڑھا ابن عمرؓ کی حدیث میں جو فصل ثانی میں گذری جہاں آپ نے فرمایا افضل ان میں کا وہ شخص ہے کہ نظر کرتا ہے اپنے پروردگار کے منہ کی طرف ہر دن میں دو بار پھر پڑھی، آپ نے یہی آیت ۱۲ ستلہ پس اٹھادیں گے الخ اس حدیث سے کئی طرح سے اللہ تعالیٰ کی فوقیت ثابت ہوئی اور علو اس کا اول یہ کہ نور ان کے اوپر سے چمکے گا یعنی جنت والوں کے دوسرے یہ کہ وہ اپنے سر اٹھا کر اس نور کو دیکھیں گے، تیسرے یہ کہ پروردگار ان پر اشراف کرے گا اور اشراف اوپر سے نیچے دیکھنے کو کہتے ہیں چوتھے یہ کہ علی اور فوق دونوں لفظوں سے علو اور فوقیت نکلتی ہے اور ثابت ہوا اس حدیث سے کلام اس اللہ تعالیٰ شانہ کا بحرف و صوت اور سماع اس کے حرف و صوت کا جنتیوں کے لیے اور ثابت ہوئی رویت اس اللہ تعالیٰ کی چشم سر اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۴۰۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَہْلُ الْجَنَّۃِ فِیْ نَعِیْمِہِمْ اِذْ سَطَعَ لَہُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَہُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْہِمْ مِّنْ فَوْقِہِمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ قَالَ وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِمْ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّعِیْمِ مَادَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْہُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں۔

۵۴۰۱۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہوں گے ناگہاں نکلے گا ان کے لیے ایک نور پس[1] اٹھاویں گے سر اپنا پس ناگہاں دیکھیں گے کہ رب نے تحقیق تجلی کی ہے ان پر اوپر ان کے سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ سلام ہے تم پر اے بہشتیو کہا جابر رضی اللہ عنہ نے اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سے فرمایا حضرت[2] نے پس دیکھیگا اللہ تعالیٰ طرف ان کی اور دیکھیں گے وہ طرف اللہ کی پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کی نعمتوں بہشت میں سے جب تک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کی یہاں تک پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ انکی نظروں سے اور باقی رہیگا آثار نورانیت کا (ابن ماجہ)

---

[1] پس اٹھاوینگے الخ اس حدیث سے کئی طرح سے اللہ تعالیٰ کی فوقیت ثابت ہوئی اور علو اس کا اول یہ کہ نور ان کے اوپر سے چمکے گا یعنی جنت والوں کے دوسرے یہ کہ وہ اپنے سر اٹھاکر اس نور کو دیکھیں گے تیسرے یہ کہ پروردگار ان پر اشراف اوپر سے نیچے دیکھنے کو کہتے ہیں چوتھے یہ کہ علی اور فوق دونوں لفظوں سے علو اور فوقیت نکلتی ہے اور ثابت ہوا اس حدیث سے کلام اس تعالیٰ شانہ کا بحرف وصوت اور سماع اس کے حرف وصوت کا جنتیوں کے لیے اور ثابت ہوئی روایت اس تعالیٰ کی بہ چشم سر اور یہی مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۰۲ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

۵۴۰۳ :- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَّعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۰۴ :- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي

باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کے

فصل پہلی

۵۴۰۲ :- ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی ایک[1] ٹکڑا ہے ستر ٹکڑوں آگ دوزخ کی میں سے کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق یہ آگ دنیا کی کفایت کرنے والی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان لوگوں پر انہتر جزو ہر ایک ان میں سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہے (بخاری و مسلم) اور لفظ بخاری کے ہیں اور روایت صحیح مسلم میں یوں ہے کہ آگ تمہاری کہ جلاتے ہیں ابن آدم اور بیچ روایت مسلم کے لفظ علیہا اور کلہا ہے بجائے علیہن اور کلہن کے۔

۵۴۰۳ :- اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاوے گی دوزخ اس دن[2] اس کے لیے ستر ہزار باگیں ہوں گی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ہزار فرشتے ہوں گے[3] کھینچیں گے اس کو (مسلم)

۵۴۰۴ :- اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبک ترین دوزخیوں کا عذاب میں ہوگا وہ شخص کہ ہوگا

---

[1] ایک ٹکڑا ہے یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کم ہے پھر جب اس آگ کی گرمی نہایت کم ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کی آگ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ ۱۲ [2] یعنی قیامت کو ۱۲ [3] ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ہزار فرشتے ہوں گے اس حساب سے سب ملا کر کھینچنے والے نوے کروڑ چار ارب ہوئے کارخانہ جات کے فرشتوں کا شمار بشر کے شمار کے باہر ہے وما یعلم جنود ربک الا ہو ۱۲ [4] دو پاپوشیں یعنی نیچے قدم کے ۱۲ [5] اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے ۱۲ [6] دونوں سے یعنی دونوں تسموں سے کہ وہ دونوں پاپوشیں ہیں اور دونوں تسمے اس حدیث میں سب سے کم درجے والا عذاب میں سے ابوطالب مراد ہے جیسے اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے سبحان اللہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ آپ کی وجہ سے کافروں کا عذاب بھی ہلکا ہو جاتا ہے ابوطالب حضرت صلعم کے حقیقی چچا تھے ان کا احسان آپؐ پر بہت تھا۔ لیکن جہنم سے نجات نہیں ہوئی کیونکہ کلمہ توحید کو قبول نہ کیا تھا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۰۵ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۰۶ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صِبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّبِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۰۷ :۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ

گمان کریگا وہ شخص کہ کوئی سخت تر ہو اس سے عذاب میں حالانکہ تحقیق وہ شخص سبک ترین دوزخیوں کا ہو گا عذاب میں (بخاری و مسلم)

۵۴۰۵ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبک ترین دوزخیوں[۱] کا عذاب میں ابو طالب ہے اور وہ دو پاپوشیں پہنے گا جوش مارے گا ان سے دماغ اس کا (بخاری)

۵۴۰۶ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاوے گا بڑا نعمت والا اہل دنیا کا دوزخیوں میں سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاوے گا دوزخ میں ایک غوطہ پھر کہا جاوے گا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تجھ پر نعمت کبھی پس کہے گا کہ نہیں[۲] قسم خدا کی اے پروردگار میرے اور لایا جاوے گا سخت ترین آدمیوں کا از روئے محنت کے دنیا میں بہشتیوں میں سے پس ایک غوطہ دیا جاوے گا بہشت میں پس کہا جاویگا اسکے لیے اے فرزند آدمؑ کے آیا دیکھی تو نے محنت کبھی اور آیا گذری تجھ پر سختی کبھی پس کہے گا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہیں گذری مجھ پر سختی کبھی اور نہ دیکھی میں نے سختی کبھی۔

۵۴۰۷ :۔ اور انہی سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماوے گا اللہ تعالیٰ واسطے سہل ترین دوزخیوں کے عذاب میں دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین میں ہے اشیاء دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلہ دیتا ساتھ اس کے کہاں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہا تھا میں نے تجھ سے ایک چیز آسان تر اس سے حالانکہ تو پشت آدم میں تھا

---

[۱] سبک ترین دوزخیوں کا الخ ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اس واسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت سلوک کرتے تھے۔ اس واسطے سب دوزخیوں سے ان پر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال رکھنا چاہیے کہ کیسا ہو گا ۱۲ [۲] نہیں قسم خدا کی اے پروردگار میرے الخ یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کے آرام بالکل بھول جاوینگے اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری ہو ۱۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۰۸:۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۰۹:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۴۱۰:۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ

یہ کہ شریک نہ کر تو ساتھ میرے کسی چیز کو پس نہ مانا تو نے [1] مگر شرک کرنا تو نے ساتھ میرے۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۰۸:۔ اور سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض دوزخیوں [2] میں سے ہوں گے کہ پکڑے گی ان کو آگ دونوں ٹخنوں تک اور بعض ان میں وہ ہوں گے کہ پکڑے گی ان کو آگ دونوں زانوؤں تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ پکڑے گی ان کو آگ کمر تک اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ پکڑے گی انکو آگ گردن تک (مسلم)

۵۴۰۹:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں مونڈھوں کافر کے دوزخ میں مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے تیز رو کے اور ایک روایت میں ہے کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہوں گے [3] اور موٹاپا اس کی جلد کا مقدار مسافت سیر تین کے ہوگا (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہؓ کی کہ اول اس کے یہ ہے اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ۔

فصل دوسری

۵۴۱۰:۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہاں تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہاں تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس آگ

---

[1] پس نہ مانا تو نے الخ یعنی دنیا میں تجھ کو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نہ کرنے کی فرمائش تھی تجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو تیار ہے معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کے بخشے جانے کی ہرگز توقع نہیں ہے اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مر جاوے تو وہ ابدالآباد جہنم میں رہے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء و من یشرک باللہ فقد افتریٰ اثماً عظیماً یعنی اللہ نہیں بخشتا ہے یہ کہ اس کا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اس سے نیچے جس کو چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا ۱۲ [2] بعض دوزخیوں الخ اس حدیث میں بیان ہے تفاوت عذابوں کا ضعیف اور شدت میں ۱۲ [3] دانت کافر کی مانند کوہ احد کے ہوں گے الخ یہ اسواسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے ان کی خبر دی ہے ایمان لانا اس پر واجب ہے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۱ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۲ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۳ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۴۱۴ :۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۵ :۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ

یہاں تک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ[1] اور تاریک ہے (ترمذی)

۵۴۱۱ :۔ اور ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کافر کے روز قیامت کے مثل احد کے ہوں گے اور ران اس کی مانند بیضا[2] کے اور جگہ بیٹھنے اس کے کی دوزخ میں مقدار تین دن کے مثل ربذہ[3] کے (ترمذی)

۵۴۱۲ :۔ اور ان ہی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا اور تحقیق دانت اس کی مانند کوہ احد کے ہوں گے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اس کے کی دوزخ میں مقدار اس مسافت کے ہے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے (ترمذی)

۵۴۱۳ :۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق البتہ کافر کھینچے گا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندیں گے اس کو لوگ (احمد، اور ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۱۴ :۔ اور ابی سعید رض سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود[4] ایک پہاڑ ہے آگ سے چڑھایا جاویگا اس پر کافر ستر برس اور گرایا جاوے گا اس سے ایسے ہی ہمیشہ[5] (ترمذی)

۵۴۱۵ :۔ اور ابی سعید رض سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا حضرت نے بیچ معنی[6] مہل کے فرمایا مانند تل چھٹ زیت کے پس جب

---

[1] سیاہ تاریک ہے العیاذ باللہ یہ تاریکی اور یہ گرمی اور یہ سختی عذاب کی اللہ تعالیٰ بچاوے ہم کو اپنے فضل سے ۱۲ [2] مانند بیضا کے یہ ایک پہاڑ ہے ۱۲ [3] مانند ربذہ کے یہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین دن کی راہ پر تو غرض یہ ہے اس کے بیٹھنے کی جگہ اس قدر ہوگی اور حدیث آئندہ میں فرمایا ہے کہ اس کی مجلس کا مکان اتنا بڑا ہوگا جسقدر مکہ اور مدینہ کا درمیان تو یہ معارض نہیں ہے اس کے اس لیے کہ اہل نار کے احوال متفاوت ہونگے اپنے اپنے عملوں کے موافق اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے عذاب کے دیگر اختلاف ۱۲ [4] صعود الخ یعنی جس کا ذکر آیت سارہقہ صعودًا میں ہے شاہ عبدالقادر نے موضح القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں اسی حدیث کو بیان فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے سیدھا کافروں کو اس پر ہمیشہ چڑھا دیں گے یہ بھی ایک عذاب ہے ۱۲ [5] ہمیشہ یعنی ہمیشہ اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا اوتارا اور چڑھایا ۱۲ -

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۶:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰی يَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰی يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰی فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰی يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۱۸:۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نزدیک کیا جاویگا مہل طرف دوزخی کے تو گر پڑے گا پوست منہ اسی کے کا اس میں (ترمذی)

۵۴۱۶:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق[۱] پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کے سروں پر پس بیٹھے گا پانی گرم یہاں کہ پہنچے گا پیٹ اس کے تک پس کاٹ ڈالیگا چیز کو کہ اس پیٹ میں ہے یہاں تک کہ نکل جاویگا اسکے دونوں قدموں سے اور یہ ہے صہر پھر اسی طرح کیا جاویگا کہ تھا (ترمذی)

۵۴۱۷:۔ اور ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ[۲] تفسیر قول اللہ تعالیٰ[۳] کے پلایا جاویگا دوزخی زرداب[۴] گھونٹ گھونٹ بھریگا[۵] نزدیک لایا جاویگا طرف منہ اسکے کے پس ناخوش جانیگا اسکو پس جب نزدیک کیا جاویگا اس کے دہانے سے بھون ڈالے گا اسکے منہ کو اور گر پڑے گا پوست سر اسکے کا پس جس وقت کہ پیویگا اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اس کی انتوں کو یہاں تک کہ نکل جاویگا اسکی دبر سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور پلائے جاویں گے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا انکی انتوں کو اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور اگر فریاد کریں گے وہ پیاس کی زیادہ دریے جاویں گے ساتھ پانی کے مانند تیل کے تلچھٹ کے ہوگا بھون ڈالیگا

۵۴۱۸:۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے اس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے اعلام دوزخ

---

[۱] بیچ معنی مہل کے الخ اس حدیث میں سورہ دخان کی آیت ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون کا بیان ہے اور معنی آیت کا یہ ہے مقرر درخت سینڈ کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے تیل کے تلچھٹ کھولتا ہے پیٹوں میں جیسے کھولتا ہے پانی مفسرین نے مہل کی تفسیر میں اور بھی بہت قول بیان کیے ہیں بعض نے کہا وہ گندھک کی تلچھٹ ہے بعض نے کہا مہل وہ پگھلا ہوا تانبا ہے بعض نے کہا مہل ہر وہ چیز ہے جو آگ میں پگھل جائے جیسی سونا اور چاندی اور ہر وہ چیز جو ہر لگنا قبول کرے وہ پیتل ہو یا لوہا یا قلعی اور بعض نے کہا اصل وہ دوزخیوں کا زرداب ہے اور ممکن ہے کہ مہل کا اطلاق ان سب معنی پر ہوتا ہے مگر آیت کی تفسیر سے اس حدیث میں وہی قول لائق رجوع ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے ۱۲ [۲] البتہ ڈالا جاویگا الخ اس حدیث میں سورہ حج کی آیت یصب من فوق رءوسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود کا بیان ہے ۱۲ [۳] یہ آیت سورۂ ابراہیم کے تیسرے رکوع میں ہے ۱۲ [۴] یہ آیت سورہ مومنون کے چھٹے رکوع میں ہے اور پوری آیت میں یوں ہے یکاد یسیغہ ویاتیہ الموت من کل مکان وما ہو بمیت ومن ورائہ عذاب غلیظ یعنی اور پلادیں گے ہر جبار عنید کو پانی پیپ کا گھونٹ گھونٹ پیویگا اس کو اور گلے سے نہ اتار سکے گا اور چلے آویں گے اس پر اسباب موت کی ہر جگہ سے اور وہ نہ مریگا اور اسکے پیچھے ہے مار گاڑھی ۱۲ [۵] زرداب یعنی دوزخیوں کا زرداب ہوگا وہ خود اس کو پیوینگے ۱۲ [۶] گھونٹ گھونٹ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لِسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَۃُ جُدُرٍ کِثْفُ کُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۱۹:۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُّھْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَھْلَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۲۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَۃً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَھُمْ فَکَیْفَ مَنْ یَّکُوْنُ طَعَامَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۵۴۲۱:۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۲۲:۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ

کے چار دیواریں ہوں گی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا (ترمذی)

۵۴۱۹:۔ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول[1] زرد آب سے ڈالا جاوے دنیا میں تو البتہ سڑ جاویں اہل دنیا، (ترمذی)

۵۴۲۰:۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اس کے کا[2] اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں[3] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سینڈھ کے سے ٹپکے بیچ گھر دنیا کے تو البتہ تباہ کر دے دنیا والوں پر ان کے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اس کا کہ ہو سینڈھ خوراک اس کی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے،

۵۴۲۱:۔ اور ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہم فیہا کالحون کی تفسیر میں فرمایا حضرت نے بھون دیگی کافر کے منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا ہونٹ اوپر کا اس کا یہاں تک کہ پہنچے گا سر اسکے تک اور لٹک آویگا ہونٹ نیچے کا اس کا یہاں تک کہ پہنچے گا اس کی ناف تک (ترمذی)

۵۴۲۲:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرت نے اے لوگو رو پس اگر نہ رو سکو[4]

---

[1] ایک ڈول زرد آب سے یعنی جو دوزخیوں سے بہے گا ۱۲ [2] حق ڈرانے اس کے کا یعنی جیسا کہ لائق ہے یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو منہیات سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسیٰ یعنی حق تقویٰ اللہ عزوجل کا یہ ہے کہ اسکی فرمانبرداری کی جاوے اور کفر نہ کیا جاوے اور اس کو یاد کیا جاوے نہ بھلایا جاوے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیت فاتقوا اللہ ما استطعتم کے ساتھ ۱۲ [3] اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں یعنی مسلمان رہو مرتے دم تک ۱۲ [4] نہ رو سکو لیکن اس لیے کہ نہیں ہے یہ امر اختیاری ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۴۲۳ :- وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يٰمَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا

تو تکلف کر کے[1] رونے میں پس تحقیق رو دیں گے دوزخی دوزخ میں یہاں تک کہ بہیں گے آنسوان کے رخساروں پر گویا وہ آنسو نالیاں ہوں گی یہاں تک کہ ہو چکیں گی آنسو پس بہیں گے خون پس زخمی ہو جاویں گی آنکھیں پس اگر کشتیاں جاری کی جاویں ان کے آنسوؤں میں البتہ جاری ہوں (شرح السنۃ)

۵۴۲۳ :- اور ابی درداء سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاوے گی دوزخیوں پر بھوک پس برابر ہوگی[2] بھوک اس عذاب کے جس میں وہ مبتلا ہونگے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع[3] سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر فریاد کرینگے کھانے کیلئے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر[4] کے پس یاد آویگا ان کو کہ وہ تحقیق اتارتے تھے کھانے حلق میں اٹکے ہوئے دنیا میں ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کریں گے واسطے پینے کے پس اٹھایا جاویگا طرف ان کی گرم پانی ساتھ زنبوروں کے پس جب نزدیک ہونگے پاس گرم پانی کے انکے مونہوں سے بھون ڈالیگی ان کے مونہوں کو پس داخل ہونگے انکے پیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے ڈالیگی اس چیز کو کہ ان کے پیٹوں میں ہوں گی پس کہینگے دوزخی بلاؤ دوزخ کے داروغوں کو پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ آیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزوں کے کہینگے دوزخی کہ ہاں کہیں گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم[5] اور نہیں ہوگی دعا کافروں کی بیچ زیاں کاری کے فرمایا حضرت نے پس کہینگے دوزخی آپس میں پکارو مالک[6] کو پس کہینگے دوزخی اے مالک

[1] تکلف کر دالخ یعنی ان احوال کا تصور کر کر جو رضالادیں اور رقت بخشیں ۱۲ [2] پس برابر ہوگی الخ یعنی الم بھوک کا مانند تمام عذابوں ان کے کے ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بھوک کی آگ دوزخ کی آگ کے برابر ہے ۱۲ [3] ضریع سے یہ تمام ایک گھانس خار دار کا ہے حجاز میں ہوتی ہے نہیں پاس آتا اس کے کوئی جانور بسبب خبث بل کے کے اور اگر کہا بھی جاتا ہے تو مر جاتا ہے مراد یہاں کانٹے ہیں آگ ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں گی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور لوگ سے زیادہ گرم اور یہ آیۃ تفسیر ہے اللہ عزوجل کے قول لیس لهم طعام الا من ضريع لا يسمن ولا يغني من جوع کی یعنی نہ ہوگا ان کے پاس کھانا مگر جھاڑ کا نٹے نہ موٹا کرے نہ کام آوے بھوک میں ۱۲ [4] ساتھ کھانے گلوگیر کے یعنی جو کہ گلے میں جا کر اڑ جاوے نہ نیچے اتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یہ تفسیر ہے اللہ عزوجل کے قول ان لدينا انكالا وجحيما وطعاما ذا غصة وعذابا اليما کی یعنی البتہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور آگ کا ڈھیر اور کھانا گلے میں اٹکتا اور دکھ کی مار ۱۲ [5] دعا کرو تم جو کچھ چاہو ہم نہیں سفارش کریں گے کافروں کی ۱۲ -

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۲۴ ۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هٰذَا سَمِعَهُ أَهْلُ السُّوقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۲۵ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا فرمایا حضرتؐ نے پس جواب دیگا انکو مالک تم ہمیشہ اسی میں رہو گے کہا اعمش نے خبر دیا گیا ہوں یہ کہ درمیان پکارنے انکے مالک کو اور جواب دینے مالک کے ان کو ہزار برس[1] ہونگے فرمایا حضرتؐ نے پس کہیں گے دوزخی کہ پکارو اپنے پروردگار کو اس لیے کہ نہیں ہے کوئی بہتر تمہارے لیے پروردگار تمہارے سے پس کہیں گے اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہم پر بدبختی ہماری اور تھے ہم قوم گمراہ اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو آگ سے پس اگر پھر پھریں[2] ہم تو ہم ظلم کرنے والے ہوں فرمایا حضرتؐ پس جواب دیگا رب انکو دور ہو دوزخ میں اور کلام نہ کرو مجھ سے فرمایا حضرتؐ نے پس نزدیک اسکے ناامید ہونگے ہر بھلائی سے اور نزدیک اس کے شروع کریں گے نالہ و فریاد میں اور حسرت کھانے میں اور آہ واویلا کرنے میں کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور لوگ رفع نہیں کرتے ہیں[3] اس حدیث کو (ترمذی)

۵۴۲۴ ۔ اور نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ڈرایا میں نے تم کو آگ دوزخ سے ڈرایا میں تم کو آگ دوزخ سے مکرر کہتے رہے اس کو یہاں تک کہ اگر ہوتے حضرتؐ میری اس جگہ میں تو سنتے آواز ان کی بازار والے[4] اور یہاں تک[5] کہ گر پڑی کملی کہ تھی حضرتؐ کے کندھوں پر حضرتؐ کے پاؤں کے پاس (ترمذی)

۵۴۲۵ ۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] ہزار برس ہوں گے یعنی اس مدت تک یہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہیں گے ۱۲ [2] اگر پھر پھریں ہم یعنی طرف کفر کے ۱۲ [3] اور لوگ رفع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ابوالدرداء کا قول ہے ولیکن یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں اخبار ہے دوزخیوں کی گفتگو سے اور ایسی بات کوئی صحابی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا ۱۲ [4] بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرتے آواز کے ۱۲ [5] گر پڑی کملی یعنی خطر دار بسبب ملنے کے جذبہ الٰہی سے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۲۶: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۲۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ

نے اگر[1] ٹکڑا شیشے کا مانند اس کے اور اشارہ کیا طرف کھوپری سر کے چھوڑا جاوے آسمان کی طرف زمین کی مسافت سیر پانسو برس کے ہے[2] البتہ پہنچے وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کے اور اگر وہ چھوڑا جائے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اس کے کہ پہنچے زنجیر کی جڑ کو[3] یا فرمایا پہنچے اس کی تہا کو (ترمذی)

۵۴۲۶:۔ اور ابوبریدہؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دوزخ میں البتہ ایک نالہ ہے کہ کہا جاتا ہے اس ہبہب[4] رہے گا اس میں ہر متکبر (دارمی)

تیسری فصل

۵۴۲۷:۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلعم سے فرمایا کہ بڑے بدن ہو جائیں گے دوزخیوں گے دوزخ میں یہاں کہ تحقیق درمیان لو کان ایک ان کے کے اسکے کندھے تک مسافت سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق مٹاپا اسکی جلد کا ستر گز ہوگا اور تحقیق دانت

[1] اگر ٹکڑا الخ اس حدیث میں سورۂ حاقہ کی آیت ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعاً کی تفسیر کا بیان ہے یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کے کہ وزنی اور گراں ہے اور گول اور یہ دونوں صفتیں سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنی کے ہیں اور یہ زنجیر کافر کی مقعد میں ڈالی جائے گی اور نتھنے نہی سے نکال جاوے گی اور اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب زنجیر ستر گز کا ہوگا تو اس قدر مسافت کیونکر ہوگی اور جواب یہ ہے کہ اس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نہ کرنا چاہئے کہا حسن بصریؒ نے اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کونسا گز ہوگا۔ اللہ اکبر خیال کیا چاہیے کیا کچھ درازی ہوگی اس کی۔ عیاذاً باللہ منہ ۱۲ [2] البتہ پہنچے الخ یعنی تھوڑی سی مدت میں جلد پہنچ جائے ۱۲ [3] زنجیر کی جڑ کو۔ یعنی اس کے انتہا کو یا فرمایا پہنچے اس کی تہا کو یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیوں کے باندھ لینے کی ہے کہ جو مذکور ہے کلام اللہ کی اس آیت میں خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعاً فاسلکوہ اور معنی آیت کے یہ ہے اس کو پکڑو پھر طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو پیٹھا دو پھر ایک زنجیر ہے جس کا ناپ ستر گز ہے اس کو جکڑ دو ۱۲ [4] ہبہب لغت میں تیز و شتاب کے ہے یہ نام اس کا اس لیے ہوا کہ گنہگاروں کو اس میں عذاب جلد ہوگا اور اس میں آگ کے شعلے تیز اٹھتے ہیں اور ہبہب ساتھ پیش یا دوسری کے ہے بغیر تنوین کے نسخہ جزری اور اکثر نسخوں میں اور شاید اسی کا عدم انصراف اس وجہ سے ہو کہ اس میں لغت کا اعتبار کیا ہو علمیت کے ساتھ اور سید کے نسخہ میں ہر دو بار کے سکون سے ہے مگر اس کی کوئی وجہ ظاہر نہیں ہوتی اسکے سوا کہ کہا جائے لفظ ہبب کا تکرار امر ہے ہبہ سے اور گویا وہ وادی جس کا نام یہ ہے یا جو اس میں داخل ہوگا وہ زبان حال یا زبان قال سے کہے گا ہبب ہبب خطاب عام کے طور پر اور حقیقت حال اللہ عزوجل کو معلوم ہے نہایہ میں لکھا ہے ہبہب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔

۵۴۲۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَۃِ تَلْسَعُ اِحْدٰھُنَّ اللَّسْعَۃَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاھُمَا اَحْمَدُ۔

۵۴۲۹:۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُھُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۵۴۳۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ لِلّٰہِ بِطَاعَۃٍ وَّلَمْ یَتْرُکْ لَہٗ مَعْصِیَۃً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

اسکے مانند احد پہاڑ کے ہوں گے۔

۵۴۲۸:۔ اور عبد اللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ میں سانپ ہیں مانند بختی اونٹوں کے[1] کاٹے گا ایک سانپ ان میں سے ایک بار کاٹنا پس پائیگا دوزخی درد اور اثر اس کے زہر کا چالیس برس تحقیق دوزخ میں بچھو ہیں مانند خچروں پالان بندھوں کے کاٹے گا ایک ان کا کاٹنا پس پائے گا الم اور اثر زہر اس کے کا چالیس برس روایت کیں یہ دونوں حدیثوں احمد نے۔

۵۴۲۹:۔ اور حسن بصری سے روایت ہے کہ حدیث کی ہم سے ابو ہریرہ نے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے لپیٹے گئے آگ کے دوزخ میں روز قیامت کے پس کہا حسن بصری نے اور کیا ہے گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابو ہریرہ نے کہ خبر دیتا ہوں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس چپ ہو رہے حسن بصری (بیہقی) روایت کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۴۳۰:۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہو گا دوزخ میں مگر بدبخت کہا گیا یا رسول اللہ! اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت اور نہ چھوڑے خدا کے لیے گناہ (ابن ماجہ)

یعنے سیر ہوے اور جب سراب کی چمک آنکھ سے گزر جائے تو کہتے ہیں ہہب السراب کہا تو پر شتی نے وہ نالہ ہبہب کے ساتھ اس لیے نامزد ہوا ہے کہ اس میں متمردین کو جلد ڈالا جائیگا، یا آگ اس میں بہت جھنجلا دے گی واللہ اعلم ۱۲۔ [2] بڑے دن ہو جائے گے الخ ۱۱ [3] مانند بختی اونٹوں کے کہ بہت بڑے ہوتے ہیں ۱۲ [4] لپیٹے گئے آگ دوزخ میں الخ بظاہر ان دونوں کے دوزخ میں ڈالنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کافران کو پوجتے تھے کافروں کے جلانے کے لیے ان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا یا اس لیے کہ دوزخیوں کو ان کی گرمی سے زیادہ عذاب ہو کیونکہ دیلمی نے مسند فردوس میں ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آفتاب اور چاند کے منہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ ان کے دنیا کی طرف ہوتے تو دنیا والوں میں سے کوئی ان کی حرارت کا متحمل نہ ہوتا اور طیبی نے حدیث کا مطلب اس طرح بیان کیا کہ تو اے حسن نقص جلی کے مقابل قیاس کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہونے کے لسبب عمل کو سمجھتا ہے حالانکہ اللہ عزوجل جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۲ -

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۳۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بیان[1] ہے جنت اور دوزخ کے پیدا کرنے کا

پہلی فصل

۵۴۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑیں آپس میں جنت اور دوزخ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی ہیں واسطے متکبروں اور گردن کشوں کے اور کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجھ کو کہ نہیں داخل ہونگے مجھ میں مگر ضعیف لوگوں میں سے اور لوگوں کی نظروں سے گرے ہوئے اور بھولے فریب کھا جانے والے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو نہیں ہے تو مگر[2] رحمت میری رحم کرتا ہوں ساتھ تیرے جس کو کہ چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ کو فرمایا نہیں ہے تو مگر عذاب میرا عذاب کرتا ہوں ساتھ تیرے جس کو کہ چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور ہر ایک کے لئے تم میں سے بھری اسکی ہے پس لیکن دوزخ پس نہیں بھرنے کی یہاں[3] تک کہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس میں پاؤں اپنا کہے گی دوزخ بس بس بس اسوقت بھر جائے گی دوزخ اور جمع کئے جائیں گے بعض اجزاء اس کے طرف بعض کے پس ظلم نہیں کریگا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کسی کو اور لیکن بہشت[4] پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا اس کے لئے ایک خلق جدید۔ (بخاری، مسلم)

---

[1] یعنی بیان پیدا کرنے الخ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں اور اس دم موجود ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت والجماعت کا۔ [2] نہیں ہے تو مگر رحمت میری الخ دوزخ اور بہشت میں افضیلت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانوں کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے آپ کو افضل کہا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب و جزا دیگا حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے، اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین وقنا من الاثم وعذاب لنار وعذاب لقبر وعذاب جہنم والرزقنا حلالاً فیہ وادخلنا فی الجنۃ الفردوس آمین ثم آمین۔ [3] پس نہیں بھرنے کی الخ یعنی باوجودیکہ لاکھوں اس میں پڑے ہیں اسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کریگی جیسے حدیث آئندہ میں یہ صاف مذکور ہے جب خدا قدم اسمیں رکھے گا تب اسکا پیٹ بھریگا خدا جانے وہ قدم کیا اور کیسا ہے یہاں قدم میں عقل دوڑانا مناسب نہیں جیساکہ روایت میں آیا ہے ویسا ہی ماننا چاہیئے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا اور روایت بندہ قدم تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو واللہ اعلم۔ [4] اور لیکن بہشت، اس سے معلوم ہوا کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جائیںگے اور یہی حکم ہے جانیں اولاد اطفال کا وہ بھی بے اعمال جنت میں جائیںگے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ...

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۳۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ یُلْقٰی فِیْھَا وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا فَیُسْکِنُھُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ فِیْ کِتَابِ الرِّقَاقِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۴۳۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ لِجِبْرِیْلَ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِاَھْلِھَا فِیْھَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ عِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِھَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَھَا ثُمَّ حَفَّھَا بِالْمَکَارِہِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَھَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ النَّارَ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اذْھَبْ فَانْظُرْ اِلَیْھَا قَالَ فَذَھَبَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِکَ لَا یَسْمَعُ بِھَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُھَا فَحَفَّھَا بِالشَّھَوَاتِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَائِیْلُ

۵۴۳۲۔ اور انسؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ کہ ڈالے جائینگے اسمیں لوگ اور کہے گی آیا ہے کچھ زیادتی یہانتک کہ رکھے گا رب عزت والا اسمیں قدم اپنا سمٹیاوینگے بعضے اجزا دوزخ کے طرف بعض کے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی اور ہمیشہ رہے گی بہشت میں وسعت یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ بہشت کے لئے ایک خلق کو پس بسا دیگا اس خلق کو بیچ وسعت بہشت کے (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی کہ اس کے اول میں یہ کلمے ہیں حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق میں۔

دوسری فصل

۵۴۳۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جب پیدا کیا اللہ نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اس چیز کے کہ تیار کی ہے اللہ نے بہشتیوں کے لئے بہشت میں پھر آئے جبرئیل اور عرض کی کہ اے رب ہمیں قسم تیری عزت کی نہیں سنے گا صفتیں بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اسمیں[1] پھر گھیرا اسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے پھر فرمایا اللہ نے اے جبرئیلؑ جا پس دیکھ طرف بہشت کے فرمایا گئے جبرئیل اور نگاہ کی طرف اسکی پھر آئے جبرئیلؑ اور کہا اے رب تیری قسم ہے عزت تیری کی البتہ تحقیق ڈرا ہوں کہ نہ داخل ہو بہشت میں کوئی فرمایا آپؐ نے پس جب کہ پیدا کیا اللہ نے دوزخ کو فرمایا اے جبرئیلؑ جا اور دیکھ طرف اسکے فرمایا آپؐ نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کی اے پروردگار میرے قسم ہے تیری عزت کی نہیں سنے گا وصف دوزخ کا کوئی پھر داخل ہو جائے اسمیں پس گھیرا اسکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ شہوات نفس کے پھر فرمایا اے جبرئیلؑ جا اور دیکھ طرف دوزخ کے فرمایا آپؐ نے پس گئے جبرئیلؑ اور نظر کی

---

[1] مگر داخل ہوگا الخ مکارہ اور شہوات دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھائے وہ ان میں جائے گا نفس کو ناگوار باتیں جیسے یافت عبادات کے صبر ان کے مشقتوں پر غصہ روکنا عفو، حلم، صدقہ، جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خوری زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ، کھیل کود وغیرہ، اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جائیں یا دل کو سخت کردیں یا عبادات سے غافل کردیں۔ ❁ ❁ ❁

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَىْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۳۴۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِىَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَقَدْ اُرِيْتُ اَلْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِىْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

طرف دوزخ کے پس عرض کی کہ اے میرے رب قسم ہے تیری عزت کی تحقیق ڈرا میں اس سے کہ باقی نہ رہے گا کوئی مگر کہ داخل ہو گا دوزخ میں[1]۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

تیسری فصل

۵۴۳۴۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم کو ایک دن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا اپنے دست مبارک سے قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجھ کو اب اسی وقت کہ پڑھی میں نے تم کو نماز بہشت اور دوزخ صورت بنے ہوئے بیچ جانب آگے اس دیوار کے پس نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز مانند آج کی نیکی، بدی میں[2]۔ (بخاری)

---

[1] مگر داخل ہو گا دوزخ میں الخ یعنی یہ شہوت اور معاصی ایسی چیزیں ہیں کہ کوئی اہل نفس و طبیعت میں سے باقی نہیں رہتے کا کہ میل اس کی طرف نہ کرے اور بسبب اس کے دوزخ میں نہ جا آوے اور یہ حدیث تفسیر ہے حدیث صحیح کی جو اوپر گذری کتاب الرقاق میں حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات آخر تک، [2] مانند آج کے نیکی اور بدی میں یعنی بہشت کو خوب تر دیکھنے کی چیزوں سے پایا میں نے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی چیزوں سے'' واللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین'' ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۴۳۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۳۶: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا

باب بیان ابتدا پیدائش کے اور ذکر پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

پہلی فصل

۵۴۳۵: حضرت عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ تھا میں نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آپ کے پاس ایک قوم بنی تمیم سے پس فرمایا آپ نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم کہا انہوں نے کہ بشارت آپ نے[1] ہم کو پس کچھ دیجیے ہم کو پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آپ نے کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جب کہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہم نے بشارت آئے ہم آپ کے پاس تاکہ دانشمند ہوویں ہم دین میں[2] اور پوچھیں ہم آپ سے ابتدا اس امر سے کہ کیا چیز تھی پہلے فرمایا آپ نے کہ تھا اللہ تعالیٰ اور نہ تھی پہلے اس کے کوئی چیز[3] اور تھا عرش اللہ تعالیٰ کا پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور لکھا اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں ہر چیز کو پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا اے عمران ڈھونڈھ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہے پس گیا میں اس کے ڈھونڈنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہوں میں کہ اونٹنی چلی جاتی اور میں نہ اٹھتا[4]۔ (بخاری)

۵۴۳۶: اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا پس خبر دی

---

[1] بشارت دی آپ نے ہم کو، [2] یعنی دین کے سمجھنے کی، [3] اور نہ تھے پہلے اس کے کوئی چیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اس کے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو کہ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا، اس کے بعد آسمان و زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہیں آسمان اور زمین قدیم ہیں سو غلط بات ہے، آدمی کی عقل ناقص اس کو نہیں سمجھ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے، [4] اور میں نہ اٹھتا الخ عمران دروازے پر اونٹنی باندھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہاں اونٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر دی کہ اونٹنی بھاگ گئی جا پکڑ پس وہ اٹھے بنا بر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ میں کیوں اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جو فائدے اور حقائق اور علوم تھے ان سے محروم ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَّسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۳۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۳۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۳۹:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۴۰:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ

ہم کو ابتدا ر پیدائش سے یہاں تک کہ داخل ہوئے بہشت میں بہشتی اور دوزخ میں دوزخی یاد رکھتا ہے اس کو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ (بخاری)

۵۴۳۷:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اللہ نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدا کرے پیدائش تحقیق مہربانی میری سبقت لے گئی ہے میرے غصہ پر پس وہ کتاب نزدیک اسکے ہے اوپر عرش کے۔ (بخاری مسلم)

۵۴۳۸:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا کئے گئے فرشتے نور سے اور پیدا کیا گیا جان شعلہ آگ دھوئیں ملے ہوئے سے اور پیدا کئے گئے آدمؑ اس چیز سے کہ بیان کی گئی تمہارے لئے۔ (مسلم)

۵۴۳۹:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بہشت میں چھوڑا ان کو جب تک چاہا اللہ تعالیٰ نے چھوڑنا ان کا پس شروع کیا ابلیس نے پھرتا گرد پیلے ان کے دیکھتا تھا کہ کیا ہے پس جب دیکھا اس کو خالی اندر سے پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہے پیدائش غیر مضبوط۔ (مسلم)

۵۴۴۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نبی نے اس

۱؎ تا کہ داخل ہوئے، یعنے مبدا اور معاد کا احوال بیان کیا، ۲؎ لکھی ایک کتاب الخ اس حدیث سے ثابت ہوا لکھنا اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاتھ مبارک سے کیونکہ دوسری روایت میں اس کی صراحت ہے اور رحمت اور غضب دونوں صفتیں ہیں اس کی صفات ذاتیہ سے کہ اس کے اوپر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے، ۳؎ جان جنوں کا باپ جیسے حضرت آدم علیہ السلام آدمیوں کا باپ ہے، ۴؎ بیان کی گئی، یعنے مٹی سے، ۵؎ پیدائش غیر مضبوط الخ یعنے بھوک میں بے قرار ہو جایا کرے گا اپنے اختیار میں نہ رہے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۴۱ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ إِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِيْ فَأَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيْهِ أَنَّكِ أُخْتِيْ فَإِنَّكِ أُخْتِيْ فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا

حال میں کہ وہ اسی برس کے تھے قدوم میں[1]۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۴۱ :- اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں بولے ابراہیمؑ مگر تین جھوٹ دو جھوٹ ان میں سے تو ذات خدا میں ہیں ایک قول انکا یہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں[2] اور دوسرا قول انکا یہ ہے بلکہ کیا یہ بڑے نے انکا اور آپ نے اسوقت کہ ابراہیمؑ اور سارہ جاتے تھے ناگہاں آئے اوپر ظالم حاکم کے ظالموں میں سے پس کہا گیا اس ظالم کو کہ اس جگہ ایک مرد ہے کہ اسکے ساتھ ایک عورت ہے نہایت خوبصورت پس بھیجا اس نے کسی کو طرف ابراہیمؑ کے پس پوچھا اس نے ابراہیم سے سارہ کے حال سے کہ کون ہیں یہ عورت کہا ابراہیم نے میری بہن ہے پس آئے ابراہیمؑ سارہ کے پاس پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانتے گا کہ تو میری ہے تو غالب آئیگا مجھ پر تیرے لینے میں پس اگر پوچھے تجھ سے تو خبر دینا اسکو کہ تو میری بہن ہے اس لئے کہ تو میری بہن ہے[3] اسلام میں اسلئے کہ نہیں ہے اس زمین پر کوئی مسلمان سوائے میرے اور تیرے پس بھیجا اس ظالم نے کسی کو طرف سارہ کے پس لائی گئیں سارہ اسکے پاس کھڑے

---

[1] قدوم میں، یہ ایک مکان ہے شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہے قدوم سے مراد بسولا نہیں ہے بلکہ مکان مراد ہے ختنہ کی سنت ولی انہیں سے جاری ہوئی توریت کی کتاب تخلیق میں ستارہویں فصل کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نے ابراہیم سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنے ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہ نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدنوں میں عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیم سے جدا ہو گیا اس نے خدا کا عہد توڑا انتہیٰ فقط الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں۔ [2] تحقیق میں بیمار ہوں حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو انکی عید کا دن جب آیا تو انہوں نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لے جائیں حضرت ابراہیم نے تاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں بیمار ہوں یعنی بموجب اعتقاد تمہارے کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ میں بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب انکی قوم عید میں شہر سے باہر گئی تو بتخانے میں جا کر سب بتوں کو توڑا اور تھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب قوم نے پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر تھوڑا رکھے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے ابراہیمؑ نے اسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کر کے شام کے ملک میں گئے وہاں کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اس کے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اسکو نہ مارتا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی کو جو نہایت خوبصورت تھیں فرمایا کہ اگر بادشاہ تجھ کو بلائے اور تجھ کو پوچھے تو یوں کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ہے تو تینوں باتیں حقیقت میں سچ ہیں اور ظاہر میں جھوٹ اور ان تینوں باتوں کا اس حدیث میں بیان ہے واللہ اعلم۔ [3] تو میری بہن ہے الخ اسلام میں یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَتَى بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ وَيُرْوَى فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۴۲ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۴۳ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا

ہوئے ابراہیم تا نماز پڑھیں جبکہ آئیں سارہ اس ظالم کے پاس تو چاہا اس نے کہ ہاتھ ڈالے ان پر پس پکڑا گیا وہ ظالم اور روایت کیا گیا ہے فقط یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا زمین پر پس کہا اس ظالم نے دعا کر خدا سے میرے لئے اور ضرر نہیں پہنچاؤں گا میں تجھ کو پس دعا کی سارہ نے خدا تعالیٰ سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم پھر ارادہ دست اندازی کا کیا اس ظالم نے سارہ سے دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑے پہلے کے بلکہ سخت تر اس سے پس کہا کہ دعا کر اللہ سے میرے لئے اور نہیں ضرر پہنچاؤں گا تجھ کو پس دعا کی سارہ نے اللہ سے پس چھوڑا گیا پس بلایا اس ظالم کسی کو اپنے دربانوں میں سے اور کہا کہ تحقیق تو نہیں لایا ہے میرے پاس انسان کو لایا تو میرے پاس شیطان کو پس خدمت کو دی سارہ کے ہاجرہ پس آئیں سارہ ابراہیم کے پاس اس حال میں کہ ابراہیم کھڑے نماز پڑھتے تھے پس اشارہ کیا ابراہیم نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہے حال تیرا کہا سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اس کافر کا بیچ سینہ اسکے اور خدمت کو دی ہاجرہ کہا

۵۴۴۲ :- اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کرنے کے ابراہیم سے جس وقت کہ کہا ابراہیم نے اے رب میرے دکھا مجھ کو کہ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردوں کو اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ لوط پر تحقیق تھے لوط پناہ پکڑتے طرف رکن سخت کے اور اگر ٹھہرتا میں قید خانہ میں اس مدت تک کہ ٹھہرے یوسف تو البتہ قبول کرتا میں کہنا بلانے والے کا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۴۳ :- اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق موسیٰ تھے مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنے والے

---

[1] کھڑے ہوئے ابراہیم تا کہ نماز پڑھیں یعنی اللہ سے دعا کرنے لگے اس شر سے بچنے کے لئے۔ [2] اے بیٹو آسمان کے پانی کے، عرب کے لوگوں کو بسبب صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعض نے کہا اس وجہ سے ان کو بارش کی اولاد فرمایا کہ ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ [3] ہم لائق تر ہیں یعنے اگر کوئی کہے حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے میں شک تھا سو واسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شبہ دفع کیا کہ مجھ کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولیٰ نہ تھی اور اگر ان کو شک ہوتا تو ہم کو بھی البتہ ہوتا۔ [4] تھے لوط الخ جب کافروں نے حضرت لوط کے مہمانوں کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط علیہ السلام نہایت گھبرائے اور یہ تمنا کی کاش مجھ کو دفع کفار کا زور ہوتا پناہ کے واسطے کوئی مکان محفوظ ملتا حضرت صلعم نے اس قصہ کی طرف اشارہ کیا۔ [5] اور اگر ٹھہرتا الخ اس میں حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نہ نکلے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سِتِّيرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا
التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ
لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ
ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ
مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا
اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۴: وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ
عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ
عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۵: وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ
اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ

کے نہیں دیکھا جاتا تھا انکے بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے کے پس ایذا دی ان لوگوں نے کہ ارادہ کیا انکے ایذا دینے کا بنی اسرائیل میں سے پس کہا بعض
بدن کے نہیں دیکھا جاتا تھا انکے بدن سے کچھ بسبب شرم رکھنے کے پس ایذا دی ... اور تحقیق اللہ نے چاہا کہ کرے
موذیوں نے نہیں بدن ڈھانکتے موسیٰ اس طرح کہ ڈھانکنا اگر بسبب عیب کے کہ انکے جلد میں ہے یا تو کوڑھ ہے یا پھیلے ہوئے ہوئے ہیں اور تحقیق اللہ نے چاہا کہ کرے
موسیٰ کو عیب سے پاک الگ ہوئے موسیٰ لوگوں سے ایک روز تنہا نہانے کے لئے پس رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لے گیا کپڑے موسیٰ کے پس دوڑے
موسیٰ اس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچے موسیٰ طرف ایک جماعت کے بنی اسرائیل میں سے پس دیکھا
اس جماعت نے موسیٰ کو ننگا بہترین پیدائش خدا کے اور کہا انہوں نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے موسیٰ میں کچھ نقصان اور لیا موسیٰ نے کپڑا اپنا اور شروع کیا موسیٰ
نے پتھر کو مارنا پس قسم ہے خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر میں نشان بسبب تاثیر مارنے موسیٰ کے اس کو تین نشان[1] یا چار یا پانچ ۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۴: اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ ایوب نہاتے تھے ننگے پس گریں ایوب پر
ٹڈیاں سونے کی پس شروع کیا ایوب نے سمیٹنا ان کا اپنے کپڑے میں پس پکارا ایوبؑ کو اسکے پروردگار نے اے ایوب کیا نہیں بے پروا کیا میں
نے تجھ کو اس چیز سے کہ دیکھتا ہے تو کہا ایوبؑ نے کہ ہاں قسم تیری عزت کی ولیکن نہیں ہے[2] بے پروائی مجھ کو برکت تیری سے ۔ (بخاری)

۵۴۵: اسی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا بدکہا ؤ کیا ایک شخص نے مسلمانوں میں سے اور ایک شخص نے یہود میں سے پس کہا مسلمان نے
قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو سارے جہان کے لوگوں پر پس کہا یہودی نے قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو جہان کے لوگوں پر پس اٹھایا

---

[1] تین نشان یا چار یا پانچ الخ اس حدیث سے حضرت موسیٰ کے دو معجزے نکلے پتھر کا بھاگنا دوسرے نشان کا پڑنا پتھر پر اور ثابت ہوا کہ ننگے غسل کرنا تنہائی میں درست ہے اور معلوم ہوا کہ پیغمبر عیب و نقص سے پاک ہوتے ہیں اور اس سے بزرگی نکلی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔
[2] ولیکن نہیں ہے بے پروائی مجھ کو برکت تیری سے یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطاء سمجھ کر لیتا ہوں کہ غلام مالک کے عطا کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پروا نہیں ہو سکتا کہ اس کو سرشد مالک کی مہربانی پر ہے مال پر نہیں اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہے جب وہاں کوئی نہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي كَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ فِيمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ۔

۵۴۴۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اس کہنے یہودی کے اور طمانچہ مارا یہودی کے منہ پر پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرت کو ساتھ اس چیز کے کہ تھا امر اسکے سے اور امر مسلمان کے سے پس بلایا نبی صلعم نے مسلمان کو اور پوچھا اس سے اس بات سے پس خبر دی مسلمان نے حضرت موسیٰ کو پس فرمایا نبی صلعم نے کہ نہ بزرگی دو مجھ کو موسیٰ پر اس لئے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑیں گے دن قیامت کے پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا میں بھی ساتھ انکے پھر ہوونگا میں اول ان شخصوں کا کہ ہوش میں آوینگے پس ناگہاں دیکھوں گا میں کہ موسیٰ پکڑے کھڑے ہیں ایک جانب عرش کے پس نہیں جانتا میں کہ آیا تھا موسیٰ درمیان ان لوگوں کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہشیار ہوئے پہلے مجھ سے یا تھے موسیٰ ان لوگوں میں یا ہر نکال لیا ہے انکو خدا نے اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہیں جانتا میں کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بنسبت موسیٰ کے ساتھ صعقہ روز طور کے یا افاقت پائی پہلے میرے اور نہیں کہتا میں کہ کوئی افضل ہے یونس بن متی سے اور ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ کہا نہ بزرگی[1] دو تم درمیان نبیوں کے (بخاری، مسلم) اور بیچ روایت ابو ہریرہؓ کے ہے کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کے۔

۵۴۴۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتا کسی بندہ کو کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں بخاری کی یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جو کوئی کہے بہتر ہوں یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہے[3]۔

---

[1] نہ بزرگی دو الخ یعنی ہرچند سب پیغمبروں سے میں افضل ہوں لیکن ہر بات میں نہیں چنانچہ قیامت میں پہلے اٹھوں گا میں اور موسیٰ علیہ السلام کو ہوشیار پاؤں گا نہیں معلوم کہ موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوشیار ہو گئے یا انکے طور کی بیہوشی یہاں مجرا ہو گئی۔ [2] نہ بزرگی دو تم درمیان نبیوں کے یعنی اصل پیغمبری میں سب برابر ہیں یہ نہ جانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے سب پیغمبروں پر ایمان لانا فرض ہے باقی جس قدر جس کی تفصیل سے ثابت ہے اس کے بیان اور اعتقاد میں مضائقہ نہیں۔ [3] پس تحقیق وہ جھوٹا ہے حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ کا عتاب ہوا تھا اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی اگرچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں لیکن حضرتؐ نے تفضیل سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۴۷:- وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخِضْرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)۔

۵۴۴۸:- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخِضْرُ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَآءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ مِنْ خَلْفِہٖ خَضْرَآءَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۴۴۹:- وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَہٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَھَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوۃَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ فَضَعْ

۵۴۴۷:- اور ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ مار ڈالا اسکو حضرت نے وہ پیدائشی کافر تھا[1] اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا تو البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر میں۔ (بخاری، مسلم)

۵۴۴۸:- اور ابی ہریرہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سوا اس کے نام نہیں رکھا گیا خضر[2] کا اس واسطے کہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر پس ناگہاں وہ لہلہانے لگی پیچھے اس کے سے سبز ہو کر۔ (بخاری)

۵۴۴۹:- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا پاس موسیٰؑ کے ابن عمران کے پس کہا فرشتہ نے موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا فرمایا حضرت نے کہ پس طمانچہ مارا موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا حضرت نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا بھیجا تو نے مجھ کو طرف بندے اپنے کے کہ نہیں چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت نے پس پھیر دی اللہ نے طرف اسکی آنکھ اسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ کیا زندگانی چاہتا ہے تو پس اگر چاہتا ہے زندگانی تو پس رکھ ہاتھ اپنا بیل کی پیٹھ

[1] وہ پیدائشی کافر تھا، یعنی جو حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا، [2] خضر علیہ السلام کا نام بلیا بن ملکان ہے وہب بن منبہ نے کہا ان کا نام و نسبت یہ ہے بلیا بن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور اس حدیث میں خضر کے ساتھ ان کے ملقب ہونے کی وجہ سے مذکور ہے، [3] پس طمانچہ مارا الخ اس حدیث میں بے دین لوگ طعن کرتے ہیں کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰؑ نے کیوں مارا اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر تھا تو آدمی کے خواص اس پر ظاہر ہوا چاہیں تو اس صورت میں آنکھ کا پھوٹنا کچھ تعجب نہیں، اور دوسرا یہ کہ یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لئے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ موسےٰؑ کو بیماری میں دھوکا ہوا اور اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسےٰؑ کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں، وہ مرنے پر اور اپنے مالک کے ملنے پر راضی ہو گئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۵۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ

اس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالوں سے پس تحقیق تو زندہ رہے گا شمار ان کے اتنے ہی برس کہا موسیٰ نے پھر بعد اس زندگانی کے کیا ہے کہا فرشتے نے پھر مریگا تو کہا موسیٰؑ نے پس اختیار کی میں نے موت ابھی اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھ کو زمین پاک کی گئی کے مقدار ایک سنگ انداز کے فرمایا رسول اللہ نے قسم اللہ کی اگر میں ہوتا نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ میں دکھا دیتا تم کو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کی میں نزدیک[1] تو وہ ریت سرخ کے۔ (بخاری مسلم)

۵۴۵۰۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے انبیاؑ تو ناگہاں موسیٰ تھے دبلے پتلے ہیں گویا کہ وہ مردوں شنوءہ کے سے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو پس ناگہاں قریب تر ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اس کے عروہ بن مسعودؓ ہے اور دیکھا میں نے ابراہیمؑ کو پس ناگہاں نزدیک تر ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اسکے یار تمہارا ہے یعنی خود حضرت اور دیکھا میں نے جبرئیل کو پس ناگہاں نزدیک تر ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت ساتھ اسکے دحیہ بن خلیفہ ہے۔ (مسلم)

۵۴۵۱۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ دیکھا میں نے شب معراج میں موسیٰؑ کو ایک مرد گندم گوں دراز قد گھونگر یلے بال گویا کہ موسیٰؑ مردوں شنوءہ کے سے تھے اور دیکھا میں نے عیسیٰؑ کو ایک مرد متوسط پیدائش مائل بسرخی و سفیدی سیدھے بال سر کے اور دیکھا میں نے مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا بیچ ان علامتوں کے کہ دکھلائیں وہ علامتیں

[1] نزدیک تو وہ ریت سرخ، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں اور حضرت موسیٰ نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں[2] روبرو لائے گئے میرے انبیاء یہ یا تو مسجد کا ذکر ہے شب معراج میں یا آسمان کا انبیاء سے شب معراج میں ملے جیسے کہ آئندہ حدیث میں یہ مذکور ہے اور معنے یہ ہیں کہ ارواحیں انبیاء کی روبرو لائی گئیں بشکل ان صورتوں کے کہ تھیں دنیا میں اور دحیہ دال کی زبر کے ساتھ اور کبھی دال کی زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں یہ صحابی مشہور ہے جیسے کے ہاتھ حضرت صلعم نے اپنا نامہ ہرقل کی طرف لکھا تھا یہ نہایت خوبصورت مرد تھے اور جبرئیل اکثر انہی کی صورت میں آیا کرتے تھے اور اس مقام میں بھی آپ نے جبرئیل کو انہیں کی صورت پر دیکھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ ما اُهْنَ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِقَآئِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۴۵۲ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَلَقِيتُ عِيسٰى رَبْعَةً أَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۴۵۳ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ نے پیغمبر کو پس نہ ہو تو شک میں اس کے ملنے[1] سے، (بخاری، مسلم)

۵۴۵۲ :۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں ملاقات کی میں نے موسیٰؑ سے پھر بیان کی صفت موسیٰؑ کی پس ناگہاں دیکھا میں نے موسیٰ ایک مرد[2] ہیں درمیانے سیدھے بالوں والے گویا کہ موسیٰ مردوں شنوءہ کے سے تھے اور ملا میں عیسیٰ[4] سے میانہ قد سرخ رنگ گویا کہ نکلے ہیں دیماس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیمؑ کو اس حال میں کہ میں بہت مشابہ ہوں انکی اولاد میں سے ساتھ انکے فرمایا حضرتؐ نے پس دیئے گئے مجھ کو دو باسن ایک دودھ کا اور دوسرے میں شراب تھی پس کہا مجھ کو لے تو ان دونوں میں سے جس کو چاہے پس لیا میں نے دودھ اور پیا میں نے اسکو پس کہا گیا کہ راہ دکھایا گیا تو[3] دین اسلام کی آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری (بخاری، مسلم)

۵۴۵۳ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا سفر کیا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس گزرے ہم

---

[1] اس کے ملنے سے، یعنی موسیٰؑ کے معراج میں ملنے سے یہ استشہاد ہے آیۃ کریمہ فلا تکن فی مریۃ من لقاءہ سے جس کی تفسیر قتادہ نے بھی کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ بیشک ملے ہیں اور یہی اختیار کیا ہے ایک جماعت نے جیسے مجاہد اور کلبی اور سدی وغیرہ نے تو آیت کے معنے انکے مذہب پر یہ ہونگے کہ شک مت کر تو اپنی ملاقات میں موسیٰ علیہ السلام سے اور جمہور علماء کے نزدیک آیت کے معنی یہ ہیں کہ مت شک کر موسیٰ کو کتاب ملنے سے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور مقاتل اور زجاج کا یہ آیت سورۃ الم تنزیل سجدہ پارہ اکیس میں ہے اور شروع اس آیت کا ہے ولقد آتینا موسی الکتاب آخر تک، [2] ایک مرد ہیں مضطرب یعنی گوشت اور جابرؓ کی روایت میں گزرا کہ وہ ایک مرد ہیں ضرب یعنی پر گوشت نووی نے کہا ان دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے کیونکہ ضرب کے معنے لغت میں ہلکے گوشت کے بھی آئے ہیں اور عیسیٰ کی نسبت اس روایت میں آیا ہے کہ انکا رنگ سرخ تھا اور ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ وہ گندم گوں تھے تو احتمال ہے کہ احمر کے لفظ سے حضرتؐ کی مراد آدم ہو اور صرف گندمی نہ ہو بلکہ گندمی اور سرخ کے بیچ میں ہو اور یہ جو فرمایا جیسے حمام سے ابھی نکلا تو مطلب یہ ہے کہ انکا رنگ روپ ایسا تھا جیسے ابھی کسی چیز کو اندر سے نکالیں جس پر دھوپ نہ پڑی ہو اور گرد و غبار نہ لگی ہو اور یہ جو فرمایا تمہاری امت گمراہ ہو جاتی ہے یعنے ساری امت جیسے یہود اور نصاریٰ سب کے سب گمراہ ہوگئے اور مسلمانوں میں اگرچہ بہت گمراہ فرقے ہیں اور لاکھوں کروڑوں ان میں نصاریٰ کی سچی توحید پر قائم نہیں شرک میں گرفتار ہیں پر ایک فرقہ انکا توحید اور سنت میں نہایت مضبوط ہے جو اہلحدیث کے نام سے مشہور ہے، [3] راہ دکھایا گیا الخ مطلب یہ ہے کہ تم نے اسلام کی علامت اور اس پر استقامت کو اختیار کیا اور دودھ اسلام علامت اسوجہ سے ہوا کہ وہ پاکیزہ خوشگوار نیک انجام ہے اور شراب تو سب ناپاکیوں کی جڑ ہے حال مال دونوں میں برائیاں پیدا کرنے والا ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بين مكة والمدينة فمررنا بواد فقال أي واد هذا فقالوا وادي الأزرق فقال كأني أنظر
إلى موسى فذكر من لونه وشعره شيئا واضعا إصبعيه في أذنيه له جؤار إلى الله بالتلبية
مارا بهذا الوادي قال ثم سرنا حتى أتينا على ثنية فقال أي ثنية هذه فقالوا هرشى
أو لفت فقال كأني أنظر إلى يونس على ناقة حمراء عليه جبة صوف خطام ناقته خلبة
مارا بهذا الوادي ملبيا رواه مسلم۔

۵۴۵۴:- وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خفف
على داود القرآن فكان يأمر بدوابه فتسرج فيقرأ القرآن قبل أن تسرج دوابه ولا
يأكل إلا من عمل يديه رواه البخاري۔

۵۴۵۵:- وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت امرأتان معهما ابناهما
جاء الذئب فذهب بابن إحداهما فقالت صاحبتها إنما ذهب بابنك وقالت الأخرى
إنما ذهب بابنك فتحاكمتا إلى داود فقضى به للكبرى فخرجتا على سليمان بن داود

ایک جنگل میں پس پوچھا حضرتؐ نے کہ کونسا جنگل ہے یہ پس عرض کیا صحابہؓ نے یہ کہ وادی الازرق ہے فرمایا حضرتؐ نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف موسٰیؑ کے پس ذکر کیا حضرتؐ نے رنگ انکے سے اور بالوں انکے سے کچھ رکھی ہوئی ہیں دو انگلیاں اپنی بیچ دو کانوں اپنے کے واسطے موسٰیؑ کے فریاد ہے طرف خدا کے لبیک کہتے میں گزرنے والے ہیں ہوتے اس جنگل میں کہا انہوں نے پھر چلے ہم یہاں تک کہ آئے ہم ثنیہ پر پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کون سے پہاڑ ہے یہ عرض کیا صحابہؓ نے یہ ہرشی ہے یا لفت پس فرمایا حضرتؐ نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف یونسؑ کے سوار ہیں سرخ اونٹنی پر اس پر جبہ ہے پشمینہ مہار ان کی اونٹنی کی پوست خرما کی ہے گزرنے والے ہیں اسی وادی میں لبیک کہتے ہوئے؎ (مسلم)

۵۴۵۴:- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤدؑ پر پڑھنا زبور کا پس تھے داؤدؑ حکم کرتے زین کسنے اپنے جانوروں پر پس زین کسے جاتے پس پڑھ لیتے زبور کو پہلے اسکے زین کسے جاتے جانوروں انکے کی اور نہیں کھاتے تھے داؤدؑ مگر کسب ہاتھوں اپنے کے سے

۵۴۵۵:- اور اسی سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تھیں دو عورتیں کہ انکے ساتھ دو بیٹے انکے تھے آیا بھیڑیا پس لے گیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اس کی نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹے تیرے کو پس قضیہ لے گئیں دونوں داؤدؑ کے پاس پس حکم کیا داؤدؑ نے واسطے اس عورت کے کہ بڑی تھی پس نکلیں وہ دونوں عورتیں حضرت سلیمان بن داؤدؑ پر

؎ گزرنے والے ہیں اسی وادی میں لبیک کہتے ہوئے یہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینہ کی راہ میں فرمایا حضرتؐ نے یہ حال خواب میں دکھایا انکے روحوں کو واقعی دیکھا اگر کوئی کہے کہ یہ پیغمبر تو مر گئے اور آخرت میں گئے اب لبیک کیسی کہتے ہیں اور حج کیسی کرتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ پیغمبر شہیدوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی افضل ہیں اور شہید زندہ ہیں اپنے رب کے پاس تو کیا بعید ہے کہ وہ حج کریں یا نماز پڑھیں دوسرے یہ کہ سوا معراج کے کسی اور رات کا یہ خواب ہے جیسے ابن عمرؓ کی روایت میں ہے میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کعبے کا طواف کرتے ہوئے اور بیان کیا قصہ عیسٰیؑ کا پایا کہ رسول خدا کو ان پیغمبروں کی زندگی کا حال دکھلایا گیا بطور تمثیل کے کہ انکا حج کیسا تھا اور لبیک کیونکر تھی اس لئے کہ خود آپ نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں موسٰیؑ کو اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں یونسؑ کو نقل کیا اسکو مسلم نے۔ ؎ پہلے اسکے الخ ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤدؑ کا معجزہ تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۶:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً وَّفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۵۷:۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا رَّوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۵۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُوْلٰى وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَآءُ إِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّأُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَيْسَ بَيْنَنَا

ہو کر پس خبر دی سلیمانؑ کو قضیہ کی پس کہا سلیمان نے لاؤ میرے پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکے کو درمیان تمہارے پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نہ کرو لڑکے کو رحمت کرے تم کو اللہ یہ بیٹا اسکا ہے پس حکم کیا سلیمانؑ نے ساتھ اس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے۔ (بخاری مسلم)

۵۴۵۶:۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے کہ کہا سلیمانؑ نے کہ البتہ صحبت کرونگا میں آج کی رات نوے بیویوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیویوں سے ہر ایک تمہیں سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں کہا اس سے فرشتہ نے کہ انشاءاللہ تم پس نہ کہا سلیمانؑ نے انشاءاللہ پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس پس نہ حاملہ ہوئی ان عورتوں میں سے کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد قسم ہے اس ذات کی کہ بقائے ذات محمدؐ کا اسکے ہاتھ میں ہے اگر کہتے سلیمانؑ انشاءاللہ تو جہاد کرتے[1] وہ راہ خدا میں سوار ہو کر سب۔ (بخاری مسلم)

۵۴۵۷:۔ اور اسی سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] تھے ذکریا بڑھئی۔ (مسلم)

۵۴۵۸:۔ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نزدیک[3] تر لوگوں کا ہوں ساتھ عیسٰی بن مریمؑ کے دنیا اور عقبےٰ میں انبیاء بھائی ہیں سوتیلے اور مائیں ان کی مختلف ہیں اور دین پیغمبروں کا ایک[4] ہے اور نہیں ہے درمیان

---

[1] جہاد کرتے راہ خدا میں سوار ہو کر لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمانؑ نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیروں کی حاجت نہ رہے مگر انشاءاللہ تعالیٰ کہنا بھول گئے مراد پوری نہ ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاءاللہ نعم ضرور کہہ لیوے اس واسطے کہ بدوں خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہو ولی حکیم ہو یا بادشاہ۔ [2] تھے ذکریا بڑھئی، معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھاوے اور سوال کی ذلت سے بچے۔ [3] میں نزدیک تر ہوں الخ یہود عیسٰیؑ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت ان کی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسٰیؑ نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آوے گا میری حقیقت کا گواہ ہوگا۔ [4] اور دین پیغمبروں کا ایک ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سب کا ایک اور مائیں کئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۴۵۹:۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعَنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبَیْہِ بِاِصْبَعَیْہِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذَھَبَ یَطْعَنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۴۶۰:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَۃَ رض عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۶۱:۔ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَآءٍ مَّا تَحْتَہٗ ھَوَآءٌ وَّمَا فَوْقَہٗ ھَوَآءٌ وَّخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ہمارے کوئی پیغمبر (بخاری، مسلم)

۵۴۵۹:۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرزند آدم کو چوکتا ہے شیطان اسکے دونوں پہلوؤں میں ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کے جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سوائے عیسٰے[1] ابن مریم کے ارادہ کیا تھا شیطان نے چوکنے کا پس چوکا پردے میں (بخاری، مسلم)

۵۴۶۰:۔ اور ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل ہوئے مردوں میں سے بہت اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں میں سے مگر مریم[2] بیٹی عمران کی اور آسیہ بیوی فرعون کی اور فضیلت عائشہؓ کی اور عورتوں پر مانند فضیلت ثرید کے ہے باقی طعاموں پر (بخاری، مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی کہ اس میں یا خیر البریہ ہے اور حدیث ابوہریرہؓ کی کہ اس میں ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمرؓ کی کہ اس میں الکریم ابن الکریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت ہے۔

دوسری فصل

۵۴۶۱:۔ ابی رزینؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کہاں تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرتؐ نے کہ تھا عماء[3] میں نہ تھی نیچے

---

[1] سوائے عیسٰی بن مریم کے یعنی حضرت عیسٰے کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہیں لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور انکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا ان پر دخل نہ ہو چنانچہ قرآن شریف میں وہ دعا مذکور ہے، [2] مگر مریم الخ یعنی اگلی امت میں یہی دو عورتیں باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی[4] میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے، [3] تھا عماء میں الخ علماء کہتے ہیں بدل کو کہ رقیق ہو یا کثیف ہو تر ہو یا خشک اور یہ جو فرمایا نہ تھی نیچے اسکے ہوا الخ یعنے کوئی چیز اسکے ساتھ نہ تھی جیسے دوسری روایت میں آیا ہے کان اللہ ولم یکن معہ شیئی اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے حدوث عالم پر کہ وہ ایک وقت میں موجود نہ تھا پھر بایجاد خالق کن فیکون بحکم عدم سے ساحت وجود پر آیا پھر پیدا کیا عرش کو پانی پر اور اسی سے باطل ہوا مذہب ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ عرش اللہ کے ساتھ ازلی ہے قائل ہیں قدم عرش کے اور یہی قول ہے فلاسفہ کا کہ وہ کہتے ہیں صانع جمیع اشیا کا عرش ہے، نعوذ باللہ من ہذا، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔
۵۴۶۲:۔ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَ
الْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا
نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ وَثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ
الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ
كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ
مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ
سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔
۵۴۶۳:۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکے ہوا اور نہ تھا اوپر اسکے ہوا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر (ترمذی) اور کہا یزید بن ہارون نے عماء سے مراد یہ ہے اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

۵۴۶۲:۔ اور عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ کہا وہ تھے بیٹھے بیچ بطحا مکہ کے ساتھ ایک جماعت کے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ان میں پس گزرا ایک ابر پس نگاہ کی اسکی جماعت نے طرف اس ابر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اسکا کہا انھوں نے سحاب ہے فرمایا حضرتؐ نے اور مزن بھی کہتے ہیں فرمایا حضرتؐ نے اور عنان بھی کہا انھوں نے اور عنان بھی کہتے ہیں فرمایا حضرتؐ نے آیا جانتے ہو تم کہ کس قدر ہے دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے کہا انھوں نے کہ نہیں جانتے ہم فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے یا تو اکہتر[۱] یا بہتر[۲] یا تہتر[۳] برس کی اور آسمان کہ اوپر اسکے ہے اسی قدر یہاں تک کہ گنے ساتوں آسمان بعد ازاں ساتوں آسمان پر ایک دریائے عظیم ہے کہ مسافت درمیان اعلاہ اسکے کے اور اسفل اسکے کے مانند اس مسافت کے ہے کہ درمیان ایک آسمان دوسرے آسمان کے ہے پھر اس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں بصورت پہاڑ کے بکریوں، مسافت درمیان انکے کھروں کے اور زانوؤں کے مقدار اس مسافت سے ہے کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہے پھر ان کی پشتوں پر ہے عرش مسافت درمیان اسفل عرش ہے و اعلاہ اسکے کے اس مقدار ہے کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہے پھر اللہ تعالےٰ ہے اوپر اس کے ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵۴۶۳:۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت میں ڈالی گئیں جانیں اور

---

[۱] یا تو اکہتر (۷۱) یا بہتر (۷۲) یا تہتر (۷۳) برس یہ شک راوی کا ہے اور یہ غلطی ہے کسی راوی کی کیونکہ یہی حدیث بروایت ابوہریرہؓ، ثالث میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگی اس میں پانسو سال کی مسافت بیان کی ہے اس حدیث میں بڑا اہتمام کیا جناب رسالتمآب نے اللہ تعالیٰ کے علو ذات، بیان میں و بدلیل کو کل ناموں سے یاد کیا کہ یہ مضمون مخاطبین کے خوب ذہن نشین ہو جاوے اور پہلے بیان کیا علو اسکی مخلوقات کا آسمانوں اور فرشتوں سے تاکہ سمجھ آجاوے کہ خالق زیادہ تر مستحق علو اور رفعت اور بلندی کا ہے اور بند کر دیا باب تاویل کا کہ نہیں ہو سکتی تاویل اسکی یہ کہ مراد علو الٰہی سے صرف علو معنوی ہے بلکہ تصریح دی کہ مراد علو سے علو حقیقی ہے جس سے تعبیر کی جاتی ہے بلفظ فوق جو صرف علی اور حقیقتہً وہ ذات مقدس جانب علو میں ہے اور اسی پر مفطور ہوئے ہیں طبائع بنی آدم کے،، ج

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعرابي فقال جهدت الانفس وجاع العيال ونهكت الاموال وهلكت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بك على الله ونستشفع بالله عليك فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك انه لا يستشفع بالله على احد شان الله اعظم من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سماواته لهكذا وقال باصابعه مثل القبة عليه وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب رواه ابو داود۔

۵۴۶۴ :۔ وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذن لي ان احدث عن ملك من ملئكة الله من حملة العرش ان ما بين شحمة اذنه الى عاتقه مسيرة سبع مائة عام رواه ابو داود۔

۵۴۶۵ :۔ وعن زرارة بن ابي اوفى رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

بھوکے ہوئے اہل وعیال اور نقصان کئے گئے مال اور ہلاک ہوئے چارپائے پس طلبہ مانگو اللہ تعالیٰ سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہیں تمہاری اللہ پر اور طلب شفاعت کرتے ہیں ساتھ خدا کے تجھ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک ہے ذات اللہ کی پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے حضرت یہاں تک کہ پہچانا گیا اثر غضب کا چہروں صحابیوں[1] حضرت کے میں پھر فرمایا وائے ہے تجھ کو تحقیق طلب شفاعت نہیں کی جاتی ہے ساتھ خدا کے کسی پر اللہ کی شان بہت بڑی ہے اس سے وائے تجھ کو آیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز ہے اللہ تحقیق عرش اس کا محیط ہے اس کے آسمانوں پر اس طرح اور بتلایا اپنی انگلیوں سے کہ قبہ کی طرح اور تحقیق وہ آواز کرتا ہے[2] آواز کرنے پالان اونٹ کے بسبب سوار کے۔ (ابوداؤد)

۵۴۶۴ :۔ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اذن دیا گیا مجھ کو یہ کہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتہ کی اللہ کے فرشتوں میں سے کہ جو اٹھانے والے عرش کے ہیں یہ کہ درمیان ور اسکے کانوں کے کندھوں تک مسافت سات سو برس کی (ابوداؤد)

۵۴۶۵ :۔ اور زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ دیکھا کیا ہے تو نے اپنے پروردگار کو

---

[1] صحابیوں الخ یعنی سب کے چہروں میں کراہت اور ناراضگی پائی گئی اس وجہ سے کہ اس گنوار نے اللہ تعالیٰ کی نسبت جو سارے جہان اور زمین و آسمان کا مالک ہے سفارش کرنے کا لفظ کہا حالانکہ سفارش کرنے والا بہ نسبت اس شخص کے جس کو سفارش کرے کم ہوتا ہے، [2] آواز کرتا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے کہ اس میں یوں پڑھتے ہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے یہ لفظ کہنا چاہیئے غرض کہ ایسا لفظ منہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ شرک کی بو نکلے یا بے ادبی کی بو آوے کہ اس کی بہت بڑی شان ہے اور وہ بے پرواہ بادشاہ ہے ایک نکتہ میں پکڑ لینا اور ایک نکتہ میں نواز دینا اسی کا کام ہے اور یہ جو فرمایا کہ عرش چرچراتا ہے ساتھ اس کے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ وہ اللہ عز وجل کے خوف اور عظمت سے چرچراتا ہے کہا ابوداؤد کے ابن بشار نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ اللہ جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ فوق الفوق ہے اور فوق مطلق ہے اس سے فوق کوئی چیز نہیں ہے، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَقَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَقَضَ جِبْرَئِيْلُ۔

۵۴۶۶:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهُ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۵۴۶۷:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا أَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ

پس تہایت کانپے[ا] جبرئیل اور کہا اے محمدؐ بلا شبہ درمیان میرے اور درمیان خدا کے ستر پردے ہیں نور کے اگر نزدیک ہوؤں میں بعض ان پردوں سے تو البتہ جل جاؤں میں اسی طرح ہے مصابیح میں اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں انس سے لیکن ابو نعیم نے ذکر کی یہ عبارت فانتقض جبرئیل۔

۵۴۶۶:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اسرافیل کو اول مدت پیدائش اپنی سے صف باندھی ہیں دونوں پاؤں اپنے کی نہیں اٹھاتے ہیں[۲] اسرافیل نگاہ اپنی درمیان اسرافیل اور پروردگار تبارک و تعالیٰ کے ستر پردے ہیں نور کے نہیں ہے ان میں سے کوئی نور کہ قریب ہوں اسے اسرافیل مگر کہ جل جائیں (ترمذی) اور صحیح کہا اس کو۔

۵۴۶۷:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اور ان کی اولاد کو کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تو نے انکو کہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں پس کر دان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لئے آخرت فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں کر دوں گا میں اس شخص کو کہ پیدا کیا میں نے اسکو اپنے دونوں ہاتھوں[۳] سے اور پھونکی میں نے اس میں روح اپنی

---

[۱] کانپے عظمت اس سوال کے سے اور مقصود اس حال سے اور اس میں دلیل ہے اوپر حقیقت رویت اللہ تعالیٰ کے دار البقا میں اس لئے کہ اگر ہوتی محال تو نہ سوال کرتے آنحضرتؐ جبرئیل سے، [۲] نہیں اٹھاتے یہ عبارت ہے مستعد اور منتظر ہونے انکے سے واسطے حکم پہنچنے پھونکنے صور کے، [۳] اپنے دونوں ہاتھوں سے الخ اس میں اثبات ہے یدین کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور معلوم ہوا کہ وہ دونوں صفتیں ہیں ذات کی صفتوں میں ذات کی صفتوں میں سے اہل سنت کا مسلک یہی ہے کہ اثبات کیا جائے اس اللہ تعالیٰ کے لئے جمیع صفات کاملہ کا جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں بلا تشبیہ و تمثیل و بلا تکییف و تعطیل اور نہ کہا جائے کہ وہ کیونکر ہیں اور کیسے ہیں تصریح کی اس کی اکابر محدثین اور ائمہ دین نے اور باب کی ان حدیثوں میں رد ہے فرقہ جہمیہ کا جو ایک گمراہ فرقہ ہے بہتر گمراہ فرقوں میں سے اور منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف یہ فرقہ ضالہ منکر ہے اللہ جل جلالہ کی صفات کا جن کا ثبوت آیات و احادیث سے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ تعالیٰ ہے ان صفات سے اہل حدیث اور ائمہ اہل سنت والجماعت نے سلفاً و خلفاً انکا خوب رد کیا ہے اور صفات اللہ کو متعدد احادیث اور آیات سے ثابت کیا ہے حدیث کی اکثر کتابوں میں اس فرقہ کا رد موجود ہے اور اسکے واسطے ایک علیحدہ باب مقرر کرتے ہیں جس میں صرف صفات کی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ زُوْجِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۴۶۸: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِكَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۴۶۹: وَعَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۰: وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهُ وَلَا

مانند اس شخص کے کہ کہا میں نے اس کے لئے ہو پس ہو گیا روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

۵۴۶۸۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بزرگ تر ہے[1] اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے (ابن ماجہ)

۵۴۶۹۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے مٹی دن ہفتہ کے اور پیدا کئے اس میں پہاڑ دن اتوار کے اور پیدا کئے درخت دن پیر کے اور پیدا کیں چیزیں بری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدھ کے اور پھیلائے زمین میں جانور دن جمعرات کو اور پیدا کیا آدم[2] کو عصر کی نماز کے بعد روز جمعہ بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کے درمیان عصر کے۔

۵۴۷۰۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس وقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یاران کے ناگہاں آیا ان پر ایک ابر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو کیا ہے یہ کہا[3] صحابہؓ نے اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا آپؐ نے یہ عنان[4] ہے یہ ابر روایا[5] زمین کے ہیں

---

[1] مومن بزرگ تر الخ یعنی عوام مومنین کا درجہ زیادہ ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مومنین باوصف اس کے کہ غضب اور شہوت میں گرفتار ہیں لیکن اپنے مالک کے خوف سے گناہ سے باز رہتے ہیں اور فرشتے تو گناہوں کے مادے ہی سے پاک ہیں، [2] پیدا کیا آدم علیہ السلام کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس واسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر ہو لیتے ہیں پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت جس میں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا تعالیٰ کو ایسی محبوب ہے کہ اس وقت جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے، [3] کہا الخ یعنے موافق اپنی عادت کے، [4] عنان ہے یعنے ابر ہے، [5] یہ ابر روایا الخ روایہ اس کو کہتے ہیں کہ اس سے پانی کھینچتے ہیں تشبیہ دی ابروں کو ساتھ اس کے بسبب اس کے جیسے اونٹ پانی کھینچ کر زمین میں دیتا ہے ایسے ہی ابر پانی برساتا ہے زمین پر" * * * *

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَدْعُوْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا

ہانکتا ہے[۱] انکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کے کہ شکر نہیں کرتے خدا کا اور نہ پکارتے ہیں اسکو پھر فرمایا آپ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے اوپر تمہارے عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے فرمایا آپ نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہارے ہے رقیع[۲] ہے چھت ہے محفوظ اور موج ہے روکی ہوئی[۳] پھر فرمایا آپ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کس قدر مسافت ہے درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے اور فرمایا درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے پانسو برس کی راہ ہے پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ کیا ہے اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا دو آسمان ہیں[۴] کہ دوری اور مسافت درمیان ان دونوں آسمانوں کے بھی پانسو برس کی راہ ہے پھر فرمایا اسی طرح[۵] یہاں تک کہ گنے سات آسمان[۶] فاصلہ درمیان ہر دو آسمانوں کے اتنا ہے کہ جیسا درمیان آسمان زمین کے پھر فرمایا آپ نے کہ آیا تم جانتے ہو کہ ہے اوپر اسکے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا کہ تحقیق اوپر اسکے عرش ہے اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہے کہ درمیان دو آسمانوں کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہے نیچے تمہارے عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمہارے زمین[۷] ہے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہے نیچے زمین کے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا کہ نیچے اس کے اور ایک زمین ہے درمیان ان دونوں زمینوں کے مسافت پانسو برس کی ہے یہاں تک کہ گنیں

---

[۱] ہانکتا ہے الخ اس میں شکایت کی آپ نے اس قوم کی ناشکری کی کہ اس نعمت پر شکر نہیں کرتے اور اسکا کرم عمیم ہے کہ پھر رزق دیتا ہے انکو اور عافیت دیتا ہے انکو، [۲] رقیع ہے الخ یہ نام ہے آسمان دنیا کا اور بعضوں نے کہا ہر آسمان کا، [۳] روکے ہوئے الخ یعنی منع کئے گئے گرنے سے، [۴] اسی طرح، یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہیں، [۵] سات آسمان الخ یعنی اوپر تلے سات آسمانوں کے اوپر عرش ہے اور اسی باب کے فصل ثانی کی دوسری حدیث میں بروایت عباس بن عبد المطلب گذر چکا ہے کہ پھر عرش کے فوق اللہ عزوجل ہے اور یہی عقیدہ ہے ملائکہ کا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ اور یہی عقیدہ ہے جمیع انبیاء کا کہ تصریح کی اسکے ساتھ خاتم النبیین نے اور واقع ہوا ہے بیان علو ذات الٰہی کا کتاب و سنت میں ہزار طور سے چنانچہ ایسا ہی فرمایا امیر المحدثین افضل المفسرین تاج المحققین علامہ شیخ ابن القیم تلمیذ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اسلام الموقعین عن رب العالمین میں پھر بیان کیا ہزار طریقوں کو پھر کہا یہ انواع اور اسمیہ ہیں اور اگر دلائل بسط سے لکھے جاویں تو قریب ہزار دلیل کے ہو جائیں، [۶] جیسا الخ یعنی پانسو برس کا، [۷] زمین ہے یعنی اوپر کی اس حدیث سے ان لوگوں کی غلطی نکلی جو کہتے ہیں کہ زمین کے ساتوں طبقے ایک دوسرے کے متصل ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس پر کہ قرآن مجید میں ارض کو مفرد ذکر کیا ہے اور جواب یہ ہے کہ مفرد لانا زمین کا اس ارادہ سے ہے کہ نیچے لوگوں کے یہی زمین ہے اور زمینوں سے ان کو کچھ فائدہ نہیں بخلاف آسمانوں کے کہ سب فیوض و آثار پہنچتے ہیں"

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ۔

۱۷۴۱:۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ آدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ أَذْرُعٍ عَرْضًا۔

۱۷۴۲:۔ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ قَالَ

آپ نے سات زمینیں درمیانی ہر دو زمینوں کے ان میں بھی فاصلہ پانچ سو برس کا ہے پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اسکے ہاتھ میں ہے اگر چھوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچے سب کے ہے تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کہ وہی اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت مذکور کو دلالت کرتا ہے اس پر کہ مراد رسی کی جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اسکا ہے اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر اور علم اللہ کا اور قدرت اسکی اور غلبہ اور تصرف اسکا ہر جگہ ہے اور خدا تعالیٰ عرش پر ہے جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ نے اپنا اپنی کتاب میں۔

۱۷۴۱:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدمؑ کا ساٹھ ہاتھ اور عرض ان کے قد کا سات ہاتھ۔

۱۷۴۲:۔ اور ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا انبیاء میں تھا پہلے فرمایا آدم علیہ السلام

لہ جا پڑے وہ رسی خدا پر، یعنی اسکے علم پر جیسے کہ تصریح کی ترمذی نے اپنی جامع میں اور وہ مذکور ہے اس حدیث کے آخر میں اس لیے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود اپنے عرش عظیم پر ہے، ۲ہ وہی اول ہے، یعنی اس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے آخر ہے یعنی اسکے پیچھے کوئی چیز نہیں ظاہر ہے یعنی جس کے اوپر کوئی نہیں باطن ہے یعنی ہر چیز سے نزدیک ہے علم اسکا، ۳ہ اور خدا عرش پر ہے الخ یعنی اعتقاد صحیح اور مذہب قوی اور مشرب روی اور مسلک سنی اور منہج مقبول اور نہج عدول اور طریق مستقیم اور سبیل قدیم ہے اور یہی منطوق ہے کتاب و سنت کا اور اسی امر پر اجماع کیا ہے قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر نے اور انکار صفات اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ لازم آتی ہے محض خیال باطل اور عقیدہ فاسد ہے اور گمان سوء ظن ہے کتاب و سنت سے اور بد گمانی ہے شارع علیہ السلام سے اور صحابہ اور تابعین اور اکابر محدثین کے ساتھ اور الزام لگاتا ہے نئی معرفت اور بیانی پر منکر اصل صفات کا مطلقًا کافر ہے اور مثبت نکایا للتشبیہ مشبہ ہے اور مؤول انکا جیسے تاویل کرنا ید کو قدرت سے یا نعمت وغیرہ سے اور استوا علی العرش کی استیلا وغیرہ سے مخالف ہے قرون ثلاثہ کے اور صحیح مذہب سلف کا اثبات اصل صفات کا ہے بغیر تاویل اور تشبیہ و تمثیل و تکییف و تحریف و تعبیر اور تبدیل کے آمنا باللہ و بما ارادہ اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و ہذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ہذا المقام والصلوۃ علی نبیہ والسلام والحمد للہ رب العالمین۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ
قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ
مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا۔

۵۴۷۳:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ۔

کہا میں نے یا رسول اللہ نبی تھے آدم فرمایا ہاں آدم نبی تھے کلام کئے گئے کہا میں نے یا رسول اللہ انبیاء میں سے کتنے رسول ہیں فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس ہیں جماعت بہت سے اور ایک روایت میں ابی امامہ تابعی سے آیا ہے کہ کہا ابوذرؓ نے کہا میں نے یا رسول اللہ کتنا ہے شمار انبیاء کا فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول ہیں ان میں سے[1] تین سو پندرہ بہت بڑی جماعت۔

۵۴۷۳:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں[2] خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اس چیز کے آنکھ سے تحقیق اللہ تعالیٰ نے خبر دی موسیٰ کو اس چیز کی انکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے پس نہ ڈالیں موسیٰؑ نے تختیاں پھر جب کہ موسیٰ نے آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ کیا تھا ڈال دیں تختیاں پس ٹوٹ گئیں تختیاں نقل کیں یہ تینوں حدیثیں احمد نے۔

---

[1] رسول ہیں ان میں سے الخ جس کو اللہ سے وحی آئی وہ نبی ہیں ان میں سے جو خاص ہیں امت رکھتے ہیں یا کتاب وہ رسول ہیں (موضح القرآن)، [2] نہیں خبر الخ سے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ اسی کا مضمون ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۷۴ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۴۷۵ :- وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ۔

۵۴۷۶ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ

بیان ہے بیچ فضیلتوں سردار رسولوں کے رحمتیں نازل ہوں اللہ کی ان پر اور سلام

پہلی فصل

۵۴۷۴ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا میں[1] بہترین طبقوں سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد یہاں تک کہ ہوا میں ایسے قرن میں کہ ہوں میں اس سے۔ (بخاری)

۵۴۷۵ :- اور واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ نے چن لیا[2] کنانہ کو اولاد اسمٰعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجھ کو بنی ہاشم سے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیمؑ سے اسمٰعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو۔

۵۴۷۶ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں سردار ہوں[3] گا اولاد آدم کا دن قیامت کے

---

[1] پیدا کیا گیا میں الخ یعنے حضرت علیہ السلام کے زمانہ سے آپ کے زمانہ تک آنحضرتؐ کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے، [2] چن لیا کنانہ کو الخ یعنی کنانہ کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے شرافت میں افضل ہے پھر ان میں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں تو آپ گویا سارے عرب کے عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سوائے فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہ رہی ہے، [3] میں سردار ہوں گا الخ ہرچند آپ دنیا و آخرت میں بنی آدم کے سردار ہیں ولیکن دنیا میں کافروں کو اس کا اقرار نہیں اور قیامت میں جب کہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نہ کر سکیں گے اس وقت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم کافر پر آنحضرت کی سرداری ظاہر ہو جائے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۷:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۸:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَّا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۸۰:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَ

اور اول ہوں ان شخصوں میں سے کہ پھٹے ان سے قبر اور اول شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا، (مسلم)

۵۴۷۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں زیادہ ہوں گا پیغمبروں میں از روئے تابعوں کے دن قیامت کے اور میں ہی پہلے کھٹکھٹاؤں گا دروازہ جنت کا، (مسلم)

۵۴۷۸:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا میں جنت کے دروازہ پر قیامت کے دن پھر کھلواؤنگا میں پس کہے گا نگہبان بہشت کا کون ہے تو پس کہونگا میں کہ محمد ہوں میں پس کہیگا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہوں میں کہ نہ کھولوں میں دروازہ کسی کیلئے پہلے تیرے (مسلم)

۵۴۷۹:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اولی شفاعت کرنیوالا ہوں جنت میں نہیں تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیوں میں سے جس قدر میں تصدیق کیا گیا ہوں اور تحقیق نبیوں میں سے ایک نبی ہے کہ اسکی تصدیق نہیں کی اسکی امت میں سے مگر ایک مرد نے (مسلم)

۵۴۸۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میرے اور مثل انبیاء کے جیسے ایک محل ہے کہ اچھی بنائی گئی دیوار اسکے گرد کی چھوڑ گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے لگے اسکے دیکھنے والے درحالیکہ تعجب کرتے تھے اس دیوار کی خوبی سے مگر اس اینٹ کی جگہ سو میں ہوا کہ بند کی میں نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم ہو گئی ساتھ میرے اور ختم کئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت میں ہے

۱؎ میں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تابعین کی کثرت متبوع کی فضیلت کا موجب ہے، ۲؎ نہیں تصدیق الخ یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہیں اسی واسطے اول میں ہی سفارش کرونگا بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید وہ حدیث اس سے پہلے کی ہے بعد اس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح ہر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین کرے چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچویں کہ یہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائص کی وجہ سے ہے، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۸۱ :۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۸۲ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۸۳ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ

پس میں ہوں مثال اس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا (بخاری، مسلم)

۵۴۸۱ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیغمبروں میں کوئی نبی مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات میں سے اس قدر کہ مثل اس قدر کے ایمان لاسکے اس پر آدمی اور جو میں دیا گیا ہوں وحی ہے کہ وحی کی اللہ تعالیٰ نے میری طرف پس امید رکھتا ہوں میں کہ ہوں میں زیادہ پیغمبروں میں از روئے تابعوں کے قیامت کے دن' (بخاری، مسلم)

۵۴۸۲ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی مجھ سے پہلے فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت اور کی گئی میرے لئے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی پس جو شخص ہو میری امت میں سے اور وقت آجائے نماز کا پس پڑھ لے اسی جگہ نماز اور حلال کی گئی میرے لئے لوٹ اور نہیں حلال کی گئی کسی کے لئے مجھ سے پہلے اور دیا گیا میں شفاعت عظمیٰ اور تھا نبی بھیجا جاتا اپنی ہی قوم کی طرف خاص اور میں بھیجا گیا طرف تمام لوگوں کے، (بخاری، مسلم)

۵۴۸۳ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے دیا گیا میں کلمے جامع[سے]

[لے] میں ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا، یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر نا تمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اس میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آئیں گے تو اپنا دین نہ جاری کریں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے تابع ہوں گے تو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلیفہ ہوگئے ہیں وہ بھی ہوں گے، [لے] نہیں پیغمبروں میں الخ یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا تعالیٰ نے معجزے دیئے کہ جس قدر سے ان کی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جائے اور لوگ ان پر ایمان لائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں رہے اور جب قیامت باقی رہا تو ہر دم حضرتؐ کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے میں تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جائیں گے اس واسطے آپ نے فرمایا کہ سب پیغمبروں کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہوں گے، [سے] دیا گیا میں الخ الکلم اس کو کہتے ہیں جس میں تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہوں جوامع الکلم سے مراد قرآن اور حدیث ہیں جن کے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہیں جتنا غور کیجئے اتنے مطالب کھلتے ہیں'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۸۴ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِیْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ يَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۴۸۵ : وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ

اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں [1] رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں اور کی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت (مسلم)

۵۴۸۴ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھیجا گیا میں ساتھ جامع کلموں کے اور فتح دیا گیا میں ساتھ خوف کے اور ایک وقت خواب میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ دیا گیا میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں پس [2] رکھی گئیں میرے ہاتھ میں (بخاری مسلم)

۵۴۸۵ :۔ اور ثوبانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [3] بیشک اللہ تعالیٰ نے سمیٹی میرے لئے زمین پس دیکھا میں نے اسکے مشرقوں اور مغربوں کو اور بیشک میری امت قریب ہے کہ پہنچے اسکی بادشاہی اس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لئے زمین سے اور دیئے گئے میرے لئے دو خزانے [4] سرخ اور سفید اور بیشک میں نے مانگا رب سے اپنی امت کے لئے کہ نہ ہلاک کرے امت کو [5] ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرے ان پر دشمن سوائے مسلمانوں کے پس لے لے جگہ انکے جمع ہونے کی اور بیشک میرے رب نے فرمایا اے محمدؐ تحقیق جب حکم کروں میں کسی امر کا پس پلٹایا نہیں جاتا اور میں نے دیا تجھ کو تیری امت کے لئے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا میں انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا میں ان پر کوئی دشمن سوائے

---

[1] رعب ڈالنے کے ساتھ الخ رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا یہود نصاریٰ کو سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اس امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول آنحضرتؐ کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نہ کر سکے گا اور صفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا بجز آپ کے اس میں چھ چیزوں کو فرمایا اور اس سے پہلے حدیث میں پانچ چیز اسکا سبب یہ ہے کہ اول آپ کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی، [2] پس رکھی گئیں الخ مراد یہ ہے کہ سہل کیا اللہ نے آپؐ اور آپکی امت کے لئے فتح ہونا شہروں کا، [3] بیشک اللہ تعالیٰ نے الخ مدینے میں جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہوئی آپکو بڑا رنج ہوا تب خدا تک سلام پہنچا مقدر تھا دکھلا دی تب آپنے یہ حدیث فرمائی یہ آپکا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی آئندہ خبر دی سو اسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی اور آپنے فرمایا مجھے زرد اور سفید خزانے دیئے گئے سو ایسا ہوا کہ روم اور ایران دونوں مسلمانوں نے فتح کئے اور آپنے فرمایا کہ میری امت سب کے سبب مخالفین کے حملہ سے ہلاک نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ کسی زمانہ میں بھی سارے مسلمان مخالفین سے مغلوب نہیں ہوئے اور اب تک بلاد روم اور ایران اور افغانستان اور نواحی عرب اور مصر اور سوڈان میں سلمانی حکومتیں خود مختار باقی ہیں گویا ہندوستان کے مسلمان نصاریٰ کی رعیت ہو گئے، [4] سرخ اور سفید سونے اور چاندی کے، [5] نہ ہلاک الخ یعنے ایسا قحط نہ ہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے، بقیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سِوَى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۸۶ - وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۸۷ - وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا

مسلمانوں کے پس مباح کرے وہ جگہ ان کے بود و باش کی اگرچہ جمع ہوویں ان پر وہ لوگ کہ زمین کے تمام طرفوں میں ہیں یہاں تک کہ ہوویں تیری امت میں سے بعضے کہ ہلاک کریں بعضوں کو اور قیدی کریں بعضے بعضوں کو۔[1] (مسلم)

۵۴۸۶ :- اور سعدؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر پس آ گئے مسجد میں اور پڑھیں اس میں دو رکعتیں اور ہم نے بھی پڑھیں حضرتؐ کے ساتھ اور دعا مانگی حضرتؐ نے اپنے رب سے دعا دراز پھر فارغ ہوئے پس فرمایا کہ مانگیں میں نے اپنے رب سے تین چیزیں سو عنایت کیں اس نے مجھ کو دو اور نہ دی مجھ کو ایک مانگا میں نے اپنے رب سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجھ کو یہ کہ مانگا میں نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے سو یہ بھی عنایت ہوئی اور مانگا میں یہ کہ نہ گردانے آپس میں لڑائی[2] سو یہ نہ دی مجھ کو۔ (مسلم)

۵۴۸۷ :- اور عطا بن یسار سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ ملا میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے[3] کہا میں نے مجھ کو خبر دو بعضی صفتوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ جو توراۃ میں مذکور ہیں کہا عبداللہ نے ہاں خدا کی قسم بیشک وصف کئے گئے ہیں آنحضرتؐ توراۃ میں ساتھ بعضی صفتوں اپنی کے جو مذکور ہیں قرآن میں اے نبی تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پناہ

---

[1] اور قیدی کریں بعضے بعضوں کو، یعنی قضاء و قدر میں یہ ٹھن چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا قحط پڑے گا جس میں سب کے سب مر جاویں نہ ایسے کافران پر غالب ہو سکتے کہ بالکل نیست و نابود کر ڈالیں ہر چند چنگیز خاں اور ہلاکو کے وقت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قتل ہوئے لیکن نیست و نابود نہیں ہو گئے ہاں البتہ یہ ہے کہ اس امت میں آپس کا اختلاف اور شر و فساد و غارتگری اور قتل موقوف نہ ہو گا چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہے۔ [2] سو یہ نہ دی مجھ کو قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا نہ ہوا اور نہ ہو گا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں لیکن جنگ اور قتال مقدر میں ہی ہمیشہ رہا ہے اور رہے گا۔ [3] عبداللہ بن عمرو الخ یہ عبداللہ بن عمرو تھے اہل علم کہ عالم تھے اگلی کتابوں کے، اور پڑھی تھیں وہ کتابیں اور لکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہیں جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي
الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ
الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّآذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
نَحْنُ الْآخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۴۸۸: عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً فَأَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ
وَّرَهْبَةٍ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا
يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا وَ
سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

واسطے امیوں[۱] کے تو بندہ خاص ہے میرا اور رسول ہے میرا میں نے تیرا نام رکھا متوکل نہیں بدخوا اور نہ سخت گو اور نہ غل مچانیوالا بازاروں میں اور نہیں دور کرتا بدی کو بدی کے ساتھ و لیکن درگذر کرتا ہے اور ڈھانپتا ہے اور نہ قبض کریگا اللہ روح اسکی یہانتک کہ سیدھا کرے بسبب ان کے قوم گمراہ کو ساتھ اس طرح کے کہ کہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہانتک کہ کھولے اللہ بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھیں اندھی اور کان بہرے اور دل کہ پردہ میں ہیں (بخاری) اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطا بن یسار سے اس نے عبداللہ بن سلام سے مانند اس حدیث کے اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہؓ کی آنحضرتؐ کے فضائل میں کہ اس کے اول لفظ نحن الآخرون ہے بیچ باب جمعہ کے۔

فصل دوسری

۵۴۸۸: خباب بن ارتؓ سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑھائی[۲] ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پس دراز کیا اسکو کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ پڑھی آپؐ نے نماز ایسی دراز کہ نہیں پڑھتے تھے آپ ایسی نماز فرمایا ہاں اسواسطے کہ یہ نماز[۳] امید اور ڈر کی تھی اور تحقیق میں نے اللہ سے مانگیں اس میں تین حاجتیں سو عنایت فرمائیں مجھ کو دو اور نہ دی مجھ کو ایک مانگا میں نے اس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے پس دی مجھے یہ اور چاہا میں نے اس سے یہ کہ غالب نہ کرے اپر دشمن کو سوائے انکے پس یہ بھی دی مجھ کو اور چاہا میں نے یہ کہ نہ چکھاوے انکے بعضوں کو بعضوں کا عذاب پس نہ دی مجھ کو یہ (ترمذی، نسائی)

۱؎ اور پناہ واسطے امیوں کے امیوں سے مراد عرب ہیں جو لکھنا پڑھنا اکثر نہیں جانتے تھے اور تخصیص عرب کی اس لئے ہے کہ حضرت انہی میں سے ہیں اور انہیں میں مبعوث ہوئے انکی محافظت کے لئے اہل عجم کے غلبہ سے، ۲؎ کہ سب کاروبار تو نے مجھے سونپے اور اصلاً اپنے زور و طاقت پر بھروسہ نہ کیا، ۳؎ بازاروں میں الخ تخصیص بازاروں کی بسبب عرف عادت کے ہے کہ وہاں شور و غوغا بہت ہوتا ہے، ۴؎ نماز پڑھائی ہم کو الخ یعنے امامت کی ہماری، ۵؎ یہ نماز الخ یعنے اس میں دعا کرتا تھا میں اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا اس لئے نماز دراز پڑھی میں نے اور خشوع اور خضوع بہت کیا میں نے باقی اس حدیث کا فائدہ ثوبان اور سعد رضی اللہ عنہما کی گذشتہ حدیثوں میں گزرا، ع کہ روایت کی بخاری نے عطاء بن یسار سے اس نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۸۹ :۔ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا يَدْعُوْ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَاَنْ لَّا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۴۹۰ :۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِّنْهَا وَسَيْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۴۹۱ :۔ وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَآئِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً

۵۴۸۹ :۔ اور ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ عزوجل نے بچایا تم کو تین چیزوں سے ایک یہ کہ نہ بددعا کرے تم پر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم دوسرے یہ کہ نہ غالب ہوویں اہل باطل اہل حق پر تیسرے یہ کہ تم سارے نہ جمع ہوگے گمراہی پر[۱] (ابوداؤد)

۵۴۹۰ :۔ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کرے[۲] گا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری تلوار ان کے دشمنوں سے۔ (ابوداؤد)

۵۴۹۱ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافروں کا کچھ طعن[۳] پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر فرمایا کون ہوں میں جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا حضرت نے میں محمد[۴] ہوں بیٹا عبداللہ بن عبدالمطلب کا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی خلقت[۵] پس کیا مجھے بہترین[۶] خلقت میں پھر کیا آدمیوں کو دو فرقے[۷] پس کیا مجھ کو

[۱] تم سارے نہ جمع ہوگے گمراہی پر، یعنے کچھ لوگ ہمیشہ اس بات پر رہیں گے یہ نہ ہوگا کہ سارا جہاں گمراہ ہو جاوے، دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ساری کی ساری گمراہ نہ ہوگی کچھ لوگ ہمیشہ اس میں ہدایت پر رہیں گے، تو جب تم اختلاف دیکھو میری امت میں تو سواد اعظم یعنے بڑی جماعت کی پیروی کرو یہ حدیث بڑی دلیل ہے اہل سنت اور جماعت کی کیونکہ ہر زمانہ میں ان کی جماعت زیادہ ہی رہی ہے روافض اور خوارج اور جہمیہ اور منکرین صفات سے اہل سنت کا باہمی اختلاف ہے جیسے اہل حدیث اور مقلدین مذاہب اربعہ وغیرہ یہ ضرر نہیں کرتا کیونکہ یہ سب ایک جماعت ہے اور ان کا اختلاف مثل عدم اختلاف کے ہے کیونکہ اصول سب کی ایک ہیں، [۲] جمع نہ کرے گا الخ کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالیٰ نے کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیاں ایک ساتھ کہ آپس میں بھی لڑیں اور کافروں سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہ ہو، [۳] کچھ طعن، یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت، [۴] میں محمد ہوں، یعنے میں اس وقت نسب کی شرافت پوچھتا ہوں کہ آیا شریف نسب ہوں یا وضیع، [۵] خلقت، یعنے جن اور انسان، [۶] بہترین خلقت میں، یعنے جو انسان ہیں، [۷] دو فرقے، یعنے عرب اور عجم، [۸] بہترین فرقہ میں، یعنے عرب میں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٥٤٩٢:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

٥٤٩٣:۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلٰى آخِرِهِ۔

٥٤٩٤:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ

پس کیا مجھ کو انکے بہترین قبیلہ میں[ا] پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھ کو انکے بہترین گھر[۲] والوں میں سو بہترین آدمی ہوں ان کا ہوں ذات و حسب میں اور بہترین انکا ہوں گھر اور نسب میں (ترمذی)

٥٤٩٢:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کب ثابت ہوئی آپکے لیے نبوت فرمایا اس حال[۳] میں کہ آدمؑ درمیان روح اور بدن کے تھا (ترمذی)

٥٤٩٣:۔ اور عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا اس حال میں کہ تحقیق آدمؑ البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا ابراہیم کی[۴] ہے اور خوشخبری دینا عیسٰے کا ہے اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لئے ایک نور کہ روشن ہو گئے انکے لئے اس نور سے محل شام کے (بغوی شرح السنۃ میں) اور امام احمدؒ نے اسکو روایت کیا ابی امامہؓ سے قول انکے ساخبرکم سے آخر تک۔

٥٤٩٤:۔ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین اولاد آدمؑ کا میں ہوں گا قیامت کے دن اور یہ کچھ فخر نہیں[۶] اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور نہیں فخر سے کہتا ہوں اور نہیں کوئی پیغمبر قیامت کے دن کیا آدمؑ اور کیا سوا ان کے مگر

[ا] بہترین قبیلہ میں یعنی قریش میں، [۲] بہترین گھرانوں میں یعنی گھرانہ ہاشم میں، [۳] اس حال میں کہ آدمؑ الخ یعنی ان کے بدن میں تاہنوز روح نہیں پڑی تھی کہ میرا نبی ہونا فرشتوں میں شہرت پا گیا اور یہی معنے ہے حدیث آیندہ کا، [۴] دعا حضرت ابراہیمؑ کی الخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا سورۂ بقر کے پندرہ رکوع میں مذکور ہے، [۵] خوشخبری دینا الخ چنانچہ عیسٰے نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرتؐ کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا اور اسی کی طرف اللہ تعالےٰ نے سورۂ صف کی آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں اشارہ کیا ہے، [۶] اور یہ فخر نہیں کرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری کے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر ہوگا اور سرداری آپکی بخوبی کھل جاویگی اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہیں فرمایا جیسے خود فرمایا کہ نہیں کہتا ہوں یہ ازراہ فخر کرنے اور اترانے کے بلکہ حکم الٰہی سے آپ نے اپنی سیادت بیان کی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا واما بنعمۃ ربک فحدث یعنی اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لئے اس حدیث سے بھی مثل باب کے اور حدیثوں سے یہ نکلا کہ ہمارے آنحضرتؐ تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور توفیق ایسی حدیثوں میں جن سے ہمارے حضرتؐ کی تمام مخلوقات پر تفصیل نکلتی ہے اور حدیث گذشتہ لا تفضلوا بین انبیاء اللہ وکما قال میں باب کے فصل اول میں گذری شائق ملاحظہ کرے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِوَآئِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۴۹۵ :- وَعَنْ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْہُمْ سَمِعَہُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ قَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی کَلَّمَہٗ تَکْلِیْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَرُوْحُہٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ فَخَرَجَ عَلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَعِیْسٰی رُوْحُہٗ وَکَلِمَتُہٗ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ وَھُوَ کَذٰلِکَ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَآءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْہَا وَمَعِیْ فُقَرَآءُ

میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں اول ہوں ان کا کہ پھٹے ان سے زمین اور نہیں فخر اس پر، ترمذی)

۵۴۹۵ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے پس نکلے آنحضرتؐ گھر سے یہاں تک کہ جب نزدیک ہوئے ان سے سنا ان کو کہ آپس میں ذکر کرتے ہیں کہا انکے بعضوں نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پکڑا ابراہیمؑ کو دوست اور کہا دوسروں نے موسیٰؑ سے خدا تعالیٰ نے باتیں کیں بولا اور ولا نے کہا پس عیسیٰ کلمہ ہیں خدا کے روح ہیں خدا کےؐ اور کہا انہوں نے آدمؑ کو برگزیدہ کیا خدا تعالیٰ نے پس یکایک آ گئے ان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا میں نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا تحقیق ابراہیمؑ دوست اللہ کے ہیں اور ہیں وہ ایسے ہی اور موسیٰؑ ہمراز خدا کے ہیں اور وہ بھی ہیں ایسے ہی اور عیسیٰؑ خدا کے کلمہ ہیں اور روح اسکے اور وہ بھی ایسے ہی ہیں اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ خبردار ہو اور میں حبیب خدا کا ہوں اور نہیں فخر سے کہتا ہوں اور میں اٹھانیوالا ہوں گا حمد کا قیامت کے دن آدم اور اولاد آدم کے سوا جو ہیں سب اس علم کے نیچے ہوں گے اور نہیں فخر اور میں ہونگا اول انکا جو حلقے ہلا دینگے دروازہ بہشت کے پس کھولدیگا خدا تعالیٰ میرے لئے دروازہ بہشت کا پھر مجھ کو داخل کریگا اس میں اور میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے اور نہیں فخر میں ہوں ترمذی ۔

سلہ روح ہیں خدا کے کہ خدا نے جبرئیل کو جو روح امین ہیں مریمؑ کے پاس بھیجا اور انہوں نے پھونک ماری اور اس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی انکی روحانیت کے آثار اتنے ظاہر ہوئے کہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور یہ جو فرمایا کہ کلمہ ہیں خدا کے تو اس کے یہ معنے کہ کن کہنے سے پیدا ہو گئے بلا اسباب مقررہ، سلہ اور میرے ساتھ فقیر مسلمان ہوں گے الخ اللہ اللہ خاطرداری ان غریب مسکینوں کی جس کو بیا جائے وہی سہاگن مال دولت سے کیا ہوتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مالداروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جاویں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہو گا اور جعفر بن ابی طالب جو علی مرتضےٰ کے بھائی تھے اور فقیروں سے محبت کرتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے ان سے باتیں کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی کنیت رکھی تھی ابو المساکین یعنے مسکینوں کے باپ اس لئے کہ اکثر مسکینوں کی صحبت میں رہتے اور ابو سعید خدری نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اپنی دعا میں یا اللہ مجھ کو زندہ رکھ مسکین اور اور میرا حشر کا مسکینوں میں، سلہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اگلوں پچھلوں سے انبیا ہوں، ت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

۵۴۹۶ :- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

۵۴۹۷ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ الدَّارِمِيُّ -

۵۴۹۸ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

---

اور نہیں فخر، (ترمذی، دارمی)

۵۴۹۶ :- اور عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے ہیں ظہور میں اور ہم سابق ہیں قیامت کے دن اور میں کہنے والا ہوں ایک بات بغیر فخر کے وہ یہ ہے کہ ابراہیمؑ دوست خدا کے ہیں اور موسٰی برگزیدہ ہیں خدا کے اور میں حبیب ہوں خدا کا اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا احمد کا قیامت کے دن اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھ سے امت کے حق میں اور پناہ میں رکھے گا ان کو تین چیزوں سے کہ ہلاک نہ کر ڈالے گا انکو ساتھ قحط کے اور نہ جڑ سے اکھیڑ ڈالے گا ان کو دشمن اور نہ اکٹھا کریگا ان کو گمراہی پر[1]، (دارمی)

۵۴۹۷ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کھینچنے والا رسولوں کا ہوں اور نہیں کہتا میں یہ فخر سے اور میں ختم کرنے والا نبیوں کا ہوں اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہوں پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہوں میں، (دارمی)

۵۴۹۸ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول لوگوں سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اٹھائے جائینگے قبروں سے اور میں پیشوا ہونگا انکا جب وہ آئینگے[2] اور میں انکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جس وقت چپ رہینگے وہ اور میں ہی انکی سفارش کرونگا جب روکے جاوینگے[3] اور میں خوشخبری دینے والا ہوں انکو جب ناامید ہوویں بزرگی اور کنجیاں بہشت کی اس دن میرے ہاتھ میں ہونگی اور جھنڈا احمد کا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں بڑا بزرگ ہوں اولاد آدمؑ کے پروردگار کے نزدیک اس دن گرد پھریں گے میرے میرے ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے ہیں پوشیدہ یا موتی ہیں بکھرے ہوئے (ترمذی، دارمی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] اور نہ اکٹھا کریگا انکو گمراہی پر یعنے سب متفق ہونگے ایسے پر کہ موجب گمراہی کا ہو باقی فائدہ حدیث کا کئی بار گزرا، [2] یعنی میں آگے چلوں گا انکے اور وہ میرے پیچھے آویں گے بہشت کو یا حشر کے میدان میں، [3] جب آویں وہ، یعنی بارگاہ خداوند تعالیٰ میں جب ناامید ہوں یعنی جب کہ وہ شفاعت طلب کریں نبیوں سے اور وہ شفاعت پر جرأت نہ کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٤٩٩:- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْہُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی۔

٥٥٠٠:- وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَۃُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُھَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

٥٥٠١:- وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ:

٥٥٠٢:- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

٥٤٩٩:- اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤں گا میں جوڑا[1] بہشت کے حلوں سے پس کھڑا ہوں گا عرش کے داہنے طرف نہیں کوئی خلائق میں کہ کھڑا ہوئے اس مقام میں میرے سوا ترمذی اور جامع الاصول کی روایت میں ابوہریرہ رض سے یہ عبارت زیادہ ہے کہ میں پہلا ان شخصوں کا ہوں کہ پھٹے ان سے زمین پس پہنایا جاؤں گا میں حلہ،

٥٥٠٠:- اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت میں نہ پاویگا اسکو مگر ایک مرد[2] امید رکھتا ہوں کہ ہوں میں وہ مرد، (ترمذی)

٥٥٠١:- اور ابی بن کعب سے روایت ہے اس نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت کا دن ہونگا میں پیشوا سب نبیوں کا اور خطیب[3] ان کا اور صاحب شفاعت ان کا بغیر فخر[4] کے کہتا ہوں میں، (ترمذی)

٥٥٠٢:- اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لئے ایک دوست ہے

---

[1] پس پہنایا جاؤں گا میں حلہ الخ اس باب کی حدیثوں سے نکلا کہ آپ افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اسکا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اسکے پہلے کی ہو بعد اسکے آپ کو معلوم ہو گیا کہ آپ سب سے افضل ہیں دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے یہ کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان نہ کرے کہ دوسرے نبی کی توہین نکلے چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائص کی وجہ سے ہے، [2] یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کر سکیں گے اس وقت میں انکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس میں ہی اسوقت کلام کر سکوں گا اس مقام میں نہ اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیاء پس ثناء کروں اللہ تعالیٰ کی ایسی ثناء کہ اس کی ہے اور نہیں اذن دیا جاویگا کسی کو اس وقت کلام کرنے کا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہیں اس قول حق سبحانہ تعالیٰ کے سے ہذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص ہے کفار کے حق میں، [3] امید رکھتا ہوں الخ یہ تواضع آنحضرت سے اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہے کہ وہ مرد حضرت ہی ہیں اور وسیلہ سے وہ مقام مراد ہے جو دعا اذان میں مذکور ہے یہ دعا مانگوانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے اظہار محتاجگی کے ہے خدا تعالیٰ کی طرف اور از راہ انکسار نفس کے، [4] اور خطیب انکا یعنی جب وہ چپ ہونگے تو میں انکی طرف سے کلام کرونگا، [5] بغیر فخر کے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واما بنعمۃ ربک فحدث، ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّيَ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۵۰۴: وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ

خلیلوں میں سے اور تحقیق میرے دوست باپ میرے پروردگار کے پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یہ آیت کہ تحقیق نزدیک تریں لوگوں کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہیں کہ جنہوں نے متابعت کی ابراہیم کی اور یہ نبی اور وہ لوگ کہ ایمان لائے[1] اور خدا تعالیٰ دوست ہے مسلمانوں کا۔ (ترمذی)

۵۵۰۳:- اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک خدا تعالیٰ نے بھیجا مجھ کو واسطے تمام کرنے اچھی خوبیوں کے اور پورا کرنے کے اچھے کاموں کے (بغوی شرح السنہ میں)

۵۵۰۴:- اور کعب احبار سے روایت کرتے ہیں توراۃ سے کہا لکھا ہوا پاتا ہوں میں محمد بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہیں سخت خو اور نہ چلانے والا بازاروں میں اور بدلہ نہیں لیتا ساتھ برائی کے برائی کا و لیکن معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اسکی پیدائش مکہ میں ہے اور جگہ اسکی ہجرت مدینہ ہے اور بادشاہی اسکی شام میں ہے[2] اور امت اسکی بہت حمد کرنے والا ہے شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی میں شکر کریں گے وہ خدا کا ہر منزل میں اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر نگہبانی کرنے والے ہوں گے[3] سورج کی ادا کریں گے نماز جب وقت آوے

---

[1] اور یہ نبی الخ یعنی ابراہیم کے دین سے پچھلی امتوں میں اس نبی کی امت کو زیادہ مناسبت ہے قاضی عیاض نے کہا خلت کے ہیں معنی خاص کر لینا اور چن لینا اور صاف کر لینا اور بعضوں نے کہا کہ خلت کے معنے قطع کرنا اور ابراہیم کو خلیل کہا اس لئے کہ انہوں نے قطع کیا اپنی حاجتوں کو سب مخلوقات سے اور چھوڑ دیا انکو اپنے رب پر بعضوں نے کہا خلت کے معنی بیچ اور صاف دوستی جو باعث ہوتی ہے اسرار اور رموز کے تخلل کے یعنی بھید ونکے آنے کی اور بعضوں نے کہا کہ خلت کے معنے محبت سے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا ابن بناری نے کہا خلیل کہتے ہیں دوست کو جس کی دوستی اور محبت پوری ہوا اور محبت کو جسکی محبت میں کوئی نقص اور خلل نہ ہو واحدی نے کہا یہی قول مختار ہے کیونکہ اللہ خلیل ہے ابراہیم کا اور حضرت ابراہیم خلیل ہیں اللہ عزوجل کے اور جس صورت میں خلت کے معنے قطع حاجت کے ہونگے تو اللہ کو ابراہیمؑ کا خلیل کہہ سکتے (نووی) [2] اور بادشاہی اسکی شام میں ہے الخ بادشاہی سے مراد ہے دین اور نبوت ظہور اس کا شام کی ولایت میں اکثر اور جہاد اس ملک میں زیادہ ہے ورنہ بادشاہی آنحضرتؐ کی سارے جہان میں ہے یا یہ مراد ہے کہ بادشاہی انکی بعد تمام ہونے مدت انکے اور ایام خلافت انکی کے شام میں ہوگی جیسا کہ معاویہ کے لئے اور بعد انکے بنی امیہ کے لئے ہوئی۔ [3] نگہبانی کرنے والے ہونگے سورج کی، یعنے اس کے طلوع و غروب و زوال کا دھیان رکھیں گے نماز و عبادت کے وقتوں کے لئے اور روایت کیا ہے حاکم نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ تحقیق اچھے خدا کے بندوں میں وہ ہیں کہ جو خیال رکھتے ہیں سورج اور چاند اور ستاروں اور سایوں کا خدا تعالیٰ کی یاد کے لئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ،

۵۵۰۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۰۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيْ إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ

اسکا آزار باندھیں اپنے کمر[1] پر اور وضو کریں اپنی طرفوں[2] پر آواز کرنے والا ان کا آواز کرے[3] آسمان و زمین کے درمیان صف انکی لڑائی میں اور صف ان کی نماز میں برابر[4] ہے ان کی ہے رات کو پست آواز جیسے کہ شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور نقل کی دارمی نے ساتھ تھوڑی سے تغیر[؟]...

۵۵۰۵:۔ اور عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا کہ لکھی ہوئی ہیں تورات میں صفتیں آنحضرتؐ کی اور یہ بھی لکھا ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریمؑ کے دفن کئے جائیں گے ابو داؤد[5] نے کہا اور تحقیق باقی رہے ہے حجرہ شریف[6] میں ایک قبر کی جگہ، (ترمذی)

فصل تیسری

۵۵۰۶:۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انبیاء پر اور اہل آسمان[7] پر کہا لوگوں نے اے ابو العباس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالیٰ نے حضرت کو آسمان والوں پر کہا ابن عباس نے بیشک[8] اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتوں کو یہ کلام اور جو کوئی کہے فرشتوں میں سے تحقیق میں معبود ہوں خدا کے سوا پس اس کو اس کے بدلے میں دیں گے ہم جہنم

---

[1] اپنے کمروں پر مراد یہ ہے آدھی پنڈلیوں تک، [2] طرفوں پر یعنے ہاتھ پاؤں منہ پر یعنی پورا وضو کریں، [3] انکی الخ یعنی برابر کھڑے ہوتے ہیں کافروں سے لڑنے کو اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتے ہیں شیطان اور نفس کے مارنے کو، [4] آسمان و زمین کے درمیان یعنے اونچے مکانوں پر اذان کہیں گے، [5] کہا ابو داؤد نے یہ حدیث کا ایک راوی ہے، [6] حجرہ شریف میں کہ جہاں حضرتؐ مدفون ہیں تو گویا حکمت جگہ کی باقی رہنے میں باوجود قصد کرنے بعضے صحابہؓ کے دفن کا وہاں اور نہ میسر آنا یہ تھی، [7] اہل آسمان پر یعنے فرشتوں پر، [8] بیشک الخ یعنے حق تعالےٰ نے فرشتوں کے لئے تو اس قدر سخت خطاب فرمایا اور مقرر کیا ان پر سخت عذاب اور حضرت کی نسبت فرمایا جو اگلی آیت میں مذکور ہے اور یہ بات اللہ عزوجل نے کسی بندہ کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اس میں نظر کر دینا ہے نصاریٰ اس آیت سے "لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر" ہمارے پیغمبرؐ پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب وہ گنہگار تھے تو اوروں کو گناہوں سے کیونکر پاک کریں انکا جواب یہ ہے کہ اگلی کتب سماوی سے اولوالعزم پیغمبروں کا ذنوب میں پڑنا نکلتا ہے پھر جواب انکی طرف سے دیا جاوے گا وہی جواب ہمارے پیغمبر کی طرف سے ہو سکتا ہے دوسرے یہ کہ گناہ اور تقصیر عام بندوں کے ہیں اور خاص بندوں کے اور دنیا میں بھی یہ مسئلہ مسلم ہے کہ عام لوگوں سے بہت سی ان باتوں کی شکایت نہیں ہوتی جو خاص بندوں کے لئے بڑی تقصیر سمجھی جاتی ہیں اسی طرح پیغمبروں اور مقربوں کے گناہ ایسے ہیں جو ہمارے حق میں گناہ ہی نہیں لیکن تقرب کی وجہ سے وہ گناہ سمجھے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَالِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ اَلْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

۵۵۰۷:۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ

اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم ظالموں کو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے کہا لوگوں نے اور کیونکر ہے بزرگی ان کی انبیاء پر کہا ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر مگر اس کی زبان کی زبان کے ساتھ تاکہ بیان کرے ان کے لئے احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہے خدا جس کو چاہتا ہے تاکہ تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کے لئے اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر تمام لوگوں کے لئے پس رسول کیا خدا وند تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو جنوں اور آدمیوں کی طرف۔

۵۵۰۷:۔ اور ابی ذر غفاری رضؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر جانا آپ نے کہ آپ نبی ہو یہاں تک کہ یقین کیا آپ نے پس فرمایا حضرتؐ نے اے ابا ذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال میں کہ میں بطحاء مکہ کی ایک جانب میں تھا پس اترا آیا ایک ان فرشتوں سے زمین کی طرف اور تھا دوسرا آسمان و زمین کے درمیان پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہے کہا اسکے یار نے ہاں وہی ہے کہا اس نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو ایک مرد کے ساتھ پس لایا میں اس مرد کے ساتھ سو غالب آیا میں اس پر پھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا میں ان کے ساتھ پس غالب آیا میں ان پر پھر کہا تول اس کو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا میں ان کے ساتھ سو ان پر بھی غالب رہا پھر کہا تول اس کو ہزار کے ساتھ پس تولا گیا میں ان کے ساتھ بھی سو ان پر غالب ہوا میں گویا کہ میں دیکھتا ہوں ان

(بقیہ صفحہ سابقہ) جانتے ہیں اور چونکہ انبیاء بشر ہیں اور محال ہے کہ بشر لوازم بشریت سے پاک ہو اس لئے نخواہ مخواہ کوئی نہ کوئی غفلت کسی وقت میں اس سے ہو جاتی ہے پھر اگر مالک اپنے سے کسی بندے کی ایسی تقصیروں کو بھی یک قلم معاف کر دیوے تو یہ اس کی کمال محبت ہے اس بندے کے ساتھ ؛

لہ کہا ابن عباسؓ نے الخ یعنی بیان بزرگی ان کی کے انبیاء پر ۵۲ وہ یہی ہے یعنی یہی پیغمبر ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میرا ایک پیغمبر ہے اس کے پاس جاؤ ۵۳ ایک مرد کے ساتھ یعنی اس کی امت میں سے ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَوْ وُزِنَ تُنَهٗ بِأُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ۔

۵۵۰۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھ پر گرے پڑتے ہیں[1] ہلکے ہونے ترازو کے سے فرمایا حضرتؐ نے پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے اپنے یار سے کہ اگر تو اس کو تولے اس کی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب آوے یہ ساری امت پر، (دارمی)

۵۵۰۸۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کی گئی مجھ پر قربانی[2] اور نہیں تم پر فرض کی گئی اور حکم کیا گیا ہیں نماز چاشت کا اور تم امر نہیں کئے گئے اس کا، (دارقطنی)

---

[1] مجھ پر گرے پڑتے ہیں ترازو کے ہلکا ہونے سے، یعنے جس پلڑے میں وہ تھے وہ بسبب ہلکا ہونے کے ایسا اونچا ہو گیا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا مجھ پر گرے کہ گرے، [2] اور تم پر فرض نہیں کی گئی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کرنا سنت موکدہ ہے، فرض نہیں ہے اسی طرح چاشت کی نماز اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجھ پر بہر صورت واجب ہے اگرچہ میں غنی نہ ہوں، اور چاشت کی نماز بھی مجھ پر واجب ہے امت پر واجب نہیں ہے مگر اس حدیث کی صحت ضعف کا حال بخوبی معلوم نہیں ہے، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِہٖ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۰۹:- عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۵۱۰:- وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۱۱:- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ

باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور صفتوں کا بیان

فصل پہلی

۵۵۰۹:- جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں[1] میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹا دے گا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ کفر اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جائیں گے لوگ میرے[2] قدم پر اور میں عاقب وہ ہے کہ نہ ہووے پیچھے اس کے کوئی نبی۔ (بخاری مسلم)

۵۵۱۰:- اور ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لئے اپنی ذات شریف کے اتنے نام پس فرماتے میں ہوں محمد اور احمد اور مقفی[3] اور حاشر اور نبی توبہ[4] کا اور نبی رحمت[5] کا۔ (مسلم)

۵۵۱۱:- اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تعجب نہیں کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا خدا تعالے نے مجھ سے مشرکین قریش کا برا کہنا اور ان کا لعنت کرنا وہ برا کہتے ہیں مذمم[6] کو

---

[1] تحقیق میرے لئے نام ہیں الخ امام نووی کہتے کہ ان ناموں کے سوا آپ کے اور نام بھی ہیں اور ابن عربی نے اخودی شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں۔ [2] اٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر یعنے میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ [4] نبی توبہ کا یعنی ایسا پیغمبر کہ اس کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے توبہ کی اور اس کی امت کی توبہ مقبول ہے۔ [5] اور نبی رحمت کا ایسا نبی جس کی شرع کی احکام میں کچھ سختی اور تنگی نہیں سراسر رحمت ہے۔ [6] برا کہتے ہیں مذموم کو اور میں محمدؐ ہوں محمد کے معنے سراہا اور مذمم کے معنے ذلیل قریش عداوت کے سبب سے حضرتؐ کو محمدؐ نہ کہتے مذمم کہتے سو حضرتؐ نے اصحابؓ کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا تعالیٰ نے مجھ کو ان کی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذمم کو بد کہتے ہیں تو مجھ کو کیا میرا نام تو حقیقت میں محمد ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۱۲ :۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۱۳ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۱۴ :۔ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهٖ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ

اور لعنت کرنے والیں ندم اور ہیں محکم ہول، (بخاری)

۵۵۱۲ :۔ اور جابرؓ بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرتؐ کے سر اور ڈاڑھی کے اگلی جانب میں اور جب تیل لگاتے تھے[1] تو ظاہر نہ ہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی اور تھے آنحضرتؐ بہت بالوں والے ڈاڑھی کے پس کہا ایک مرد نے تھا آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک سفیدی مانند تلوار[2] کے کہا جابرؓ نے نہ تھا بلکہ آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک آپ کا گول[3] اور دیکھا میں نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس مانند بیضہ کبوتر کے مشابہت تھا رنگ اس مہر کا حضرتؐ کے۔

۵۵۱۳ :۔ اور عبداللہ بن سرجس سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھائی میں نے ان کے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا ثرید پھر گیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس دیکھا میں نے مہر نبوت کی طرف آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان میں ان کے بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مانند مٹھی[4] کے اس پر تل تھے مانند مسوں کے، (مسلم)

۵۵۱۴ :۔ اور ام خالد بیٹی خالد بن سعیدؓ کی سے کہا اس نے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ ان میں ایک کملی تھی۔ کالی چھوٹی سی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ لاؤ ام خالد کو پس اٹھا لائے گئے ام خالد پس لیا آنحضرتؐ نے کملی کو اپنے ہاتھ میں پس پہنایا اس کو فرمایا آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) نے پرانا کر پھر پرانا کر اور تھے اس کملی میں نشان سبز یا زرد پس

---

[1] اور جب تیل لگاتے الخ چونکہ بال سفید آپ کے کم تھے ظاہر نہ ہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہونے لگتے ہیں سفید سیاہ میں سے۔ [2] مانند تلوار کے یعنی لمبا، [3] گول یعنی مائل طرف گولائی کے اور چہرہ مبارک آپ کا بشکل دائرہ نہ تھا اس لئے کہ اور حدیثوں میں ورلم یکن بالمکلثم آیا ہے یعنی حضرتؐ کا چہرہ مبارک بہت گول نہ تھا اور نہ بہت دراز بلکہ معتدل تھا، [4] مانند مٹھی کے یعنے ہیئات میں جیسے اوپر کی حدیث میں گزرا کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی طرح تھی،،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ
النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۱۵ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ
الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ
بَعَثَهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ
تَوَفَّاهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِيْ
رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ
أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَ

فرمایا آنحضرتؐ نے اے ام خالد یہ کپڑا خوب ہے اور یہ کلمہ لغت حبش میں بمعنی حسنہ ہے کہا ام خالد نے پس گئی میں کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سے
پس منع کیا مجھ کو میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دے اس کو۔ (بخاری)
اور انس سے روایت ہے کہا کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے اور نہ تھے آنحضرت نہایت سفید
اور نہ تھے نہایت گندم گوں اور نہ تھے آنحضرتؐ کے بال بہت بل کھائے ہوئے اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوئے اور اٹھایا اللہ نے حضرتؐ کو
سرے پر چالیس برس کے پھر اقامت کی حضرتؐ نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کو ساٹھ برس تمام
ہونے پر اور حالانکہ نہ تھے حضرتؐ کے سر مبارک اور ڈاڑھی میں بیس بال سفید اور ایک روایت میں ہے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہا کہ تھے حضرت میانہ قد قوم میں کہ نہ تھے دراز اور نہ ٹھنگنے روشن رنگ اور کہا انسؓ نے کہ تھے بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
آدھے کانوں تک اور ایک روایت میں ہے کانوں اور شانوں کے درمیان میں تھے متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت ہے کہ انسؓ

ام خالد یہ کپڑا ہے خوب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کو چیز دے کر اس کی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہوں مستحب ہے، کھیلتی
تھی مہر نبوت سے، یعنی جیسے عادت چھوٹے لڑکوں کی ہوتی ہے، چھوڑ دے اس کو، یعنی منع نہ کر اس حدیث سے حضرتؐ کا کمال حسن خلق ثابت ہوا،
بہت لمبے لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے یعنے معتدل قد تھے، نہایت سفید یعنے مانند چونے کی قلعی کے، نہایت گندم گوں جو سیاہی کی طرف
مائل ہوتا ہے بلکہ سرخ سفید گندم تھے، بہت بل کھائے ہوئے یعنے جیسے کہ حبشیوں کے بال ہوتے ہیں، اور نرم نیچے لٹکے ہوئے یعنی بلکہ
بیچ بیچ ان دونوں کے تھے، ساٹھ برس تمام ہونے پر نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کے
تیرہ سال تک رہے اور بعضوں نے کہا آپؐ کی عمر ۶۵ سال کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ آپ ۶۰ برس کے بعد فوت ہوئے لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں آپ
عام الفیل میں پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں، آدھے کانوں تک اور ایک روایت میں
ہے کہ دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندھوں کے پاس تک اور اختلاف روایتوں کا بسبب اختلاف احوال کے ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل
لگاتے تو دراز معلوم ہوتے نہیں تو چھوٹے اور مجمع البحار میں کہا ہے کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کے کترنے سے تو دراز ہو جاتے تھے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے
ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرتؐ کترتے تھے کیونکہ آپ کا سر منڈانا حج اور عمرہ کے سوا ثابت نہیں ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي اُخْرٰى لَهٗ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

۵۵۱۶:۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

۵۵۱۷:۔ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سے کہ تھے آنحضرت بڑے سر کے اور موٹے قدموں کے[1] نہیں دیکھا میں نے کسی کو ان کے بعد اور نہ انکے پہلے ان کی مانند اور تھے آنحضرت فراخ ہتھیلیوں کے اور ایک روایت میں بخاری کی میں آیا ہے کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے تھے حضرت کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی[2]۔

۵۵۱۶:۔ اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کے واسطے حضرت کے بال تھے کہ پہنچتے انکے کانوں کی لو کو دیکھا میں نے حضرت کو سرخ[3] جوڑے میں نہیں دیکھا میں نے کوئی چیز کبھی بہتر حضرت سے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں ہے مسلم کی کہ کہا براء نے نہیں دیکھا میں نے کوئی بالوں والا بہتر سرخ جوڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے بال قریب پہنچتے تھے ان کے مونڈھوں کے فراخی تھی درمیان دونوں مونڈھوں کے نہ تھے حضرت لمبے اور نہ پست قد۔

۵۵۱۷:۔ اور سماک بن حرب سے روایت ہے اس نے جابر بن سمرہ سے روایت کی کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن[5] آنکھوں میں لال ڈورے بھوٹے ہوئے کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کے کیا ہے معنی ضلیع الفم کے کہا تھے بڑے منہ والے کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العین کے کہا سماک نے دراز[6] شگاف آنکھ کے کہا گیا سماک سے کہ کیا معنی ہیں منہوش العقبین کے جواب دیا کم گوشت ایڑی کے۔ (مسلم)

---

[1] موٹے قدم کے یعنی پائے مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی اطاعت میں اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ دلالت کرتا ہے اس کی سرداری اور عظیم الشان اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا، [2] موٹی یعنی پر گوشت مردوں کے لئے یہ ممدوح ہے کیونکہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے واسطے مذموم اور موٹا ہونا اور اعضا شریف کا مراد ہے خلقت میں نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی، [3] تھے الخ یعنی آپکا سینہ مبارک چوڑا تھا، [4] سرخ جوڑے ہیں جس میں زرد اور سرخ لکیریں تھیں، [5] کشادہ دہن الخ اہل عرب کے نزدیک دہن ممدوح ہے مردوں کے لئے اور تنگ دہنی کو مردوں کے لئے برا جانتے ہیں اور بعضے مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت وبلاغت، [6] دراز شگاف آنکھ کے یہ معنی کئے ہیں سماک نے اشکل العین کے کہا ہے علماء نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک وہی ہے جو کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت نے اسی پر اتفاق کیا ہے، ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۱۸ :- وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُّقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۱۹ :- وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ
شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ
الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نُبَذٌ۔

۵۵۲۰ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ
اللَّوْنِ کَانَ عَرَقُہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَّلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَّلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَّائِحَۃِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۵۲۱ :- وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْہَا

۵۵۱۸ :- اور ابی طفیل سے روایت ہے کہا اس نے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید[1] نمکین[2] میانہ (مسلم)

۵۵۱۹ :- اور ثابتؒ سے روایت ہے کہ کہا پوچھے گئے انسؓ خضاب کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس کہا انسؓ نے کہ تحقیق حضرتؐ نہ پہنچے تھے اس عمر کو کہ خضاب لگاویں اگر چاہتا میں کہ گنوں سفید بال حضرتؐ کے کہ ڈاڑھی شریف میں تھے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گنوں سفید بال کہ تھے آنحضرتؐ کے سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں متفق علیہ اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انسؓ نے نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرتؐ کے اور کن پٹیوں انکے کے اور سر مبارک میں کچھ۔

۵۵۲۰ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفید روشن رنگ[4] کے گویا کہ قطرہ انکے پسینے کے موتی تھے جب چلتے تھے حضرتؐ تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے[5] چلتے اور نہیں چھوا میں نے کسی دیبا کو اور نہ کسی ریشم کو کہ نرم زیادہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۲۱ :- اور ام سلیمؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے ام سلیم کے ہاں[6] اور قیلولہ کرتے انکے پاس پس بچھاتیں

---

[1] سفید نمکین الخ خالص سفید نہ تھے، [2] میانہ یعنے قد اور جسم میں اور سب صفتوں میں، [3] نہ پہنچے تھے الخ یعنی آنحضرت کے سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائی بڑھاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کان شیبہ احمر الخ [4] روشن رنگ یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے، [5] جھکتے ہوئے چلتے یا ادھر ادھر جھکتے جاتے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے ازہری نے کہا یہ معنے غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے، قاضی عیاضؒ نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے جو خلقی ہو تو مذموم نہیں، [6] ام سلیمؓ کے ہاں، ام سلیم حضرتؐ کی محرم تھی دودھ کے سبب یا نسب کے سبب اور محرم کے پاس جانا اور سونا درست ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کا پسینہ عطر کی طرح خوشبودار تھا اور یہ ام سلیمؓ انسؓ کی والدہ تھیں جو حضرتؐ کے خادم تھے اور عاقلہ اور فاضلہ تھیں عورتوں میں سے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْا بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۲۲:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِي بَابِ الْأَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِي بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۵۲۳:۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً

ام سلیم ایک چھوٹا چمڑے کا بستر بچھا دیتیں اس پر حضرتؐ سوتے اور حضرت کو پسینہ بہت آتا تھا بس اکٹھا کرتیں ام سلیم پسینہ آپ کا اور ملا دیتیں اسکو عطر میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلیم یہ کیا ہے کہا ام سلیم نے کہ پسینہ تمہارا ہے ملاتی ہیں ہم اسکو اپنی خوشبوؤں میں اور پسینہ تمہارا خوشبوتر ین خوشبوؤں سے ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ام سلیمؓ نے یا رسول اللہ امید رکھتے ہیں ہم اسکی برکت کی اپنے چھوٹوں کے لئے فرمایا حضرتؐ نے خوب کیا تو نے (بخاری مسلم)

۵۵۲۲:۔ اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگوں کی طرف اور میں بھی انکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرتؐ کے لڑکے پس شروع کیا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونوں رخساروں ایک ایک کے پر اور لیکن میں پس چھوا میرے رخساروں کو بھی پس پائی میں نے حضرتؐ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرتؐ نے نکالا تھا ہاتھ عطار کے ڈبہ سے روایت کی یہ مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث جابرؓ کی کہ سرا اسکا یہ ہے سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائبؓ بن یزید کی کہ سرا اسکا یہ ہے۔

فصل دوسری

۵۵۲۳:۔ علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ لمبے اور نہ ٹھنگنے بڑے سر اور کنگھی ڈاڑھی کی پُر گوشت تھیں ہتھیلیاں ہاتھوں کی اور پائے مبارک کی رنگ آپ کا سفید سرخ ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیوں کے سینہ سے ناف تک بالوں

۱؎ اور حضرت کو پسینہ بہت آتا تھا اس لئے کہ تھے کثیر الحیاء، ۲؎ امید رکھتے ہیں ہم اسکی برکت کی اپنے چھوٹوں کے لئے یعنی انکے بدن اور منہ پر ملتے ہیں تو اسکی برکت کے سبب بچیں بلاؤں سے، ۳؎ میرے رخساروں کو بھی لفظ خدی یہاں دال کے زیر سے اور یاء کی جزم سے ہے بلفظ مفرد اور بعضے نسخوں میں یہاں بھی بلفظ تغلیبہ ہے دال کی زبر اور یاء کی تشدید سے یعنی چھوا میرے دونوں رخساروں کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک روایت میں مغرو بلا رادہ جنس کے، ۴؎ اور خوشبوئی الخ اس حدیث میں بیان ہے حضرتؐ کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی ذاتی تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاویں اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے تھے تا بہت خوشبودار ہوں واسطے ملاقات ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور ہمنشینی مسلمانوں کے، ۵؎ نہ لمبے اور نہ ٹھنگنے تھے یعنی بلکہ میانہ قد تھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ طَوِيلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۵۵۲۴:۔ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ

کی ایک لکیر لمبی تھی جب چلتے تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا اترتے ہیں بلندی سے نہیں دیکھا میں نے پہلے وفات حضرت کے اور پیچھے وفات ان کی کے مانند انکی کے رحمت خاص بھیجے گا ان پر اور سلام روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے،

۵۵۲۴:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تھے جسوقت وصف بیان کرتے نبی صلعم کا فرماتے نہ تھے آنحضرتؐ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوئے بالوں کے اور نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے نحیف اور نہ بہت گول چہرہ اور نہ تھی روئے مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں دراز پلکیں موٹے سرے ہڈیوں کے اور نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ[2] پر گوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اترتے ہیں پستی میں اور جب متوجہ ہوتے بالکل متوجہ ہوتے[3] آنحضرتؐ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روئے سینہ[4] کے اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روئے زبان کے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روئے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روئے قبیلہ کے جو کوئی دیکھتا انکو

---

[1] گویا اترتے ہیں بلندی سے یعنے نشیب میں، [2] صاحب مسربہ یعنی سینہ سے ناف تک ایک بالوں کی لکیر تھی، بظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوا مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوا مسربہ کے بعض جگہ بال تھے، مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پنجوں کے پس اجرد اس حدیث میں مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ ہے جس کے تمام بدن پر بال ہوں اور اجرد وہ ہے جس کے تمام بدن پر بال نہ ہوں، [3] اور بالکل متوجہ ہوتے یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے گردن نہ پھیرتے تھے دائیں بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے ادھر باطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان، [4] از روئے سینہ کے یعنے سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل جان اور رغبت سے تھی نہ ستانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اس کے یہ معنے لکھے ہیں کہ اجود یا جودت سے ہے جیم کی زبر سے بمعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیر تھے پس نہیں ملول ہوتے امت کی ایذا سے اور جفا اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے بمعنے دینے کے ضد بخل کے یعنے بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کے دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کے بتلانے میں پس معنے یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں کے تھے از روئے دل کے،، (عبدالحق دہلی قاری)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَرِيكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۲۵:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْقِهِ اَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرْقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۲۶:۔ وَعَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَهُ رَاَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۵۲۷:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۵۲۸:۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

یکا یک ڈرتا تھا اور جو کوئی صحبت رکھتا تھا[1] پہچان کر دوست رکھتا ان کو کہتا ہے وصف بیان کرنے والا آپ کا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے موت ان کی کے اور نہ بعد ان کے مانند ان کی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ترمذی)

۵۵۲۵ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آیا ہو حضرت کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرتؐ تحقیق تشریف لے گئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبو کی آنحضرتؐ کے یا کہا جابرؓ نے بجائے من طیب عرقہ کے من ریح عرقہ[2] (ترمذی)

۵۵۲۶:۔ اور ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسرؓ کے سے روایت ہے کہ کہا میں نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراءؓ کے کہ بیان کر تو ہمارے لئے صفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرتؐ کو تو دیکھتا[3] تو آفتاب کو نکلا ہوا۔ (دارمی)

۵۵۲۷:۔ اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلعم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرتؐ کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرتؐ پر تھا جوڑا سرخ[4] پس ناگہاں آپ بہت خوبصورت تھے نزدیک میرے چاند سے۔ (ترمذی، دارمی)

۵۵۲۸:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے ان کے

---

[1] صحبت رکھتا تھا پہچان الخ یعنی جو شخص پہلے پہل حضرت کو دیکھتا تو بسبب وقار کے آپ سے ڈر جاتا اور جب صحبت سے مشرف ہوتا اور واقف ہو جاتا آپکے حسن اخلاق سے تو آپکا پیارا ہو جاتا، رب صلی وسلم علیہ، [2] من ریح عرقہ یعنی آپکے پسینہ کی خوشبو سے یہ راوی کو شک ہے اور معنی واحد ہے [3] تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا، [4] سرخ الخ جس میں سرخ اور سبز دھاریاں تھیں مطلق سرخ رنگ کے پہننے میں بہت اختلاف ہے: بعضوں نے سرخ رنگ مردوں کے لئے مطلقاً جائز رکھا ہے کسم کا رنگا ہو یا کسی اور چیز کا اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین و امام شافعی کا اور بعضوں نے مطلقاً جائز رکھا ہے اور صحیح مذہب محققین اہل حدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگا مردوں کے لئے ناجائز ہے اور کسی چیز کا سرخ رنگ درست ہے بیہقی نے کہا کسم کے رنگ کی حرمت مردوں کے لئے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، اور اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچتیں تو ان ہی کے موافق ہم کو عمل کرنے کا حکم دیتے اور انہوں نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی بعضوں نے کہا خالص سرخ منع ہے مگر ہلکا سرخ یعنی گلابی جائز ہے اور انہوں نے کہا ہے جو سرخ جوڑا پہننا منقول ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دھاری دار سرخ تھا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ وما رأیت احدا اسرع فی مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجہد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الترمذی۔

۵۵۲۹:۔ وعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل رواہ الترمذی۔

الفصل الثالث

۵۵۳۰:۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من ثنایاہ رواہ الدارمی۔

۵۵۳۱:۔ وعن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجہہ حتی کان وجہہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک متفق علیہ۔

۵۵۳۲:۔ وعن انس رضی اللہ عنہ ان غلاما یہودیا کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی آپ کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنے نفسوں کو اور تحقیق آپ نہ تھے[1] پرواہ کرنے والے۔ (ترمذی)

۵۵۲۹:۔ اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور آنحضرت ہنستے نہ تھے[2] مگر بطریق مسکراتے کے اور تھا میں جس وقت دیکھتا طرف آپ کے کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں سرمہ ڈالے ہوئے ہیں[3] حالانکہ نہ تھے سرمہ ڈالے ہوئے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۵۳۰:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ[4] آگے کے دو دانتوں کے جب کلام کرتے آپ دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہے ان کے آگے کے دانتوں سے۔ (دارمی)

۵۵۳۱:۔ اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کئے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہاں تک کہ گویا چہرہ مبارک آپ کا ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے[5] ہم پہچانتے اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۳۲:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک لڑکا خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے نبی صلی اللہ علیہ

---

[1] نہ تھے پرواہ کرنے والے یعنی بے تکلف بطور خود چلتے اور سب سے آگے جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ آپ کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور آپ کے ساتھ نہ پہنچتے اور وہ باساق اور بے تعب سب سے آگے چلتے، [2] ہنستے نہ تھے یعنی اکثر اوقات، [3] حالانکہ نہ تھے سرمہ ڈالے ہوئے بلکہ بجہت خلقت کے سرمگیں آنکھیں تھیں، [4] کشادہ الخ یعنی آگے کے دو دانتوں میں کچھ فرق تھا ثنایا دانتوں کا نام ہے دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں انکو ثنیان اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور دو دانت کہ انکی دونوں طرفوں میں ہیں انکو رباعیات کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہے کہ یہ فرق آپ کے سامنے کے چاروں دانتوں میں تھا اوپر کے ثنایا میں بھی اور نیچے کے ثنایا میں بھی نہ صرف اوپر کے دانتوں میں، [5] اور تھے ہم الخ کہ آنحضرتؐ ہوتے خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک آپ کے سے حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ یہ پہچانتا خاص میرے ہی ساتھ نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۵۳۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

پس بیمار ہو گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کو پس پایا آپؐ نے اس کے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑھتا تھا تورات[1] پس فرمایا اسکے باپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے یہودی قسم دیتا ہوں تجھ کو اس خدا کی کہ اتاری تورات موسیٰ پر آیا پاتا ہے تو تورات میں نعت اور صفت میری اور نکلنا میرا[2] کہا اس یہودی نے کہ نہیں کہا اس لڑکے نے مقرر ہے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ بلا شبہ ہم پاتے ہیں آپؐ کے لئے تورات میں نعت آپؐ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپؐ کا اور بلا شبہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلا شبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو کہ اٹھاؤ اسکے باپ کو اسکے سر کے پاس اور والی ہو تم اپنے بھائی کے[3] روایت کی یہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں)

۵۵۳۳۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بلا شبہ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں ہوں میں مگر رحمت[4] بھیجی گئی (دارمی) اور بیہقی نے شعب الایمان میں،

---

[1] پڑھتا تھا تورات الخ یعنے تورات میں سے کچھ پڑھتا تھا جیسے ہمارے ہاں حالت نزع میں سورۃ یٰسین پڑھی جاتی ہے، [2] اور نکلنا میرا یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج یعنے بعثت کے ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اس کا اور نعت اور صفت کے معنے ایک ہی ہیں گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہیں اور صفت سے صفات ظاہری، [3] والی ہو تم بھائی اپنے کے، اس کے تجہیز و تکفین کا تم سرانجام کرو کیونکہ یہ تمہارا بھائی مسلمان ہے، [4] نہیں ہوں میں مگر رحمت، عالمین کے لئے کہ بھیجا ہے اس کو اللہ تعالے نے تمہارے لئے بطریق تحفہ کے پس جس نے قبول کیا تحفہ اس کا مطلب کامیاب ہوا اور جس نے نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹے پانے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اسی آیت کے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین اور اس میں تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہے اس لئے کہ تحفہ بکریم ہی کے لئے بھیجا جاتا ہے، ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۵۳۴:۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۵:۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۳۶:۔ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَّرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بیان میں اخلاق اور عادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں

پہلی فصل

۵۵۳۴:۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ خدمت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس پس نہیں کہا آپؐ نے مجھ کو اُف اور نہ فرمایا آپؐ نے کہ کیوں یہ کام تونے اور نہ فرمایا کہ کیوں نہ کیا تونے یہ کام (بخاری ومسلم)

۵۵۳۵:۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگوں کے خلق میں پس بھیجا مجھ کو آپؐ نے ایک روز کسی کام کیلئے پس کہا میں نے قسم خدا کی [1] نہیں جاؤنگا میں اور تھا میرے دل میں کہ جاؤنگا میں اس کام کیلئے کہ فرمایا تھا مجھ کو ساتھ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نکلا میں یہاں تک کہ گذرا میں لڑکوں پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار میں پس ناگہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس رضؓ نے پس دیکھا میں نے طرف آپ کے اس حال میں کہ وہ ہنستے تھے پس فرمایا آپؐ نے اے انیس [2] چلا تو اس جگہ کہ حکم کیا تھا میں نے تجھ کو کہا میں نے ہاں میں جاتا ہوں اب یا رسول اللہ (مسلم)

۵۵۳۶:۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ تھا میں چلتا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپؐ پر چادر تھی نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اس کا تھا پس [3] پایا آپ کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو ساتھ آپ کی چادر کے کھینچنا سخت اور پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یہاں تک

---

[1] قسم خدا کی نہیں جاؤنگا الخ یعنی لڑکپن کے قاعدے پر انہوں نے ظاہر میں انکار کیا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التفات ان کے قول پر نہ کیا ۱۲ [2] اے انیس یہ تصغیر ہے انس رضؓ کی پیار سے آپ نے فرمایا ۱۲ [3] پس پایا، یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال علم اور تحمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جفائی لوگوں پر اور یہ اعرابی اجد ۱۲ اور درشت خو تھا یہیں سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہیں رکھتا تھا۔ اور ادب نہیں سیکھا تھا اس نے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو کہ رعایا آزردہ و توقف کی ایذا پر صبر اور تحمل کریں اور بھی معلوم ہوا کم حفظ آبرو کے لیے مال دینا مستحب ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۷ :۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَّفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۸ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۳۹ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ

کر دیکھا میں نے طرف کنارہ گردن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق نشان ڈال دیا آپ کی گردن کے کنارے میں چادر کے کنارے نے بسبب شدت کھینچنے اعرابی کے چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ اے محمدؐ حکم کر دمیرے لیے تاکہ دیں مجھ کو کچھ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکھا اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہنسے پھر حکم کیا واسطے اس کے دینے کا (بخاری، مسلم)

۵۵۳۷ :۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے یہ کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت لوگوں میں اور سخی ترین لوگوں کے اور سب سے زیادہ بہادر اور تحقیق ڈرے [1] مدینہ والے ایک رات پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے [2] لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آپ نے لوگوں سے طرف آواز کے حالانکہ آپ فرماتے تھے نہ خوف کرو نہ خوف کرو اور آپ سوار تھے اوپر گھوڑے ابوطلحہؓ کے کہ ننگے پیٹھ تھا نہ تھا اوپر زین اور لٹکی تھی آپ کی گردن میں تلوار پس فرمایا آپ نے البتہ تحقیق پایا میں نے [3] اس گھوڑے کو مانند دریا کے (بخاری، مسلم)

۵۵۳۸ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نہیں سوال کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں (بخاری مسلم)

۵۵۳۹ :۔ اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں [4] درمیان دو پہاڑوں کے

---

[1] تحقیق ڈرے یعنی کسی دشمن سے [2] پس سامنے آئے ان یعنی آپ لوٹتے ہوئے ملے لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینی کو تشریف لے گئے تھے [3] پایا میں نے الخ یہ آپ کی سواری کی برکت تھی کہ بہت سست گھوڑا دریا کی طرف تیز ہو گیا [4] بکریاں الخ یعنی اتنی بکریاں تھیں جو دو پہاڑوں کے درمیان جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے دینا درست نہیں نہ اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو کافروں کے ملانے کی ضرورت نہیں رہی اور بعضوں نے سوا زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے (نووی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۰:- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۱:- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يَأْتُونَ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۲:- وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۳:- وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً

پس دیں آپؐ نے اس کو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ خدا کی قسم بلاشبہ محمدؐ البتہ دیتے ہیں بڑا ہے دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے (مسلم)

۵۵۴۰:- اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے اس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھرنے[1] آپ کے غزوہ حنین سے پس چمٹے اعرابی مانگتے تھے آپؐ سے یہاں تک کہ تنگ کیا اعراب نے آپؐ کو طرف درخت کیکر کے پاس اچک لی کیکر نے چادر مبارک آپ کی پس ٹھہر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ دو مجھ کو چادر میری[2] اگر ہوتے میرے پاس بقدر گنتی خاردار درختوں کے اونٹ البتہ تقسیم کر دیتا میں ان کو درمیان تمہارے پھر نہ پاتے تم مجھ کو بخیل یا اور نہ جھوٹا اور نہ ڈرانے والا (بخاری)

۵۵۴۱:- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم مدینہ والوں کے پاس مگر ڈال دیتے آپؐ ہاتھ اپنا باسنوں میں پس اگر لاتے آپؐ کے پاس وقت صبح سرد کے پاس ڈال دیتے حضرتؐ[3] اپنا ہاتھ ان میں (مسلم)

۵۵۴۲:- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھی ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پس لے جاتی آپؐ کو جہاں چاہتی (بخاری)

۵۵۴۳:- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اس کی عقل میں کچھ نقص[4] کہا اس نے یا رسول اللہ تحقیق مجھ سے ایک کام ہے پس فرمایا

---

[1] وقت پھرنے الخ یعنی جو فتح مکہ کے بعد واقع ہوا تھا اس غزوہ میں غنیمت کا مال بہت ہاتھ لگا اور بخشا بکریوں کا اس شخص کو کہ پہلی حدیث میں گذرا اسی جگہ تھا ۱۲ [2] دو مجھ کو چادر میری الخ اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوا کہ سوائے نبی کے بشر سے ممکن نہیں ۱۲ [3] پس ڈال دیتے تھے حضرتؐ۔ اس میں کمال شفقت و مہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اس طرف کہ اگر اپنے ضرر میں دوسرے مسلمان کا فائدہ ہو تو گوارا کرے ۱۲ [4] تھا اس کی عقل میں کچھ دیوانی تھی ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيِّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۵:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۴۶:۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۴۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۴۸:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

اے ماں فلاں کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یہاں تک کہ سرانجام کروں میں تیرے لئے کام تیرا پس تنہا ہوئے آپ ساتھ اس کے بعض راہوں میں یہاں تک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے۔ (مسلم)

۵۵۴۴:۔ اور انسؓ سے روایت ہے اسی سے کہا کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنے والے اور نہ تھے بد کہنے والے فرماتے تھے آپ وقت غصہ کرنے کے کیا ہوا ہے اس کو خاک آلودہ ہو پیشانی اس کی۔ (بخاری)

۵۵۴۵:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجئے مشرکوں پر فرمایا کہ میں نہیں بھیجا گیا ہوں لعنت کرنیوالا اور بھیجا

۵۵۴۶:۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت تر حیا میں باکرہ عورت سے کہ اپنے پردہ میں ہو پس جب دیکھتے آپ کسی کو کہ ناخوش رکھتے اس کو پہچان لیتے ہم اس کو آپ کے چہرہ سے۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۴۷:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بہت ہنستے ہوئے یہانتک کہ دیکھوں میں ان سے کوا ان کا اور نہ تھے آپ مگر مسکراتے۔ (بخاری)

۵۵۴۸:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لہ اے ماں فلاں کی الخ سبحان اللہ آپ بکمال اخلاق سے اسکی بھی خاطر شکنی نہ کرتے اور اسکا کام کردیتے اور یہ تنہائی کچھ خلوت حقیقی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اسکی بات سن لی اور جواب دے دیا کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس رکھے، ۲ہ واسطے رحمت کے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذات تمام جہانوں کے واسطے رحمت ہے مسلمانوں کے تو دین و دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے درست ہوئے اور کافروں کو ہرچند آخرت میں عذاب ہے لیکن دنیا میں ایسا عذاب نہیں کہ تمام مٹ جائیں اگلی امتوں پر عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا ۳ہ پہچان لیتے ہم اسکو، یہ قلب کی صفائی پر دلالت کرتا ہے جس کا دل اور زبان مطابق ہو وہی آدمی ہے ظاہر کچھ باطن کچھ اسلام کا شیوا نہیں نفاق ہے اللہ تعالیٰ بچائے، ۴ہ مگر مسکراتے یعنی بے آواز ہنستے یہ غالب پر محمول ہے کیونکہ بعض مقاموں میں آپ کا ایسا ہنسنا ثابت ہے جسمیں آپکی ڈاڑھیں کھل گئیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۴۹:۔ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۵۵۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۵۱:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نہ تھے پے درپے باتیں کرنے مانند پے درپے کلام کرنے تمہارے تھے کلام کرتے آپ جدا جدا اگر گنتا اسکو گننے والا البتہ گن لیتا اس کو۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۴۹:۔ اور اسود سے روایت ہے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ کیا کیا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کہا عائشہؓ نے تھی شان کہ ہوتے تھے آپ بیچ مہنتہ اہل خانہ اپنے کے مراد رکھتی تھی عائشہ خدمت[1] اہل خانہ کی پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے آپ طرف نماز کے (بخاری)

۵۵۵۰:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں اختیار دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے آسان ترین ان کا جب تک کہ نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے آپ دور ترین لوگوں کے اس کام سے اور نہیں بدلا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز میں مگر یہ کہ کی جائے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اس کا پس سزا دیتے[3] تھے واسطے اللہ کے بسبب حرمت کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۵۱:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز[4] کو کبھی اپنے ہاتھ سے اور نہ عورت کو اور نہ خادم[5] کو مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا[6] میں اور نہیں پہنچا حضرتؐ کو کسی کی طرف سے ضرر کبھی پس بدلہ لیتے اس سے مگر یہ کہ کی جاتی کوئی چیز حرام اللہ کی پس بدلہ لیتے واسطے خدا کے۔ (مسلم)

---

[1] نہ تھے پے درپے باتیں کرتے، یعنی اس طور پر کہ مل مل جائیں سننے والے پر بلکہ واضح واضح اور جدا جدا باتیں کرتے جیسے خود بیان کیا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، [2] خدمت اہل خانہ کی، یعنی مانند دودھ دوہتے اور جوتی گانٹھتے اور پیوند لگاتے کپڑے کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر والوں کے کام کاج درست کر دینا سنت انبیاء اور خصلت صالحین ہے، [3] پس سزا دیتے، یعنی شرعی حدود میں سزا دیتے جیسے چوری میں ہاتھ کاٹتے زنا میں کوڑے لگاتے یا سنگسار کرتے، [4] کسی چیز کو، یعنی آدمی کو اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے سواری کے جانور کو مارا ہے، [5] اور نہ خادم کو، خادم کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر آتا ہے، [6] راہ خدا میں، اور داخل ہیں اس میں حدود اور تعزیریں وغیرہ ذلک بھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۵۲:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَھْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ۔

۵۵۵۳:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۵۵۴:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

۵۵۵۵:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ

دوسری فصل

۵۵۵۲:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدمت میں حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آپؐ کی دس برس پس نہ ملامت کی مجھ کو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجھ کو کوئی ملامت کرنے والا آپ کے گھر والوں سے تو فرماتے آپ چھوڑ دو اس کو اس لئے کہ شان یہ ہے کہ اگر مقدر[1] ہوتی ہے کوئی چیز واقع ہوتی ہے لفظ مذکورہ مصابیح کے ہیں (بیہقی) نقل کی شعب الایمان میں ساتھ تھوڑے سے تغیر کے)

۵۵۵۳:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہ تھے[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو بطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف اور نہ چلانے والے[3] بازاروں میں اور نہ بدلہ لیتے ساتھ برائی کے، برائی کا و لیکن معاف کرتے[4] اور درگزر کرتے[5] (ترمذی)

۵۵۵۴:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ وہ خبر دیتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ تھے عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازہ کے قبول کرتے دعوت مملوک کی اور سوار ہوتے خر پر البتہ تحقیق دیکھا میں نے آپ کو دن غزوہ خیبر کے سوار[6] خر پر کہ باگ اس کی پوست خرما کی تھی۔ (ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۵۵۵:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ گانٹھ لیتے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا اور کام کرتے اپنے گھر میں جیسے کام کرتا ہے ایک تمہارا اپنے

[1] اگر مقدر ہوتی ہے یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الٰہی سے ہے اگرچہ اسکے ہاتھ سے ہوا اور حدیث میں آیا ہے اگر ظروف ٹوٹ جائیں لونڈیوں کے ہاتھ سے تو مار و نہیں کہ ہر چیز کے لئے اجل اور مدت بقا ہے، [2] نہ تھے یعنی فحش آنحضرتؐ سے سرزد بھی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف، [3] اور نہ تھے چلانے والے بازاروں میں جیسے کہ ماندیوں اور عام لوگوں کی عادت ہے [4] معاف کرتے یعنی باطن میں، [5] درگزر کرتے یعنی ظاہری برائی کرنے والے سے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے فاعف عنھم واصفح ان اللہ یحب المحسنین، [6] سوار خر پر بسبب ہونے آپکی تواضع پر دلالت کرتے ہیں اس زمانہ کے مغرور اور متکبر دنیا دار گدھے پر سوار ہونا معیوب جانتے ہیں اور غلام کو کیا غریب آدمی کی دعوت میں نہیں جاتے ہیں نہ اسکی عیادت کرتے ہیں اسکے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۵۶:۔ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۵۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

گھر میں اور کہا عائشہ رضی نے کہ تھے آپ ایک آدمی آدمیوں میں سے جوئیں دیکھتے تھے اپنے کپڑے میں اور دودھ دوہتے بکری اپنی اور خدمت[1] کرتے اپنی ذات شریف کی (ترمذی)

۵۵۵۶:۔ اور خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آئی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس پس کہا انہوں نے زید کو کہ روایت کرو ہم سے حدیثیں[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ آپ کا پس تھے آپ جب اترتی ان پر وحی تو بھیجتے کسی کو طرف میرے پس لکھتا میں آپ کے[3] لئے پس تھے جب ذکر کرتے ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اس کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے[4] ساتھ ہمارے پس یہ سب احوال بیان کرتا ہوں میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ (ترمذی)

۵۵۵۷:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی[5] کھینچتا تھا ہاتھ اپنا آپ کے ہاتھ سے اور نہ پھیرتے آپ روئے مبارک اپنا اس شخص کے منہ سے یہاں تک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کے منہ سے اور نہیں دیکھے گئے آپ آگے بڑھانے والے اپنے زانوں کو آگے ہم نشین[6] اپنے کے (ترمذی)

---

[1] اور خدمت کرتے الخ یعنی اپنے کام خود بخود انجام فرما لیتے دوسروں کو کم فرماتے، [2] روایت کرو ہم سے حدیثیں الخ مراد انکی یہ تھی کہ ایسی حدیثیں جو دلالت کرتی ہیں آپ کے حسن خلق اور خوش گزرانی پر ساتھ خلق کے، [3] پس لکھتا میں آپ کے لئے الخ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مجھ کو نہایت قرب تھا آپ سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہے آپ کا بہ نسبت اوروں کے، [4] ذکر کرتے الخ مراد بیان کرنا ہے حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے لیکن دنیا کی باتوں سے وہ باتیں مراد نہیں ہیں جو مکروہ اور مذموم ہیں اور حاشا کہ محمد مکروہ باتوں کا ذکر کریں یا مذکور ہوں وہ آپ کی مجلس میں، [5] وہی کھینچتا، یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے نکالتے نہ تھے جب تک وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال صبر و تواضع پر، [6] یعنی مجلس میں برابر لوگوں کے بیٹھتے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے یا زانوؤں سے پاؤں مراد ہیں اور یہ تہذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کی طرف پاؤں نہ پھیلائے لیکن نصاریٰ اس خصلت سے عاری ہیں اور حیا لوگوں کی طرح دوسروں کی طرف پاؤں کرکے بیٹھتے ہیں اب یہ بھی تہذیب میں داخل ہے کہ بیٹھنے میں کسی کی طرف پیٹھ نہ کرے البتہ اگر حلقہ ہو یا صفیں ہوں تو مضائقہ نہیں، ؏

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۵۸:۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۵۹:۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۵۶۰:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ وَتَرْسِيْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۵۶۱:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَهٗ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۶۲:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۶۳:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۶۴:۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ

۵۵۵۸:۔ اور انس سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لئے[1] (ترمذی)

۵۵۵۹:۔ اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۵۶۰:۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھی بیچ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترتیل[2] اور ترسیل[3] (ابوداؤد)

۵۵۶۱:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پے در پے[4] مانند پے در پے بات کرنے تمہارے کے ولیکن تھے آپؐ کلام کرتے ایسا کلام کہ جدا ہوتے کلمے ایک دوسرے سے یاد رکھتا اسکو کوئی بیٹھنے والا پاس آپ کے (ترمذی)

۵۵۶۲:۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت[5] مسکرانے میں رسول اللہ سے (ترمذی)

۵۵۶۳:۔ اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس وقت بیٹھتے بات کرتے کو بہت[6] کرتے اٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۵۶۴:۔ حضرت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ نقل کی انسؓ سے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہو بہت مہربان اپنے اہل وعیال پر رسولؐ اللہ سے تھے

---

[1] نہ باقی، یعنی آپ اپنی ذات کے واسطے کچھ ذخیرہ نہ فرمانے والا ثابت ہوا ہے کہ اہل وعیال کے لئے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے اور وہ بھی سال پورا ہونے سے پہلے صرف ہو جاتا اور نیک کاموں میں اسی وجہ سے جب آپ نے وفات پائی تو آپکی زرہ تیس صاع جو کے بدلے گروی تھی اور کبھی تین دن تک آپ نے پیٹ بھر کر نہیں کھایا، [2] ترتیل، یعنی واضح اور جدا جدا حرف، [3] ترسیل یعنی آہستہ آہستہ، [4] مانند پے در پے، جیسے تمہاری عادت ہے، [5] بہت ہو یعنی آنحضرتؐ کے برابر کوئی مسکرانا نہ تھا، [6] بہت کرتے، یعنی وحی کے انتظار کے لئے آپ جب آسمان کی طرف سر اٹھاتے، ÷ ÷ ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ
فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ
فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
إِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٥٦٥ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُوْدِيُّ مَا
عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْكَ قَالَ فَإِنِّيْ لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَ
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهُ

ابراہیم بیٹے آپ کے دودھ پینے والے بیچ بلندیوں مدینہ کے پس تھے آپ کہ جاتے وہاں اور ہم ہمراہ آپ کے ہوتے تھے پس داخل
ہوتے آپ کے گھر میں حالانکہ دھواں گھوٹا ہوا تھا اور ابراہیم کا لوہار پس لیتے ابراہیم کو پس بوسہ لیتے انکا پھر پھرے اپنے گھر کو کہا عمرو
نے پس جس وقت کہ وفات کئے گئے ابراہیم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا چھاتی میں
اور بلاشبہ اس کے لئے دو دایہ ہیں کہ پورا کرتی ہیں مدت دودھ پلانے اس کے کی بہشت میں۔ (مسلم)

٥٥٦٥ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اسکو فلانا عالم تھے اس یہودی کے لئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی ایک دیناریں قرض پس تقاضا اس نے آنحضرتؐ سے دین کا پس فرمایا آپ نے اسکو اے یہودی نہیں نزدیک میرے وہ چیز کہ
دوں تجھ کو اس یہودی نے کہا پس میں جدا نہیں ہونے کا تم سے اے محمدؐ تاکہ تم دو پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب بیٹھ
جاتا ہوں میں ساتھ تیرے پس بیٹھے آپ ساتھ اسکے پس نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور صبح کی اور
تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈراتے اس یہودی کو اور ڈرا دیتے اس کو یعنی نکال دینے کا پس

لہ تھے ابراہیم، حضرت ابراہیم آٹھویں سال ہجری میں آپ کے حرم سے جن کا نام ماریہ قبطیہؓ تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر فوت ہو گئے شاید کوئی
شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا حرم سے کیسا ہوا تو اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اس کا ایسا رتبہ ہے کہ
بہشت میں اس کو دائیاں دودھ پلاتی ہیں اور انکی وفات پر آپ کو رنج ہوا اور رونا آیا اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان
سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اسکے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں، ٢ بیچ بلندیوں، یعنی ان گاؤں میں کہ
جانب بلند مدینہ کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بھی ادھر ہی تھیں، ٣ جاتے وہاں، یعنی اپنے بیٹے کے دیکھنے کے لئے اور ان کی خبر لینے کے لئے،
٤ گھر میں، یعنے دودھ پلانے والی کے، ٥ دایہ ابراہیم کا لوہار، اس کا نام ابوسیف تھا اور اس کی بی بی کا نام ام سیف تھا، ٦ کہا عمرو
نے، یعنی انس کے شاگرد نے، ٧ مرا چھاتی میں یعنی مدت شیر خوارگی میں، ٨ فلانا، یہ کنایہ ہے اس کے نام سے، ٩ عالم، یعنی علماء یہود
سے، ١٠ تاکہ تم دو مجھ کو، یعنی قرض میرا، ١١ اب بیٹھ جاتا ہوں ساتھ تیرے، اس حدیث سے کمال حلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوا کہ سوا نبی
کے کسی بشر سے ممکن نہیں، ١٢ پس نماز پڑھی الخ اس سے معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ بیٹھے رہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَّغَيْرَهٗ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرٰىةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ.

٥٥٦٦- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معلوم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھ اس کے پس عرض کیا یا رسول اللہ یہودی روکے آپ کو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجھ کو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کروں[۲] میں ذمی عہد والے پر اور غیر اس کے پر جب کہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول خدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہے راہ[۳] خدا میں خبردار ہو نہیں کیا میں نے ساتھ تمہارے جو کچھ[۴] کہ کیا میں نے مگر تاکہ دیکھوں میں طرف صفت تمہاری کے کہ توراۃ[۵] میں ہے کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدائش اس کی مکہ میں ہے اور جگہ ہجرت کی مدینہ ہے اور ملک[۶] اس کا شام میں ہے بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانے والا بازاروں میں اور نہ وضع اختیار کرنے والا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول اللہ کے ہو اور یہ مال میرا ہے پس حکم کرو اس میں ساتھ اس چیز کے کہ دکھائے تم کو خدا تعالیٰ[۷] اور تھا یہودی بہت مالدار (بیہقی) دلائل النبوۃ میں۔

٥٥٦٦- اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر اور کم کرتے دنیا کی

۱ پس معلوم کیا آنحضرت صلعم نے، یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکھا ان کی طرف اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہ قادر نہیں ہوں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہ ہوتا ہوگا ان کے ادا کرنے سے بسبب بعض دین کے، ۲ ظلم کروں الخ یعنی کسی پر ظلم نہ کروں یہ تعمیم بعد تخصیص ہے یعنی بغیر دین ادا کئے مجرا اس سے جدا ہو جاؤں تو یہ ظلم ہے اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہے کہ یہ مقام مقتضیٰ اسی کا تھا اس لئے کہ مخاصمہ اس کا اقویٰ ہے روز قیامت کے اس لئے کہ نہیں ممکن ہوگا راضی کرنا اس کا ساتھ لینے نیکیوں مسلمانوں کے اس کے لئے یاد رکھتے برائی کے اس کے لئے یاد رکھنے برائی کے اس کے لئے مسلمانوں پر جیسے کہ حقوق واجب میں ہیں، ۳ راہ خدا میں، یعنے واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے، ۴ جو کچھ، یعنے سختی اور درشتی قول و فعل میں، ۵ توراۃ میں ہے، یعنی میں نے اس لئے یہ کاروائی کی ہے تو کہ معلوم کر لوں آپ میں وہ صفتیں جو توراۃ میں آخر الزمان نبی صلعم کے لئے لکھیں ہیں، ۶ ملک ان کا، یعنے رعب اور دہشت ان کی یا ملک سے ملک ہی مراد ہے یا عتبار مآل کے، ۷ دکھائے تم کو، یعنی جو مصرف لائق اسکا دیکھو اسی پر رائے تمہاری قرار پکڑے وہاں کرو ظاہر یہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ میں دیا اور جب نور ایمان نے دل میں قرار پکڑا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم کی محبت نے زیادہ غلبہ کیا تو سارا مال صرف کر دیا، ☆ ☆ ☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۵۶۷ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۵۶۸ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَّاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَّاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَّلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرِئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِئِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرِئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ

بات اور دراز کرتے نماز اور کوتاہ پڑھتے خطبہ اور نہ عار کرتے آپ چلنے کے ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کر دیتے ان میں سے ہر ایک کا کام۔ (نسائی، دارمی)

۵۵۶۷ :۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم نہیں دروغ گو جانتے تم کو ولیکن جھٹلاتے ہیں اس چیز کو کہ لایا ہے تو اس کو پس اتاری اللہ نے ان میں یہ آیت پس تحقیق وہ نہیں جھٹلاتے ہیں تجھ کو ولیکن یہ ظالم خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۵۶۸ :۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ اگر چاہوں میں تو البتہ ساتھ چلیں میرے پہاڑ سونے کے آیا میرے پاس ایک فرشتہ اور تحقیق کمر اس کی تھی برابر کعبہ کے پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہے کہ اگر چاہے تو ہو پیغمبر بندہ اور اگر چاہے تو پیغمبر بادشاہ پس دیکھا میں نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف میرے کہ پست کر دو نفس اپنا اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے ہے کہ پس التفات کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیلؑ کے مانند مشورہ چاہنے والے کے ان سے پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے اپنے ہاتھ سے یہ کہ پست کرو تم اپنے تئیں پس کہا میں نے کہ

لہ نہیں دروغ گو جانتے تجھ کو اور سچ تمہارا ہم پر عیاں ہے اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے وہ خبیث اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ جب آپؐ لوگوں کے معاملات میں سچے ہیں تو دین کے کام میں کیونکر جھوٹ بولتے ہونگے، سلہ اگر چاہوں میں یعنی درخواست کروں پروردگار سے مال و منال کی، سلہ پیغمبر بندہ، یعنی موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے، سلہ پیغمبر بادشاہ، یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کر دو ان دو باتوں سے جس کو چاہو، ۵ پست کر دو نفس اپنا، یعنی بندہ رہو اور فقیر بادشاہ اور غنی نہ ہو، لہ اپنے ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف، ۷ پست کرو تم اپنے تئیں، یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کے، ۸ اور دراز کرتے نماز، یعنی خصوصاً جمعہ کی نماز بقرینہ ویقصر الخطبۃ کے نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور استغنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانے کی خدا کو اور موجب ہے تکبر ناشکری کے کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کے نظر کرنے سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہے اور اسی لئے اختیار کیا مرتبہ فقر (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ نَبِیًّا عَبْدًا قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یَاْکُلُ مُتَّکِئًا یَقُوْلُ اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ کَمَا یَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْیِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۶۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۵۷۰۔ وَعَنْہُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَ

ہونگا میں نبی بندہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد اس کے کھانا نہ کھاتے تکیہ لگاکر اور فرماتے کہ کھاتا ہوں میں جیسے کہ کھاتا ہے غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں)

بیان ہے بیچ بعثت حضرت کے اور ابتداء وحی کے

پہلی فصل

۵۵۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کئے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر سے پس ٹھہرے مکہ میں تیراں برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف ان کے پھر حکم کئے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آپ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۷۰۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پندرہ برس سنتے تھے آواز دیکھتے تھے روشنی سات برس اور نہیں دیکھتے تھے کچھ اور آٹھ برس میں وحی بھیجی جاتی تھی طرف آپ کے اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی اس حال

(بقیہ صفحہ سابقہ) کا اکثر انبیاء اور اولیاء اور علماء اور صلحا نے ملد نہ کھاتے تکیہ لگاکر، کھانا تکبر اور نخوت کی نشانی ہے اس وجہ سے آپ نے اس سے پرہیز کیا اور بعضوں نے کہا اہل عجم کی نشانی ہے جو تکلف میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ عرب میں پیدا ہوئے تھے بے تکلفی کو پسند کرتے تھے اور جب تکیہ لگاکر کھانا خلاف سنت ہوا کرسی پر بھی بیٹھ کر کھانا مکروہ ہوگا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت ہے، دوسرے یہ کہ کرسی پر آدمی تکیہ لگاکر اکثر بیٹھتا ہے،

۱؎ وہ تریسٹھ برس کے تھے، نووی نے کہا صحیح یہی ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا انتہی اور آئندہ روایت میں ابن عباسؓ نے ہجرت اور بعثت کے دو سالوں کو بھی شمار کرکے پینسٹھ برس فرمایا تو وہ اس کے مخالف نہیں ہے اور انسؓ نے کسر کو حذف کردیا اور ساٹھ برس بیان کیا تو وہ بھی اس روایت کے مخالف نہیں اور انسؓ کی حدیث باب کی ثالث حدیث ہے، ۲؎ مکہ میں، یعنی بعد نبوت کے حقیقت میں آپ بعثت کے بعد تیرہ سال ہی مکہ میں رہتے لیکن ابن عباسؓ نے بعثت اور ہجرت کے دونوں کسر یعنی پورے دو سال شمار کرلیا اور پندرہ سال بیان فرمائے، ۳؎ سنتے تھے، یعنی فرشتوں کی آواز، ۴؎ روشنی فرشتوں کی یا اللہ تعالیٰ کی آیات کی ۔ ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۵۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲ ۵۵۷:۔ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلَاثٌ وَسِتِّيْنَ أَكْثَرُ۔

۳ ۵۵۷:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلٰى أَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ

ہیں کہ وہ پینسٹھ برس کے تھے، (بخاری، مسلم)

۱۵۵۷:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وفات دی آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اور تمام ہوئے ساٹھ برس کے، (بخاری، مسلم)

۲ ۵۵۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی ابوبکرؓ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی عمرؓ نے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے (مسلم) کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ روایات تریسٹھ برس حضرت عمرؓ کی عمر میں اکثر ہیں،

۳ ۵۵۷:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا پہلی چیز کہ شروع کئے گئے ساتھ اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی سے دیکھنا خواب[۱] سچ کا تھا سوتے میں پس تھے حضرت کہ نہیں دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اس کی مانند سفیدی صبح کے پھر دوست کی گئی طرف[۲] آپ کی خلوت اور تھے آنحضرتؐ کہ خلوت میں رہتے بیچ غار حرا کے پس عبادت کرتے اس غار میں اور تحنث بمعنے عبادت کرنے کے ہے راتوں کو گنتی میں (عبادت کرتے اس غار میں) پہلے اسکے کہ مائل اور مشتاق ہوں اپنے اہل کی طرف اور توشہ لیجاتے واسطے اسکے پھر پھرتے طرف خدیجہؓ کے اور توشہ لے جاتے واسطے مانند مدت ان راتوں کے یہاں تک، کہ آیا آپ پر حق اس حال میں کہ وہ غار حرا میں تھے پس آیا آپ کے پاس فرشتہ پس کہا پڑھ:

---

[۱] عائشہؓ سے روایت ہے، یہ حدیث صحابہؓ کے مراسیل میں سے ہے کیونکہ حضرت عائشہ کی عمر اتنی نہ تھی کہ انہوں نے خود یہ قصہ دیکھا ہو بلکہ ضرور خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے سنا ہو گا اور مرسل صحابی کی باتفاق علما حجت ہے اور نہیں خلاف کیا اس میں کسی نے سوا ابو اسحٰق اسفرائنی کے، [۲] طرف آپؐ خلوت، یہ وہ امر ہے جو مدار ہے انسانی ترقیات کا اور وظیفہ ہے ہر ایک نبی اور ولی اور صالح اور حکیم اور فیلسوف کا کوئی شخص دنیا میں اعلیٰ درجہ کا نہیں گزرا جس نے خلوت کو اختیار نہیں کیا تنہائی میں فکر خوب ہوتا ہے اور موقع ملتا ہے ہر ایک مطلب کی طرف بخوبی متوجہ ہونے کا پھر جب یہ قوت ہو جاتی ہے تو تنہائی کی ضرورت نہیں رہی لوگوں میں بھی بیٹھ کر ایک مطلب کی طرف اپنے دل کو پوری طرح لگا سکتا ہے، [۳] پہنچا وہ مجھ سے، یعنی خوب ہی زور سے دبوچا اور ظاہر تو یہ ہے کہ آنحضرت صلعم تھک گئے ہونگے کیونکہ فرشتوں کو خداوند تعالیٰ نے بہت طاقت دی ہے اور وہ تھکتے نہیں اور مقصود اس دبوچنے سے یہ تھا کہ نور ملکی آپ کے تمام جسم میں سرایت کرتے اور آپ کا دل خوب متوجہ ہو،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجھ کو اور کہا کہ پڑھ پس کہا میں نے کہ نہیں پڑھ سکتا میں پھر پکڑا مجھ کو اور دبوچا مجھ کو دوسری بار یہاں تک کہ پہنچے مجھ سے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجھ کو اور کہا پڑھ پس میں نے کہا کہ نہیں ہوں پڑھنے والا پس پکڑا مجھ کو اور دبوچا مجھ کو تیسری بار یہاں تک کہ پہنچے مجھ سے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجھ کو اور کہا پڑھ ؎۱ ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جس نے پیدا کیا، پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگ تر سب سے ہے وہ پروردگار کہ تعلیم کئے بواسطہ قلم کے سکھائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تھا پس پھرے ساتھ ان آیتوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف مکہ کے اس حال میں کہ کانپتا ؎۲ تھا دل اس کا پس آئے آپ خدیجہؓ کے پاس اور فرمایا کہ اڑھاؤ مجھ کو کپڑا پس اڑھایا آپ کو کپڑا یہاں تک کہ جاتا رہا ان سے ڈر پس فرمایا خدیجہؓ کو اس حال میں کہ پہنچائی ان کو خبر اس ماجرے کی البتہ تحقیق ڈرتا ہوں ؎۳ میں اپنی جان پر کہا خدیجہؓ نے یہ نہ گمان کرو تم قسم ہے اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تم کو کبھی اس لئے کہ تحقیق تم البتہ سلوک کرتے ہو ناتے داروں سے اور سچ بولتے ہو اور اٹھاتے ہو ؎۴ تم بوجھ کو اور کما دیتے ہو محتاج کو اور مہمانی کرتے ہو مہمان کی اور مدد کرتے ہو خلق کی اوپر ؎۵ حادثوں حق کے پھر لے گئیں آنحضرتؐ کو حضرت خدیجہؓ طرف ورقہؓ بن ؎۶ نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہؓ کے تھے پس کہا خدیجہؓ نے اے میرے چچا کے بیٹے سن اپنے بھتیجے سے پس کہا واسطے آپ کے ورقہ نے اے بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہے پس خبر دی ورقہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا آپکو ورقہ

؎۱ اور کہا پڑھ، اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جو سورت قرآن مجید کی اتری وہ یہی سورت خلق ہے اور اتفاق ہے اس پر جمہور سلف اور خلف کا اور جنہوں نے کہا کہ سب سے پہلے سورہ مدثر اتری ہے انکی یہ غرض نہیں ہے کہ نبوت کے بعد سب سے پہلے سورت اتری ہے بلکہ انکا مقصد یہ ہے کہ زمانہ فترت کے بعد سب سے پہلے سورہ مدثر اتری ہے اور صحیح امر یہ ہے اس فائدہ کو یاد رکھنا چاہیئے، ؎۲ کانپتا تھا، یعنی ڈر اور خوف سے چونکہ یہ وحی کا پہلا مرتبہ تھا اور آپ کو عادت نہ تھی اس لئے، طبیعت دامن گیر ہوگئی، ؎۳ ڈرتا ہوں میں، قاضی عیاض نے کہا یہ فرمانا آپ کا اس وجہ سے نہ تھا کہ آپؐ کو شک تھا اللہ تعالےٰ کے پیغام میں بلکہ ڈرے آپ کہ شاید اتنا بوجھا اٹھ نہ سکے اور جان نکل جائے، ؎۴ اٹھاتے ہو یعنی عیال اور اطفال اور یتیم اور مسکین کے ساتھ سلوک کرتے ہو انکا بھار اٹھاتے ہو، ؎۵ اوپر حادثوں، جیسے کوئی قرضدار ہو گیا یا مفلس ہو گیا اور کوئی تباہی آئی، ؎۶ ورقہ، جاہلیت کے زمانے میں یہ نصرانی ہو گئے تھے اور نصاریٰ کے دین سے خوب واقف تھے اور انجیل کو خوب سمجھتے تھے تو کبھی اسکو عبرانی میں لکھتے اور کبھی عربی میں" ٭ ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يٰلَيْتَنِىْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِىَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِىَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ وَفَتَرَ الْوَحْىُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِىُّ حَتّٰى حَزِنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَىْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَىْ يُلْقِىَ نَفْسَهٗ مِنْهُ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ ۔

۵۵۷۴ :. وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْىِ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِىْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِىْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِىْ جَاءَنِىْ بِحِرَاءٍ قَاعِدًا عَلٰى كُرْسِىٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ

ا یہ ناموس ہے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے اے کاش کہ میں ہوتا وقت نبوت تمہارے کے جوان کاش کہ ہوتا میں زندہ اسوقت کہ نکالے گی تجھ کو قوم تیری پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالیں گے مجھ کو وہ کہا ورقہ نے ہاں کہ نہیں لایا کوئی شخص کبھی مانند اس کے کہ لایا تو مگر کہ دشمن رکھا گیا ہے وہ اور اگر پایا مجھ کو دن تمہارا تو مدد کروں گا میں تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مر گئے اور منقطع ہوئی وحی (بخاری مسلم) اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر یہاں تک کہ غمگین ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ اسکے کہ پہنچی ہم کو حدیثوں سے کہ دلالت کرتی ہیں غم پر ایسا غمگین ہوتا کہ گئے صبح کو بسبب غم کے کئی بار تا کہ گر پڑیں اوپر سے پہاڑ کی چوٹیوں سے پس جبکہ پہنچتے اوپر پہاڑوں کے تاکہ ڈال دیں اپنے تئیں پہاڑ سے ظاہر ہوتے انکے لئے جبرئیل اور کہتے اے محمد بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہے حق میں مطمئن ہوتا بسبب اس کہنے کے آپؐ کے دل کا اضطراب اور تسکین پاتا نفس ان کا ،

۵۵۷۴ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونے وحی کے کہ ایک بار چلتا تھا سنی میں نے ایک آواز آسمان سے پس اٹھائی میں نے نظر اپنی پس ناگہاں فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا میں بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈر گیا میں اس سے ڈر سے جانا یہاں تک کہ گرا میں طرف زمین کے پس آیا میں اپنے گھر والوں کے پاس اور کہا میں نے کپڑا اڑھاؤ مجھ کو کپڑا اڑھاؤ مجھ کو پس کپڑا اڑھایا انہوں نے مجھ کو پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

ل یہ ناموس ہے، ناموس سے مراد جبرئیل ہیں اور اصل معنی ناموس کے بھلی بات چھپانے والا اور جبرئیل کو ناموس اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راز کو رسولوں تک پہنچاتے ہیں، ۲ کہ لایا تو یعنی شریعت اور دین، ۳ پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مر گئے افسوس کہ ورقہ کی زندگی نے وفا نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں نے مکہ سے نکال دیا جیسا ورقہ نے کہا تھا، ۴ یہ کلام کسی راوی کا ہے راویوں اس حدیث کے سے درمیان میں واقع ہوا ہے فعل کے اور اس کے مصدر منصوب ہے یعنی مطلق کے کہ خبر تا ہے، ۵ پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے، سب سے پہلے آپ پر سورۃ علق اتری بعد اس کے قریب تین برس کے وحی نہ آئی پھر یہ آیتیں اتریں سورۃ مدثر کی جیسے ہم نے حدیث گذشتہ کے حاشیہ میں لکھا ہے اور اس حدیث میں اس کا صاف بیان ہے اب سے حضرت نے کافروں سے مقابلہ اور گفتگو شروع کی ، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۷۵ :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا
يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا
يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۷۶ :۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِوَايَةٍ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ

اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور ڈرا خلق کو اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے اور پلیدی کو پس ترک کر پھر وحی پے درپے آنے لگی، (بخاری مسلم)

۵۵۷۵ :۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بیٹے ہشام کے نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہے آپ کو وحی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آتی ہے میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کے اور یہ سخت ترین وحی کے ہوتی ہے[1] مجھ پر پس موقوف ہوتی ہے مجھ سے اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اسے اس چیز کو کہ کہا فرشتہ نے اور کبھی صورت پکڑتا ہے میرے لئے فرشتہ ایک مرد کی پس کلام کرتا ہے مجھ سے فرشتہ پس یاد رکھتا ہوں[2] میں اس چیز کو کہ کہا عائشہؓ نے اور البتہ دیکھا میں نے آپ کو کہ اترتی تھی ان پر وحی بیچ دن نہایت سردی کے پس منقطع ہوتی وحی آپ سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی انکی بہاتی تھی پسینہ (بخاری مسلم)

۵۵۷۶ :۔ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس وقت کہ اتاری جاتی ان پر وحی غمگین[3] کئے جاتے بسبب شدت اترنے اس کے سلئے اور متغیر ہو جاتا چہرہ آپؐ کا اور ایک روایت میں ہے کہ جھکاتے سر اپنا اور جھکاتے اصحاب آپ کے

---

[1] سخت ترین وحی کی ہوتی ہے مجھ پر یعنی مقصود کے سمجھنے میں اس لئے کہ سمجھنا مطلب کا گھنٹے کے جھنکار کے سے آواز سے دشوار ہے بہ نسبت عادی باتوں کے، [2] پس یاد رکھتا ہوں میں اس چیز کو کہ کہا علماء نے کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ کے درمیان کلام کرنے اور سننے والے کے مناسبت شرط ہے اور یہاں مناسبت دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیلؑ کے آنحضرت صلعم پر غالب آتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب آتی تھی اور آنحضرتؐ کو بشریت سے غائب کرتے تھے یہ قسم اول ہے یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آپ کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ صفت بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہے اور یہ اس تقدیر پر ہے کہ صلصلہ وحی کی قسم ہو جیسے حدیث کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ صلصلہ جبرئیل کی آواز تھی، [3] غمگین کئے جاتے، اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور دبدبہ بھی ہوتا ہے پس بلحاظ امت کے آپ کو غم ہوتا تھا کہ مبادا میری امت ان وعیدات کی مستحق نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ آپ ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھیرے اس کو غم اور اس لئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ، [4] کہ جب اترتی وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر)) ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْہُ رَفَعَ رَأْسَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۵۵۷۷ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ فِہْرٍ یَا بَنِیْ عَدِیٍّ لِبُطُوْنِ قُرَیْشٍ حَتّٰی اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِیَنْظُرَ مَا ہُوَ فَجَآءَ اَبُوْ لَہَبٍ وَقُرَیْشٌ فَقَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ خَیْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ ہٰذَا الْجَبَلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ خَیْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِیْ تُرِیْدُ اَنْ تُغِیْرَ عَلَیْکُمْ اَکُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَیْکَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ قَالَ اَبُوْ لَہَبٍ تَبًّا لَکَ اَلِہٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۵۷۸ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

بار بھی سر اپنے پس جبکہ منقطع ہوتی وحی آپ سے اٹھاتے سر اپنا ، (مسلم)

۵۵۷۷ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے جبکہ اتری یہ آیت اور ڈرا تو (خدا کے عذاب سے) اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک[1] ہیں نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارنے لگے[2] اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارنے تھے قریش کے بطنوں کو یہاں تک کہ جمع ہوئے[3] سب پس ہوا مرد جب نہ طاقت رکھتا تھا کہ آپ باہر نکلے بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہے[4] یہ پس آیا ابولہب اور قریش پس فرمایا آپ نے کہ خبر دو مجھ کو کہ اگر خبر دوں میں تم کو کہ سوار نکلے ہیں پس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں ہے کہ سوار نکلے ہیں جنگل میں اور چاہتے ہیں وہ یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر ہلاک کرنے کے لئے کیا تم سچا جانو گے مجھ کو کہا انہوں نے ہاں[5] نہیں تجربہ کیا ہم نے تم پر مگر سچ کا فرمایا آپ نے پس بلا شبہ میں ڈرانیوالا ہوں تم کو آگے عذاب سخت[6] کے کہا ابولہب نے ہلاکی[7] ہو تجھ کو کیا اس لئے جمع کیا تھا تو نے ہم کو پس اتری سورۃ تبت یدا ابی لہب وتب[8] (بخاری مسلم)

۵۵۷۸ :۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے

---

[1] نزدیک ہیں ، یعنی قریش کو جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی عذاب الٰہی سے ڈرا دے اپنے قریب برادری والوں کو تو آنحضرت نے ابتدا اسلام میں سب قریش کو مکہ میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور اپنے اوپر سے نیچے تک سب یک جدی اور برادروں کا علیحدہ علیحدہ نام لے کر حکم الٰہی سنا دیا دوسری حدیث میں کہ آپ نے فرمایا میں مالک نہیں تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہے تو میں برادری کا حق ادا کرونگا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے میں کسی کو دوزخ سے نہیں بچا سکوں گا باقی رہے گنہگار مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو وہ بھی ادا ہوگا ، [2] یہاں تک کہ جمع ہوئے ، یعنی سب قبیلے اور بطون ، [3] نہ طاقت رکھتا تھا کہ باہر نکلے یعنی بسبب کسی عذر کے ، [4] کیا ہے ، یعنی یہ پکارنا اور کس کے لئے ہے اور کیا غرض ہے ، [5] ہاں ، یعنی بچا جانیں گے ، [6] آگے عذاب سخت کے ، یعنی ڈراتا ہوں کہ عذاب سخت تم کو پیش آتا ہے دنیا میں یا عقبیٰ میں ، [7] ہلاکی ہو تجھ کو ، اس خبیث نے اس وقت آنحضرت کی طرف پتھر بھی پھینکا اور بولا سب لوگوں کو ناحق پکارا ہے ، [8] سورۃ تبت ، اس آیت کے معنی یہ ہیں ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ ، ع یعنی قریش کے قبیلوں کو نام بنام ،،،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

نزدیک خانہ کعبہ کے اور ایک جماعت قریش کی تھی اپنی مجلسوں[۱] میں ناگہاں کہا ایک[۲] کہنے والے نے کون سا تم میں سے جاوے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہے فلاں کی اولاد میں پس قصد کرے طرف نجاست اسکی کے اور خون اسکے کے اور بچہ دان اسکے کے پھر رہنے دے اسکو یہاں تک کہ جس وقت سجدہ کریں آپؐ رکھ دے اس کو درمیان دو شانوں آپ کے پس اٹھا بدبخت تر[۳] ان کا پس جبکہ سجدہ کیا آپ نے رکھ دیا اس چیز مذکور کو درمیان دونوں شانوں آپؐ کے اور ٹھہرے رہے نبی صلعم سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ مشرک یہاں تک کہ جھک گئے بعض انکے بعض پر مارے ہنسی کے پس گیا ایک جانے[۴] والا طرف فاطمہ زہرہؓ کے پس آئیں حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہاں تک کہ ڈال دیا فاطمہؓ نے اسکو آپؐ پر سے اور متوجہ[۵] ہوئیں فاطمہؓ ان پر برا کہتی ہوئی پس جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا[۶] یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آپؐ کی کہ جب دعا کرتے دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے تو سوال کرتے تین بار یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن[۷] ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ولید کو کہا عبداللہ نے پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا میں نے انکو ہلاک ہوئے دن بدر کے پھر ڈالے گئے کنوئیں میں کہ کنواں بدر کا تھا پھر فرمایا رسول اللہؐ نے لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ

۵۵۷۹: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ کہ تحقیق کہا عائشہؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گزرا ہے آپ صلعم پر

---

[۱] اپنی مجلسوں میں یعنی گرد کعبہ کے، [۲] کہا، ابوجہل نے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اس شیطان نے کہا الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی تم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے یہ اس ملعون مردود نے آپ کے حق میں بات کہی، [۳] گیا یعنی عبداللہ بن مسعود اور خبر کی انکو اس ماجرہ کی حضرت فاطمہؓ ان دنوں میں بہت چھوٹی تھیں کیونکہ وہ پیدا ہوئی تھیں اور آنحضرتؐ کی عمر اکتالیس سال کی تھی، [۴] متوجہ ہوئیں، اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغرسن کے منہ در منہ انکو برا کہا اور انکو مجال مقابلہ کی ان سے نہ ہوئی، [۵] کہا یا الٰہی، اول آنحضرتؐ نے مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیوں کا مفصل نام لیا چنانچہ چھ لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور کنوئیں میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف آنحضرتؐ کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکہ میں جا کر مر گیا، [۶] عمر بن ہشام کو، یہ نام ہے ابوجہل مردود کا یہ ساتواں نامراد اور بدبخت مشرکین کے سرپرست تھے اور ان میں سے زیادہ ایذا دینے والے آپؐ کو آپؐ نے ان کی ایذا پر بہت صبر و تحمل کیا''۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۵۸۰ :- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ

کون دن کہ سخت زیادہ ہوا احد کے دن سے پس فرمایا آپ نے البتہ تحقیق پائی میں نے تیری قوم سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی میں نے ان سے دن عقبہ[1] کے اس وقت کہ پیش کیا میں نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب[2] دیا مجھ کو طرف اس چیز کے کہ چاہا میں نے پس چلا میں اس حال میں کہ میں غمگین تھا اوپر جہت اپنے کے پس ہوشیار نہ ہوا میں مگر قرن ثعالب[3] میں پس اٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہاں ہوں میں نیچے ایک ابر کے کہ تحقیق سایہ کئے ہوئے مجھ کو پس دیکھا میں نے پھر ناگہاں اس ابر میں جبرئیل تھے پس پکارا مجھ کو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ نے سنا کہنا قوم تیری کا اور سنا اس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے اور البتہ تحقیق بھیجا ہے طرف تمہارے پہاڑوں کے فرشتے کو تاکہ حکم کرو تم اسکو ساتھ اس چیز کے کہ چاہو اپنی قوم کے حق میں[4] فرمایا آپ نے پس پکارا مجھ کو پہاڑوں کے فرشتہ نے اور سلام کیا مجھ پر پھر کہا اس نے اے محمد! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا اور میں فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہے مجھ کو تمہارے رب نے تمہارے پاس تاکہ حکم کرو تم مجھ کو ساتھ حکم اپنے کے اگر چاہو تو تم پر کر ڈھانک دوں میں ان پر دونوں پہاڑوں کو کہ اخشبین ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ امید وار ہوں میں یہ کہ نکالے اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ان لوگوں کو کہ عبادت کریں خدا کی تنہا نہ شرک کریں ساتھ اس کے کسی چیز کو۔ (بخاری، مسلم)

۵۵۸۰ :- اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت مبارک اور زخم پہنچایا گیا

[1] دن عقبہ کے، یعنی جب انصاریوں نے مجھ سے بیعت کی پہاڑ کی گھاٹی میں، [2] پس نہ جواب دیا، یعنی اسلام قبول نہ کیا جبکہ ابو طالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہو اور ظاہر میں آنحضرتؐ کا غمخوار نہ رہا قریش نے آپ کی تکلیف رسانی پر زیادہ کمر باندھی تو آپ طائف میں تشریف لے گئے جو مکہ سے دو منزل ہے وہاں کے رئیسوں کو اسلام کی دعوت دی ان کمبختوں نے کچھ آپ کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں کو شکار دیا انہوں نے بہت بے ادبی کی آپ کو گالیاں دیں اور پتھروں سے آپ کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر آپ غمگین وہاں سے پھرے جب قرن الثعالب میں پہنچے وہاں ٹھہرے اور یوں دعا کی الٰہی میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیک بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہوں تب حضرت جبرئیل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوئے لیکن آپ نے ان کافروں کی ہلاکی نہ چاہی سبحان اللہ کیا بے قیاس آپ صلعم میں صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نہ چھوڑا، [3] ثعالب نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں، [4] یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا انکا درمیان پہاڑوں کے" ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۸۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۸۲:۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ

آپؐ کے سر مبارک میں پس شروع کیا آپؐ نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پائے گی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اس کے، (مسلم)

۵۵۸۱:۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنے کے اشارہ کرتے تھے طرف اپنے دانتوں کے ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر کہ قتل کرے اس کو رسول خدا کا راہ خدا میں (بخاری، مسلم) اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے،

تیسری فصل

۵۵۸۲:۔ حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن میں سے کہا یا ایہا المدثر کہا یحییٰ نے کہ کہا میں نے کہتے ہیں اقرا باسم ربک کہا ابوسلمہؓ نے کہ پوچھا میں نے جابرؓ سے احوال اس کا اور کہا میں نے ان سے مانند اس چیز کے کہ کہا تو نے مجھ سے پس کہا واسطے میرے جابرؓ نے کہ نہیں حدیث بیان کرتا میں تم سے مگر مثل اس کے کہ حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ نے فرمایا آپؐ نے کہ خلوت کیا میں نے حرا میں مہینے پھر جب پوری کر چکا میں خلوت اپنی اترا میں

۱ؔ اشارہ کرتے تھے، جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا اور چہرہ شریف پر خود کی کڑیاں لگا اور سر پر زخم آیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خون دھوتے تھے تب آنحضرت نے یہ دونوں حدیثیں فرمائیں اسی لڑائی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیہ بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکہ میں جا کر اسی زخم کے صدمہ سے مر گیا، ۲ؔ پھر کہا واسطے میرے جابرؓ نے، باب کی چھٹی حدیث میں گزر چکا کہ جابرؓ نے مدثر کے نزول کی اولیت کو اضافی قرار دیا کیونکہ اس میں صریح مذکور ہے کہ آپؐ نے وحی کے موقوف ہو جانے کا ذکر کیا اور کہا کہ فترت کے بعد مدثر اتری اور اس کو نقل کیا حضرت سے اور حری یا حراء بکسر حائے حطی ایک پہاڑ ہے مکے سے تین میل پر جو شخص مکہ سے منیٰ کو جائے تو یہ پہاڑ بائیں ہاتھ پڑتا ہے اب وہاں ایک قبہ بنا ہوا ہے اور اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَىَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پہاڑ سے پس پکارا گیا میں پس دیکھا میں داہنے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ پس اٹھایا میں نے سر اپنا پس دیکھا میں نے کچھ پس آیا میں خدیجہؓ کے پاس اور کہا میں نے کپڑا اڑھاؤ مجھ کو پس کپڑا اڑھایا مجھ کو اور ڈالا مجھ پر ٹھنڈا پانی پھر اتری یہ سورۃ اے کپڑا اڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ پہلے اس سے کہ فرض کی جائے نماز (بخاری مسلم)

www.KitaboSunnat.com

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ — بیان ہے نبوتؐ[1] کی علامتوں میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — پہلی فصل

۵۵۸۳ـ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطٰنِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۵۵۸۴ـ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْاٰنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۸۵ـ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان ہے نبوتؐ کی علامتوں میں

پہلی فصل

۵۵۸۳ـ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال میں کہ آپؐ کھیلتے تھے ساتھ لڑکوں کے پس پکڑا آپ کو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپؐ کو پھر چیرا آپؐ کے دل کی جانب سے اور نکالا ان کے دل میں سے علقہ پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا تھا تجھ سے پھر دھویا آپؐ کے دل کو سونے کے لگن[2] میں زمزم کے پانی سے پھر ملا دیا جبرئیلؑ نے اس جگہ کو اور رکھ دیا دل کو اس کی جگہ میں اور آئے لڑکے دوڑتے ہوئے آنحضرتؐ کی ماں کے پاس مراد رکھتا ہے دایہ آنحضرتؐ کی پس کہا ان لڑکوں نے کہ تحقیق محمدؐ قتل کئے گئے پس آئے لوگ آپؐ کے پاس پس دیکھا آپ کو اس حال میں کہ رنگ متغیر[3] ہے کہا انسؓ نے کہ پس دیکھا تھا میں نشان[4] سوئی کے سینے کا آپکے سینہ میں (مسلم)

۵۵۸۴ـ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ پہچانتا ہوں[5] اس پتھر کو کہ مکہ میں تھا کہ سلام کرتا تھا مجھ پر پہلے اس سے کہ نبی کیا جاؤں میں تحقیق البتہ پہچانتا ہوں اس کو اب (مسلم)

۵۵۸۵ـ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق مکہ کے کافروں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

---

[1] نبوت کی علامتوں میں / علامات سے یہاں وہ علامات مراد ہیں جو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور جو آنحضرت کی صفات پہلے سماوی کتابوں میں مذکور ہیں وہ بھی اسی قسم کی ہیں اور مؤلف علیہ الرحمۃ نے جو باب عقد کئے ہیں ایک علامات نبوت کا اور دوسرا معجزات کا تو اسکی وجہ معلوم نہیں ہوئی حالانکہ دونوں بابوں میں خوارق مذکور ہیں تو اسکے لئے کوئی عمدہ وجہ ظاہر نہیں ہوتی، [2] سونے کے لگن میں، اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سونے کے برتن کا استعمال درست ہے کیونکہ یہ فرشتوں کا فعل تھا اور ممکن ہے کہ انکی شریعت ہماری شریعت کے مغائر ہو دوسرے یہ کہ اسوقت تک سونے کا استعمال حرام نہیں ہوا تھا، [3] رنگ متغیر ہے یعنی ڈر اور خوف سے لیکن صحیح و سالم ہیں، [4] نشان سوئی کے سینے کا، جو آنحضرتؐ کی جبرئیل نے سلائی کی تھی، [5] البتہ پہچانتا ہوں میں، علی مرتضیٰؓ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۵۸۶ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

kitabosunnat.com

۵۵۸۷ - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ مَالَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ

دکھاویں ان کو معجزہ پس دکھلایا انکو چاند دو ٹکڑے یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے پہاڑ حرا کو درمیان ان دو ٹکڑوں کے ۔ (بخاری مسلم)

۵۵۸۶ - ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو کہ گواہی دو ۔ (بخاری مسلم)

۵۵۸۷ - اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ[2] کرتا ہے محمدؐ اپنے منہ کو درمیان تمہارے پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابوجہل نے قسم ہے لات اور عزی کی اگر دیکھوں گا میں اس کو کہ کرتا ہے یہ[3] تو البتہ روندوں گا میں اس کی گردن پس آیا ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اس نے کہ پاؤں رکھوں میں آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہاں اپنی قوم کے پاس جاتے آپ کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تھا ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کے پس کہا گیا اسکو کہ کیا ہے واسطے تیرے پس کہا ابوجہل نے تحقیق درمیان میرے اور درمیان آنحضرت کے ایک خندق ہے آگ کی اور خوف ہے اور بازو ہیں فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجھ سے

---

[1] شق ہوا چاند، بعض جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سب کے پیش نظر ہوجاتا ہے اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہیں کہ اس رات کو سب لوگ برابر دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہ تھا اس لئے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکساں نہیں بعضے ملک میں طلوع قبل ہوتا ہے اور بعضے ملک میں گھڑی کے بعد اس لئے کہ سطح زمین کی برابر نہیں بلکہ گول صورت ہے سب زمین پر ایک وقت میں طلوع غروب کیونکر ہوسکے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض وقت میں بعضے ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہے انہیں وجہوں سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوجاتے ہیں کسی ملک میں کلی اور کسی ملک میں مطلق نہیں پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہو تو اگر ان پر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہیں حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزیں ہیں اور اہل ہیئت و اہل نجوم کے نزدیک انکے وقت ٹھہرے ہوئے ہیں بخلاف شق القمر کے کہ اسکا وقت کوئی قاعدہ سے معین نہ تھا جس کے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے غرض شق ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے بقرآن اور حدیثا اور ان لوگوں کی روایت سے جو اسوقت حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے تواتر ثابت ہے مولانا رفیع الدین دہلوی نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں عجیب رسالہ لکھا ہے جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اسکو تلاش کرکے دیکھے، [2] خاک آلودہ یعنی سجدہ کرتا ہے، [3] یہ یعنی اسی حالت میں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمٌ۔

۵۵۸۸۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ اَبِيْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ
هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ
لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ
لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهُ
مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ
اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى
فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ
تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ

تو البتہ اچک لے جاتے اس کو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کے، (مسلم)

۵۵۸۸۔ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اسوقت کہ میں تھا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا انکے پاس ایک آدمی پس شکایت کی اس نے طرف آپ کے فاقہ کی پھر آیا آپ کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف آپ کے راہزنی کی پس فرمایا آپ نے اے عدی کیا دیکھا تو نے حیرہ[1] پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ دیکھے گا تو عورت شتر سوار کہ کوچ کریگی حیرہ سے تاکہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور حالانکہ نہ ڈرے گی کسی سے سوائے اللہ کے اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جائیں گے خزانے کسریٰ بن ہرمز کے اگر دراز ہوئے ساتھ تیرے زندگی تو البتہ دیکھے گا تو اس شخص کو کہ نکالے گا مٹھی بھر سونے یا چاندی سے ڈھونڈے گا اس شخص کو کہ قبول کرے اسکو پس نہ پائے گا کسی کو کہ اس سے اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے ایک تمہارا اس دن کہ ملاقات کریگا اس سے اس حال میں کہ نہیں ہوگا درمیان کوئی شخص مترجم کہ بیان کرے اس کے لئے پس البتہ فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہیں بھیجا میں نے طرف تیرے رسول تاکہ پہنچا دے تجھ کو احکام دین کے پس کہے گا ہاں پس فرمائیگا اسکے اور درمیان اللہ کے اللہ تعالیٰ کیا نہیں دیا میں نے تجھ کو مال اور کیا نہیں احسان کیا میں نے تجھ پر پس کہے گا بندہ ہاں پس دیکھے گا وہ شخص دائیں طرف اپنی پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ اور دیکھے گا بائیں طرف اپنی پس نہیں دیکھے گا مگر دوزخ بچو آگ دوزخ سے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نہ پائے ٹکڑا کھجور کا پس بچے ساتھ کلام خوب کے کہا عدی نے پس دیکھی میں نے عورت شتر سوار کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تاکہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہیں ڈرتی مگر خدا سے اور تھا میں درمیان

[1] اچک لے جاتے یہ حدیث معجزہ ہے ہمارے حضرت کا، [2] حیرہ سے، حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اس کا نام حیرہ النعمان مشہور ہے مکے اور اس میں کئی مہینوں کی راہ ہے اور حیرہ ساتھ زیر حا مہملہ کے اور جزم یا کے ہے بعض نے کہا یہ ایک محلہ مشہور ہے نیشاپور کا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہاں شہر مذکور ہے اور یہ بات اس شخص کے جواب میں فرمائی ہے جس نے شکوہ کیا رہزنی کا اور جس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی اس کے جواب میں اگلی بات فرمائی مگر تو دیکھے گا آدمی کو مٹھی بھر سونے یا چاندی کی لے کر نکلے گا مگر کسی کو نہ پائے گا جو اس کو قبول کرے پھر فرمایا کہ یہ دنیا کی فراخی اور وسعت آخرت میں باعث تنگی اور موجب ندامت کے ہو جائے گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے مصارف خیر میں خرچ کرنے کی توفیق دی، ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۵۸۹ - وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوضَعُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۵۹۰ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ

ان لوگوں کے کہ کھولے خزانہ کسریٰ بیٹے ہرمز[4] کے اور البتہ[1] اگر دراز ہوگی ساتھ تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھو گے اس چیز کو کہ کہا ہے نبی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا بھری مٹھی سونے یا چاندی سے (بخاری)

۵۵۸۹ - اور خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ وہ سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے تھے کعبہ کے سایہ میں اور تحقیق پائی تھی ہم نے مشرکوں سے تکلیف پس کہا ہم نے آیا نہیں دعا کرتے آپ اللہ سے پس اٹھ بیٹھے آپ اس حال میں کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا[2] اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگوں میں کہ کھودا جاتا تھا اسکے لیے گڑھا زمین میں پھر رکھا جاتا تھا وہ شخص اس گڑھے میں پھر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا اوپر سر اسکے کے اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہیں باز رکھتا تھا اسکو وہ عذاب شدید اس کے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیوں لوہے کے نیچے گوشت کے ہڈیوں اور پٹھوں پر نہیں باز رکھتا تھا اس کو عذاب اسکے دین سے قسم ہے اللہ کی البتہ پورا ہوگا یہ دین یہاں تک کہ چلے گا سوار صنعا سے حضر موت تک نہیں ڈرنے کا وہ سوار کسی سے مگر خدا سے یا بھیڑیے سے اپنی بکریوں پر و لیکن تم جلدی کرتے ہو[3] (بخاری)

۵۵۹۰ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے پاس

---

[1] اور البتہ اگر یعنی جو تم لوگوں میں جیتا رہے گا وہ تیسری بات یہ بھی دیکھ لے گا کہ کوئی محتاج نہ رہے جو صدقہ قبول کرے بعض کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہیں حضرت امام مہدی کے وقت میں ہوگی یہ حدیث ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کی خبر دی پھر اسی طرح واقع ہوا، [2] سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا، یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا، [3] جلدی کرتے ہو، یعنی کیوں بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی مصیبتیں گزریں کہ ان کے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی نہیں ہوتی، باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے وعدے کے موافق کریگا ملک میں ایسا امن ہوگا وہ نہ تک اکیلا سوار بے خوف چلا جائے گا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا یہ حدیث معجزہ ہے آپ صلعم کا، [4] ہرمز بیٹا نوشیرواں کا تھا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رض فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِیْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِی الْاُوْلٰی فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِیْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ،

۵۵۹۱ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ ، وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِیْ

ام حرام بنت ملحان کے اور تھیں ام حرام بی بی عبادہ بن صامتؓ کی پس آئے آپ ام حرام کے پاس ایک دن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پھر بیٹھی ام حرام جوئیں دیکھتے آپ کے سر مبارک سے پس سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر جاگے اس حال میں کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ! فرمایا کہ ایک جماعت لوگوں کی میری امت میں سے روبرو کئے گئے میرے اس حال میں کہ جہاد کرتے ہیں راہ خدا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کے تختوں پر یا فرمایا مثل بادشاہوں کے تختوں پر پس کہا میں نے یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالےٰ سے یہ کہ کرے مجھ کو اس جماعت میں سے پس دعا کی آپ نے ام حرام کے لئے پھر رکھا آپ نے سر اپنا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے آپ اس حال میں کہ ہنستے تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ! کس چیز نے ہنسایا آپ کو فرمایا آپ نے کتنے ایک آدمی میری امت میں سے روبرو کئے گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا میں جیسا کہ فرمایا پہلی بار میں پس کہا میں نے یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالےٰ سے یہ کہ کرے مجھ کو ان میں سے فرمایا تو پہلوں میں سے ہے پس سوار ہوئیں ام حرام دریا میں معاویہؓ کے زمانہ میں پس گر گئیں ام حرام اپنے جانور سے جس وقت نکلیں دریا سے پس فوت ہو گئیں ، (بخاری، مسلم)

۵۵۹۱ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ کہ ضماد آیا مکہ میں اور تھا وہ ازد شنوءت سے اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا

سلہ تشریف لائے ام حرام کے پاس، کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں، یعنی رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کے خالہ اور یہ خالہ تھیں انس کی بہن انکی والدہ ام سلیم کی کہا نووی نے علماء کا اتفاق ہے کہ ام حرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں مگر کیفیت محرمیت میں اختلاف ہے کہا مؤلف نے اسلام لائیں ام حرام اور بیعت کی اور فوت ہوئیں حالت جہاد میں اپنے خاوند کے ساتھ زمین روم میں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں، سلہ پس سوار ہوئیں، جزیرہ قبرس فتح کرنیکے لئے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالہ کر دیا نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوں کا مارنا جائز ہے اسی طرح محرم کا سر چھونا اسکے ساتھ خلوت کرنا اسکے پاس سونا اس حدیث میں کئی پیش گوئیاں مذکور ہیں امت کی ترقی کی پیشگوئی اور یہ کہ وہ دریا میں جہاد کرینگے اور یہ کہ ام حرام جب تک نہ رہیں گی اور انکے ساتھ شہید ہونگی اور یہ جہاد معاویہؓ کی سرداری میں ہوا حضرت عثمان کی خلافت میں، سلہ ضماد آیا الخ ضماد بضاد معجمہ کی زیر اور پیش سے اور تخفیف میم سے ہے اور دال آخر میں اور بعضوں نے میم بھی آخر میں روایت کی ہے یعنی ضمام کہا ہے نبوت سے پہلے آنحضرتؐ اسکے آشنا تھے اور یہ شخص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ
هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ
الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ
وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ
كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ
لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ....
هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بَلَغْنَا نَاعُوسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْآخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ
الْفَصْلِ الثَّانِي؛

تھا اس آسیب[1] سے پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفوں سے کہ کہتے ہیں محمدؐ دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکھوں میں اس شخص کو تو علاج کروں شاید کہ خدا تعالیٰ تندرستی دیوے انکو بسبب میرے کہا ابن عباسؓ نے پس ملاقات کی ضماد نے محمدؐ تحقیق میں منتر پڑھتا ہوں واسطے دفع آسیب کے پس آیا ہے تم کو رغبت پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں تعریف کرتے ہیں ہم اس کی اور مدد چاہتے ہیں ہم اس سے جس کو کہ راہ دکھلائے اللہ پس نہیں ہے کوئی گمراہ کرنیوالا آنحضرتؐ سے پس کہا گیا اسکو اور جس کو کہ گمراہ کرے خدا تعالیٰ پس نہیں راہ دکھانیوالا اسکو اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک اسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمدؐ بندہ ہے اسکا اور رسول اسکا اسکے بعد[2] پیچھے حمد اور درود کے پس کہا ضماد نے آپ کو پھر فرمائیے میرے آگے یہ کلمے اپنے پس پھر پڑھا ان کلموں کو اسکے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے میں نے قول کاہنوں کا اور قول ساحروں کا اور قول شاعروں کا پس نہیں سنا میں نے مانند تمہارے کلموں کے جو یہ ہیں اور تحقیق پہنچے ہیں یہ کلمے بیچوں[3] بیچ دریا کے دو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کروں میں تم سے اسلام پر کہا ابن عباسؓ نے پس بیعت کی ضماد نے آنحضرتؐ سے (مسلم) اور بیچ بعض نسخوں مصابیح کے واقع ہوا ہے بلغنا ناعوس البحر اور ذکر کی گئیں دونوں حدیثیں ابو ہریرہؓ اور جابر بن سمرہؓ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہلک کسریٰ ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کے لتفتحن عصابۃ ہے بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے ۔

---

[1] اس آسیب سے، یعنی آسیب جن کے دفع کے لئے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ مانند ہوا کے نظر نہیں آتا، [2] پیچھے حمد اور درود کے، لفظ مابعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کے خطبوں میں مذکور ہوتا ہے جیسے کتاب الجمعہ میں گذرا، یہاں بجا ہوا تھا آپ نے کہ لفظ مابعد ضماد کو وعظ و نصیحت کریں مگر اسی قدر پر اکتفا کیا اور جواب اس کا صراحۃً رکھا اور یہ کلمات پڑھے تاکہ جانیں عقلمند کہ یہ شخص بڑا عقلمند اور توہم جنون اور آسیب کا نہیں رکھتا اور جو اس کو مجنون کہتے ہیں وہ بے وقوف ہیں، [3] بیچوں بیچ دریا کے، یعنی اس کلام کی فصاحت کے سمندر کی طرح تھا نہیں ملتی سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ، ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٥٩٢ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْئَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ

تیسری فصل

٥٥٩٢: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حدیث مجھ کو ابو سفیان بیٹے حرب کے نے کہ پہنچی ہے اسکی طرف سے میری طرف سے یعنی کہا ابو سفیان نے کہ سفر کیا میں نے اس مدت میںؔ کہ تھی درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو سفیان نے پس اسوقت تاگہانی میں تھا شام میں آیا خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طرف ہرقلؔ کے کہا ابو سفیان نے اور تھا دحیہ کلبیؓ کہ لائے تھے اس خط کو پس پہنچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصریٰ کے پس پہنچا دیا اس خط کو امیر بصریٰ نے طرف ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اس جگہ کوئی قوم اس شخص کی سے کہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نبی ہوں کہا لوگوں نے ہاں پس بلایا گیا میں ساتھ ایک جماعت کے قریش سے پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے ہم آگے ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کون سا تم میں سے بہت نزدیک ہے نسب میں اس شخص سے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے تحقیق وہ نبی ہے کہا ابو سفیان نے کہ میں ہوں نزدیک تر اس کے پس بٹھایا انہوں نے مجھ کو آگے ہرقل کے اور بٹھایا میرے ساتھ والوں کو میری پیٹھ کے پیچھے پھر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابو سفیان کے یاروں کو کہ میں پوچھتا ہوں ابو سفیان سے احوال اس شخص کا کہ کہتا ہے میں پیغمبر ہوں پس اگر جھوٹ کہے مجھ سے تو جھٹلا دو اس کو کہا ابو سفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتا ڈر اس بات کا

سلہ اس مدت میں یعنی صلح حدیبیہ کی مدت میں جو ۶ھ طرف ہرقل کے ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اس پر آنحضرتؐ کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی جیسی اس حدیث سے انشاء اللہ تم معلوم ہو گا لیکن اپنی قوم کے خوف اور ریاست کی محبت سے مسلمان نہ ہو سکا ہندوستان میں جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسےٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہیں سو غلط کہتے ہیں اسواسطے کہ خود انجیل میں یہ خبر موجود ہے کہ عیسیٰ کے بعد فار قلیط (یعنی ہمارے حضرتؐ) آئیں گے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرتؐ کے وقت کے نصرانی بادشاہوں نے عیسیٰ کے نبی ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل کی گفتگو سے خدا چاہے تو معلوم ہو جائیگا اور مقوقس کی کلام سے بھی ثابت ہوتا ہے اسنے آپکے خط کا یوں جواب لکھا کہ تمہارا دین کیا خوب دین ہے تم توحید الٰہی کی طرف دعوت کرنے ہو اور بت پرستی چھڑانے ہو بلا شک بیکس پیغمبر عیسیٰؑ کے بعد ہونیوالا ہے، انتہیٰ اور حبش کا بادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے آنحضرتؐ سے یہ نہیں کہا کہ عیسےٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کیوں پیغمبری کا دعوےٰ کرتے ہو تو ثابت ہوا کہ عیسےٰ کے بعد پیغمبر کا انکار کرنا صریحاً حق پوشی اور نا انصافی ہے، سلہ اپنے مترجم کو، اور مترجم اور ترجمانی وہ جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہوں کو سمجھاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ. قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ

کہ قتل کیا جائیگا مجھ پر[1] تو البتہ جھوٹ بولتا میں پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھ ابوسفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرتؐ کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے کہ وہ ہم میں صاحب حسب[2] ہیں کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کے باپوں میں سے کوئی بادشاہ کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے اسکو تم ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہتا ہے اب کہا ابوسفیانؓ نے کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے کون اتباع کرتے ہیں انکا اشراف[3] لوگوں کے یا ضعیف انکے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے بلکہ ضعیف لوگوں کے ایمان لائے ہیں کہ ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں لوگ یا کم کہا ابوسفیان نے کہ کم نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے کوئی ان میں سے اسکے دین سے بعد داخل ہونیکے اس میں سبب ناخوش رکھنے کے اسکے دین کو کہا ابوسفیانؓ نے کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے کیا تم لڑتے ہو اس سے کہا میں نے ہاں کہا ہرقل نے کس طرح[4] ہے لڑائی تمہاری اس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان انکے مانند[5] ڈولوں کے پاتا ہے وہ ہم[6] سے اور پاتے ہیں ہم اس سے کہا ہرقل نے پس کیا وہ توڑتا ہے عہد کہا میں نے نہیں اور ہم اس مدت میں نہیں جانتے کہ کیا کرنیوالے ہیں وہ[7] اسمیں کہا ابوسفیانؓ نے قسم خدا کی ممکن نہ ہوئی[8] مجھ کو کوئی بات کہ داخل کروں میں درمیان اپنی باتوں کے کچھ سوائے اس بات کے کہا ہرقل نے

[1] مجھ پر جھوٹ، یعنی حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرینگے اس کا ڈر تھا اگر یہ نہ ہوتا تو جھوٹ بولتا میں ہرقل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باب میں کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی کہا علی قاری نے ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کرینگے اور میری ذلت ہوگی قوم میں جھوٹ بولنا، [2] صاحب حسب ہیں الحسب اس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرے اسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اسکے قسم شرف وفضل اپنے کی سے اور باپوں اپنے کے سے اور یہ شامل ہے نسب کو بھی اور مراد یہاں بنی ہاشم ہیں کہ قریش میں سب سے افضل تھے اور بخاری میں آیا ہے کیف نسبہ فیکم، [3] اشراف لوگوں کے، مراد اشراف سے یہاں اہل نخوت وتکبر ہیں ورنہ کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباسؓ اور حمزہؓ کے اور اور اکابر قریش کے مانند ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور صحابہ قریش میں کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے، [4] کس طرح ہے لڑائی تمہاری یعنی کون غالب رہتا ہے، [5] مانند ڈولوں کے، یعنی ہماری اور ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے کبھی ادھر کبھی ادھر جیسے کوئیں سے ڈول پانی کھینچتے ہیں کبھی کسی کے ہاتھ میں آتا ہے کبھی کسی کے ہاتھ میں یعنی کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے، [6] ہم سے، یعنی ہم ان کا نقصان کرتے ہیں، [7] وہ، یعنی وہ عہد شکنی کریں، [8] ممکن نہ ہوتی، یعنی عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ

پس کیا کہی ہے یہ بات کسی نے پہلے[۱] اسکے کہا میں نے نہیں پھر کہا ہرقل نے واسطے اپنے مترجم کے کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق میں نے پوچھا اس سے حسب اس کا تم میں پس جواب دیا تو نے یہ تم میں صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی رہی بعثت انکی بیچ اشراف قوم انکی کے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تھا اسکے باپوں میں کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے اگر ہوتا اسکے باپوں میں سے کوئی بادشاہ تو کہتا میں کہ یہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک اپنے باپوں کا اور پوچھا میں نے تجھ سے حال اسکے تابعداروں کا کہ آیا ضعیف لوگ ہیں یا اشراف پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہیں اور یہی لوگ ہوتے ہیں تابعدار پیغمبروں کے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا تم متہم کرتے تھے انکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس جانا میں نے یہ کہ نہیں[۲] ہے کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو لوگوں پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ تعالیٰ پر اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا پھر جاتا ہے کوئی ان میں سے اسکے دین سے بعد داخل ہونے کے دین میں بسبب ناراض ہونے کے اسکے دین سے پس کہا تو نے نہیں اور ایسا ہی ہے حال ایمان کا نہیں نکلتا جس وقت کہ مل جائے لذت اسکی دلوں میں اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا زیادہ ہوتے ہیں تابعدار اسکے یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور اسی طرح ہے دین ایمان کہ زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا لڑتے ہو تم ان سے پس جواب دیا تو نے کہ تم لڑتے ہو ان سے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان انکے مانند ڈولوں کے پہنچتا ہے کم سے اور پہنچتے

---

[۱] کسی نے پہلے اس کے، یعنی ان کی قوم میں سے، [۲] نہیں ہے، یعنی جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جھوٹا دعوے کرکے، نوویؒ نے کہا اس کتاب سے بہت باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جب پہنچ گئی تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے اس لئے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے چوتھے یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب علیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور القاب میں افراط تفریط نہ کرے کیونکہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا ۔ ۞ ۞ ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ۔

ہو تم ان سے اور ایسے ہی رسول آزمائے جاتے ہیں پھر ہوتی ہے جماعت پیغمبروں کے لئے فتح آخر کار ہیں اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکن نہیں اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہیں کہ عہد شکنی نہیں کرتے اور پوچھا میں نے تجھ سے کہ کیا کہا ہے یہ قول کسی نے پہلے اس سے پس جواب دیا تو نے کہ نہیں پس کہا میں نے کہ اگر ہوتا کہتا یہ بات کوئی پہلے اس کے تو کہتا میں کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتھ قول کے کہ کہا گیا پہلے اس کے کہا ابوسفیان نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھ سے کہ ساتھ کسی چیز کے حکم کرتا ہے وہ شخص تم کو کہا میں نے کہ حکم کرتا ہے ہم کو ساتھ نماز، زکوٰۃ اور سلوک کرنے کے ناتے داروں سے اور بچنے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلاشبہ وہ نبی ہے اور تحقیق تھا میں جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے اور نہیں تھا میں[1] گمان کرتا اس کو تم میں سے اور اگر تحقیق میں جانتا یہ کہ پہنچ سکوں گا طرف ان کی تو البتہ[2] دوست رکھتا دیکھنا ان کا اور اگر ہوتا میں پاس ان کے تو البتہ دھوتا میں دونوں پاؤں ان کے اور البتہ پہنچے گا غلبہ اور حکومت اس کی اس زمین میں کہ نیچے میرے پاؤں کے ہے پھر منگایا خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پڑھا اس کو (بخاری مسلم) اور تحقیق گذری یہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار میں۔

[1] اور نہیں تھا میں گمان کرتا، بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک میں پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند کی علم قوم میں اس زمانہ میں عرب کی قوم نہ مال دار تھی نہ ذی علم اور دوسری قوم میں عرب کے لوگوں کو سوا لوٹنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور شغل نہ تھا مگر اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بہت بڑی نشانی ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بہت بڑی نشانی ہے خداوند تعالےٰ کی قدرت کی، [2] البتہ دوست رکھتا میں دیکھنا ان کا بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کس طرح بھی ملنا محنت مشقت اٹھا کر یعنی لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپؐ سے ملتا لوگوں نے کہا یہ عذر درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمِعْرَاجِ — بیان ہے بیچ معراج کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — پہلی فصل

۵۵۹۳- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذَا اَتَانِي اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ

بیان ہے بیچ معراج کے

پہلی فصل

۵۵۹۳: حضرت قتادہ نے روایت کی انس بن مالک سے اس نے نقل کی مالک بن صعصعہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی اس رات کی کہ لے جایا گیا آپ کو اسوقت[۱] کہ میں تھا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہا حجر میں کہ اس حال میں کہ میں لیٹا ہوا تھا ناگہاں آیا میرے پاس آنیوالا پس چیرا اسکو کہ درمیان اسکے ہے یہاں تک یعنی حلقوں سے یالوں تک پس نکالا دل میرا پھر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے پس دھویا گیا دل میرا پھر بھرا گیا پھر پھیرا گیا دل اور ایک روایت میں ہے کہ پھر دھویا گیا پیٹ زمزم کے پانی سے پھر بھرا گیا ایمان و حکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدھے سے سفید رنگ کہا جاتا تھا اسکو براق رکھتا تھا قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کے پس سوار کیا گیا میں اس پر پھر لے گیا مجھ کو جبرئیل[۲] یہاں تک کہ آیا[۳] نیچے کے آسمان پر پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کے دروازہ کھولنے کی کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ

---

[۱] اسوقت کہ میں تھا بیچ حطیم کے، حجر اور حطیم اس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ بنایا تھا تو کعبہ میں شامل تھا جب قریش نے آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اس چند گز مکان کو کعبہ سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا اس لئے کہ خرچ نہ رہا کعبے کا نالہ بھی اسی طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ اسوقت آنحضرتؐ اپنے گھر میں تھے تو مطلب یہ کہ اول آنحضرتؐ گھر میں تھے پھر حطیم میں لے گئے پھر وہاں سے معراج کو چلے تو کبھی آنحضرتؐ نے گھر کا ذکر کیا اور حطیم کا دونوں درست ہیں اور بعض روایتوں میں ام ہانی کا گھر مذکور ہے ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن کا نام ہے آنحضرتؐ کا اور انکا گھر ملا ہوا تھا گویا ایک ہی گھر تھا، [۲] پس چیرا، حضرتؐ کا دوبار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن میں تاکہ کھیل کود کی ہوس نہ ہو جیسے ایک حدیث میں گزرا دوسری بار معراج کے وقت تاکہ معراج کی ہوس دور کرے اور دل میں ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلیٰ رتبے کی حاصل ہو وے، [۳] یہاں تک کہ راوی نے اختصار کر دیا ہے ورنہ انس کی حدیث آئندہ میں صاف مذکور ہے کہ آپ سوار ہو کر پہلے بیت المقدس میں آئے اور جانور کو اس حلقہ میں باندھ دیا جس میں اور پیغمبر اپنے جانور باندھا کرتے تھے القصہ پھر آسمان پر چڑھے، ٭ ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا أَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا جبرئیل نے کہ محمدؐ ہیں کہا فرشتوں نے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہے طرف انکے کہا جبرئیل نے ہاں کہا فرشتوں نے مرحبا محمدؐ کو اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ داخل ہوا میں آسمان میں پس ناگہاں اس میں تھے آدمؑ پس کہا جبرئیل نے یہ باپ تیرے ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے آدم پر پس جواب دیا سلام کا آدمؑ نے پھر کہا مرحبا ساتھ بیٹے نیک بخت کے اور پیغمبر صالح کے پھر اوپر لے گئے مجھ کو جبرئیل یہاں تک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیلؑ نے کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تمہارے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اس کی کہا کہ ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا دوسرے آسمان پر ناگہاں یحییٰ اور عیسیٰؑ تھے اور وہ دونوں بیٹے خالہ کے ہیں آپس میں کہا جبرئیلؑ نے کہ یحییٰ اور عیسیٰؑ ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا دونوں نے پھر کہا دونوں نے مرحبا بھائی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیلؑ طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ میں جبرئیل ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اسکے کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا میں ناگہاں یوسفؑ تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یوسفؑ ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیل یہاں تک کہ آئے چوتھے

؁۱ اور یہ عیسیٰ) ابن ماجہ نے باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم میں ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ جس رات آپؐ کو معراج ہوا تو آپؐ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسیٰ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ کیا قیامت سے کچھ پہلے کا یعنی دنیا میں جاتے کا لیکن قیامت کا ٹھیک وقت تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے دجال کا اور کہا میں نے اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ بنفس نفیس آسمان پر موجود ہیں اور قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے، ؁۲ اور نبی صالح کو، تعریف کی آدم نے اور تمام انبیاء نے کہ مذکور ہیں حدیث میں آنحضرتؐ کے ساتھ نیک بختی کے پس معلوم ہوا کہ نیک بختی مرتبہ عظیم ہے اور ایک مقام بلند ہے اور شامل ہے تمام خصلتوں خیر کو اس لئے کہ کہا گیا ہے صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتھ اس چیز کے کہ لازم ہو اس پر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں انبیاء کا صلاحیت کے ساتھ موصوف ہونا بیان کیا ہے اور فرمایا وکل من الصالحین اور فرمایا وکلا جعلنا صالحین،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ فَقَالَ هَذَا إِدْرِيسُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى
أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ
قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا

آسمان پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا کوئی
طرف اسکی کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پھر جبکہ پہنچا میں پس ناگہاں ادریسؑ[1] تھے پس کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ ادریسؑ ہیں
پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیل طرف پانچویں آسمان کے
پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہیں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکی
کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس ناگہاں ہارونؑ تھے کہا جبرئیل نے یہ ہارونؑ ہیں پس سلام کرو انکو پس سلام کیا
میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو یہاں تک کہ گئے آسمان چھٹے پر پس کھلوایا
دروازہ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا جبرئیلؑ نے محمد ہیں کہا گیا اور بھیجا گیا تھا طرف انکی
کوئی کہا ہاں کہا گیا مرحبا انکو اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا میں ساتویں آسمان میں تو ناگہاں موسیٰؑ تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ موسےٰ ہیں
پس سلام کرو انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑھا میں آگے کو رو دیئے[2]
موسےٰ کہا گیا واسطے ان کے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو کہا موسےٰ نے کہ رو دیا میں اسواسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل

---

[1] پس ناگہاں ادریسؑ تھے، اگرچہ حضرت ادریسؑ بھی آپؐ کے دادا اوں میں سے ہیں مگر انبیاء سب آپس میں بھائی بھائی ہیں اور چونکہ باپ ہونا آدمؑ اور ابراہیمؑ کا مشہور تر اور روشن تر تھا انہوں نے ابن صالح کہا، [2] روئے موسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب سے نہ تھا اس واسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہیں بلکہ انکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ میں مدت تک ان میں رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ کم ایمان لائے تو بہشت میں بھی کم جائیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑی عمر میں بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جائیں گے تو بہشت میں میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر پچاس سے پانچ نماز تک کاہے کو کم کرواتے اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکا حقارت سے نہیں کہا بلکہ بڑی عمر والے نوجوان کو لڑکا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي اِلَى
السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ
قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ
بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ ۔
وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَآءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَاِنَآءٍ مِّنْ
لَبَنٍ وَاِنَآءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ

ہونگے بہشت میں اس کی امت میں سے زیادہ ان لوگوں سے کہ داخل ہونگے اس میں میری سے پھر لے چڑھے مجھ کو جبرئیل طرف آسمان ساتویں کے پس کھلوایا جبرئیل ؑ نے دروازہ پس کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ہیں کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف انکی کہا ہاں کہا مرحبا انکو پس آنا آیا پس جبکہ پہنچا میں اس مکان میں پس ناگہاں ابراہیم ؑ تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ باپ ہیں تمہارے ابراہیم ؑ پس سلام کرو انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو پھر اٹھایا گیا میں طرف سدرۃ المنتہٰی کے پس ناگہاں بیر اسکے مانند مٹکوں ہجر[ؔ] کے تھے اور ناگہاں پتے اس کے مانند کانوں ہاتھیوں کے کہا جبرئیل ؑ نے یہ سدرۃ المنتہٰی ہے پس ناگہاں وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں چھپی ہوئی اور دو نہریں ظاہر کہا میں نے کیا ہیں یہ اے جبرئیل کہا جبرئیل ؑ نے اے پر دو نہریں چھپی ہوئی بہشت میں ہیں اور لیکن دو نہریں ظاہر پس نیل اور فرات[ؔ] ہے پھر دکھایا گیا میرے لئے بیت المعمور[ؔ] پھر لایا گیا میرے پاس ایک پاس شراب کا اور ایک پاس دودھ کا اور ایک پاس شہد کا پس لیا میں نے دودھ پس کہا جبرئیل نے دودھ فطرت[ؔ] ہے تو ہوگا اس فطرت پر اور امت تیری پھر فرض کی گئی مجھ پر نماز یعنی پچاس نمازیں ہر دن و رات

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہتے ہیں بلکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمر کے ایسا بلند مرتبہ ہوئے کہ سب پیغمبروں سے افضل ہوگئے ؏ سلہ ہجر کے، ہجر عرب میں ایک مکان ہے وہاں کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہیں سلہ نیل اور فرات ہے نیل ایک دریا ہے ملک افریقہ میں جس کا طول تین ہزار میل کے قریب ہے اور قاہرہ پلے تخت مصر اسی دریا کے کنارے پر واقع ہے ملک مصر کی شادابی اور سرسبزی اسی دریا سے ہے جب یہ دریا ابلتا ہے تو تمام ملک سیراب ہو جاتا ہے اور فرات وہ دریا ہے جو عراق عرب میں واقع ہے واقعہ کربلا اسی دریا کے کنارے پر ہوا تھا پانی اسکا نہایت میٹھا اور ہاضم ہے قاضی عیاض ؒ نے کہا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہٰی کی جڑ زمین میں ہے کیونکہ نیل اور فرات اس کی جڑ سے نکلے ہیں نووی ؒ نے کہا ہے یہ کچھ ضروری نہیں اس لئے کہ احتمال ہے کہ سدرۃ المنتہٰی کی جڑ سے یہ دونوں دریا نکلے ہوں پھر چلے گئے ہوں جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اور زمین پر نمودار ہوئے ہوں اور یہ امر نہ خلاف شرع ہے اور نہ خلاف عقل ہے اور ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے تو اسی کی طرف جانا چاہیئے، سلہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کا، سلہ فطرت ہے اس کی بھی توجیہ گزر چکی ہے ۔ ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ

ہیں پس پھرا میں درگاہ رب سے پس گزرا میں موسیٰ پر پس کہا موسیٰ نے ساتھ کس عادت کے حکم کیا گیا تو کہا گیا حکم کیا گیا میں ساتھ پچاس نمازوں کے ہر دن میں کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں ہر دن میں قسم اللہ کی تحقیق آزمایا ہے میں نے لوگوں کو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے بنی اسرائیل کا سخت دریافت کرنا پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو اللہ تعالیٰ سے تخفیف واسطے قوم اپنی کے سلہ پس پھر گیا میں پس موقوف کیں تجھ سے دس نمازیں پس پھرا میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے مانند اس کلام کے پس پھر گیا میں درگاہ رب میں پس کم کیں مجھ سے اور دس نمازیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کے پس کہا مانند اس کے پس گیا میں پس کم کیں مجھ سے دس نمازیں پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازوں کے ہر روز پس آیا میں موسیٰ کے پاس پس کہا مانند اسی کلام کے پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازوں کے ہر روز پھر پھرا میں موسیٰ کی طرف پس کہا موسیٰ نے کیا ارشاد ہوا کہ میں نے عرض کی حکم کیا گیا میں پانچ نمازوں کا ہر دن کہا موسیٰ نے بلا شبہ امت تیری نہیں طاقت رکھیں گے پانچ نمازوں کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے تم سے اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج پس پھر جاؤ اپنے رب کی طرف اور سوال کرو اس سے تخفیف کا اپنی امت کے لئے کہا حضرتؐ نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یہاں تک کہ شرم زدہ ہوا میں و لیکن راضی ہوں میں اور تسلیم کرتا ہوں میں فرمایا حضرتؐ نے پس جس وقت کہ گذرا میں اس مقام سے آواز دی آواز دینے والے

سلہ پس پھر گیا، کہا خطابی نے کہ بار بار رجوع حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا انہوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے و الا کا ہے کو یہ تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اس لئے کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا ان کو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ ہوئے ہیں ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۵۹۴ - وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ
بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ
فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرَئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ
لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ
مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ
إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ
سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ

کہ جاری کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں[1] سے۔ (بخاری ومسلم)

۵۵۹۴ - اور ثابت بنانی سے روایت ہے کہ روایت کرتے ہیں انس سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میرے پاس براق[2]
اور وہ چارپایا تھا سفید لمبا قد میانہ اونچا گدھے سے اور نیچا خچر سے پڑتا تھا سم اسکا نزدیک تمام ہونے نگاہ اسکے پس سوار ہوا میں اس پر
یہاں تک کہ آیا میں بیت المقدس میں پس باندھا میں نے براق کو ساتھ اس حلقہ[3] کے کہ باندھتے تھے اس سے انبیاء فرمایا حضرت نے پھر
داخل ہوا میں مسجد اقصیٰ میں پس پڑھی میں نے اس میں دو رکعتیں پھر نکلا میں پس لائے میرے پاس جبرئیل پیالہ شراب کا اور پیالہ دودھ کا پس
اختیار کیا میں نے دودھ کو پس کہا جبرئیل نے کہ اختیار کیا تو نے فطرت کو پھر چڑھایا ہم کو طرف آسمان کی اور ذکر کی ثابت نے مانند معنے
حدیث سابق کے فرمایا ہے حضرت نے پس ناگہاں میں گزرا آدمؑ پر پس مرحبا کہا مجھ کو اور دعا کی واسطے میرے ساتھ خیر کے اور فرمایا بیچ
آسمان تیسرے کے پس ناگہاں ملا میں ساتھ یوسفؑ کے ناگہاں وہ تحقیق دیئے گئے ہیں آدھا حسن پس مرحبا کہا مجھ کو دعا کی خیر کی
میرے لئے اور نہیں ذکر رونا موسیٰ کا اور کہا ساتویں آسمان میں پس ناگہاں دیکھا میں نے ابراہیمؑ کو اس حال میں کہ لگائے ہوئے
ہیں پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگہاں بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں ہر روز ستر ہزار فرشتہ نہیں داخل ہوتے وہ
پھر دوسری بار اس میں پھر لے گئے مجھ کو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے پس ناگہاں پتے اس کے مانند کانوں ہاتھیوں کے تھے

---

[1] بندوں سے، یعنی ایک نماز کا ثواب دس نماز کے برابر ملے گا تو پانچ کی پچاس ہو گئیں سو امت کی تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہ ہوا۔ [2] براق
برق سے نکلا ہے برق کہتے ہیں بجلی کو اس جانور کا نام براق ہوا اسلئے کہ اسکی چال بجلی کی طرح تیز ہے اسپر معراج کی رات پیغمبر خدا صلعم سوار ہوئے زبیدی او رصاحب تحریر
نے کہا براق وہ جانور ہے جس پر تمام پیغمبروں نے سواری کی ہے اور پیغمبروں کا سواری کرنا اس پر دلیل چاہتا ہے بعضوں نے کہا براق کو اس لئے کہا کہ وہ بجلی
کی طرح صاف اور ستھرا اور چمکدار تھا اور بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ سفید تھا قاضی عیاضؒ نے کہا احتمال ہے کہ اسمیں دو رنگ ہوں کیونکہ برقا اس بکرے کو
کہتے ہیں جسکی سفیدی میں سیاہ دھاریاں ہوں اور حدیث میں خود موجود ہے کہ وہ جانور سفید رنگ تھا تو برقا بھی سفید میں داخل ہے۔ [3] حلقہ، مسجد کے دروازے پر ہے
حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو معراج کی رات لے گیا مکہ سے بیت المقدس تک براق پر اور یہ مذکور ہے سورۃ اسراء کے ابتداء میں اور آگے لے گیا آسمانوں پر یہ سورۃ نجم میں مذکور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلٰوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ

اور ناگہاں پھل اس کے مانند مشکوں کے پس جبکہ ڈھانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اس چیز نے کہ ڈھانکا متغیر ہوا سدرہ پس نہیں کوئی[1] اللہ کی مخلوق میں سے بیان کر سکتا وصف اسکا بسبب کمال خوبی اسکی کے اور وحی بھیجی میری طرف سبحانہ وتعالیٰ جو کچھ کہ بھیجی پس فرض کی گئی مجھ پر پچاس نمازیں ہر دن اور رات میں پس اترا میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا میں نے کہ پچاس نمازیں ہر دن اور رات میں کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اس سے تخفیف کا اس لئے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی اسکی پس تحقیق میں نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے انکا فرمایا حضرت نے پھر گیا میں اپنے رب کی طرف اور عرض کیا میں نے کہ اے رب میرے تخفیف کر میری امت پر پس کم کیں بسبب میرے پانچ نمازیں[2] پس پھر آیا میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کم کیں مجھ سے پانچ نمازیں کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اسکی پھر جا طرف اپنے رب کے اور سوال کر اس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نے پس ہمیشہ آمد ورفت کی میں نے درمیان اپنے رب کے اور درمیان موسیٰ کے یہاں تک کہ فرمایا اللہ نے اے محمد تحقیق یہ نمازیں پانچ نمازیں ہیں ہر دن اور رات میں ہر نماز کے ثواب دس نماز کا ہے پس اس حساب سے یہ حکم پچاس نماز کا رکھتے ہیں جس نے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر نہ کیا اس کو لکھی جاتی ہے اسکے لئے وہ نیکی کہ قصد اسکا کیا تھا ایک نیکی پس اگر کی وہ نیکی لکھی جاتی ہے وہ نیکی اسکے لئے دہ چند اور جس نے قصد کیا برائی کا پھر نہ کیا اس کو نہیں لکھی جائے گی اس کے لئے کچھ پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اسکے لئے ایک برائی

---

[1] پس نہیں کوئی، یعنی جب اللہ تعالیٰ کی خالص تجلّے اس درخت پر ہوئی تو اسکا رنگ روپ ہی بدل گیا اور حسن وجمال اسکا بے نظیر ہو گیا جس کی تعریف بیان نہیں ہو سکتی اور سدرۃ المنتہٰے ایک درخت ہے بیر کا ساتویں آسمانوں کے اوپر وہ حد ہے فرشتوں کے جانے کی یا حد ہے انکے علم کی اس سے آگے کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے ابن عباسؓ نے کہا ہے اس کا نام سدرۃ المنتہٰے اس لئے ہوا کہ ملائکہ کا علم وہاں تک ختم ہو گیا اور اس سے آگے کوئی نہیں بڑھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اس کو منتہیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ جو اوپر سے اترتا ہے وہ وہاں آکر ٹھہر جاتا ہے اور جو نیچے سے چڑھتا ہے وہ بھی وہاں رک جاتا ہے یعنی خدا کا حکم، [2] پانچ نمازیں، اصل عبارت اس طرح ہے خمسًا خمسًا یعنی پانچ پانچ کم کیں، پھر پانچ کم کیں پس موافق ہو گی روایت سابقہ کے جس میں ذکر دس کا ہونا مذکور ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ روایت مختصر ہے اس روایت سے اور حقیقت میں پانچ پانچ ہی معاف ہوئیں اور حدیث آئندہ میں شطر شطر کا معاف ہونا مذکور ہے تو وہاں شطر بمعنے نصف نہیں ہے بلکہ شطر سے ایک حصہ مراد ہے یعنی پانچ نمازیں ایسا ہی کہا قاضی عیاضؒ نے اب حدیثوں میں کوئی تعارض نہ رہا، [3] وہ چند سبحان اللہ مالک الملک کی کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ پڑھے تو پانچ اور ثواب ملے پچاس کا ، ⁂ ⁂ ⁂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى
رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى
اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۹۵۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي
ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي
صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ
أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا
فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ

فرمایا حضرت نے پس اترا میں یہانتک کہ پہنچا میں طرف موسٰےؑ کے پس خبر دی میں نے انکو پس کہا موسٰےؑ نے پھر جا اپنے رب کی طرف پس
سوال کر اس سے تخفیف کا پس فرمایا رسول اللہ نے تحقیق آمد و رفت کی میں نے طرف رب اپنے کی یہانتک کہ حیا کی میں نے اس سے (مسلم)
۵۵۹۵۔ اور ابن شہابؓ سے روایت ہے کہ روایت کی انسؓ سے کہا تھے ابوذر حدیث کرتے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کھولی گئی مجھ سے چھت میرے گھر کی اس حال میں کہ میں مکہ میں تھا پس اترے جبرئیل اور کھولا میرا سینہؐ پھر دھویا اسکو زمزم سے پھر لائے
جبرئیل ایک لگن سونے کا بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچھ کہ لگن میں تھا میرے سینہ میں پھر ڈھانک دیا میرے سینہ کو پھر پکڑا ہاتھ
میرا اور لے چڑھے مجھ کو طرف آسمان کے پس جبکہ پہنچا میں طرف آسمان نیچے کے کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کے کہ کھول کہا اس نے
کون ہے یہ کہا جبرئیل ہے کہا داروغہ نے کہ کیا ہے ساتھ تیرے کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس کہا اس نے
کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی انکی طرف کہا کہ ہاں پس جبکہ کھولا دروازہ چڑھے ہم اس آسمان پر ناگہاں ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ انکی دائیں طرف
کئی ایک شخص تھے اور بائیں طرف ان کے کتنے ایک شخص تھے جس وقت کہ دیکھتے تھے بائیں طرف اپنی

ؐ اور کھولا سینہ میرا ، یہ سینہ چیرنا اور دل دھونا کچھ خلاف قیاس نہیں نہ محال ہے خداوند کریم کی قدرت سے یہ امر بالکل بعید معلوم ہوتا ہے نہیں
بلکہ زمانہ حال میں خود انسان نے جراحی میں ایسی ترقی پیدا کی ہے کہ اگلے زمانہ میں لوگ اسکو دیکھتے تو اسکو خلاف قیاس سمجھتے ، ؐ حکمت اور ایمان سے ،
اور طشت میں ایمان و حکمت بھرنے کے یہ معنے ہیں کہ اس طشت میں کوئی ایسی چیز بھری تھی جس کے دل میں ڈالنے سے دل روشن ہو گیا اور بھر گیا اور یہ
تاویل امام نووی نے ایمان اور حکمت کے طشت میں سونے کی بیان کی ہے اور میرے نزدیک اس تاویل کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ طشت
بھی جنت کا تھا اور جنت کے طشت میں ایمان اور حکمت کا بھرا جانا بعید نہیں ہے اس لئے کہ جنت عالم آخرت میں سے ہے اور عالم آخرت کے
احکام اور ہیں وہاں بہت سی چیزیں جن کو ہم یہاں جسمانی اور موجود بالذات خیال نہیں کر سکتے جسمانی اور موجود بالذات ہونگے اسی قبیل سے ہے
اعمال کا تولا جانا اور موت کا ذبح کیا جانا قرآن مجید کی سورتوں کی سفارش کرنا واللہ اعلم ، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتّٰى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ

ہنستے[1] تھے اور جس وقت کہ دیکھتے تھے بائیں طرف اپنے روتے پس کہا مرحبا نبی صالح کو کہا میں نے جبرئیل کو کہ کون ہے یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہیں اور یہ اشخاص دائیں ان کے اور بائیں ان کے ارواحیں ہیں انکی اولاد کی پس دائیں طرف والے ان میں سے بہشتی ہیں اور یہ ارواحیں کہ بائیں طرف انکی ہیں دوزخی ہیں پس جب دیکھتے ہیں دائیں طرف اپنی ہنستے ہیں اور جب دیکھتے ہیں بائیں طرف اپنے روتے ہیں یہانتک کہ لے گئے مجھ کو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اسکے کہ کھول دروازہ پس کہا جبرئیلؑ کے لئے اسکے داروغہ نے مانند اس چیز کے کہ کہا تھا اول آسمان کے داروغہ نے کہا انسؓ نے پس ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے پایا آسمانوں میں آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ کو اور نہیں بیان کی کیفیت منازل و مقام انکے کے سوائے اسکے کہ ذکر کیا کہ پایا آدم کو پہلے آسمان میں اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان میں[2] کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجھ کو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہ انصاریؓ تھے کہتے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اوپر لے جایا گیا مجھ کو یہانتک کہ چڑھا میں ایک مکان ہموار بلند پر سنتا میں اس میں آواز قلموں کے لکھنے کی[3] اور کہا ابن حزمؓ نے اور انسؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کیں اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں پس پھرا میں اسکو لے کر

[1] ہنستے تھے، قاضی عیاضؒ نے کہا اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ کافروں کی روحیں تو سجین میں رہتی ہیں جو ساتویں زمین میں ہے یا اسکے نیچے ہے یا میں رہتی ہیں اور مومنوں کی روحیں جنت میں آرام پاتی ہیں پھر یہ روحیں آدم کے پاس کیونکر جمع تھیں اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید حضرت آدمؑ کے پاس ان روحوں کے پیش ہونے کا ایک وقت معین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاق سے اسی وقت وہاں پہنچے تو ان روحوں کو دیکھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ کافر ارواح کا جہنم میں اور مومن ارواح کا جنت میں رہنا ہمیشہ نہ ہو بلکہ عام ایک وقت میں ہوتا ہو جیسے قرآن مجید میں ہے کہ صبح اور شام جہنم کے سامنے اس کا ٹھکانا جنت میں پیش کیا جائیگا اور اس سے کہا جائیگا کہ تیرا یہ ٹھکانا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ پہنچائے تجھ کو اس جگہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ جنت حضرت آدم کے داہنی طرف ہو اور جہنم بائیں طرف ہو واللہ اعلم، [2] اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان میں، یہ روایت گذشتہ کے مخالف نہیں ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ کا ساتویں آسمان میں ملنا مذکور ہوا کیونکہ حضرت ابراہیم چھٹے آسمان میں ملے اور ساتھ ساتویں پر چلے گئے، [3] آواز قلموں کے لکھنے کی، جو فرشتوں کے لکھنے سے نکلتی تھی اور یہ لکھنا فرشتوں کا یا تو اللہ کے احکام اور وحی یا وہ لوح محفوظ سے نقل (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۵۹۶ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ

یہاں تک کہ گزرا میں موسےٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے تمہاری امت پر کہا میں نے فرض کیں پچاس نمازیں کہا موسیٰ نے پس پھر جا طرف رب اپنے کے اس لئے کہ امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اس کی پس پھیرا مجھ کو موسیٰ نے پس موقوف کیں اللہ نے ایک حصہ پس پھرا میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کہ موقوف کیں اللہ نے بعض اس کی پس کہا کہ پھر جا کر عرض کر رب سے اس لئے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اسکی پس پھر گیا میں پس عرض کی میں نے پس موقوف کیں اور بعض ان میں سے پس پھرا میں طرف موسیٰ کے کہا موسےٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کی اس لئے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی اس کی پس خوب عرض معروض کی میں نے رب سے پس فرمایا یہ پانچ نمازیں ہیں اور پچاس ہیں نہیں بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے پس پھرا میں طرف موسےٰ کے پس کہا کہ عرض کر اپنے رب سے پس کہا میں نے کہ شرم کی میں نے اپنے رب سے پھر لے جایا گیا مجھ کو یہاں تک کہ پہنچایا گیا مجھ کو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہیٰ کو رنگوں نے نہیں جانتا میں کہ کیا ہے حقیقت ان رنگوں کی پھر داخل کیا گیا میں بہشت میں پس ناگہاں اس میں تھے گنبد موتیوں کے اور ناگہاں خاک بہشت کی مشک تھی۔ (بخاری مسلم)

۵۵۹۶ - اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جب کہ رات کو جایا گیا رسول اللہ کو پہنچایا گیا آپ کو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کرتے تھے، قاضی عیاض نے کہا یہ دلیل ہے اہل سنت کے مذہب کی کہ وحی اور مقادیر سب اللہ تعالےٰ کی لوح محفوظ میں لکھتے ہیں قلموں سے اور یہ لکھنا ایک حکمت الٰہی ہے جس سے وہ غیب کی باتیں اپنے بندوں کو بتانا چاہتا ہے ورنہ خود وہ بے پروا ہے کتابوں سے اور اس کو یاد رکھنے کے لئے لکھنے کی ضرورت نہیں اور جو لوگ اس قسم کی آیتوں یا حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں اور ظاہر سے ان کو پھیرتے ہیں وہ ضعیف النظر ہیں اور ضعیف الایمان اس لئے کہ جب شریعت میں یہ امور وارد ہیں اور عقلاً محال نہیں ہیں تو ان میں تاویل کی کیا ضرورت ہے اور اللہ تعالےٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جیسے چاہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا اس مقام تک جانا اور سارے پیغمبروں کے مقام سے آگے بڑھ جانا دلیل ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی اور پیغمبروں پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اُعْطِيَ الصَّلَوٰتِ
الْخَمْسَ وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۵۹۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا

اور سدرۃ آسمان چھٹے میں[1] ہے طرف سدرۃ کے پہنچتی ہے وہ چیز کہ چڑھائی جاتی ہے زمین سے پس لے لی جاتی ہے اس سے اور طرف سدرہ کے پہنچتی ہے وہ چیز کہ نیچے اتاری جاتی ہے اسکے اوپر سے پس لے جاتی ہے اس سے پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ نے اسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانکا کہا ابن مسعودؓ نے وہ پروانے ہیں سونے کے کہا ابن مسعودؓ پس دی گئیں رسول خدا کو معراج میں تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں اور دی گئیں آیتیں کہ اخیر سورہ بقرہ میں ہیں اور بخشے گئے گناہ واسطے اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے امت اسکی سے کسی چیز کو بخشے گئے (مسلم)

۵۵۹۷۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں حجر میں اس حال میں کہ جماعت[2] قریش پوچھتی تھی مجھ سے احوال جانے میرے کا شب معراج میں طرف بیت المقدس کے پس پوچھیں مجھ سے نشانیاں بیت المقدس کی کہ یاد نہیں رکھتا تھا میں انکو پس غمگین کیا جاتا کہ ہرگز نہیں غمگین کیا گیا میں مانند اسکے پس بلند کیا اسکو اللہ نے میرے لئے اس حال میں کہ دیکھتا تھا میں اسکو نہیں

[1] چھٹے میں، پہلی حدیثوں میں گزرا کہ سدرۃ المنتہٰی ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور ممکن ہے جمع کرنا ان دونوں روایتوں میں اس طرح ہے کہ سدرۃ المنتہٰی کی جڑ چھٹے آسمان میں ہے اور ڈالیاں اس کی ساتویں آسمان کے اوپر ہوں اس لئے کہ وہ نہایت بڑا درخت ہے، [2] جماعت، معراج مکے میں ہجرت سے ایک برس پہلے ہوئی اور اس میں اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے اور اگر خواب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں داخل نہ ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی حضرتؐ سے سب نشانیاں نہ پوچھتے اور جو انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اس قدر تیز حرکت قیاس میں نہیں آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف قیاس میں نہ آنے سے کوئی امر محال نہیں ہو سکتا خود زمین کی حرکت کو دیکھو اٹھارہ ہزار میل ایک گھنٹے میں طے کرتی ہے یعنی توپ کے گولے سے ایک سو بیس گنا جلدی جا رہی ہے پھر نہ زمین کے اجزا میں تفرقہ ہوتا ہے اور نہ ہم کو کسی قسم کی پریشانی ایسی تیز حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور جن لوگوں کے نزدیک آفتاب متحرک ہے اور زمین ساکن ہے تو آفتاب زمین سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہوتے سے اس کا مدار ساٹھ کروڑ میل کا ہوا اور ساٹھ کو ۲۴ پر تقسیم کرو تو ہر ساعت میں اڑھائی کروڑ میل آفتاب کی حرکت ہوئی حالانکہ اس قدر تیز حرکت سے نہ آفتاب کا جرم پھٹتا ہے نہ اسکے اجزا میں تفرق واقع ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ تیز حرکت کو دیکھو روشنی جو آفتاب سے ہم تک پہنچتی ہے اسکی حرکت ایک منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل ہے اگر کوئی کہے کہ روشنی ایک عرض ہے جو دوسرے جسم سے قائم ہے اور کلام جواہر کے حرکات میں ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس کا یہ خیال ہی غلط ہے کہ روشنی عرض ہے بلکہ روشنی ایک جسم ہے جو چھوٹے چھوٹے اجزا سے مرکب ہے اور وہ اجزا نہایت تیزی (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبْنَاتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي،

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۹۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

پوچھتے تھے قریش مجھ سے پھر خبر دیتا تھا میں ان کو اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں بیچ ایک جماعت کے انبیاء میں سے پس ناگہاں موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے ہیں ناگہاں موسیٰ ایک مرد ہیں میانہ قد مڑے ہوئے بالوں کے گویا کہ وہ مردوں شنوہ کے سے ہیں اور ناگہاں عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں نزدیک تر ہیں لوگوں کا ساتھ اسکے از روئے مشابہت کے عروہ بن مسعود ثقفی ہے پس ناگہاں ابراہیم بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں مشابہ تر ین لوگوں کے ساتھ ابراہیمؑ کے یار تمہارا ہے یعنی ذات شریف اپنی پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا میں ان کا جبکہ فارغ ہوا میں نماز سے کہا مجھ کو ایک کہنے والے نے اے محمدؐ یہ مالک ہے داروغہ دوزخ کا پس سلام کر وان کو پس التفات کیا میں نے اس کی طرف پس پہلی کی اس نے سلام کرنے میں مجھ پر (مسلم) اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے،

تیسری فصل

۵۵۹۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجھ کو قریش نے کھڑا ہوا میں حجر میں پس ظاہر دکھایا اللہ نے مجھ کو بیت المقدس پس شروع کیا میں نے کہ خبر دیتا تھا اس کی نشانیوں سے حالانکہ میں دیکھتا تھا طرف اس کی (بخاری مسلم)

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے ساتھ وہ روشن جسم سے سب طرف پھینکے جاتے ہیں پھر جب حرکت کی تیزی کی کوئی انتہا نہ نکلی اور نہ جسم کی سختی کی تو اس صورت میں خدا وند کریم کی قدرت کاملہ سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ایک جسم کو جتنی چاہے اس سے زیادہ تیزی عنایت فرمائے گو ہمارے قیاس اور عادت سے بعید ہے، (حواشی صفحہ ہذا) ۵ؐ موسیٰ کھڑے، اب اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت موسیٰؑ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور بیت المقدس میں ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر آسمان پر ان سے ملے یہ کیسے ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے قبر میں جو آپؐ نے دیکھا یہ تو معراج سے پہلے تھا اور بیت المقدس میں ان کے ساتھ نماز پڑھی معراج کی رات میں پھر موسیٰؑ آپؐ سے پہلے آسمان پر چلے گئے یا یہ نماز آسمانوں سے لوٹنے کے بعد پڑھی ہو، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۹۹:۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۰۰:۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ

باب ہے بیچ بیان معجزوں کے

پہلی فصل

۵۵۹۹:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھا میں نے مشرکین کے قدموں پر گویا کہ وہ ہمارے سروں پر ہیں اور ہم غار میں تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ اگر کوئی ان میں سے نگاہ کرے جگہ پاؤں اپنے کو تو دیکھ لے گا ہم کو پس فرمایا حضرت نے اے ابو بکرؓ کیا ہے گمان تیرا ساتھ ان دو شخصوں کے کہ خدا ہے تیسرا اُن کا۔[1] (بخاری ، مسلم)

۵۶۰۰:۔ اور براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ روایت کی اپنے باپ سے یہ کہ انہوں نے کہا واسطے ابی بکرؓ کے کہ اے ابی بکر خبر دو مجھ کو کہ کیا کیا تم نے[2] اسوقت کہ رات کو چلے[3] تم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو بکرؓ نے کہ چلے ہم ساری رات اور پھر لگے[4] دن میں سے یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور خالی ہوئی راہ کہ گزرتا تھا اس میں کوئی پس دکھائی دیا ہم کو ایک پتھر دراز کہ واسطے اس کے سایہ تھا نہیں آیا تھا اس پر آفتاب[5] پس اترے ہم اس کے پاس اور ہموار کی ہم نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جگہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تاکہ سوئے حضرت اسپر اور بچھایا میں نے اس جگہ ایک پوستین اور کہا میں نے سو رہیے آپؐ یا رسول اللہ اور میں نگہبانی کروں[6] گا گرد تمہارے پس سو رہے آنحضرتؐ اور

[1] یعنی تیسرا اسکا یہ حدیث ہجرت کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اس حدیث سے آنحضرتؐ کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی اور اسی کی طرف اشارہ ہے آیت الا تنصروہ فقد نصرہ اللّٰہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار میں رفیق غار صرف حضرت صدیقؓ ہیں ہجرت میں فقط یہی تھے حضرت کے ساتھ اور اصحاب یعنے پہلے نکل گئے تھے بعض پیچھے نکل آئے اور غار سے مراد جبل ثور کا غار ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب میں تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ میں بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کے، [2] کیا کیا تم نے، یعنی تمنے اور آنحضرتؐ نے، [3] رات کو چلے یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لئے بعد نکلنے غار سے، [4] اور پھر اگلے دن میں سے یعنی آدھے دن، [5] نہیں آیا تھا یعنی اسکی غاروں میں اس وقت دھوپ نہیں پہنچی تھی، [6] اور میں نگہبانی یعنی دیکھتا رہونگا ادھر ادھر اور خبر لیتا رہونگا دشمن نکل آنے کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاذَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَّمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ

نکلا میں درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرتؐ کے پس ناگہاں دیکھتا ہوں ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے کہا میں نے کہ کیا ہے تیری بکریوں میں دودھ کہا چرواہے نے ہاں ہے کہا میں نے کیا تو دوہے گا تو دودھ کہا اس نے ہاں پس پکڑی اس نے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے پیالہ میں تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اٹھایا تھا میں نے اسکو واسطے نبی صلعم کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرتؐ اس سے پیتے اور وضو کرتے پس آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس مکروہ جانا میں نے جگانا آنحضرتؐ کا پس موافقت کی میں نے آنحضرتؐ کی یہانتک کہ خود بیدار ہوئے حضرتؐ پس ڈالا میں نے کچھ پانی میں سے دودھ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک پس کہا میں نے پیجئے یا رسول اللہ پس پیا حضرتؐ نے یہانتک کہ خوش ہوا میں پھر فرمایا آپؐ نے کہ کیا نہیں آیا وقت کوچ کا عرض کیا میں نے کہ ہاں آیا کہا ابوبکرؓ نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور پیچھے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک پس کہا میں نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے غم نہ کر خدا تعالے ہمارے ساتھ ہے پس دعا کی سراقہ پر نبی صلعم نے پس دھس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تم کو کہ بددعا کی تمنے مجھ پر پس دعا کرو میرے لئے پس تم اگر کرو گے تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ پھیردوں گا میں کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کے لئے نبی صلی اللہ

لہ آیا میں یعنی دودھ لے کر پس مکروہ جانا میں نے جگانا حضرتؐ کا تو دی گئی کہا یہ جو آپؐ نے اس لڑکے کے ساتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اسکی چار توجیہیں کی ہیں ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں ورمہمانوں کو دودھ پلانے کی اجازت تھی دوسرے یہ کہ وہ چاہا تو کسی دوست کے ہوں گے تیسرے یہ کہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے اور اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں، لہ اور پیچھے اہل مکہ نے سراقہ اور بہت آدمیوں کو حضرتؐ کے پیچھے بھیجا کہ جو کوئی حضرتؐ کو لاے اسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوگئے تھے لہ پس دھس گیا، یہ حدیث معجزہ ہے ہمارے حضرت صلعم کا کہ آپ کے دعا کرنے سے سراقہ دھنسنے لگا فتح مکہ کے بعد یہ سراقہ مسلمان ہوگئے تھے اس حدیث سے کئی طرح سے حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت ثابت ہوئی اول یہ کہ حضرتؐ نے اپنے ساتھ اور صدیقؓ کے ساتھ خدا تعالٰی کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے جو خدا اور رسولؐ کے ساتھ شمار میں آے کہ دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت میں تمام عالم حضرتؐ کا جانی دشمن تھا صدیقؓ نے حضرتؐ کا ساتھ دیا اور اپنی جان ومال اور خاندان کی بربادی حضرتؐ کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جانثاری کیا ہوگی تیسرے یہ کہ معمول ہے کہ ایسے سخت وقت میں جس میں جان کا خوف ہو اس کو ساتھ لیتے ہیں جس کے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسہ ہوتا ہے تو حضرتؐ کا صدیقؓ کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہے کہ حضرتؐ کے نزدیک صدیق اکبرؓ سے زیادہ کوئی جانثار معتمد دوست یار خاص نہ تھا، ۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۶۰۱ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ

علیہ وسلم نے پس نجات پائی اس نے پس شروع کیا سراقہ نے کہ نہیں ملتا تھا کسی کا فر سے مگر کہ کہتا کفایت کئے گئے تم طلب میں پس نہیں ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اس کو۔ (بخاری ومسلم)

۵۶۰۱ - اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا عبداللہ بن سلام نے آنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالانکہ عبداللہ ایک ملک میں تھا کہ چنتا تھا میوہ درختوں سے پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور عرض کیا تحقیق میں پوچھتا ہوں تم سے تین چیزیں کہ نہیں جانتا ہے انکو مگر نبی ایک تو یہ کہ ہوگی اول علامت قیامت کی دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیوں کا تیسرے یہ کہ کیا چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اسکے کی یا اسکی ماں کی طرف فرمایا حضرتؐ نے کہ خبر دی مجھ کو ان چیزوں کی جبرئیلؑ نے ابھی اسے پر اول علامت قیامت کی پس ایک آگ ہوگی جمع کریگی لوگوں کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور لیے پر اول کھانا کہ کھائیں گے اسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجے کی ہوگی اور جس وقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہے باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہے پانی عورت کا تو کھینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف کہا عبداللہ نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلا شبہ تم رسول خدا کے ہو اے رسول اللہ تحقیق یہودی

سلہ میں پوچھتا ہوں، یہ عبداللہ بن سلام حضرت یوسف کی اولاد میں سے تھے اور توریت کے بڑے عالم تھے حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوئے اور مسلمان ہو کر اجلائے صحابہ کرام سے ہوئے اور یہ جو فرمایا میوہ چنتا تھا درختوں سے یعنی اپنے باغ کا پھل اتارتا تھا اور مقصود یہاں بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اسکے کے آنحضرت کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرتؐ کے توریت میں پڑھ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تھا بحز رونق افزائی حضرتؐ کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا، سلہ نبی، یا وہ شخص کہ جو معلوم کرے نبی سے یا اس کی کتاب سے کیونکہ وہ بھی تو اکثر جانتا ہی تھا مگر توریت کے پڑھنے سے اسکو معلوم ہوا تھا، سلہ جبرئیلؑ نے ابھی یہ اس لئے فرمایا کہ اسکو اس بات کا وہم نہ آئے کہ انہوں نے کسی اہل کتاب سے سن لیا ہوگا اور تنبیہ کرنا بھی منظور تھا کہ گوش ہوش سے سنے اور حضرت جبرئیل کا اترنا اور وحی کا آنا معلوم کرے، سلہ ایک آگ ہوگی، آخر تک اس آگ کا ذکر باب اشراط الساعۃ میں ہو چکا، سلہ غالب ہوتا ہے، ملا علی قاری نے معنے سبق کے علاوہ غلبہ لکھتے ہیں اور شیخ علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے پیش سے شدو، یعنے رحم میں پہلے پڑتا ہے اور بعد اسکے لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کی مشابہت کا سبب والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ پہلے پانی پڑتا ہے اس کا رحم میں اور باب الغسل کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت کا سبب غلبہ یا سبقت ہے تو سبقت سے تو سبقت دونوں معنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنَنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۶۰۲:۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ

بڑے بہتان باز ہیں اور تحقیق اگر وہ جانیں اسلام لانا میرا پہلے اس کے کہ پوچھو تم ان سے تو جھوٹ باندھ لیں گے مجھ پر پس آئے یہودی پس فرمایا حضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبداللہ تم میں کہا انہوں نے کہ بہتر ہے ہم میں اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا فرمایا حضرتؐ نے کہ خبر دو مجھ کو اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام کہا یہودی نے کہ پناہ میں رکھے اس کو اللہ اسلام لانے سے پس نکلے عبداللہ بن سلام اور کہا گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمدؐ رسول خدا کے ہیں پس کہنے لگے یہود بہت برا ہے ہم میں اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اس کو کہا عبداللہ نے یہ ہے وہ چیز[1] کہ تھا میں ڈرتا یا رسول اللہ (بخاری)

۵۶۰۲:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا اس وقت کہ پہنچی خبر ہم کو ابی سفیان کے آنے کی اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ[2] کے پس کہا سعد نے یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے اگر حکم کیجئے آپ ہم کو یہ کہ داخل کریں ہم سواری کے جانوروں کو دریا میں تو البتہ داخل کریں گے ہم ان کو دریا میں اور اگر فرمایئے ہم کو یہ کہ ماریں جگر سواریوں کے برک غماد[3] تک تو البتہ کریں ہم کہا انسؓ نے پس بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پس نکلے یہاں تک کہ اترے بدر میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے فلاں کی ہے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر اس جگہ اور اس جگہ کہا انسؓ

---

[1] یہ ہے وہ چیز کہ تھا میں ڈرتا یہی ہے معمول اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہیں اور جبکہ اس نے راہ حق اختیار کی تو فوراً اس پر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں۔ [2] سعد بن عبادہ، یہ انصار کے رئیس تھے یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے اس میں ہے کہ جب آپؐ نے مشورہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی آپؐ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی جب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ انصار کے رئیس اٹھے، آخر حدیث تک اور آپ کا مطلب یہی تھا کہ انصار کی رائے دریافت اس وجہ سے کہ مہاجرین کی تعداد نہایت قلیل تھی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تھے، بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسرے یہ کہ انصار سے لڑائی کا اقرار نہیں ہوا تھا بلکہ انصار نے آپؐ سے صرف یہ عہد کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کرے گا تو اس کو روکیں گے اس وجہ سے آپؐ نے ان سے رائے لینا چاہی، [3] برق غماد تک یہ ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے، ❖ ❖ ❖

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۰۳ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۰۴ :- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۰۵ :- وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي اِثْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے پس[1] نہ تجاوز کیا کسی نے ان میں سے اس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا رکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ، (مسلم)

۵۶۰۳ :- اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ وہ خیمہ میں تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھ سے امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا خدایا اگر چاہے[2] تو نہ عبادت کیا جائے گا تو بعد آج کے دن کے پس پکڑا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دست مبارک حضرت کا اور کہا بس ہے تم کو اس قدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تم نے دعا کرنے میں اپنے رب سے پس نکلے آنحضرت خیمہ سے جلدی کرتے ہوئے مارے خوشی کے اور فرماتے تھے شکست دی جائے گی جماعت کفار کو اور پھیریں[3] گے پشت کو ، (بخاری)

۵۶۰۴ :- اور اسی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل[4] ہیں پکڑے ہوئے سر اپنے گھوڑی کا جبرئیل پر ہے

۵۶۰۵ :- اور یہ بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس وقت کہ ایک شخص مسلمانوں میں سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکوں میں سے کہ آگے اس کے تھا ناگہاں اس نے سنی آواز کوڑے کے مارنے کی اوپر مشرک کے اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہے اقدام کر اے حیزوم[5] ناگہاں دیکھا اس مسلمان نے طرف مشرک کے آگے اپنے کہ گرا چت ہو کر پھر دیکھا طرف اس مشرک کی پس ناگہاں پڑ گیا تھا اس کی ناک پر اور پھٹ گیا تھا منہ اس کا مانند مارنے کوڑے کے پس سبز ہو گئی تھی تمام جگہ مارنے کی پس آیا یا پس آیا انصاری اور بیان کیا رسول اللہ سے پس فرمایا حضرت نے کہ سچ کہتا ہے تو

---

[1] نہ تجاوز کیا ، یہ معجزہ ہوا آپ کا ، [2] اگر چاہے تو یعنی ہم کو ہلاک کرنا جنگ بدر میں حضرت نے دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا فرو کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی ، اگر کوئی شک کرے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا جواب یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں اس واسطے کہ ان کو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے ، [3] چونکہ آنحضرت درمیان خوف ورجا کے تھے اب جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب وعدہ الٰہی کے پس خوش ہو کر اٹھے اور خبر دی مشرکوں کی شکست اور مومنوں کی نصرت کی بطریق معجزہ کے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت ، [4] یہ جبرئیل ہیں حضرت نے جنگ خندق کے بعد جنگ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب یہ حدیث فرمائی [5] اے حیزوم یعنے آگے بڑھ حیزوم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا ابن ہشام نے اپنے سیرت میں با سناد صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک چچازاد بھائی مشرک تھے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۰۶:۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُّقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۰۷:۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یہ فرشتہ تیسرے آسمان کے کومک سے تھا پس قتل کیا مسلمانوں نے اس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو۔ (مسلم)

۵۶۰۶:۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ دیکھا میں نے داہنی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بائیں طرف ان کی دن احد کے دو شخصوں کو کہ ان پر تھے کپڑے سفید لڑتے تھے وہ لڑنا مانند سخت تر ین لڑتے آدمیوں کے نہیں دیکھا میں نے ان دونوں کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اس سے یعنی جبرئیل اور میکائیل[۱] (بخاری ومسلم)

۵۶۰۷:۔ اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع[۲] کے پس گئے ابی رافع کے پاس عبداللہ بن عتیک اس کے گھر میں رات کو اس حال میں کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اس کو پس کہا عبداللہ بن عتیک نے پس رکھی میں نے تلوار اسکے پیٹ میں کہ پہنچی اسکی پیٹھ کی طرف پس معلوم کیا میں نے کہ مار لیا میں نے اسکو پس شروع کئے میں نے کھولنے دروازے یہاں تک کہ پہنچا میں طرف زینے کی پس رکھا میں[۳] نے پاؤں اپنا پس گر پڑا میں زینے سے چاندنی رات میں پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا میں نے اسکو پگڑی سے پھر چلا میں طرف اپنے یاروں کے پس پہنچا میں نبی صلعم کی جناب میں اور بیان کیا میں[۴] نے ان سے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نے کہ پھیلا اپنا پاؤں پس پھیلایا میں نے پاؤں اپنا پس ہاتھ پھیرا آنحضرت نے پاؤں پر پس

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ٹکڑا ابر کا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آرہی تھی میں سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا اڑھ حیزوم یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل ہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا اور میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا[۵] مانتے کی یعنے کوٹسے کے زہرہ سے، [۱] میکائیل یا ب کی ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے آدمیوں کی شکل بن سکتے ہیں ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ سب کافروں کے تباہ کرنے کے لئے کافی تھا پر اسکو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جائیں اپنی تعداد بڑھنے سے یا پروردگار کو منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمیوں میں ہوتی ہے، [۲] ابی رافع کے، یہ ایک یہودی تھا کنیت اسکی ابو الحقیق تھی بڑا دشمن تھا آنحضرت کا کہ عہد شکنیاں کیں اور فتنے برپا کئے اور آپ کی ہجو کی اور اپنے قلعہ میں آپ سے پناہ لی آپ نے اسپر کتنے صحابہ کو عبداللہ بن عتیک کے ہمراہ کیا کہ جاکر اسکو اچانک مار ڈالیں [۳] میں نے، یعنی زینہ کا پایہ سمجھ کر اور وہ زمین تھی، [۴] اچھا، یہ معجزہ ہو آپکا کہ صرف آپکے ہاتھ پھیرنے سے ٹوٹا پاؤں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۰۸ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَقَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَتَكُمْ حَتّٰى

۵۶۰۸ :- اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تحقیق ہم[1] روز خندق[2] کے کھودتے تھے پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا ہے خندق میں پس فرمایا حضرتؐ نے کہ میں اتروں گا پھر کھڑے ہوئے حضرتؐ اور پیٹ حضرتؐ کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کے اور رہے تھے ہم تین دن اس حال میں کہ نہ چکھتے تھے کوئی چیز چکھنے کی پس لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال اور مارا اس پتھر پر پس ہو گیا پتھر سخت ریت پھسلنی پس گیا میں طرف بیوی اپنی کی پس کہا میں نے کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ پس تحقیق دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر بھوک شدید کا پس نکالا اس بیوی نے ایک تھیلا کہ اس میں قریب سوا دو سیر کے جو تھے اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا پس ذبح کیا میں نے اسکو اور پیسے بیوی نے جو یہاں تک کہ ڈالا ہم نے گوشت ہانڈی میں پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چپکے سے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسے ہیں میری بیوی نے قریب سوا دو سیر کے جو پس آئیے آپؐ اور کچھ لوگ ساتھ آپؐ کے پس آواز دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل خندق تحقیق جابرؓ نے تیار کی ہے مہمانی پر جلدی چلو تم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہاں تک کہ آؤں میں اور تشریف لائے حضرتؐ پس نکال لایا میں روبرو حضرتؐ کے آٹا گندھا ہوا پس آب دہن ڈالا آپؐ نے اس میں اور دعا برکت کی اس کے لئے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری

[1] تحقیق ہم یعنی جماعت صحابہ کی۔ [2] روز خندق کے یعنی خندق کے دن سے احزاب کی لڑائی مراد ہے ہجرت سے چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے ہر قوم میں پھرے اور قریش اور فزارہ اور غطفان کو اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کے حضرت صلعم پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی مسلمان کم تھے تین ہزار مدینے سے باہر لشکر پڑا گرد خندق کھودی جب فوجیں آئیں دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے تک پھر ایک رات اللہ تعالےٰ نے ان پر ہوا بھیجی تند کافروں کی آگیں بجھ گئیں بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے چھوٹ گئے کافروں کا سب لشکر برباد ہوا بھاگ اٹھ کر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی اس حدیث میں خندق کھودنے کا بیان ہے اور اس اثنا میں آپؐ کے کئی ایک معجزات کے ظاہر ہونے کا بیان ہے سخت پتھر کا آپؐ کے کدال مارنے سے ریت ہو کر بہ جانا سوا دو سیر جو اور ایک بکری کے چھوٹے سے بچے سے تین ہزار آدمیوں کا سیر ہو جانا فیا رب صل وسلم دائما ابدا، علی حبیبک خیر الخلق کلہم ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَجِيْءَ وَجَاءَ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۰۹:۔ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ "تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۶۱۰:۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کے پس آپ نے دہن ڈالا اور دعا برکت کی کی پھر فرمایا بلا روٹی پکانے والی کو پس چاہیئے کہ پکاوے وہ ساتھ تیرے اور نکال گوشت ساتھ چمچے کے ہانڈی اپنی سے اور نہ اتارو ہانڈی کو چولھے پر سے اور یہ اہل خندق ہزار مرد تھے پس قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کھایا[1] سب نے یہاں تک کہ باقی چھوڑا اسکو اور پھرے اس حال میں کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا (بخاری، مسلم)

۵۶۰۹۔ اور ابو قتادہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کو اسوقت کہ کھودتے تھے عمار خندق کو پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ ہاتھ پھیرنے لگے عمار کے سر پر اور فرماتے تھے اے محنت[2] بیٹے سمیہ کے قتل کریگی تجھ کو ایک جماعت کہ نکل جائے گی امام برحق کی اطاعت سے (مسلم)

۵۶۱۰۔ اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ متفرق ہو گئے گروہ کفار کے حضرتؐ کے مقابلہ سے اب جہاد کریں گے ہم ان پر اور وہ نہیں لڑیں گے ہم سے ہم چلیں[3] گے طرف ان کی (بخاری)

---

[1] البتہ کھایا سب نے، یہ آپ کا معجزہ نہایت مشہور ہے اور اس کی سند بہت معتبر ہے اور سوائے اس کے بہت معجزے ہیں حضرتؐ کے بڑھ جانا تھوڑے سے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اس کا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیرہ ذلک جو مشہور ہیں یہاں تک کہ مجموعہ ان کا ہو گیا ہے بمنزلہ تواتر کے اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب تلکے اور علماء اسلام نے جمع کی ہیں نبوت کی دلیلیں بیچ کتابوں میں اور بہت اچھی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہے مسمی بہ دلائل النبوت، [2] اے محنت بیٹے سمیہ کے، عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا جبکہ علی مرتضیٰ اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے علی مرتضیٰ کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تنازع پڑا علیؓ اور معاویہؓ کی خلافت میں تو راشد حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا اس لئے کہ حضرت عمار ان ہی کی رفاقت میں شہید ہوئے اور اس حدیث میں حضرت نے خبر دی تھی کہ عمارؓ کو ایک فرقہ باغیہ قتل کریگا اور قتل کیا ان کو حضرت معاویہؓ کے لوگوں نے غرض حق طرف حضرت علیؓ کے تھا اور حضرت معاویہؓ سے خطائی اجتہادی ہوئی کہ مقام ملامت نہیں اس حدیث سے عمار کی فضیلت نکلی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عمارؓ پر کبھی پیش نہ کئے گئے دو امر کہ نہ اختیار کیا گیا اس میں سے بہتر کو اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جب عمارؓ نے حضرت علیؓ کا ساتھ اختیار کیا تو رشد حضرت علیؓ کے ساتھ ہی ہوا، [3] چلیں گے، چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے آپ صلعم سے حوصلہ لڑائی کا نہ رہا پھر حضرت علی آٹھویں سال مکے پر چڑھ کر گئے اور اس کو فتح کیا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۱۱:- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَّرْكَبَ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

۵۶۱۲:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ بِهِ وَنَشْرَبُ اِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا

۵۶۱۱:- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا جب کہ پھرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتھیار اور غسل کیا آئے حضرت کے پاس جبرئیل اس حال میں کہ آنحضرتؐ جھاڑتے تھے سر اپنا گرد سے پس کہا جبرئیلؑ نے حضرت کو کہ تحقیق آپؐ نے تو رکھے ہتھیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکھے ہتھیار نکلو طرف ان کافروں کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہاں پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف بنی قریظہ[1] کے پس نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کے (بخاری مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف غبار کے کہ اٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کے سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیلؑ کے تھے جس وقت چلے رسول اللہ طرف بنی قریظہ کے۔

۵۶۱۲:- اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ پیاسے ہوئے لوگ دن حدیبیہ کے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ان کے تھی چھاگل پس وضو کیا اس سے پھر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرتؐ کے عرض کیا کہ نہیں ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اس سے اور پیویں اس کو مگر یہی پانی ہے کہ جو آپ کی چھاگل میں ہے پس رکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا چھاگل میں پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرتؐ کی انگلیوں سے درمیان میں سے مانند چشموں کے کہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پس پیا ہم نے اور وضو کیا ہم نے کہا گیا واسطے حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ کتنے تھے تم کہا حضرت جابرؓ نے اگر ہوتے ہم لاکھ تو البتہ

---

[1] بنی قریظہ، بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینہ کے قریب دو تین کوس ان کی بستی اور گڑھے تھے حضرت میں اور ان میں صلح تھی جب پانچواں سال ہجرت کے بعد جنگ کے کفار قریش عرب کے بہت قوموں کو مدینے پہ چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قول توڑا اور کافروں کے ساتھ شریک ہو گئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کا لشکر تین ہزار، چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا وند تعالے نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۱۳ :۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۱۴ :۔ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ أَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کفایت کرتا ہم کو تھے ہم پندرہ[1] سو۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۱۳ :۔ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے اور حدیبیہ ایک کنواں ہے پس کھینچا ہم نے پانی اس کا پس نہ چھوڑا ہم نے اس میں ایک قطرہ پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آئے آنحضرت[2] کنویں کے پاس اور بیٹھے کنویں کے کنارے پر پھر منگایا آپ نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منہ میں لیا اور دعا کی پھر ڈالا آپ نے منہ کا پانی اس کنویں میں پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنویں کو ایک ساعت[3] پس خوب سیراب کیا لوگوں نے اپنے تئیں اور اپنی سواری کے جانوروں کو یہاں تک کہ کوچ کیا وہاں سے۔ (بخاری)

۵۶۱۴ :۔ اور عوف تابعی نے رجاء سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا تھے ہم ایک سفر میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شکایت کی آپ سے لوگوں نے پیاس کی پس اترے آنحضرت[2] اور بلایا فلاں شخص کو نام لیتا تھا اس بلانے کا ابو رجاء اور بھول گیا اس کے نام کو عوف اور بلایا حضرت علی[4] کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونوں اور ڈھونڈو پانی پس ملاقات کی ان دونوں نے ایک عورت سے کہ بیٹھی ہے درمیان دو پکھال کے اونٹ پر یا درمیان دو نوں سطیحوں پانی کے پس لائے وہ دونوں صحابی اس عورت کو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اتارا اس عورت کو اونٹ پر سے اور منگوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باسن پس ڈالا پانی اس میں پکھال کے دہانوں میں

---

[1] تھے ہم پندرہ سو، یہ بھی ایک عظیم الشان معجزہ ہے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور براء کا حدیث آئندہ میں ہے کہ یہ معجزہ حدیبیہ کے کنویں میں واقع ہوا تو وہ اور یہ ایک معجزہ نہیں ہیں بلکہ حدیبیہ میں دو بار معجزہ صادر ہوا ایک بار چھاگل میں اور بار کنویں میں، [2] ایک ساعت یعنی تھوڑا سا زمانہ اور عرف میں ساعت مدت قلیل کو کہتے ہیں اور یہ اس لئے فرمایا کہ اس قدر زمانہ میں کچھ پانی بھر جائے شاید یہ اشارہ ہو اس طرف کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی نتیجہ اور مراد اس سے ساعت نجومیہ ہو نہ عرفیہ کہا یہ ملا علی قاری نے، [3] کوچ کیا وہاں سے، اس حدیبیہ والوں کی چودہ سو تعداد مذکور ہے تو یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ کی جس میں ایک ہزار پانچ سو کا عدد مذکور ہے مخالف نہیں کیونکہ کل تعداد ایک ہزار چار سو سے کچھ زیادہ تھی تو جس نے ایک ہزار پانچ سو اس کے کسر کو گرا دیا، یا... لم ابھاد لہوں گے اور ۱۰۰ ان کے خادم'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِإِنَاءٍ فَفُرِّغَ فِيهِ أَفْوَاهُ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۱۵:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالٰى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي

سے اور آواز دی گئی لوگوں میں کہ پانی پلاؤ پس لیا پانی ہمیشوں نے کہا عمران نے پس پیا ہم نے حالانکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئے ہم بھر بھری ہم نے ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہمارے ساتھ اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق الگ ہوئی اس پکھال سے اس حال میں کہ تحقیق شان یہ تھی کہ البتہ خیر ڈالا جاتا تھا طرف ہمارے یہ کہ وہ پکھال بہت بھری ہوئی ہے اپنے اسوقت سے کہ شروع کیا تھا آپ نے پانی[1] لینا اس سے، (بخاری، مسلم)

۵۶۱۵:- اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ میں پس تشریف لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت[2] کے لئے پس نہ دیکھی کوئی چیز[3] کہ پردہ[4] کریں ساتھ اس کے اور ناگہاں دیکھے آنحضرت نے دو درخت[5] بیچ کنارے میدان کے پس گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کے ان دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اس کی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری[6] کر مجھ پر ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس گردن رکھی اس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ پڑے ہوئے کے کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آپ درخت دوسرے کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اس کی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے کے مجھ پر ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے پس تابعداری کی ساتھ آپ کے اسی طرح یہانتک کہ جسوقت آئے آنحضرت آدھو آدھ اور درمیان ان دونوں کے فرمایا کہ ملحاظ مجھ پر ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے پس مل گئے[7] وہ دونوں [illegible]

[1] پانی لینا، اس روایت میں اتنا اور ہے کہ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسی نے کھجور کسی نے آٹا کسی نے ستو اسکو دیئے پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں کو کھلا اور دریافت کر لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی کم نہیں کیا لیکن خدا نے ہم کو پانی پلایا یہ حدیث بھی معجزہ ہے ہمارے آنحضرت صلعم کا، [2] رفع حاجت کے لئے یعنی پاخانہ کے لئے، [3] کوئی چیز، یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتھر سے، [4] پردہ کریں، لوگوں سے، [5] دو درخت، یہ معنی ہیں جملہ واذا شجرتین بشاطئ الوادی کے کہا طیبی نے شجرتین اسی طرح منسوب مروی ہوا ہے صحیح مسلم اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں شجرتان ہے رفع کے ساتھ تو منسوب ہونے کی حالت میں یہ معنی ہونگے اور پائے آپ نے دو درخت آگے ہوئے میدان کے کنارے پر، اور مصابیح کے شارح نے لکھا ہے کہ شجرتین منصوب ہے رائے محذوف کی وجہ سے اور ایک نسخہ میں شجرتین ہے اور وہ ظاہر ہے، [6] فرمانبرداری یعنی واسطے پردہ کرنے کے مجھ پر، [7] پس مل گئے وہ دونوں، یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی آپ نے، ☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۱۶:۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۱۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ

پس بیٹھا میں اس حال میں کہ باتیں کرتا تھا اپنے دل میں پس ظاہر ہوا مجھ سے التفات اور دیکھنا ایک جانب کو یعنی التفات کیا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ کو کہ تشریف لئے آتے ہیں ادھر کو اور ناگہاں دیکھتا ہوں میں ان دونوں درختوں کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہیں پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درختان

۵۷۱۶:۔ اور یزید بن ابی عبیدؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے نشانی ضربہ کا بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا میں نے اے ابو مسلمؓ کیا ہے یہ زخم کہا یہ زخم ہے پہنچا تھا مجھ کو دن خیبر کے پس کہا لوگوں نے کہ پہنچایا گیا سلمہ پس حاضر ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پھونکا آپؐ نے اس زخم کی جگہ میں تین بار پھونکنا پس نہ پایا میں نے دکھ اس کا اس وقت تک، (بخاری)

۵۷۱۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ خبر پہنچائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگوں کو اس سے پہلے کہ آوے لوگوں کو خبر ان کے مرنے کی پس فرمایا آپؐ نے لیا جھنڈا زیدؓ نے پس شہید کئے گئے پھر لیا جعفرؓ نے پس شہید کئے گئے پھر لیا عبداللہ بن رواحہؓ نے پس شہید کئے گئے اور آنکھیں آپ کی آنسو گراتی تھیں یہاں تک کے لیا نشان شمشیر نے

ل باتیں کرتا تھا، یعنی بیچ واقعہ ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے آنحضرتؐ سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اس کو حدیث نفس کہتے ہیں، ۲ پس جا کھڑا ہوا، اس حدیث میں دو معجزے مذکور ہیں ایک ان درختوں کا اپنی جگہ سے چلا آنا اور آپس میں مل جانا دوسرا ان کی اپنی اپنی جگہ میں ہٹ جانا، ۳ ابو مسلم، سلمہ بن اکوع کی کنیت ہے، ۴ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا یعنی سخت زخم لگا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا، ۵ جھنڈا زیدؓ نے، آپ نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اس کے تین سردار مقرر کئے اور فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو تو جعفر طیارؓ سردار ہے اور اگر جعفرؓ شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہؓ سردار ہے چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرتؐ کو وہاں کی خبر اس دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینہ میں لوگوں سے فرمائی پھر اسی کے موافق خبر آئی، ۶ ظاہر ہوا مجھ سے، یعنے مشغول تھا میں اپنے دل کے ساتھ اور التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہاں دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لئے آتے ہیں آخر تک،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۱۸ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ

شمشیران خدا سے مراد رکھتے تھے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ان پر، (بخاری)

۵۶۱۸ :۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حاضر تھا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن غزوہ حنینؐ[1] کے پس جب ملے مسلمان اور کافر پھرے مسلمان پشت دیکر پس شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایڑ کرتے تھے اپنے خچر کو طرف کفار کے[2] اور میں پکڑے ہوئے تھا لگام خچر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھامتا تھا میں اسکو با رادہ اس کے کہ نہ جلدی کرے خچر طرف دشمنوں کے اور ابو سفیان بن حارثؓ پکڑے ہوئے تھا رکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عباسؓ آواز دے اصحاب[3] سمرہؓ کو پس کہا عباسؓ نے اور تھے وہ مرد بلند آواز سے کہ کہاں ہیں اصحابؓ سمرۃ پس کہا عباسؓ نے قسم ہے اللہ کی البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب سمرہؓ کا اسوقت کہ سنی آواز میری تھا مانند پھرتے گایوں کے اپنے بچوں پر پس کہا انہوں نے اے قوم حاضر[4] ہیں اے قوم حاضر ہیں کہا عباسؓ نے پس لڑے مسلمان ساتھ کافروں کے اور دعوت انصار میں یوں تھا کہتے ہیں غازی اے گروہ انصار کے اے گروہ انصار کے پھر منحصر ہوا پکارنا[5] اور اولاد حارث بن خزرج کے پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند اس شخص کے کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی طرف قتال ان کے پس فرمایا آپؐ نے یہ وقت گرم ہوتے لڑائی کا ہے

[1] حنین کے، یہ ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے اور یہ غزوہ واقع ہوا بیچ شوال کے ۸ھ میں بعد فتح مکہ کے، [2] طرف کفار، یہ بات آپ کی کمال شجاعت پر دلالت کرتی ہے کہ ایسے سخت وقت میں جب کہ ساتھ کے لوگ بھاگ گئے آپ کفار پر حملہ کر رہے ہیں، [3] اصحاب سمرہؓ کو، ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے کیکر کے درخت کے تلے حدیبیہ میں بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے، [4] حاضر ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم جو تیروں کی بارش سے لوٹے تو مسلمانوں میں گڑبڑ ہو گئی، [5] پکارنا، یعنی تمام ہوا اور حارث بن خزرج ایک جماعت ہے انصار کی، ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۱۹۔ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پھر لیں آنحضرتؐ نے کنکریاں پھینکا انکو کفار کے سینہ پر پھر فرمایا شکست کھائی کافروں نے قسم ہے رب محمدؐ کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر بسبب اس کے کہ پھینکیں آپؐ نے کنکریاں پس ہمیشہ[1] دیکھتا رہا میں شدت ان کی ضعیف اور حال ان کا ذلیل۔ (مسلم)

۵۶۱۹۔ ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازبؓ کے کہ اے ابا عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براءؓ نے قسم ہے اللہ کی نہیں پیٹھ[2] دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن نکلے نوجوان آپ کے صحابہؓ میں سے کہ نہ تھے ان پر بہت سے ہتھیار پس ملے ایک قوم تیرانداز[3] سے کہ نہ نزدیک[4] تھا کہ گرے ان کا تیر پس مارے اس قوم نے ان نوجوانوں کو تیر نہیں قریب تھے کہ خطا کریں پس متوجہ ہوئے وہ نوجوان اس وقت میں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے[5] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنے خچر سفید پر اور ابوسفیانؓ بن حارث چلاتے تھے اسکے آپؐ پس اترے آپؐ اور طلب کی اللہ سے مدد اور کہا میں نبی ہوں[6] کچھ جھوٹ نہیں اس میں میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا پھر صف باندھ کر کھڑا کیا صحابہؓ کو (مسلم) اور واسطے بخاری کے ہیں معنی اس کے اور ایک روایت بخاری اور مسلم میں آیا ہے کہ کہا براء بن عازبؓ نے کہ تھے ہم قسم اللہ کی جس وقت سخت ہوتی لڑائی پناہ ڈھونڈتے طرف انکے اور تحقیق ہم میں بہادر وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا

---

[1] ہمیشہ، اس حدیث سے آپؐ کے دو معجزے ثابت ہوئے فعلی اور خبری فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہو گئی اور وہ بھاگ رہے ہوں گے، [2] نہیں پیٹھ دی، یعنی نہ حقیقتًا اور نہ صورتًا، [3] تیرانداز یعنی ہوازن سے، [4] نہ نزدیک تھا یعنی ایسے تیرانداز تھے کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر ان کا، [5] طرف رسول صلعم کے، یعنی مدد مانگنے کے لئے پس اس صورت میں ان پر بھاگنا صادق نہیں آتا کیونکہ طلب مدد کے لئے آئے تھے کہ مل کر خوب لڑیں، [6] نبی ہوں، نووی نے کہا ہے یہ کلمہ موزوں ہے مگر موزوں کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لئے بعض فقرے موزوں قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لن تنالوا البر حتی تنفقوا اور نصر من اللہ و فتح قریب اور یرزقہ من حیث لا یحتسب حالانکہ یہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا کس لئے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ کو ان کا بیٹا کہتے معلوم ہوا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور علی مرتضیٰؓ نے کہا انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۲۰ :- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۲۱ :- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تَحَدَّثْتَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ

۵۶۲۰ :- اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جہاد کیا ہم نے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے پس پشت دی بعض صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نے پس جبکہ گھیرا کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اترے آپ خچر سے پھر لی[1] آنحضرتؐ نے ایک مٹھی خاک کی زمین سے پھر مقابل کیا آپؐ نے ساتھ اس خاک کے کافروں کے موہوں کے کہا برے ہوئے منہ ان کے پس نہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی آدمی کو مگر کہ بھر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں کو ساتھ خاک اس مٹھی سے پس پھرے کافر پیٹھ دیکر پس شکست دی انکو اللہ نے اور بانٹیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں ان کی اور درمیان مسلمانوں کے، (مسلم)

۵۶۲۱ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ حنین میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے حق میں ان لوگوں میں سے کہ ہمراہ آپؐ کے تھے دعوے کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص[2] دوزخی ہے پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافروں سے سخت تر ین لڑنا اور بہت لگے اس کو زخم پس آیا ایک شخص[3] اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! خبر دو مجھ کو حقیقت حال اس شخص کے سے کہ فرماتے ہو تم کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا پس بہت[4] لگے اس کو زخم پس فرمایا آپؐ نے آگاہ رہو کہ وہ دوزخیوں[5] میں سے ہے پس قریب تھے

[1] پھیر لی، اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اس حدیث میں آپؐ کے تین معجزے مذکور ہیں ایک تو یہ کہ اس قبضہ کی مٹی سب کی آنکھوں میں پہنچی دوسرے یہ کہ ان سب کی آنکھیں اس تھوڑی سی مٹی سے بھر گئیں باوجود اس کے کہ وہ چار ہزار آدمی تھے، تیسرا شکست پانا ان کا اس سے، [2] یہ شخص اس کا نام قزمان تھا اور تھا وہ منافقوں میں سے اگرچہ ظاہر نہ تھا نفاق اس کا، [3] ایک شخص، یعنی صحابہؓ میں سے تعجب کرتا ہوا، [4] بہت لگے اس کو زخم، یعنی ظاہر حال اس کا یہ ہے کہ وہ بہشتی ہے، [5] دوزخیوں میں، یعنی بات وہی ہے جو کہی میں نے اگرچہ ظاہر ہو تجھ کو خلاف اس کے، ❊ ❊ ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوٰى بِيَدِهٖ إِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۲۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ

بعض لوگ[۱] کہ شک[۲] کریں پس وہ اس حال پر تھا ناگہاں پایا اس نے درد زخموں کا پس قصد کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ترکش اپنے کے اور کھینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اس تیر کے پس دوڑے گئے کتنے ایک مسلمانوں میں سے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! سچی کی اللہ تعالیٰ نے بات آپؐ کی تحقیق کاٹا سینہ اپنا فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ میں بندہ خدا کا ہوں اور رسول اس کا (فرمایا) اے بلال رضی اللہ عنہ پس خبر دے لوگوں کو ساتھ اسکے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالیٰ قوی کرتا[۳] ہے اس دین کو بسبب مرد فاجر کے (بخاری)

۵۶۲۲۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا سحر کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ البتہ آنحضرتؐ کے خیال میں ڈالا جاتا تھا کہ انہوں نے کی ہے ایک چیز اور حالانکہ[۴] نہیں ہے تاوقتیکہ تھے آپؐ ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالیٰ سے اور دعا کی اس سے پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانا تو نے اے عائشہؓ کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لئے بیچ اس امر کے کہ طلب کیا میں نے آئے میرے پاس دو مرد[۵] بیٹھا ایک ان مردوں میں سے میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر کہا ایک نے ان میں سے

---

[۱] بعض لوگ، یعنی ضعیف الایمان، [۲] کہ شک کریں، یعنی آنحضرتؐ کی خبر میں کہ اس قدر کوشش سے لڑتا ہے کیونکر فرماتے ہیں وہ دوزخی ہے یہ شخص منافق تھا ظاہر میں مسلمان دل میں کافر اگرچہ اس نے اسلام کے لئے بہت کوشش کی لڑا اور زخمی ہوا پر ایمان نہ ہونے سے کوئی کوشش اسکی کام نہ آئی معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے انسان کتنی ہی نیک باتیں کرے مسلمانوں کی مدد کرے اسلام کو فائدہ پہنچائے پر وہ جنتی نہیں ہو سکتا، [۳] اللہ تعالیٰ قوی کرتا ہے، اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہیں یا فقیر اور عالم جو اپنے نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہیں انکے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھنا چاہیئے، [۴] اور حالانکہ نہیں ہے، یعنی آنحضرتؐ پر ایسا نسیان غالب آگیا کہ گمان کرتے کہ فلاں چیز کی ہے حالانکہ نہ کی ہوتی اور گمان کرتے کہ فلاں کام نہیں کیا حالانکہ کر چکے اور یہ نسیان امر دنیا میں تھا نہ امر دین میں، جادو یہ ہے کہ آدمی کام کرے جس کو لوگ عادۃً نہیں کر سکتے اور ان کاموں کا ذریعہ عبادت اور تقویٰ اور دعا اور تلاوت اسمائے الٰہی نہ ہو ورنہ اس کو کرامت یا عمل کہیں گے اور نہ اسباب ظاہرہ جیسے آلات سے کام لینا جیسے ریل تار وغیرہ وغیرہ اور کثرت جیسے رسی پر چلنا،

[۵] دو مرد یعنی دو فرشتے بصورت انسان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجْعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۶۲۳ ۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ

واسطے دوسرے کے کہ کیا ہے بیماری اس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے[1] کہا ان میں سے ایک نے اور کس نے سحر کیا ہے اس کو لبید بن اعصم یہودی نے کہا اس شخص نے کس چیز میں سحر کیا ہے کہا دوسرے نے بیچ کنگھی کے اور ان بالوں کے کہ کنگھی کرتے سے جھڑتے ہیں اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کے کہا پس کہاں رکھا اس کو پس کہاں رکھا اس کو کہا بیچ کنوئیں ذروان کے پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان کتنے ایک آدمیوں اپنے اصحاب سے طرف اس کوئیں کے پس فرمایا یہ کنواں ہے کہ دکھلایا گیا مجھ کو گویا کہ پانی اس کنوئیں کا پانی مہندی کا سا تھا اور گویا کہ کھجور کے شگوفے اس کے سر تھے شیطانوں کے پس نکالا اس کو آنحضرت صلعم نے (بخاری مسلم)

۵۶۲۳ ۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا کہ اس وقت کہ تھے ہم حاضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال[2] آیا آپؐ کے پاس ذوالخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم[3] میں سے پس کہا اس نے یا رسول اللہ عدل کرو[4] تقسیم میں پس فرمایا آپؐ واسطے ہے تجھ کو پس کون انصاف کرے گا جب کہ نہ انصاف کیا میں تحقیق[5] نا امید ہوا تو اور زیان کار ہوا تو اگر نہ انصاف کروں میں

[1] سحر کیا گیا ہے الخ حکمت اس میں یہ تھی کہ کافر آنحضرتؐ کے معجزے دیکھ کر جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا، [2] بانٹ رہے تھے مال، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا مٹی ملا ہوا بھیجا اور اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں کے درمیان بانٹ دیا ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا القمہ چوتھا دیدیہ چاروں عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اس لئے کہ وہ کچا سونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کو دیا دلداری کے واسطے اس پر مردود نے اعتراض کیا، [3] بنی تمیم میں سے کہ ایک بڑے قبیلے کا نام ہے، [4] عدل کرو تقسیم میں الخ یعنے سب کو برابر دو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کو ان کی حاجت کے مطابق اور مصلحت کے لحاظ سے دیا اس میں امام مختار ہے، [5] تحقیق، یعنے اس لئے نا امید اور اور سود مندی تمہاری میری عدالت میں ہے اور مجھ کو رحمتہ للعالمین کیا ہے اور واسطے عدل کرنے کے بھیجا ہے اگر میں عدل نہ کروں تو تم کو سوا نا امیدی اور زیان کاری کے اور کچھ نہیں ہے اس کو قتل کرنے سے اس لئے در گذر کیا کہ ابتداء اسلام تھا کہ لوگ بدنام کریں گے کہ پیغمبرؐ اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِئْذَنْ لِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ

پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حکم دیجئے مجھ کو یہ کہ گردن ماروں میں اس کی پس فرمایا چھوڑ دے اسکو اس لئے کہ تحقیق اس کے لئے تابعدار ہوں گے کہ حقیر جانے گا[1] ایک تمہارا نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز انکے اور روزے اپنے کو بیچ مقابلہ روزے انکے پڑھیں گے قرآن حالانکہ نہ پڑھے گا[2] قرآن انکے حلقوں سے نکلیں گے دین سے جیسے کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اسکے طرف پیر اسکے طرف نضی[3] اسکے اور وہ اس کی لکڑی ہے دیکھا جاتا ہے طرف پروں تیر کے پس نہیں پایا جاتا ہے تیر میں کچھ اثر درحالیکہ گزرا تیر نجاست سے اور خون سے بعض علامت اس کے تابعداروں کی یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کا ایک دونوں بازوؤں اسکے میں سے مانند پستان عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے کہ ہلتا ہوگا اور نکلیں گے[4] اوپر بہترین[5] فرقہ کے لوگوں میں[6] سے کہا ابو سعید خدری نے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سنی میں نے یہ حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لڑے اس جماعت خوارج سے[7] اور میں ساتھ انکے تھا پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ[8] تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ علی کے پاس یہانتک کہ دیکھا میں نے طرف اسکی اوپر صفت[9] کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر گھسی ہوئی تھیں آنکھیں بلند پیشانی انبوہ کی داڑھی اٹھے

---

[1] حقیر جانے گا الخ ایک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہری عبادت کرتے ہیں اور دل میں ان کے ایمان نہیں یعنی دل میں شرک اور بدعت بھرا ہے تو ان کی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں دانا مسلمان کو چاہیئے کہ انکی ظاہری عبادت پر دھوکہ نہ کھاوے، [2] نہ پڑھے گا الخ یعنی ان کے دل میں قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا، [3] طرف نضی اس کی کے، یعنی تیر کی لکڑی کے اور غرض یہ ہے کہ جیسے پار ہوئے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں رہتا اسی طرح اس قوم میں اسلام کا کچھ اثر باقی نہ رہے گا، [4] نکلیں گے اوپر بہترین فرقہ کے، یعنے حضرت علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ سے باغی ہونگے یہ حدیث بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جیسے فرمایا ویسا ہی ہوا، [5] یعنی مراد وہ ہمراہی اس کے ساتھ بغاوت کریں گے، [6] یعنی اپنے زمانہ کے لوگوں میں بہتر ہونگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اصحاب ان کے ہیں، [7] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ان کا، [8] یعنے جب فتح یاب ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان پر اور مارا ان کو، [9] یعنے درمیان مقتول کے، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُطِعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۲۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

اللہ سے پس فرمایا آپ نے کہ فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ میں نافرمانی کروں پس امین جانتا ہے مجھ کو اللہ اوپر زمین کے لوگوں کے اور نہیں امین جانتے تم مجھ کو پوچھا ایک شخص نے اسکے قتل کی پس منع کیا آپ نے اسکو اسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری اس شخص نے فرمایا آپ نے کہ تحقیق اس شخص کے اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھیں گے قرآن نہ بڑھے انکے حلقوں سے نکلیں گے اسلام سے مانند نکل جانے تیر کے شکار میں سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو چھوڑ دینگے بت پرستوں کو (فرمایا آپ نے) اگر پاؤں میں انکو تو البتہ قتل کروں میں انکو مانند قتل کرنے عاد کے، (بخاری، مسلم)

۵۶۲۴۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تھا میں بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کے اس حال میں کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا میں نے اسکو ایک دن پس سنائی میری ماں نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکھتا میں پس آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میں روتا تھا میں پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ ہدایت کرے ابوہریرہؓ کی ماں کو پس کہا آپؐ نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہؓ کی ماں کو پس نکلا میں خوش حال بسبب دعا ہدایت کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب پہنچا میں طرف دروازے اپنی ماں کے پس ناگہاں دروازہ بند تھا پس سنی میری ماں نے آواز میرے قدموں کی پس کہا اسنے ٹھہر تو اپنی جگہ پر اے ابا ہریرہؓ اور سنی میں نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑھنی سے پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابوہریرہؓ گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتی ہوں یہ کہ محمدؐ بندے ہیں اللہ کے اور رسول اس کے پس پھرا میں طرف رسول اللہ

۱ مانند قتل کرنے عاد کے، یعنی ان کی جڑ کاٹ دوں گا، ۲ اور فرمانبرداری کر اس کی یعنی عدل کر تقسیم میں، ۳ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی، ۴ بلایا میں نے اس کو ایک دن یعنی اسلام کی طرف، ۵ روتا تھا یعنی بسبب غم آنے کے اس حال پر کہ یہ میری ماں ہے اس کی تادیب نہیں کر سکتا، ۶ اور جلدی کر اوڑھنی سے الخ یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے کرتہ کے اوڑھنی نہ اوڑھی، ۷ اے ابوہریرہؓ یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ فوراً آپؐ کی دعا قبول ہوگئی صاحب مصابیح نے اس حدیث کو مختصر کر دیا ہے اور اس کے بعد اتنا اور زیادہ ہے "میں نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ عزوجل سے دعا کیجیے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈالدے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالدے تب رسول اللہ نے فرمایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۲۵ :- وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِي مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَءًا مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِي شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا

اس حال میں کہ میں روتا تھا مارے خوشی کے پس تعریف کی آپؐ نے اللہ کی اور کہا نیک (مسلم)

۵۶۲۵ :- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا تحقیق تم کہتے ہو[1] کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثیں ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا[2] اور تحقیق بھائی میرے کہ مہاجرین تھے باز رکھتا تھا انکو آپؐ کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ[3] مارنا اور بہ تحقیق بھائی کہ انصار ہیں باز رکھتا تھا ان کو عمل انکے مالوں[4] کا اور تھا میں ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پھرتے پیٹ اپنے کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ پھیلائے رہے تم میں سے کپڑا اپنا یہاں تک کہ تمام کروں میں بات اپنی پھر اکٹھا کرے اور لگائے اس کو طرف اپنے سینہ کے پھر بھولے بھی میری حدیثوں میں سے کچھ کبھی پس کھولی میں نے کملی کہ نہ تھا مجھ پر کوئی کپڑا سوائے اسکے

اللہ تعالٰی اپنے ان بندوں کی یعنی ابو ہریرہؓ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈالدے اور مومنوں کی محبت انکے دلوں میں ڈال دے پھر کوئی مومن ایسا نہیں ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے انتہی صاحب مشکوٰۃ نے اس کتاب کو ترک کیا ہے وجہ نہیں معلوم حالانکہ اس ٹکڑے کو بھی معجزات کے ساتھ بڑا تعلق ہے کیونکہ جیسی آپؐ نے دعا فرمائی ویسا ہی ہوا، ⁂ [1] تحقیق تم الخ ابو ہریرہؓ کو آپ کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو ان کی یاد پر تعجب ہوا تب لوگوں سے اس کا سبب بتلایا)، [2] اور اللہ ہے، یعنی اگر میں نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالٰی دن قیامت کے سزا مجھ کو دے گا اور اس حدیث کے آخر میں اتنا زیادہ ہے اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا وہ آیتیں یہ ہیں ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدٰی من بعد ما بینٰہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون اور فرمایا ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونھم الا النار ولا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم، (ترجمہ) جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتارے صاف حکم اور راہ کی نشان بعد اس کے کہ ہم ان کا کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ان کو لعنت کرتا ہے اللہ تعالٰی اور لعنت کرتے ہیں سب لعنت کرنے والے اور فرمایا جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ تبارک وتعالٰی نے کتاب سے اور یہ مول تھوڑا وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالٰی قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا اور ان کو دکھ کی مار ہے، [3] ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازار میں یعنی خرید وفروخت کرنا، [4] عمل ان کے مالوں کا الخ اموال سے اراضی و باغات مراد ہیں یعنے ان کو کسانی سے فراغت نہیں ہوتی تھی یہ حدیث بھی معجزہ ہے آپؐ کا کہ جیسا آپ نے پیشگوئی فرمائی ویسی ہی پوری ہوئی، ⁂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَہٗ ثُمَّ جَمَعْتُہَا اِلٰی صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَّقَالَتِہٖ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۲۶ - وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ فَقُلْتُ بَلٰی وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ یَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰہُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِیْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِیْ مِائَۃٍ وَّخَمْسِیْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَھَا بِالنَّارِ وَکَسَرَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۲۷ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ

یہاں تک کہ تمام کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بات اپنی پھر سمیٹا میں نے اسکو طرف سینے اپنے کے پس قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہیں بھولا میں آپ کی حدیثوں سے کسی باتیں میں نے اس دن کہ وقت روایت اس حدیث کا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۵۶۲۶ - اور جریر بن عبد اللہ بجلی رضی سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں آرام دیتا تو مجھ کو[1] ذی الخلصہ سے پس کہا میں نے ہاں[2] اور تھا میں کہ نہیں ٹھہر سکتا تھا[3] گھوڑے پر پس ذکر کیا میں نے اس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آپ نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہاں تک کہ دیکھا میں نے نشان آپ کے دست مبارک کا اپنے سینہ میں اور کہا خداوند ثابت رکھ اسکو اور گردان اس کو راہ راست دکھانے والا اور راہ راست پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا میں اپنے گھوڑے[4] سے بعد اس دعا کے پس روانہ ہوا جریر رضی ساتھ ڈیڑھ سو سواروں کے احمس سے پس جلا دیا جریر رضی نے ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اس کو۔ (بخاری ومسلم)

۵۶۲۷ - اور انس رضی سے روایت ہے کہا کہ تحقیق ایک شخص لکھتا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مرتد ہو گیا اسلام سے اور ملا ساتھ مشرکوں کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق زمین نہیں[5] قبول کرے گی اسکو کہا انس رضی نے پس خبر دی

---

[1] نہیں آرام دیتا تو مجھ کو ذی الخلصہ سے، یعنی نہیں توڑتا تو اس کو تا کہ میں رنج سے خلاصی پاؤں اور یہ قبیلہ خثعم کے بت خانہ کا نام تھا کہ اسکو کعبۃ الیمانیہ بھی کہتے تھے، [2] ہاں یعنی راحت دونگا آپ کو وہ بت خانہ توڑ کر، [3] نہیں ٹھہر سکتا تھا الخ یعنی گر پڑتا تھا اس سے کبھی کبھی، [4] پس نہ گرا میں الخ سبحان اللہ پھر جریر جو گھوڑے پر جم نہیں سکتے تھے حضرت کی ایک مار لگانے سے شہسوار ہو گئے اور مشق کی ضرورت نہ رہی یہ معجزہ ہے آپ کا حضرت جریر دراز قد تھے، خوبصورت شکل تھے حضرت عمر رضی ان کو اس امت کا یوسف کہا کرتے تھے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ ہے پھر جریر گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلا دیا بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابو ارطاۃ تھا خوشخبری کے لئے رسول خدا کے پاس روانہ کیا وہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ تھا کہ وہ جل کر کالا ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ، [5] نہیں قبول کرے گی اس کو، سبحان اللہ جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ زمین نے اس کو قبول نہیں کیا اور باہر پھینک دیا یہ حدیث بھی آنحضرت کا ایک معجزہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَخْبَرَنِي أَبُوْطَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۲۸ :۔ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۲۹ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۳۰ :۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

مجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آئے اس زمین میں کہ مرا تھا وہ شخص اس میں پس پایا اس کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس کہا کہ کیا ہے حال اس شخص کا پس کہا لوگوں نے کہ دفن کیا ہم نے اس کو کئی بار پس نہ قبول کیا اس کو زمین نے، (بخاری، مسلم)

۵۷۲۸ :۔ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی[1] آپ نے ایک آواز پس فرمایا کہ یہودی عذاب کئے جاتے ہیں اپنی قبروں میں (بخاری، مسلم)

۵۷۲۹ :۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہنچے نزدیک مدینہ کے چلی ایک ہوا پس قریب تھی کہ دفن کر دے سوار کو پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجی گئی ہے یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہنچے آپ مدینہ میں پس[2] ناگہاں ایک بڑا سردار منافقوں میں سے مر گیا تھا، (مسلم)

۵۷۳۰ :۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نکلے[3] ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ پہنچے ہم عسفان[4] میں پس ٹھہرے آپ اس میں کئی راتیں پس کہا لوگوں نے نہیں ہیں ہم یہاں کچھ لڑائی کے کام میں اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ پیچھے رہے ہیں نہیں خاطر جمع[5] ہماری ان پر پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں ہیں کوئی راہ[6]

---

[1] پس سنی الخ یہ بھی معجزہ ہے آپ کا کہ آپ پر ان کا حال کھل گیا، [2] پس ناگہاں ایک بڑا سردار یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر دی اور پھر اسی طرح واقع ہوئی، [3] نکلے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الخ یعنی مکہ سے طرف مدینہ کی، [4] عسفان میں، یہ نام ایک بستی کا کہ مکہ سے دو منزل پر ہے، [5] خاطر جمع ہماری الخ یعنی اس سے کہ دشمن آ جائے ان پر اور غارت کرے، [6] کوئی راہ اور نہ کوچہ، لفظ شعب شین کی زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے راہ درمیان دو پہاڑوں کے ولیکن یہاں مراد راہ درمیان دو گھروں کے ہے یعنی گلیاں شہر کی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے انقاب مدینہ پر ملائکہ ہیں کہ نہیں آئے گا اس میں طاعون اور دجال، ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا فِی الْمَدِیْنَۃِ شَعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکَانِ یَحْرُسَانِہَا حَتّٰی تُقْدِمُوْا عَلَیْہَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَوَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِہٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ دَخَلْنَا الْمَدِیْنَۃَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا یُہَیِّجُہُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ شَیْءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۳۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَۃٌ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلَکَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِیَالُ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَمَا تَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزَعَۃً فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا وَضَعَہَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ عَنْ مِّنْبَرِہٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَمُطِرْنَا یَوْمَنَا ذٰلِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَقَامَ ذٰلِکَ الْاَعْرَابِیُّ اَوْ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَہَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ

اور نہ کوچہ مگر متعین ہیں ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہیں مدینہ کی یہاں تک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی طرف آپ نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہم نے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہے اس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے[1] اسکی نہیں رکھے ہم نے اسباب[2] اپنے اسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ میں یہاں تک کہ چڑھ[3] آئے ہم پر بنو عبداللہ بن غطفان[4] اور نہ برانگیختہ کرتی تھی ان کو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز (مسلم)

۵۶۳۱۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہنچا لوگوں کو قحط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پس اسوقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے جمعہ کے دن کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال[5] اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لئے پس اٹھائے آپ نے دونوں ہاتھ اپنے اس حال میں کہ دیکھتے تھے ہم آسمان میں ایک ٹکڑا ابر پس قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہ رکھے آپ نے ہاتھ یہاں تک کہ اٹھا ابر مانند پہاڑوں کے پھر نہ اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر اپنے سے یہاں تک کہ دیکھا میں[6] نے مینہ کو کہ ٹپکتا آنحضرت کی داڑھی مبارک پر پس مینہ برسائے گئے ہم اس دن[7] اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی[8] اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا[9] کیجئے اللہ سے ہمارے لئے پس

---

[1] قسم کھائی جاتی ہے، یعنے اللہ عزوجل کی، [2] اسباب اپنے، یعنی اونٹوں کی پیٹھوں سے، [3] چڑھ آئے ہم پر، یعنے مدینہ والوں پر سبحان اللہ جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ صحابہ کے مدینہ میں آنے تک محفوظ رہا حالانکہ ان کے پیچھے لوٹ کھسوٹ کا عجیب موقعہ تھا، [4] بنو عبداللہ بن غطفان یہ ایک قبیلہ کا نام ہے اور معنے یہ ہیں کہ مدینہ وقت نہ ہونے ان کے محفوظ تھا جیسے خبر دی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے از راہ معجزہ کے اور نہیں تھا کوئی مانع ان کی غارت کرنے اور چڑھ آنے سے اس پر سوائے نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہیں ابوسعید کے آئندہ قول کے رحمہم اللہ، [5] ہلاک ہوا مال، یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانی پانے کے، [6] یہاں تک کہ دیکھا میں نے، یعنی آپ کے منبر پر سے اترنے سے پہلے اور مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے مینہ برسنا شروع ہو گیا، [7] ہم اس دن، یعنے بقیہ اس دن کے کہ دعا کی تھی کہ دن جمعہ کا تھا، [8] اور کوئی، یعنے سوا اس کے، [9] دعا کیجئے الخ کہ مینہ جائے، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ لَنَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَمَا یُشِیْرُ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ
وَصَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ وَسَالَ الْوَادِیْ قَنَاۃُ شَھْرًا وَلَمْ یَجِیْٔ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِیَۃٍ
اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ
وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِیْ فِی الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۳۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ
اسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ نَخْلَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَہُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی عَلَیْہِ صَاحَتِ
النَّخْلَۃُ الَّتِیْ کَانَ یَخْطُبُ عِنْدَھَا حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَتّٰی اَخَذَھَا وَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتَّی اسْتَقَرَّتْ قَالَ
بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۶۳۳:۔ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اٹھائے آپؐ نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد ہمارے[1] اور نہ برسا ہم پر پس نہ اشارہ کرتے تھے آپؐ طرف کسی جانب کی ابر سے
مگر کہ کھل جاتا تھا اور ہوا اوپر مدینہ کے[2] مانند گڑھے کے اور بہتا رہا نالہ قنات ایک مہینہ تک اور نہیں آیا کوئی کسی کی طرف مگر کہ خبر دی
بہت بارش برسنے کی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا آپؐ نے یا الٰہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ برسا ٹیلوں پر اور پہاڑوں پر اور
اندر نالوں کے اور جگہوں اگنے درختوں کے کہا انسؓ نے پس کھل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال میں کہ ہم چلتے تھے[4] دھوپ میں، (بخاری)

۵۶۳۲:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کھجور کے ستونوں مسجد کے سے
پس جب بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے آپؐ اس پر خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے آپؐ اس کے پاس پہلے بلکہ منبر کے
یہاں تک کہ قریب تھا یہ کہ پھٹ جائے پس اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم[5] یہاں تک کہ پکڑا اس کو اور اپنے گلے سے لگایا اسکو پس شروع کیا اس ستون
نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے کی کہ چپکا کیا جاتا تھا گریہ و زاری سے یہاں تک کہ ٹھہرا فرمایا آپؐ نے رویا یہ ستون[6] اوپر نہ ملنے اس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے، (بخاری)

۵۶۳۳:۔ اور سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ یہ ایک شخص نے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے پس

---

[1] گرد اگرد ہمارے یعنی کھیتوں اور باغات میں، [2] اور نہ برسا ہم پر الخ یعنی ہمارے مکانوں پر تاکہ ضرر نہ ہو، [3] اور ہوا مدینہ، یعنی تمام اطراف مدینہ میں ابر تھا اور مینہ برستا تھا مگر مدینہ پر ابر نہ تھا اور بالکل کھل کر مانند گڑھے کے ہو گیا، [4] ہم چلتے تھے دھوپ میں اس حدیث میں آپ کے دو معجزے منقول ہیں ہمارے زمانہ میں شہر نیویارک واقع امریکہ میں توپوں کے چھوڑنے اور ڈائنامیٹ اڑانے سے پانی برسانا چاہا لیکن ایک بار تو کامیابی ہوئی مگر حیدرآباد والوں نے بہت کچھ محنت کی پانی نہ برسا اس سے معلوم ہوا کہ شہر نیویارک میں بھی انکی تدبیر سے نہیں برسا تھا بلکہ پانی برستا خاص خدا تعالیٰ کا کام ہے بندے کے اختیار سے باہر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ وھو الولی الحمید،
[5] رویا یہ ستون الخ حدیث جذع حنین کی صحابہ ایک جماعت سے مروی ہے بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے اور حسن بصریؒ جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے اے اللہ کے بندو ایک سوکھی لکڑی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں روتی تھی تم کو زیادہ رونا چاہیئے، [6] اور لگے طرف اس کے، ۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۳۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۳۵: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ

فرمایا آپؐ نے کھا دائیں ہاتھ اپنے سے، کہا اس نے کہ نہیں کھا سکتا میں، فرمایا آپؐ نے نہ کھا سکیو، یا نہ رکھا اس کو مگر تکبر کرنے، پس نہ اٹھا سکتا تھا[1] وہ شخص دایاں ہاتھ طرف منہ اپنے کے بعد اس کے (مسلم)

۵۶۳۴: اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈر گئے[2] اور فریاد کی ایک بار پس سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر[3] کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا تھا سست رو اور پاس پاس رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آپ فرمایا کہ پایا ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا[4] پس ہوا وہ بعد آپؐ کی سواری کے اس طرح کا کہ کوئی گھوڑا اس کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اس کے کوئی گھوڑا بعد اس دن کے۔ (بخاری)

۵۶۳۵: اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وفات پائی میرے باپ نے اس حال میں کہ ان پر قرض تھا پس پیش کیا میں نے ان کے قرضخواہوں پر کہ لیویں تمام کھجوریں ہماری بدلے اس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا انہوں نے پس آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ آپ جانتے ہیں یہ کہ باپ میرا شہید ہو گیا ہے روز احد کے اور چھوڑا ہے دین بہت اور میں چاہتا ہوں کہ دیکھیں آپ کو قرضخواہ پس فرمایا آپؐ نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور کے علیحدہ علیحدہ پس کیا میں نے پس بلایا میں نے آنحضرتؐ کو پس جب دیکھا قرضخواہوں نے طرف آپ کی گویا کہ وہ دلیر کئے گئے[5] مجھ پر اس وقت

[1] پس نہ اٹھا سکتا تھا، اس کا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور رسول کی مخالفت کی بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے، [2] ڈر گئے یعنی دشمنوں سے، [3] گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر، [4] دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو یہ معجزہ تھا آپؐ کا کہ آپ کی سواری کی برکت سے نہایت مٹھا گھوڑا تیز ہو گیا سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اسی کو کہتے ہیں کہ آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے آؤ ان کی طرف یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعوی کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں مارتے ہیں پر امتحان کے وقت سب کچھ بھول جاتے ہیں ہم نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ زرا سی دہشت میں ان کے حواس جاتے رہے یہ حدیث بھی آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے آپ کی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے، [5] دلیر کئے گئے مجھ پر یعنے ایسا طور ظاہر کیا جو دلالت کرے کہ وہ سوا پورا قرض لینے کے کسی امر پر راضی نہ ہوں گے یعنے تشدد کیا مجھ پر مطالبہ میں یہ گمان کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں گے ان کو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنے کے لئے پس پہلے ہی انہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اس پر کہ وہ ان میں سے کسی ایک بات پر بھی راضی نہیں ہو سکتے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّاعَةِ فَلَمَّا رَاٰی مَا یَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَیْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِیْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ یَکِیْلُ لَهُمْ حَتّٰی اَدّٰی اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِیْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰی اَنْ یُّؤَدِّیَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اِخْوَانِیْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَیَادِرَ کُلَّهَا وَحَتّٰی اَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۶۳۶ :۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ کَانَتْ تُهْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عُکَّةٍ لَّهَا سَمْنًا فَیَاْتِیْهَا بَنُوْهَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَهُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ کَانَتْ تُهْدِیْ فِیْهِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَهَا اُدْمَ بَیْتِهَا حَتّٰی عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَکْتِیْهَا مَا زَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۳۷ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ

پس جب دیکھا آپ نے اس چیز کو کہ کرتے ہیں قرضخواہ پھرے آپ تین بار گرد بڑے ڈھیر کے ان میں سے پھر بیٹھے اس پر پھر فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے قرضخواہوں کو پس ہمیشہ ماپتے رہے آنحضرت انکے لئے یہاں تک کہ ادا کیا اللہ تعالیٰ نے میرے باپ سے دین اس کا اور میں راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالیٰ دین میرے باپ کا اور نہ جاؤں[1] اپنی بہنوں کی طرف ایک کھجور پس سالم رکھے اللہ نے ڈھیر سب دریہاں تک کہ تحقیق میں دیکھتا طرف اسی ڈھیری کہ بیٹھے تھے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ نہیں کم ہوئی اس میں سے ایک کھجور۔ (بخاری)

۵۶۳۶ :۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ ام مالک تھی ہدیہ بھیجتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی کپی میں گھی پس آتے ام مالک کے پاس بیٹے اسکے اور مانگتے سالن حالانکہ نہ ہوتا انکے پاس کچھ پس قصد کرتی ام مالک طرف اس کپی کی کہ بھیجتی تھی جسمیں گھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پس پاتی اس میں گھی پس ہمیشہ تھی ام مالک کے لئے سالن گھر اسکے یہاں تک کہ نچوڑا ام مالک کے لئے سالن گھر اسکے یہاں تک کہ نچوڑا ام مالک نے اسکو پس آئی ام مالک نبی صلعم کے پاس پس فرمایا آپ نے کیا نچوڑا تو نے اس گھی کو کہا اس نے ہاں فرمایا اگر چھوڑتی تو اسکو بحال خود تو ہمیشہ رہتا[2] سالن تیرے گھر (مسلم)

۵۶۳۷ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا ابو طلحہؓ[3] نے واسطے ام سلیمؓ کے تحقیق سنی میں نے آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سست

---

[1] نہ جاؤں الخ جابرؓ کے باپ نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں پس جابرؓ کہتے ہیں راضی تھا کہ کسی طرح باپ کا قرض ادا ہو جائے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے ہمارے لئے کھجوروں میں سے پوری روایت اسی طرح ہے کہ جب سب قرض ادا ہو چکا تو جابرؓ نے کہا یا حضرتؐ سب قرض ادا ہو چکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی خبر دے خطاب کے بیٹے عمر فاروقؓ کو جابرؓ کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابرؓ نے عمر فاروقؓ کو خبر دی تو انہوں نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اسی وقت میں جان گیا تھا کہ اب ضرور ہی برکت ہوگی اور یہ اس لئے کہ جب برکت ہوگی اور یہ اس لئے کہ جب برکت اترتی ہے ایک چیز میں اگرچہ وہ تھوڑی ہو بہت ہو جاتی ہے وہ تھوڑی چیز۔ [2] تو ہمیشہ رہتا، یعنی اگر تو اسے مالک اس مشک کو نہ نچوڑتی تو وہ مشک گھی سے کبھی خالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ ام مالک مدینہ میں ایک بی بی تھیں قبیلہ بنو سلیم میں سے۔ [3] کہا ابو طلحہ نے، کہ یہ انصار میں سے تھے اور حضرت انسؓ کی ماں کے خاوند تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ الجوع فھل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخرجت خمارا لھا فلفت الخبز ببعضہ ثم دستہ تحت یدی ولاثتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھبت بہ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ومعہ الناس فسلمت علیھم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلک ابوطلحۃ قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن معہ قوموا فانطلق وانطلقت بین ایدیھم حتی جئت اباطلحۃ فاخبرتہ فقال ابوطلحۃ یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ولیس عندنا ما نطعمھم فقالت اللہ ورسولہ اعلم

پہچانتا ہوں ان میں بھوک۱؎ پس کہا ہے تیرے پاس کچھ۲؎ کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیمؓ نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹیاں روٹیوں کو اسکے ایک کونے میں پھر چھپا دیا اسکو میرے ہاتھ کے نیچے اور عمامہ کیا میرا۳؎ ساتھ بعض اسکے پھر بھیجا مجھ کو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لے گیا میں وہ روٹیاں آپ کے پاس پس پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد۴؎ میں کہ اس حال میں کہ تھے ساتھ آپ کے لوگ پس سلام علیکم کی میں نے ان سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بھیجا ہے تجھ کو ابوطلحہؓ نے کہا میں نے ہاں۵؎ فرمایا کہ ساتھ طعام کے کہا میں نے ہاں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ان لوگوں کے کہ ساتھ آپکے کھڑے ہو۶؎ پس چلے اور چلا میں بھی آگے آپؐ کے یہاں تک کہ آیا میں ابوطلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اسکو۷؎ پس کہا ابوطلحہؓ نے اے ام سلیمؓ تحقیق تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگوں کے اور نہیں ہمارے پاس کچھ کہ کھلاویں ہم ان کو۸؎ کہا ام سلیمؓ نے اللہ اور رسول۹؎ اس کا دانا تر ہیں پس چلے ابوطلحہ یہاں تک کہ ملے رسول

۱؎ بھوک الخ کہ سستی اثر اسی بھوک کا ہے، ۲؎ کچھ یعنے کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو، ۳؎ اور عمامہ کیا یعنی میرا سر ڈھانکا اور لپٹنے ایک پیچ مانند دستار کے لپیٹ دی اور انس اس زمانہ میں آٹھ، نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ۴؎ مسجد میں، مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرتؐ نے نماز کے لئے جب کہ محاصرہ کیا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اس لئے کہ وقوع اس ماجرا کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابرؓ کے واللہ اعلم، ۵؎ کہا میں نے، ہاں یہ منافی نہیں اس کی ماں کے بھیجنے کی اس لئے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تھے، ۶؎ کھڑے ہو، تا ابوطلحہؓ کے گھر چلیں چونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ انسؓ کے ساتھ چند روٹیاں ہیں نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھائیں اور ارادہ ہوا معجزہ ظاہر کرنے کی کہ وہ سیر ہونا جماعت کثیر کا ہے تھوڑی سی لقدٹی ہے، ۷؎ پس خبر دی میں نے اس کو، یعنی انکے آنے کی، ۸؎ کہ کھلاویں الخ سوائے ان چند روٹیوں کے اور کچھ نہیں ہے اور آدمی بہت سے ہیں کیونکہ ان کے آگے رکھوں تھوڑی سی چیز، ۹؎ اللہ اور رسول، گویا ام سلیمؓ نے سمجھ لیا کہ آنحضرت صلعم اظہار معجزہ کے واسطے آئے ہیں اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھ تردد نہ کیا اور دل میں اول ہی سوجھی کہ آپؐ قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے ان کا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک عورت ایسی تھیں کہ اس وقت کے بہت مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رضی اللہ عنہا و عن اہل عصرنا وجعلنا فی زمرتہم آمین یا رب العالمین ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُكَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِیْ لِعَشَرَۃٍ ثُمَّ لِعَشَرَۃٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّہٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰہَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَیْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَۃً حَتّٰی عَدَّ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ ساتھ ان کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا اے ام سلیمؓ جو کچھ کہ تیرے پاس ہے پس لائیں وہ روٹیاں کہ ان کے پاس تھیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹیوں کو توڑنے کے لئے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیمؓ نے کپا پس سالن کیا اس گھی کو کہ کپے میں سے نکلا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سالن روٹی میں جو کچھ کہ چاہا[1] اللہ نے کہیں پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اذن دے[2] دس کو پس بلایا دس کو پس کھایا ان دس نے یہانتک کہ سیر ہوئے پھر باہر نکلے وہ پھر فرمایا کہ بلا دس کو پس کھایا ساری قوم نے اور سیر ہوئے اور قوم ستر آدمی تھے یا اسّی[3] (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اذن دے دس کو آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا انہوں نے یہانتک کہ کیا یہ ساتھ اسی مردوں کے پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوطلحہؓ کے گھر والوں نے اور چھوڑا باقی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا داخل کر مجھ پر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصوں کو پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہوا میں دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا ہے اس میں سے کچھ یا نہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر لیا

[1] جو کچھ کہ چاہا اللہ نے، یعنی دعائے خیر و برکت کی، کی یا اسماء الٰہی اس میں پھونکے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پھر کہا آپ نے بسم اللہ اعظم فیہما البرکۃ، [2] اذن دے بعض نے کہا آنحضرتؐ نے سب کو ایک ہی بار کھانے کی اجازت نہ دی کیونکہ ایک بڑی جماعت تھوڑے سے کھانے کو دیکھتے تو انکی حرص کھانے میں بڑھ جاتی اور وہ خیال کرتے کہ یہ تھوڑا سا کھانا ہم کو سیر نہ کریگا اور حرص برکت کو روک دیتی ہے بعض نے کہا مکان تنگ تھا کہا طیبیؒ نے وہ پیالہ اسی قدر تھا کہ اس کے گرد اسی قدر آدمی آرام سے بیٹھ کر کھا سکتے تھے، کذا فی اللمعات، [3] ستر آدمی تھے یا اسی الخ کہا ابن حجرؒ نے اس روایت میں اسی طرح ستر اور اسی کے عدد میں راوی کو شک ہے اور دوسری روایت میں شک کے سوا اسی کا عدد مذکور ہے اور ایک روایت میں کچھ اوپر اسی مذکور ہیں اور ان روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ جس نے اسی کو روایت کیا ہے اس نے کسر کو گرا دیا ہے اور جس نے کچھ اوپر اسی کا عدد بیان کیا ہے اس نے کسر کو بھی شمار کر دیا ہے اب رہی وہ روایت جس کو امام احمد نے روایت کیا ہے کہ یہانتک چالیس آدمیوں نے کھایا اور کھانا اسی طرح بچ رہا تو اس روایت میں اور پہلی روایت میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے آپ نے چالیس آدمیوں کے کھانے کے بعد تناول فرمایا آپ کے بعد اور چالیس آدمیوں نے کھانا کھایا کذا قال الشیخ، ؔ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیْءٌ وَّفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِیْهِ بِالْبَرَکَةِ فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُوْنَکُمْ هٰذَا

۵۶۳۸ :۔ وَعَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَّهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ اَوْزُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۶۳۹ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اُطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْهِ مَآءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَکَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَآءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ یُؤْکَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۶۴۰ :۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی غَدًا فَانْطَلَقَ

آپ نے ما بقی کو اور جمع کیا اس کو پھر دعا کی اس میں ساتھ برکت کے پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آپ نے کہ لو اور کھاؤ اس کو۔

۵۶۳۸ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک باسن اس حال میں کہ آپ زوراء[1] میں تھے پس رکھا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا باسن میں پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان دو انگلیوں[2] کے سے پس وضو کیا قوم نے اس سے کہا قتادہؓ نے اس سے کہ کہا میں نے واسطے انسؓ کے کہ کتنے تھے کہ کہا تھے ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۶۳۹ :۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم اصحابؓ رسولِ خدا کے گنتے[3] تھے آیتوں کو سبب برکت کا اور تم اے لوگو گنتے ہو انکو سبب ڈرانے کا تھے ہم ساتھ رسول اللہ کے ایک سفر میں پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ڈھونڈ ھو بچا ہوا[4] پانی پس لائے صحابہ ایک باسن کہ کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس داخل کیا آپ نے دست مبارک اپنا باسن میں پھر فرمایا کہ آؤ اوپر پانی پاک کرنے والے بابرکت[5] کے اور برکت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرتؐ کی انگلیوں میں[6] سے اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح طعام کی اس حال میں کہ کھایا جاتا تھا طعام (بخاری)

۵۶۴۰ :۔ اور ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ خطبہ پڑھا ہمارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا تحقیق تم چلو گے

---

[1] زوراء نام ایک جگہ معروف کا ہے مدینہ میں بازار کے پاس، [2] درمیان دو انگلیوں کے سے اسکے یہ معنے ہیں کہ پانی نکلنے لگا نفس انگلیوں سے اور موید ہے اس معنے کی وہ روایت جس میں آیا ہے فرایت الماء ینبع من اصابعہ، [3] گنتے تھے الخ معنے یہ ہیں کہ اگرچہ آیتیں کافروں اور منکروں کے ڈرانے کے لئے ہیں و لیکن بہ نسبت مومنوں کے کہ وہ معتقد ہیں موجب بشارت اور زیادتی ایمان کی ہے، [4] ڈھونڈو بچا ہوا پانی، یعنے ایک باسن کہ اس میں کچھ پانی باقی رہا ہوا ہو، [5] اور برکت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، [6] انگلیوں میں سے، لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسی پر جمہور علماء ہیں ۔۔۔ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ لَا يَلْوِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَاةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور اس تشبید میں اور آخر اس شب میں اور آ دو گے پانی پر انشاء اللہ کل کو پس چلے لوگ اس حال میں کہ نہیں التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف کہا ابو قتادہؓ نے پس اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہوئی پس ایک طرف ہوئے راہ سے پس رکھا سر اپنا پھر فرمایا نگہبانی کرنا ہم پر ہماری نماز کی پس ہوئے آنحضرتؐ اول ان شخصوں کے کہ جاگے اس حال میں کہ دھوپ پہنچی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر پھر فرمایا آپ نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہاں تک کہ جب بلند ہوا آفتاب اترے آنحضرتؐ پھر منگایا باسن وضو کا کہ تھا ساتھ میرے اس میں کچھ پانی پس کیا اس سے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤں کی کہا ابو قتادہؓ نے اور باقی رہا اس باسن میں کچھ پانی پھر فرمایا آپؐ نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لئے ظرف وضو کا پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اس کے خبر پھر اذان کہی بلالؓ نے واسطے نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پھر پڑھی نماز صبح کی اور سوار ہوئے آنحضرت صلعم اور سوار ہوئے ہم ساتھ آپؐ کے پس پہنچے ہم طرف لوگوں کے اس وقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز حالانکہ لوگ کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم اور پیاسے ہوئے ہم پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں ہے ہلاکت تم پر اور منگایا آپؐ نے ابو قتادہ سے وضو کا باسن شروع ہوئے آپ کہ ڈالتے تھے پانی اس باسن سے اور ابو قتادہؓ وہ پانی پلاتے جاتے تھے لوگوں کو پس نہ گزرا دیکھنا لوگوں کا پانی کو باسن مذکور میں اژدہام کرنے ان کے سے اژدہام کیا انہوں نے باسن پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک کرو خلق کو قریب ہے کہ تم سیراب ہو جاؤ گے کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق

ملہ اور آؤ گے پانی پر الخ اس اشارہ تھا اس پانی کی طرف کہ پیدا ہوا بطریق معجزہ کے جیسا کہ آخر حدیث میں آئے گا بیان اسکا، سلہ نہیں التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف، یعنے بلکہ چلا جاتا تھا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہیں ہوتا کسی کی ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام کرنے پانی کے اور پہنچنے کے طرف اسکی، سلہ ایک طرف ہوئے راہ سے، یعنی بقصد سونے کے، سلہ نگہبانی کرنا ہم پر ہماری نماز کی، پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کے لئے نہ جاگا، ش۵ پس الخ یعنی سب سے پہلے آپ ہی جاگے، سلہ وضو کم بہ نسبت اور وضوؤں کے، یعنی اس اور وضو کرنے میں ایک ایک بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کے، سلہ کہ آگے جا اترا تھا قافلہ، ش۵ نہیں ہلاکت تم پر الخ آپ جنگ تبوک سے جب پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہیں نہ تھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کی ہم ہلاک ہوتے ہیں پیاس کے مارے آپؐ نے فرمایا تم پر ہلاکی نہ ہوگی پھر وضو کا بچا پانی منگایا اور اس سے لوگوں کو پلانے لگے اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا، ستر ہزار کا لشکر تھا یہ آنحضرتؐ کا معجزہ ہوا ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيُرْوَى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ آخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا ۔

٥٧٤١ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيرٌ

نیک ہیں ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ ڈالتے تھے پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگوں کو یہاں تک کہ نہ باقی رہا سوا میرے اور سوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھ کو کہ پی پس کہا میں نے کہ نہ پیوں گا میں یہاں تک کہ پیویں آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانے والا قوم کا آخر انکا ہے[1] کہا ابو قتادہؓ نے پس پیا میں نے اور پیا آپؐ نے کہا ابو قتادہؓ نے پس آئے لوگ پانی پر اس حال میں کہ تھے راحت پائے ہوئے سیراب (مسلم) اور اسی طرح ہے صحیح مسلم میں[2] اور اسی طرح ہے بیچ کتاب حمیدی کے اور جامع الاصول کے اور زیادہ[3] کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کے لفظ شربا۔

٥٧٤١ ۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا جب ہوا دن غزوہ تبوک[4] کا پہنچی لوگوں کو بھوک شدید پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ پس منگوائیے لوگوں سے[5] بچا ہوا توشہ انکا پھر دعا کیجئے اللہ سے انکے لئے ان توشوں پر ساتھ برکت کے پس فرمایا آپؐ نے اچھا پس منگوایا آپؐ نے دستر خوان چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگایا گیا بچا ہوا توشہ انکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چینے کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص ٹکڑہ روٹی کا یہاں تک کہ جمع ہوئے دستر خوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت اترنے کی اس

---

[1] پلانے والا قوم کا آخر انکا ہے، یعنے کھانے پینے میں ادب یہ ہے کہ پہلے سب کو کھلاتے پلاتے سیراب کرے بعد ازاں آپ کھائے پیئے، [2] اسی طرح ہے الخ یعنی ان کتابوں میں ساقی القوم آخرہم ہے بدون لفظ شربا، [3] اور زیادہ کیا، یعنی مصابیح میں یہ عبارت اس طرح ہے ان ساقی القوم آخرہم شربا، [4] ہوا دن غزوۂ تبوک کا الخ تبوک نام ایک موضع کا ہے اس میں اور مدینہ میں مسافت ایک مہینہ کی ہے غزوہ وہاں کا ۹ھ میں ہوا رجب میں اور یہ حضرتؐ کا آخری غزوہ تھا، [5] منگوائیے لوگوں سے، بچا ہوا توشہ ان کا یعنی حکم فرمایا کہ جس کے پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہے لاوے اور حدیث میں اختصار ہے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لوگوں کو بھوک پہنچی تو آپؐ نے ارادہ کیا لوگوں کے بعض کاٹ ڈالنے کا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا اگر آپ یہ حکم دیجئے گا تو سواریاں کم ہو جاویں گی کاش آپ جمع کیجئے لوگوں کے سب توشے پھر دعا کیجئے اللہ سے اس پر تاکہ برکت ہو اس میں اور سب کے لئے کافی ہو جائے پھر آپؐ نے موافق حضرت عمرؓ کے کہنے کے توشہ منگا کر دعا کی تو توشوں میں دعا کی برکت سے ایسی افزائش ہو گئی کہ سب کے برتن خوب بھر گئے اور اطمینان حاصل ہوا یہ ایک معجزہ تھا آپؐ کے معجزوں میں سے ۱۲ ت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِھِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْہُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فَیُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

٥٦٤٢ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَیْسًا فَجَعَلَتْہُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَا اَنَسُ اِذْھَبْ بِھٰذَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِھٰذَا اِلَیْکَ اُمِّیْ وَھِیَ تُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا لَکَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَھَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْہُ ثُمَّ قَالَ اذْھَبْ فَادْعُ لِیْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاھُمْ وَادْعُ لِیْ مَنْ لَقِیْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰی وَمَنْ لَقِیْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَیْتُ غَاصٌّ بِاَھْلِہٖ قِیْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُکُمْ کَمْ کَانُوْا قَالَ

پھر پھر فرمایا ڈال لو اپنے باسنوں میں پس لیا لوگوں نے اپنے باسنوں میں یہاں تک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اس کو کہا ابوہریرہؓ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہاں تک سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں ہوں رسول خدا کا نہیں ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالیٰ سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنے والا ہو اور پھر رد کا جاوے گا بہشت[1] سے (مسلم)

٥٦٤٢ - اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا ساتھ زینبؓ کے پس قصد کیا[2] ماں میری ام سلیمؓ نے طرف کھجور اور گھی اور قروط کے پس بنایا مالیدہ سا پس رکھا اسکو پیالہ میں اور کہا اے انسؓ لے جا[3] اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپؐ کی میری ماں نے اور اس نے آپ کو سلام کیا ہے اور کہا ہے کہ تحقیق یہ آپ کے لئے ہے ہماری طرف سے تھوڑا[4] سا یا رسول اللہ پس لے گیا میں اسکو آپؐ کے پاس اور کہا میں نے جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھ دے اسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلاں کو اور فلاں کو اور فلاں کو تین شخصوں[5] کا نام لیا اور بلا لا میرے پاس جس[6] سے ملے تو پس بلایا میں نے ان کو کہ نام لیا تھا آپؐ نے انکا اور انکو کہ ملا میں پس ناگہاں گھر بھرا ہوا تھا لوگوں سے کہا گیا انسؓ سے کہ کتنے تھے تم کہا انسؓ نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ پھر رد کا جائے بہشت سے الخ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے یہ دونوں گواہیاں یعنی توحید اور رسالت کی شہادت دیتا ہوا ملے اس کو بہشت سے کبھی نہیں رد کیا جائے گا، ۲ پس قصد کیا، یعنی ان چیزوں کا مالیدہ بنایا، ۳ لے جا اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس الخ اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس میں ولیمہ سے مدد ہو مستحب ہے، ۴ تھوڑا، یعنے آپؐ کے شان کے لائق نہیں ہے، ۵ تینوں شخصوں کا نام لیا، یعنے معین کیا ان کو ساتھ ناموں کے اور بھول گیا میں ان کو پس تعبیر کیا میں نے ان کو ساتھ فلاں اور فلاں کے پس جملہ رجالاً سماہم منجملہ انسؓ کی کلام سے ہے جو فلاں اور فلاں سے بدل واقع ہوا ہے یا منصوب ہے اعنی یا یعنے سے، ۶ جس سے ملے تو الخ یعنے علی العموم، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زُهَاءُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٦٤٣:- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيْرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ فَدَعَا لَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کو رکھا دست مبارک اس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اس چیز کے کہ چاہا اللہ نے پھر شروع کیا آپ نے بلانا دس دس کو درحالیکہ کھاتے تھے وہ اس سے اور فرماتے تھے آپ واسطے انکے کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیئے کہ کھائے ہر شخص اس طرف سے کہ نزدیک اسکے ہے[۵۱] کہا انس نے پس کھایا ان دس نے یہاں تک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہاں تک کہ کھایا سب نے فرمایا آپ نے مجھ کو کہ اے انسؓ اٹھا پس اٹھایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جس وقت رکھا تھا میں نے زیادہ یا اس وقت کہ اٹھایا میں نے (بخاری و مسلم)

۳۴۶۵ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ غزوہ کیا میں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ میں سوار تھا اوپر اونٹ آبکشی کے کہ تھک گیا تھا کہ نہ قریب تھا کہ راہ چل سکے پس ملے ساتھ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہانکا اسکو اور دعا کی اس کے لئے پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کے[۵۲] پس فرمایا آپ نے مجھ کو کہ کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا میں نے ساتھ اچھی حالت کے دیکھتا ہوں تحقیق پہنچی اسکو برکت آپکی فرمایا حضرت نے کیا بیچتا ہے تو میرے پاس اسکو بدلے چالیس درہم کے پس بیچا میں نے اسکو اس شرط پر کہ میرے لئے ہو سواری اسکی مدینہ تک پس جبکہ پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[۵۱] چاہیئے کہ کھاوے، ہر شخص اس طرف سے کہ نزدیک اس کے ہے یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں نازل ہوتی ہے اس حدیث سے بڑا معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو آدمی سیر و آسودہ ہوگئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ آیت حجاب کی انہیں کے زمانہ عقد میں اتری اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل کا جس میں آیت حجاب کے نزول کا بیان ہے،

[۵۲] پس ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے چلتا تھا، یہ آپؐ کا معجزہ تھا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ دم بھر میں چاق اور چست ہوگیا اور یہ جو حدیث کے آخر میں فرمایا اور پھیر دیا اونٹ کو مجھ پر یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے آپؐ کی سخاوت اور احسان کا نوویؒ نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اور شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرالے امام مالک کے نزدیک یہ شرط اس وقت جائز ہے جب مسافت سواری کی قلیل ہو اور شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں ہے خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابرؓ کی حدیث کی یہ تاویل ہے کہ آنحضرتؐ کو خریدنا منظور ہی نہ تھا صرف جابرؓ پر احسان کرنا منظور تھا۔ ۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ غَدَوْتُ اِلَیْہِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۴۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْكَ فَاَتَیْنَا وَادِی الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِّامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْھَا فَخَرَصْنَاھَا وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ وَّقَالَ اَحْصِیْھَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْكِ اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَھُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا یَقُمْ فِیْھَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلِ طَیِّئٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِی الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِھَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۶۴۵:۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ

وسلم مدینہ میں صبح کو لے گیا میں آنحضرتؐ کے پاس اونٹ پس آنحضرتؐ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت اور پھیر دیا اونٹ کو مجھ پر (بخاری مسلم)

۵۶۴۴:۔ اور حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک میں پس آئے ہم وادی قرٰیؐ میں گزرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک کا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اندازہ کرؐ اسکے درختوں کے میوؤں کو پس اندازہ کیا ہم نے اور اندازہ کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دسؐ وسق اور فرمایا آپؐ نے کہ یاد رکھنا گنتی اسکی یہاں تک کہ پھر آویں ہم طرف تیری انشاء اللہ تعالیٰ اور چلے ہم یہاں تک کہ پہنچے ہم تبوک میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ چلے تم پر آج کی رات ہوا سخت پس نہ کھڑا ہو اس میں پس جو شخص کہ ہو واسطے اس کے اونٹ پس چاہیئے کہ مضبوط باندھے پایند اس کا پس چلی ہوا سخت پس اٹھایا اس کو ہوا نے یہاں تک کہ پھینکؐ دیا اس کو بیچ دونوں پہاڑوں طے کے پھر متوجہ ہوئے ہم یہاں تک کہ آئے ہم وادی قرٰی میں پس پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حال اس کے باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اس کا پس کہا اس عورت نے کہ پہنچا دس وسق۔ (بخاری مسلم)

۵۶۴۵:۔ اور ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر ایک زمین ہے

لہ وادی قرٰی میں یہ ایک موضع ہے اس میں اور مدینہ میں دو روز کی مسافت ہے، ٢ہ اندازہ کرو اس کو عربی میں خرص کہتے ہیں یعنی درختوں پر میوؤں کو آنک لینا کہ اس میں سے اتنا میوہ نکلے گا کتاب الزکوٰۃ میں اس لفظ پر بحث گزر چکی ہے کہ پھل پکنے سے پہلے امام کے بھیجے ہوئے تحصیلدار درختوں کا میوہ آنک لیتے ہیں اور رعایا کو اجازت دی جاتی ہے کہ میوہ توڑ لیں پھر آنک کے موافق ان سے دسواں یا بیسواں حصہ لیا جاتا ہے، ٣ہ دس وسق، نووی رحؒ نے کہا دس یعنی لوکما ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوٰۃ میں گذری، ٤ہ یہاں تک کہ پھینک دیا الخ نویں سال ہجری کے ملک شام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں گئے سو وادی القرٰی میں پہنچ کر ایک باغ کا پھل آنکا اور تبوک میں جاکر فرمایا کہ آج کی رات سخت آندھی چلے گی ویسا ہوا کہ پھل جس قدر آنکا اتنا ہی ہوا اور نہایت سخت آندھی چلی اسی رات جس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کھڑا تھا اس کو آندھی نے اڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا ملک طے اور تبوک میں کئی دو دنوں کی راہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرًا وَهِيَ اَرْضٌ يُّسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلِ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۳۶ ۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِيْ اُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

کہ چرچا ہے اس میں[1] قیراط کا پس جس وقت کہ فتح کرو گے مصر کو پس احسان کرنا مصر والوں پر اس لئے کہ اہل مصر کے ذمہ ہے اور ان کے لئے قرابت ہے یا فرمایا اور علاقہ سسرال کا ہے جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ جھگڑتے ہیں ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر میں سے کہا ابوذرؓ نے پس دیکھا میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ کو اور اس کے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونوں بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا میں مصر میں سے۔ (مسلم)

۵۶۳۶ ۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ داخل ہوں گے بہشت میں اور نہ پائیں گے بو جنت کی یہاں تک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے میں آٹھ کو ہلاک کریگا دبیلہ[2] شعلہ ہے آگ[3] کا کہ پیدا ہو گا ان کے مونڈھوں میں یہاں تک کہ نمودار ہو گا اس حرارت کا ان کے سینوں میں (مسلم) اور ذکر کریں گے ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سرا اسکا یہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ باب مناقب علی رضی اللہ عنہ کے اور حدیث جابرؓ کی کہ سرا اسکا یہ ہے

---

[1] کہ چرچا ہے اس میں الخ قیراط نصف دانگ ہے سونے کی وزن میں پانچ جو کے برابر ملک مصر میں اس کی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو آنحضرتؐ کے واسطے بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اس واسطے مصر والوں کو ماں اور ربابہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمٰعیل عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب والوں کو ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو آنحضرتؐ نے فرمایا، [2] دبیلہ یعنی پھوڑا، [3] شعلہ ہے آگ کا یعنی اس میں ایسی نمود ہو گی جیسے چراغ رکھ دیا جاتا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ بارہ منافق وہی مردود ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہؐ پر اچانک حملہ کریں اور آپؐ کی سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو جب پیغمبر خدا اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسی وقت آپؐ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی کی راہ سے جاویں سب لوگوں نے آپ کے مطابق بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ نے چند صحابہ کے ساتھ عقبہ کی راہ لی آخر یہ منافقوں کی جماعت بارادہ فاسد آپ تک پہنچ گئے جب آپ کو انکا پہنچنا معلوم ہوا تو حذیفہؓ کو فرمایا اضرب وجوہ الرواحل یہ سنتے ہی حذیفہ انکی سواریوں کو ہانکنے لگا اور فرماتے تھے الیکم الیکم اعداء اللہ ان کا اور ان کے ماں باپ کا نام آپ نے حذیفہ کو بتلا دیا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۶۴۷: عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَّلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَّإِنِّي لَأَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ

میں بعد التنبیہ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہے گا اللہ تعالےٰ ۔

دوسری فصل

۵۶۴۷ ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ کہا نکلے ابوطالبؓ[1] طرف شام کے اور نکلے ساتھ انکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخوں قریش کے پس جبکہ وارد ہوئے راہب[2] پر اترے[3] پس کھولے کجاوے اپنے پس باہر نکلا طرف انکی راہب اور تھے پہلے اس سے کہ بار بار سفر کرتے گزرتے اس کے مکان پر پس نہ نکلا وہ طرف ان کی کہا راوی نے پس وہ کھولتے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان انکے راہب کسی کو یہاں تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا یہ ہے سردار عالمین یہ ہے رسول رب العالمین کا بھیجا ہے اسکو اللہ نے سبب رحمت کا جہان والوں کے لئے پس کہا راہب کو بعضے شیخوں نے قریش میں سے کہاں سے جانتا ہے تو حال اسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جس وقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کے ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اسکو بسبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہے اسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے مانند سیب کے پھر گیا راہب[4] اور تیار کیا قافلہ کے لئے طعام پس جس وقت لایا طعام راہب انکے پاس اور تھے آپ بیچ چرانے اونٹوں کے پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسی کو انکے پاس[5] پس تشریف لائے آپ اس حال میں کہ آپ پر ایک بر تھا سایہ کئے ہوئے پس جبکہ نزدیک ہوئے آنحضرتؐ قوم کے پایا قوم کو کہ

۱؎ نکلے ابوطالب الخ یعنی تجارت کے لئے جیسے کہ مکہ والوں کی عادت تھی، ۲؎ راہب پر الخ یعنی نصاریٰ کے عالم پر، ۳؎ اترے یعنی راہب کے تکیہ میں کہ نام اس کا بصری تھا بلاد شام سے اور، اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ راہب اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے سے لگایا اور آنحضرتؐ کے احوال اور صفات قریش کی جماعت سے دریافت کئے کہ یہ صاحب کس طرح ہوتے ہیں اور کس طرح کھاتے ہیں اور کس طرح پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں وغیرہ ذلک اور سب اس کے موافق پایا جو آسمانی کتاب میں پڑھا تھا، ۴؎ پھر گیا راہب یعنی اپنے مکان میں، ۵؎ بھیجو ان کو کسی کے پاس الخ کیونکہ مدار کھانے کا انہیں پر ہے ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۷۴۸ :- وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

۵۷۴۹ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

۵۷۵۰ :- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا

سبقت کی تھی انہوں نے طرف سایہ درخت کے پس جبکہ بیٹھے آپ جھک آیا سایہ درخت کا آپ پر پس کہا راہب نے کہ دیکھو طرف سایہ درخت کے کہ جھک آیا ان پر پس کہا راہب نے قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی بتاؤ کون ہے تم میں ولی اسکا کہا لوگوں نے ابوطالب پس بڑی دیر تک رہا راہب قسم دیتا ابوطالب کو کہ پھیر دے محمدؐ کو مکہ کی طرف یہاں تک کہ بھیج دیا ابوطالب نے آپکو مکہ میں اور بھیجا ساتھ آپکے ابوبکر نے بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا انکے راہب نے کنک اور روغن (مشکوٰۃ)

۵۷۴۸ :- اور علی بن ابوطالبؓ سے روایت ہے کہ کہا تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں پس نکلے ہم بیچ بعض گرد و نواح مکہ کے پس نہ سامنے آیا آپ کے کوئی پہاڑ درخت مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ، روایت کیا اس کو (ترمذی، دارمی نے)

۵۷۴۹ :- اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے براق شب اسرا میں لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی کی براق نے آنحضرتؐ پر پس کہا اسکو جبرئیل نے آیا ساتھ محمدؐ کے کرتا ہے سرکشی پس نہیں سوار ہوا تجھ پر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو نا اللہ کے نزدیک ان سے کہا راوی نے پس پسینہ، پسینہ ہو گیا براق (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے،

۵۷۵۰ :- اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کے کہا تنا

سلہ جھک آیا سایہ درخت کا آپؐ پر اگرچہ اس سے پہلے آپؐ کے مبارک سر پر ابر کا سایہ تھا مگر آپ کے اعزاز اور امتیاز کے لئے درخت کا سایہ بھی آپ پر ڈھل آیا یا ابر کا سایہ جاتا رہا اور درخت کا سایہ جھک آیا آپ کے مبارک سر پر اظہار معجزہ کے لئے اور ابر کا سایہ کرنا آنحضرتؐ کے سر مبارک پر بھی ایک معجزہ تھا مگر یہ ہمیشہ نہ رہتا تھا بلکہ گاہے گاہے وقت ضرورت کے ایسا ہوتا، سلہ کنک اخ موٹی روٹی اور کہا ایک شارح نے کہ کنک ایک قسم ہے روٹی کی اس حدیث کا اسناد صحیح ہے لیکن ابوبکر اور بلال کا ذکر اس حدیث میں غیر محفوظ ہے یہ کسی راوی نے غلطی سے نقل کر دیا ہے کیونکہ آنحضرتؐ اس وقت بارہ برس کے تھے اور ابوبکر حضرتؐ سے اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے ہوں گے اسی لئے ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف کیا ہے کہا حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں مگر ابوبکر کا بلال کو بھیجنا محفوظ نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ حدیث صحیح ہے سوائے جملہ مذکورہ کے کہ وہ غلطی سے کسی راوی نے نقل کر دیا ہے، سلہ وہ کہتا تھا ظاہر یہ ہے کہ شجر و حجر کی تسلیم حضرت علیؓ نے سنی تو حدیث معجزہ ہے آپؐ کا اور کرامت علی مرتضیٰ شیر خدا کی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۶۵۱۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اِسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ

کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے[1] پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا ساتھ اس پتھر کے براق کو (ترمذی)

۵۶۵۱۔ اور یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ کہا تین چیزیں[2] دیکھیں میں نے[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ ہم چلتے جاتے تھے ساتھ آپ کے ناگہاں گزرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا تھا اس پر پس جب دیکھا آپکو اس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی[4] گردن اپنی پس ٹھہر گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اسکا آپ کے پاس پس فرمایا آپ نے بیچ دے تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اس نے بخشتا ہوں اسکو واسطے آپ کے یا رسول اللہ[5] اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ[6] ایسے گھر والوں کا ہے کہ نہیں انکے لئے معیشت سوا اسکے فرمایا آپ نے لیکن جس وقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال[7] اس کا تو تحقیق اس نے گلہ کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کیا پس بھلائی کرو اس[8] سے پھر چلے ہم یہانتک کہ اترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈھانک لیا اس نے آپ کو پھر پھر گیا وہ درخت طرف اپنی جگہ کے پس جبکہ بیدار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے پس فرمایا آپ نے یہ وہ درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اس نے اپنے رب سے اس میں کہ سلام کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اذن دیا خدا تعالیٰ نے اس کو پھر کہا یعلی راوی نے پھر چلے ہم پس گزرے ہم ایک پانی[9] پر پس لائی آپ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو کہ اس کو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک اسکی پھر فرمایا

[1] پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے انس کی حدیث میں گذرا کہ براق کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء جانور باندھا کرتے ہیں تو موافقت دونوں میں یہ ہے کہ اس میں حلقہ تھا اور بسبب آمد معبدکے بند ہو گیا تھا اور اس کو جبرئیل نے اشارہ سے کھول دیا، [2] یعنی چیزیں اس حدیث میں حضرتؐ کے تین معجزے مذکور ہیں، [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، یعنی ایک سفر میں، [4] رکھ دی گردن اپنی، یعنی زمین پر، [5] یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے کہ رسالت آپ کی مقتضی ہے آپ کی تعظیم کی، [6] یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے الخ مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے نفس اور اپنے عیال کو، [7] یہ حال اس کا یعنی پس جان کر میں نہیں چاہتا مول لینا اس کا مگر اس کی خلاصی پانے کے لئے نہ اور کسی غرض سے، [8] پس بھلائی کرو اس سے، یعنی ساتھ دینے چارہ کے اور کم لینے کام کے باوجود جائز ہونے بہت چارہ کے اور بہت لینے کام کے اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اس لئے کہ یہ ظلم ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے، [9] ایک پانی پر، یعنی موضع پانی پر'' ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَآءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۶۵۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَآءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَآئِنَا وَعَشَآئِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجِرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۶۵۳:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِّنْ وَّرَآئِهٖ فَقَالَ اُدْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَآءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَاَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرتﷺ نے باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول اللہ کا پھر چلے ہم پس جب کہ پھرے ہم گذرے ہم اسی پانی پر پوچھا آنحضرتؐ نے اس عورت سے کہ لڑکے کا پس کہا اس عورت نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہیں دیکھی ہم نے اس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ رکھیں ہم اس کو بعد آپ[۵۲] کے (بغوی، شرح السنہ میں)

۵۶۵۲:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت لائی اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹے میرے کو جنون ہے اور تحقیق مجنون البتہ پکڑتا ہے اسکو وقت[۵۳] سامنے آنے طعام صبح و شام کے پس پھیرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اس لڑکے نے قے کرنی اور نکلا اسکے پیٹ سے[۵۴] مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا۔ (دارمی)

۵۶۵۳:۔ انسؓ سے روایت ہے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آپ ساتھ خون کے بسبب[۵۵] کردار اہل مکہ کے پس کہا جبرئیل علیہ السلام نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تم کو ایک معجزہ[۵۶] فرمایا آنحضرتؐ نے ہاں پس دیکھا جبرئیل نے طرف درخت کے پیچھے سے پس کہا کہ بلاؤ تم اسکو پس بلایا آنحضرتؐ نے اسکو پس آیا اور کھڑا ہوا روبرو حضرتؐ کے پس کہا جبرئیل نے کہ حکم کرو اسکو ناپھر حکم کیا اس کو پس پھر گیا پس فرمایا رسول اللہ نے کفایت ہے مجھ کو کفایت ہے مجھ کو۔ (دارمی)

---

۵۱ پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جنون کو یا شیطان کو جو اس پر تھا، ۵۲ بعد آپ نے، یعنی بعد جانے آپ کے یا بعد دعا کرنے آپ کے، ۵۳ وقت سامنے آنے طعام صبح و شام کے یا وقت کھانے طعام صبح و شام کے اور ایک شارح نے کہا صبح و شام، ۵۴ مانند کالے پلے کتے کے دوڑتا ہوا، ۵۵ بسبب کردار اہل مکہ کے مراد یہ سلوک کی کفار کی ہے روز احد کے دانت مبارک شہید ہوئے اور رخسارہ مبارک پر زخم پہنچا پس اس سے حضرت خون آلودہ ہو رہے تھے، ۵۶ ایک معجزہ، یعنی تمہارا کرنشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اس سے تسلی ہو تمہاری یہ کہ محبت کے سبب دنیا دنی عطا اور قرب منزلت کی ہے گویا جبرئیل نے آپ کا دل بہلایا آپ کا رنج دور کرتے کو اللہ خاطر آپ کی، ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۵۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَنْبَتِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۶۵۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

۵۶۵۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ

۵۶۵۴:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں[۱] پس آیا ایک اعرابی پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے کہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا کہا اعرابی نے اور کون ہے کہ گواہی دے[۲] اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم فرمایا آپؐ نے یہ درخت کیکر کا ہے[۳] پس بلایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ آنحضرتؐ نالہ کے کنارہ پر کھڑے ہوتے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو آپکے پس گواہی طلب کی اس سے حضرتؐ نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسی طرح ہے کہ جیسے آپ نے کہا پھر پھر گیا طرف جگہ[۴] اگنے اپنے کی (دارمی)

۵۶۵۵:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک گنوار پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل[۵] سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرتؐ نے اس دلیل سے جانو کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کے درخت میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں خدا کا رسول ہوں پس بلایا اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں تک[۶] کہ گرا وہ زمین پر طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا آپؐ نے پھر جا پس چلا گیا وہ پس اسلام لایا وہ اعرابی (ترمذی) اور صحیح کہا اس کو،

۵۶۵۶:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ[۷] کے پس لی بھیڑیئے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا

---

[۱] ایک سفر میں، یعنے جہاد کے یا عمرہ کے، [۲] کہ گواہی دے اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہو تم یعنے دعوے رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دیتی ہے، [۳] یہ درخت کیکر کا، یہ معنے ہیں لفظ سلمہ کے کہا علی قاری نے سلمہ فتحات کے ساتھ وہ ایک درخت ہے جنگل کے درختوں سے اور نہایہ میں لکھا ہے کہ سلم وہ خاردار درختوں میں سے ہے اس کا واحد سلمہ ہے ساتھ فتح لام کے اور اس کے پتوں سے چمڑا رنگا جاتا ہے، [۴] پھر گیا طرف جگہ الخ یعنے جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا،

[۵] کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو، یعنے کوئی معجزہ دکھاؤ،

[۶] یہاں تک کہ گرا وہ الخ یعنے اور گواہی دی، [۷] طرف چرواہے ریوڑ کے، یعنے طرف ریوڑ بکریوں کے کہ چرواہا اس کا ساتھ اس کے تھا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّاعِي حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

٥٧٥٧۔ وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ

اس بھیڑیئے کو چرواہے نے یہاں تک کہ چھوڑا یا بکری بھیڑیئے کے منہ سے کہا ابوہریرہؓ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر پس بیٹھا[1] بطور بیٹھنے بھیڑیئے کے اور داخل کی دم درمیان اپنے دونوں پاؤں کے[2] اور کہا بھیڑیئے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے رزق پر جو پہنچایا اللہ نے اسکو مجھ سے پس کہا اس شخص[3] نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے[4] عجوبہ مانند عجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے پس کہا بھیڑیئے نے عجیب تر اس سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجوروں کے درختوں کے کہ واقع ہیں بیچ دو سنگستان[5] کے خبریں پہنچاتا ہے تم کو اس چیز کی کہ گذر گئی[6] اور اس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے کہا ابوہریرہؓ نے پس وہ شخص تھا چرواہا قوم یہود[7] سے پس آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی[8] انکو اور اسلام لایا پس[9] باور کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اسکی علامتیں ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلے[10] گا پس نہ پھریگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ خبر دیں گے اس کو پاپوشیں اور کوڑا اس کا اس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اسکے گھر والوں نے پیچھے اس کے (بغوی) شرح السنہ میں،

٥٧٥٧ ۔ اور ابوالعلاء سے روایت ہے کہ روایت کی سمرہ بن جندب صحابیؓ سے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نوبت[11] کھاتے ایک بڑے پیالہ میں سے صبح[12] سے رات تک اٹھتے دس کھاکر اور بیٹھتے دس کھانے کو کہا ہم نے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا ہے پیالہ

---

[1] پس بیٹھا، اس طرح کہ کوئی زمین پر رکھی اور پاؤں کھڑے کئے اور داخل کی دم درمیان دونوں پاؤں اپنے کے، [2] پس کہا یعنی چرواہے نے کہ نام اسکا اہبان بن اوس خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا مکلم الذئب، [3] نہیں دیکھا، یعنی نہیں دیکھا عجوبہ مانند عجوبہ آج کے دن کے کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنے ہیں کہ نہیں دیکھا بھیڑیا مانند آج کے دن کے، [4] درمیان دو سنگستان کے، یعنے مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت صلعم ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر حا اور تشدید را کے تثنیہ ہے لفظ حرہ کا اور حرہ زمین کالی پتھروالی درمیان دو پہاڑوں کے مدینہ کے پہاڑوں سے، [5] گذر گئے الخ یعنے جو کہ پہلے تمہارے گذر گئے ہیں ان کی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہوں گے دنیا میں اور ان کے احوال عقبیٰ کی خبریں دیتا ہے، [6] یہود سے، اس میں رد ہے تورپشتی کے قول گذشتہ کا کہ وہ خزاعی تھا کیونکہ خزاعہ یہود کا قبیلہ نہیں ہے مگر یہ کہ کہا جائے وہ شخص یہودی ہوگیا تھا، [7] اور خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو، یعنے بھیڑیئے کے قصے کی، [8] پس باور کیا اس کو، یعنے اس کی خبر کو، [9] باہر نکلے گا، یعنے اپنے گھر سے، [10] نوبت نوبت کھاتے، یعنے وقت ظہور معجزہ کے، [11] صبح سے رات تک، یعنے تمام روز، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ مَدَّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۷۵۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۷۵۹:۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۵۷۶۰:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ

اس سے کہا سمرہ نے کس چیز سے تعجب کرتا ہے نہ تھا مدد کیا جاتا[۲] مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان کے (ترمذی، دارمی)

۵۷۵۸:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے غزوہ بدر کے دن تین سو پندرہ[۳] آدمیوں میں دعا کی آنحضرت صلعم نے خداوندا یہ[۴] ننگے پاؤں ہیں پس سواری دے انکو یا الٰہی تحقیق یہ ننگے بدن ہیں پس لباس دے انکو یا الٰہی تحقیق بھوکے ہیں سیر کر تو انکو[۵] پس فتح دی[۶] اللہ تعالیٰ نے واسطے آپ کے پس پھرے صحابہ فتح بدر سے اس حال میں کہ نہیں تھا ان میں[۷] کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے[۸] (ابوداؤد)

۵۷۵۹:۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کئے جاؤ گے اور پاؤ گے[۸] غنیمت اور فتح کئے جاؤ گے تمہارے لئے پس جو شخص کہ پاوے یہ تم میں سے پس چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے اور چاہیئے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بری بات سے (ابوداؤد)

۵۷۶۰:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ[۹] نے اہل خیبر میں سے زہر پلایا بکری بھنی ہوئی میں پھر تحفہ لائی اسکو واسطے

---

[۱] کس چیز سے تعجب، یہ خطاب ابوالعلاء کو کیا منجملہ سائلین کے اس لئے کہ وہ رؤسا تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی نہ تعجب کر تو اے مخاطب، [۲] مگر اس جگہ سے یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا طعام مگر عالم بالا سے بسبب اترنے برکت کے آسمان سے اور اس میں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالیٰ کے "وفی السماء رزقکم وما توعدون" اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابوالعلاء ہے چنانچہ ظاہر یہی ہے یا قول آنحضرتؐ کا ہے اور قائل صحابہ لیکن احتمال نہایت بعید و غریب ہے، [۳] تین سو پندرہ الخ مشہور یہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ میں کہ ستر مہاجرین میں سے تھے اور دو سو چھتیس انصار میں سے، [۴] پس سیر کر یعنی ظاہر و باطن تاکہ قوت پائیں طاعت کی، [۵] یعنی صحابہ، [۶] فتح دی یعنی مشرکین مکہ پر، [۷] اور سیر ہوئے یعنی بسبب ہاتھ لگنے اونٹوں اور کھانوں اور کپڑوں کے غنیمت میں مشرکوں سے اور سب دعائیں آنحضرتؐ کی مستجاب ہوئیں اس سے معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت خرق عادات کی قبیل سے ہے خصوصاً بایں سرعت اور یہ تمام نتیجہ صبر کرنے میں جبر کیتے ہے یہ معجزہ ہوا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جیسی دعا فرمائی منظور ہوئی، [۸] پاؤ گے یعنی غنیمت اس حدیث میں آپ نے جو پیشن گوئی فرمائی وہ سب خلفا کی خلافت میں ظہور میں آگئی اور اس حدیث میں ارشاد فرمایا جاؤ اعتدال پر چلنے کا اور تکبر اور اترنے سے بچنے کا، [۹] ایک عورت یہودیہ نے، اس عورت کا نام زینب بنت حارث تھا یہ بیوی تھی سلام بن مشکم کی پہلے اس نے دریافت کیا کہ آنحضرتؐ بکری میں سے کس مقام کے گوشت کو پسند کرتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کے گوشت کو اس یہودن کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا اسکو ذبح کیا اور اس میں بہت سا زہر ملایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۶۶۱ :- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَعْتُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیا رسول خدا نے دست اور کھایا اس میں سے اور ایک جماعت نے آنحضرتؐ کے یاروں میں سے ساتھ آپؐ کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اٹھا لو ہاتھ اپنے[۵۱] اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اسکو پس فرمایا آپؐ نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے کہ کس نے خبر دی تم کو فرمایا آپ نے خبر دی مجھ کو اس نے جو میرے ہاتھ میں ہے فرمایا یہ اشارہ کر کے طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہاں کہا میں نے اگر ہے محمدؐ نبی نہیں ضرر کریگی یہ بکری زہر آلودہ اور اگر نہیں ہے وہ پیغمبر تو آرام پائیں گے ہم اس سے پس درگذر کیا اس سے اس عورت سے رسول اللہ نے اور نہ سزا دی آپؐ نے اسکو[۵۳] اور وہ فوت ہوئے اصحاب آپ کے کہ کھایا تھا انہوں نے اس بکری میں سے اور پچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے مونڈھوں کے بسبب اس گوشت کے کہ کھایا بکری زہر آلودہ میں سے پچھنے لگائی ان کے ابو ہندؓ[۵۴] نے ساتھ سارخ کے اور چھری چوڑی کے اور وہ غلام آزاد تھا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہے انصار میں سے (ابوداؤد، دارمی)

۵۶۶۱ :- اور سعد بن حنظلیہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق صحابہؓ چلے[۵۵] ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن حنین کے پس بہت دراز کیا چلنا یہاں تک کہ وقت ہوا رات کا پس آیا ایک سوار اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑھا تھا اوپر پہاڑ ایسے ویسے کے پس

کہ اسی وقت ہلاک کر دے اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکھا آنحضرتؐ اور ان کے صحابہ کے سامنے جو دعوت میں حاضر تھے، [۵۱] اٹھا لو، یعنے ہاتھوں کو کھانے سے روک لو، [۵۲] نہیں ضرر کرنے کی یعنی دین کے پہنچانے سے پہلے اس لئے کہ آنحضرتؐ کی وفات دعوت کے تمام اور دین کے اکمال سے پہلے متوقع نہیں تھے اب نہ وارد ہو گا یہ اشکال کہ آنحضرتؐ نے اسی زہر کی تاثیر سے وفات پائی کیونکہ وفات جب پائی جب دین کا کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اگرچہ وفات پائی اسی کی تاثیر سے، [۵۳] اور نہ سزا دی اس کو، اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک زہر سخت سے ہلاک نہ ہونا دوسرا آپؐ کا بتانا کہ اس میں زہر ہے تیسرا گوشت کا بولنا کہ میں زہر آلودہ ہوں یہ عورت زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علیؓ نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے فوت ہوا تھا انہوں نے اس عورت کو قتل کیا، [۵۴] ابو ہند نے کہ نام ان کا یسار حجام تھا، [۵۵] صحابہؓ چلے الخ یعنی وقت متوجہ ہونے کے طرف حنین،،، ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی جَمَلٍ کَذَا وَکَذَا فَاِذَا اَنَا بِھَوَازِنَ عَلٰی بَکْرَۃِ اَبِیْھِمْ بِظُعُنِھِمْ وَنَعَمِھِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰی حُنَیْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْکَ غَنِیْمَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّحْرُسُنَا اللَّیْلَۃَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدِ نِ الْغَنَوِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ارْکَبْ فَرَکِبَ فَرَسًا لَّہٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ ھٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰی تَکُوْنَ فِیْ اَعْلَاہُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مُصَلَّاہُ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ یَلْتَفِتُ اِلَی الشِّعْبِ حَتّٰی اِذَا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَ فَارِسُکُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰی خِلَالِ الشَّجَرِ فِی الشِّعْبِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی انْطَلَقْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلٰی ھٰذَا الشِّعْبِ حَیْثُ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ

ناگہاں دیکھا میں نے ہوازن کو کہ بڑا قبیلہ ہے اور پر اونٹ[1] باپ اپنے کے ساتھ اپنی عورتوں کے اور اپنے چار پایوں کے کہ جمع ہوئے ہیں طرف حنین کے پس مسکرائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ یہ غنیمت[2] ہے مسلمانوں کی کل کو اگر چاہے اللہ تعالیٰ پھر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا انس[3] بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر پھر فرمایا آپ[4] نے کہ متوجہ ہو اس راہ کو کہ پہاڑوں میں ہے یہاں تک کہ ہوئے تو بیچ بلندی اس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہم نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف جگہ نماز اپنی کی پس پڑھیں آپ نے دو رکعتیں پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں دیکھنا کنکھیوں سے طرف اس درہ پہاڑ کے یہاں تک کہ جب پڑھ چکے آپ نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا پس شروع کیا ہم نے دیکھنا درمیان درختوں کے بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہاں وہ سوار آیا یہاں تک کہ کھڑا ہوا[5] روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں روانہ ہوا یہاں تک کہ پہنچا میں اوپر بلندی کے اس درہ پہاڑ کے جہاں کہ حکم فرمایا تھا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں[6] دروں پہاڑ کے میں پس نہ دیکھا میں نے کسی کو پس فرمایا

---

[1] اوپر اونٹ باپ کے یعنے سب آئے ہیں یہ تمثیل ہے کہ بیان لے جاتی ہے ان کے حق میں کہ سب آویں اور کوئی پیچھے نہ رہ جائے بعض نے کہا عرب میں دستور تھا کہ بعض لوگ خانہ بدوش ہوتے وہ اپنی سب اولاد کو اونٹ پر لادی پھرتے اور یہ ایک کلمہ ہے جس سے عرب کے لوگ کثرت مراد رکھتے ہیں کہا قاضی نے عرب کہتے ہیں جاء القوم علی بکرۃ ابیھم یعنی قوم سب کی سب آگئی اس طرح کہ کوئی ان میں سے پیچھے نہ رہا اور یہ مثال ہے جو عرب بیان کرتے ہیں کہ عرب کی ایک جماعت کو اپنی جگہ سے اٹھنا پڑا تو ان کے سب نے کوچ کیا یہاں تک کہ ان کے باپ کا ایک اونٹ تھا اس کو بھی انہوں نے لے لیا تو پس ماندہ لوگوں نے کہا اذہبوا علی بکرۃ ابیکم تب سے یہ مثال ہو گئی ہے ان کے لئے جو سب کے سب آجائیں، [2] یہ غنیمت ہے الخ سبحان اللہ جیسا آپ نے فرمایا وہی ہوا کہ وہ لوگ بمعہ اسباب مسلمانوں کے ہاتھ آئے یہ معجزہ ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا، [3] کھڑا ہوا، روبرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے، یعنی سواری اتر کر، [4] دونوں دروں پہاڑ کے میں، یعنے دونوں راہوں اور جو اس پہاڑ میں بخوف اس کے کہ ہوا ہیں کوئی چھپا ہوا، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلَعَتِ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ۔

۵۷۶۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

انس بن ابی مرثد کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا اترا تھا تو آج کی رات کہا کہ نہیں اترا میں مگر نماز پڑھنے کے لئے یا استنجا کرنے کے لئے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں تجھ پر حرج اس میں کہ نہ عمل کرے تو بعد اس شب کے۔ (ابوداؤد)

۵۷۶۲۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنی ایک کھجوریں پس کہا میں نے یا رسول اللہ! دعا کیجئے ان میں ساتھ برکت کے پس لیا اس کو آپؐ نے پھر دعا کی حضرت نے میرے لئے ان میں ساتھ برکت کے فرمایا کہ لے ان کو پس رکھ توشہ دان میں جب چاہے تو لے اس میں سے کچھ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتھ اپنا پس لے کھجور اس میں سے اور نہ جھاڑ تو اس کو جھاڑنا پس تحقیق اٹھائی میں نے ان کھجوروں میں سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تھے ہم کھاتے ان میں سے اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہاں تک کہ ہوا دن شہید ہوئے حضرت عثمانؓ کا پس تحقیق وہ توشہ دان کھل پڑا۔ (ترمذی)

سلہ اترا تھا، یعنے سواری، سلہ کہ نہ عمل کرے تو، یعنے آج کی رات کا تیرا یہ کام کافی ہے اللہ کے نزدیک ثواب وفضیلت میں اور عمل سے نفل وخیرات مراد ہے کیونکہ فرائض ساقط نہیں ہوتے کہا ابن مالک نے اور اس حدیث میں آپ نے اس شخص کو بشارت دی کہ اللہ عزوجل نے تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے انتہا ما قال ابن مالک اور کہا طیبیؒ نے معنے یہ ہیں کہ مضائقہ نہیں ہے اگر تو اس کے بعد نیکی نہ کرے کیونکہ تیری آج کی رات کا عمل اللہ کے نزدیک ثواب اور فضیلت میں کافی ہے اور عمل سے نوافل اور فضائل مراد نہیں ہے کیونکہ فرائض ساقط نہیں ہوتے جیسے گزرا اور ممکن ہے کہ عمل سے جہاد مراد ہو معنے یہ ہوں کہ آج اگر تو جہاد نہ کرے تو تجھ پر مضائقہ نہ ہوگا اور یہ آپؐ نے اس کی تسلی کے واسطے فرمایا، سلہ کتنی ایک کھجوریں، اکیس تھیں کذا فی الاذکار، سلہ ساتھ برکت کے، یعنے مانگئے اللہ سے برکت ان میں یا ان کے لئے، ۵ہ ساتھ برکت کے ان میں اور کثرت خیر کے ان کے کھانے میں باوجود باقی رہنے ان کے، سلہ پس تحقیق اٹھائی میں نے ان الخ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع تقریباً پونے تین سیر کا اس حساب سے ایک وسق چار من یا پانچ سیر کا ہوا سبحان اللہ چند کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی کہ کئی سال اس سے خود کھاتے رہے اور لوگوں کو کھلاتے رہے اور پھر وہ ختم نہ ہوئیں ہر ایک وقت کے کھانے کا کافی نہ تھیں یہ معجزہ تھا ہمارے حضرتؐ کا حضرت ابوہریرہ کہتے تھے لوگوں کو اس دن ایک غم تھا اور مجھ کو دو ایک اس تھیلے کے جاتے رہنے کا دوسرے حضرت عثمانؓ کی شہادت کا، سلہ یہ حضرت ابوہریرہ کا قول ہے، سلہ پس تھے ہم، یعنے میں اور یار میرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۶۳ :- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوْهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِيْ فَاقْتَصُّوْا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

تیسری فصل

۵۶۶۳ :- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ[1] میں پس کہا بعضوں نے ان میں سے جس وقت صبح ہو باندھو اسکو ساتھ بندھن[2] کے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا بعض مشرکوں نے بلکہ مار ڈالو اسکو اور کہا بعض نے بلکہ نکال دو[3] اسکو پس مطلع[4] کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مشورہ پر پس رات گزاری علیؓ نے اوپر بچھونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رات اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ پہنچے غار ثور پر اور رات گذاری مشرکوں نے اس حال میں کہ نگہبانی کرتے تھے علیؓ کی گمان کرتے[5] تھے علیؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس جب صبح کی تو حملہ کیا انہوں نے اس پر پس جب کہ دیکھا علیؓ کو رد کی اللہ نے بدخواہی انکی پس کہا انہوں نے کہاں گیا یہ یار[6] تیرا کہا علیؓ نے کہ نہیں جانتا میں پس کھوج میں لگے حضرتؐ کے پس جب پہنچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا ان پر نشان قدم پس چڑھے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار[9] پر پس دیکھا انہوں نے غار کے دروازہ پر جالا مکڑی کا پس کہا مشرکوں نے اگر داخل ہوتے محمد یہاں تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اسکے دروازہ پر پس ٹھہرے[10] آنحضرتؐ

[1] مکہ میں، یعنی دارالندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھ انکے شیطان ایک نجدی بوڑھے کی صورت میں، [2] ساتھ بندھن کے یعنی قید کرو، [3] نکال دو اس کو، یعنی بوجہ اہانت کے، [4] پس مطلع کیا، یعنی جبرئیلؑ آئے اور خبر دی حضرتؐ کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سو اور حضرت علیؓ کو اپنے بچھونے پر اور نکلیں ساتھ ابوبکرؓ کے طرف غار کے، [5] گمان کرتے، یعنی مشرکین کا یہ خیال تھا کہ حضرت گھر میں سوتے ہیں اور صلاح یہ ٹھہری تھی کہ رات ان کو نا کتے رہو اور صبح اپنا کام تمام کرو حالانکہ وہ علیؓ تھے اور آنحضرتؐ ان کے سامنے باہر نکل گئے، [6] حملہ کیا انہوں نے اس پر، یعنی حضرت علیؓ پر بگمان آنحضرت صلعم کے، [7] علیؓ کو، یعنی جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے، [8] یار تیرا، یعنی آنحضرت صلعم، [9] پس گذرے غار پر، یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرتؐ اس میں ہیں، [10] پس ٹھہرے آنحضرتؐ، اس حدیث میں آنحضرتؐ کے بہت معجزے مذکور ہیں اور اس میں بیان ہے آیت انفال واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور جب آپؐ غار میں داخل ہوئے تو مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتروں نے دروازے پر انڈے دیدئے اور مروی ہے کہ مشرک غار پر ایسی جگہ چڑھے کہ اگر اپنے پاؤں کی طرف نظر کرتے تو آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کو دیکھ لیتے پس ڈرے ابوبکرؓ آپؐ کی طرف سے تو فرمایا آپؐ نے ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما اور یہ حدیث معجزات کے فصل اول کی پہلی حدیث ہے جو گذر چکی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۶۴ :- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِیْهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لِیْ مَنْ هٰهُنَا مِنَ الْیَهُوْدِ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ سَآئِلُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهٗ فِیْ اَبِیْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِیْهَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِیْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَمَا

۵۶۶۴ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری بھنی ہوئی کہ اسمیں زہر تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کرو میرے لئے جو اس جگہ یہودیوں میں سے پس جمع کیا حضرتؐ کے لئے یہود کو پس فرمایا واسطے انکے رسول اللہ نے کہ تحقیق میں پوچھنا ہوں تم میں سے حال ایک چیز کا پس آیا ہو تم باور کرنے والے[1] میرے کہا انہوں نے ہاں اے ابوالقاسم[2] پس فرمایا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہے[3] باپ تمہارا کہا یہود نے فلاناً[4] فرمایا حضرتؐ نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تم نے اور خوب کہا تم نے فرمایا آپ نے پس کیا باور کرو گے تم میرے خبر دینے کو ایک چیز سے اگر سوال کروں میں تم سے کہا یہود نے ہاں اے ابوالقاسمؐ اور اگر جھوٹ بولیں ہم میں سے پہچان لو گے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تم نے اسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کے پس فرمایا یہود سے کہ کون ہے دوزخی کہا انہوں نے کہ رہیں گے ہم دوزخ میں تھوڑے سے دن[5] پھر خلیفے ہو گے تم ہمارے[6] اے مسلمانو دوزخ میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو[7] تم جھوٹے ہو تم اپنی خبروں میں قسم ہے اللہ کی نہیں خلیفہ ہونگے ہم تمہارے آگ میں کبھی پھر فرمایا آپ نے کیا تم باور کرو گے میرے دینے کے ایک چیز سے اگر پوچھوں میں تم سے اس سے پس کہا انہوں نے ہاں ابوالقاسمؐ فرمایا کیا ملایا ہے تم نے اس بکری میں زہر کہا انہوں نے ہاں فرمایا حضرتؐ نے کیا باعث ہوا تم کو اس پر کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا ہم نے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت

[1] کیا ہو تم باور کرنے والے میرے خبر دینے کو اس چیز سے جس وقت کہ جھٹلاؤں میں تم کو بیچ جواب سے کہ دو تم اس سوال کا جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے، [2] اے ابوالقاسم الخ عادت یہود کی یہ تھی کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ کنیت انکی کے کہ ابوالقاسم ہے خطاب کرتے تھے اور محمدؐ نہیں کہتے تھے اس لئے کہ ذکر اس نام شریف کا توراۃ میں مشہور تھا اور صحت نبوت آپ کی سے، [3] کون ہے، یعنی جد کہ جس کو بلد قبیلہ کہتے ہیں ، [4] فلانا، یعنے بطریق کذب کے امتحان کے لئے اور نام غیر نام جد اپنے کا بتا دیا، [5] یعنے خبروں میں تم کو ساتھ اس کے ، [6] یعنے جیسے کہ قرآن مجید میں ان کا قول نقل کیا ہے لن تمسنا النار الا ایاما معدودات، [7] یعنے بعد نکلنے ہمارے کے تم داخل ہو گے اور ہمیشہ رہو گے اور یہ ان کے زعم فاسد اور اعتقاد میں بات یہی اور خبر تھی، [8] کہ کلام نہ کرو بیچ مقدمہ آگ کے، [9] تو نہ ضرر کرے گا تم کو اس حدیث پر ہم اور ابوداؤد اور دارمی کی حدیث میں جس کو جابرؓ نے روایت کیا گفتگو کر چکے ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۶۵:- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۶:- وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶۷:- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا

پا بیٹھے ہم تم سے اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کرے گا تم کو۔ (بخاری)

۵۶۶۵:- اور عمرو بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی اور چڑھے منبر پر پس وعظ فرمایا ہم کو یہاں تک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پھر اترے اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے سامنے یہاں تک کہ آگیا وقت عصر کی نماز کا پھر اترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے منبر پر یہاں تک غروب ہوا آفتاب پس خبر دی ہم کو ساتھ اس چیز کے کہ وہ ہونے والی ہے قیامت تک کہا عمرو نے پس دانا تر ہمارا بہت یاد رکھنے والا ہمارا ہے (مسلم)

۵۶۶۶:- اور معن بن عبدالرحمٰن تابعی سے روایت ہے کہا معن نے کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہا پوچھا میں نے مسروق سے کہ کس نے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے جنات کی اس رات کو کہ سنا تھا انہوں نے قرآن پس کہا مسروق نے خبر دی مجھ کو تیرے باپ نے یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہ اس نے کہا خبر دی آنحضرت کو آنے جنات کی ایک درخت نے۔ (بخاری، مسلم)

۵۶۶۷:- اور انس سے روایت ہے کہ تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ و مدینہ کے پس تلاش کیا ہم نے ماہ نو کے دیکھنے کی اور تھا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حالانکہ نہیں تھا کوئی کہ گمان کرے کہ دیکھا ہے اسکو سوا میرے پس شروع کیا میں نے کہ کہتا تھا میں عمر کو کہ کیا نہیں دیکھتے

---

۱ عمرو بن اخطب انصاری یہ صحابی ہیں جلیل القدر اور مشہور تھے کنیت کے ساتھ اور انکو ابوزید اعرج کہتے تھے اور آنحضرت کے ساتھ غزووں میں رہے اور تیرہ غزوے انہوں نے کئے اور آنحضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہیں کچھ اوپر سو برس کے ہو گئے تھے مگر سر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوئے تھے مگر تھوڑے، ۲ یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی تمام دن وعظ فرمایا، ۳ ساتھ اس چیز کے کہ وہ ہونے والی ہے قیامت تک، یعنی وقائع اور حوادث اور عجائب قیامت تک کے بیان فرمائے مجمل یا مفصل پس اس میں بہت سے معجزے ہیں ۴ پس دانا ترین ہمارا یعنی اب ہم میں وہ زیادہ عالم ہے جس نے اس قصہ کو اس دن یاد رکھا کہا یہ طیبی نے اور کہا سید جمال الدین نے جس کو ہم میں سے وہ قصہ یاد ہے وہ اب یاد ہے وہ ابھی ہم سے زیادہ عالم ہے، ۵ خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لہذا پھر آپ باہر گئے اور جنوں کو دیکھا اور قرآن پڑھ کر ان کو وعظ فرمایا یہ قصہ سورہ احقاف میں مذکور ہے ۔۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرَاہُ فَجَعَلَ لَا یَرَاہُ قَالَ یَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاہُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰی فِرَاشِیْ ثُمَّ اَنْشَأَ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَھْلِ بَدْرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرِیْنَا مَصَارِعَ اَھْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ وَھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیْھِمْ فَقَالَ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۶۸:- وَعَنْ اُنَیْسَۃَ بِنْتِ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِیْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اس کو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہتے تھے عمر رضی اللہ عنہ نزدیک ہے کہ دیکھیں گے ہم اس کو اس[1] حال میں کہ لیٹا ہوں گا اپنے بچھونے پر پھر شروع کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصہ اہل بدر[2] کے کہا عمر نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دکھاتے تھے ہم کو جگہ پڑنے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ[3] کے فرماتے تھے آپ یہ جگہ[4] ہے مارے جانے فلاں کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے اور یہ جگہ مارے جانے فلاں کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے آپ کو ساتھ حق کے نہیں[5] خطا کی مارے جانے والوں نے ان جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اس کو رسول اللہ نے کہا پس ڈالے گئے کنوئیں میں بعض ان کے بعض پر پس چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ پہنچے طرف ان کے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا دیکھی تم نے وہ چیز کہ وعدہ کی تم سے اللہ اور اس کے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھ سے اللہ نے پس کہا[6] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں ان میں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے ان سے واسطے اس چیز کے کہتا ہوں میں سوا اس کے کہ نہیں طاقت رکھتے یہ کہ جواب دیں مجھ کو کچھ (مسلم)

۵۶۶۸:- اور انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے روایت ہے نقل کرتی ہے اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے زید بن ارقم

---

[1] اس حال میں کہ میں لیٹا ہوں گا الخ یعنے ایک دن کے بعد خود بخود نظر آنے لگے گا اب دیکھنے میں تکلیف اٹھانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے،
[2] قصے اہل بدر کے الخ یعنی مشرکوں کے کہ جو بدر میں مارے گئے، [3] ایک روز پہلے قضیہ کے الخ یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کے خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا میں سے یہاں یہاں پڑے ہونگے، [4] یہ جگہ الخ یعنی جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا متعین کر دی،
[5] نہیں خطا کی، یہ معجزہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا، [6] پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے موتی کا سماع اور موت سے روح کا فنا نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے انکے سماع کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ جب مردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہیں تو مردہ لوگوں کی جوتوں کی چاپ سنتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مردوں کو سماعت نہیں یہ آنحضرت کا معجزہ تھا جو ان کافروں نے سنا جس طرح ٹھیکریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں سوائے ان کافروں کے اور مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے کہ خدا نے اس وقت ان کافروں کو زندہ کر دیا تھا کہ آنحضرت کا کلام سن کے پشیمان ہوں اور اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے واللہ اعلم، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی زَیْدٍ یَعُوْدُہٗ مِنْ مَّرَضٍ کَانَ بِہٖ قَالَ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْ مَّرَضِکَ بَأْسٌ وَّلٰکِنْ کَیْفَ لَکَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِیْ فَعَمِیْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَتْ فَعَمِیَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ ثُمَّ مَاتَ۔

۵۶۶۹:۔ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّقُوْلُ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ بَعَثَ رَجُلًا فَکَذَبَ عَلَیْہِ فَدَعَا عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَیِّتًا وَّقَدِ انْشَقَّ بَطْنُہٗ وَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

۵۶۷۰:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ رَجُلٌ یَّسْتَطْعِمُہٗ فَاَطْعَمَہٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْہُ وَامْرَاَتُہٗ وَضَیْفُھُمَا حَتّٰی کَالَہٗ فَفَنِیَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَکِلْہُ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ وَلَقَامَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

کے پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے انکی بسبب بیماری کے کہ تھی انکو فرمایا آپؐ نے نہیں تجھ پر بسبب بیماری تیری کے ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جائیگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرتؐ نے اب داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا راوی نے پس اندھا ہوگیا زیدؓ[1] بعد مرنے نبی صلعم کے پھر پھیری[2] اللہ تعالیٰ نے زید پر بینائی اسکی پھر مر گیا۔

۵۶۶۹:۔ اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ جھوٹ بولے[3] مجھ پر کہ نہیں کہی میں نے پس چاہیئے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ اس لئے کہ آنحضرتؐ نے بھیجا ایک شخص کو پس جھوٹ باندھا اس نے حضرتؐ پر پس دعا کی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اسکا اور نہ قبول کیا اسکو زمین نے (بیہقی) اور نقل کیں یہ دونوں حدیثیں

(دلائل النبوۃ بیہقی)

۵۶۷۰:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا آپؐ سے پس دیا اسکو آپؐ نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اس میں سے اور بیوی اسکی بھی اور مہمان ان کے یہانتک کہ ماپا اس نے اسکو پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس پس فرمایا آپؐ نے اگر نہ ماپتا تو اس کو البتہ کھاتے رہتے تم اس میں سے اور باقی رہتا وہ تمہارے لئے (مسلم)

---

[1] اندھا ہوگیا، سبحان اللہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، [2] پھیر دی، اور آنحضرتؐ نے انکا پھر بینا ہونا مذکور نہیں فرمایا اس لئے کہ ہو مشقت انکے صبر کی بہت اور اجر جو مرتب ہوگا اس پر بہت بڑا پھر حاصل ہوئی انکو مدد اللہ کی بسبب صبر کے، [3] جو شخص کہ جھوٹ بولے، اس حدیث میں آنحضرتؐ پر جھوٹ باندھنے کا عذاب مذکور ہے اور حقیقت میں یہ بہت بڑا گناہ ہے چنانچہ شفاء العوام میں مذکور ہے کہ کذب خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر ہے اور قائل اس کا کافر ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ تمام جھوٹوں سے بدتر ہے، [4] اگر نہ ناپتا تو اس کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور ایک حدیث اس مضمون کی گزر چکی ہے کہ اناج تولنے ناپنے میں برکت ہے تو مطلب یہ ہے کہ مول لیتے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تاکہ کمی زیادتی نہ ہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نہ چاہیئے کہ اس میں بے برکتی ہے کہ تول تول کر خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہیں رہتی اناج پر رہتی ہے،، ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۷۱- وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرَى لِي شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هَذَا الطَّعَامَ الْأُسَارَى رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ-

۵۶۷۲:- وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ قَالَ

۵۶۷۱: اور عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس نے نقل کی ایک شخص سے انصار میں سے کہ نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازہ کے پس دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے وصیت کرتے تھے آپ گورکن کو فرماتے تھے فراخ کرو میت کے پاؤں کی طرف اور فراخ اسکے سر کے جانب سے پھر جب پھرے آنحضرتؐ[۱] سامنے سے آیا حضرتؐ کی دعوت کرنیوالا طعام کی اس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرتؐ نے دعوت اسکی اور گئے اسکے گھر میں اور ہم ساتھ[۲] آپکے تھے پس لایا گیا طعام پس رکھا آپنے دست مبارک اپنا[۳] پھر رکھا قوم نے ہاتھ پس کھایا قوم نے طعام پس دیکھا ہم نے طرف رسول اللہ کے کہ چباتے ہیں لقمہ کو اپنے دہن مبارک میں پھر فرمایا آپنے کہ پاتا ہوں میں یہ گوشت ایسی بکری کا کہ لی گئی ہے بے اجازت اسکے مالک کے پس بھیجا اس عورت نے کسی کو آپکے پاس درحالیکہ کہتی تھی یا رسول اللہ تحقیق میں نے بھیجا تھا خادم کی طرف نقیع کے[۴] اور نقیع ایک موضع ہے کہ بیچی جاتی ہیں اسمیں بکریاں تاکہ خریدی جائے میرے لئے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا میں نے کسی کو پاس ہمسایہ اپنے کے کہ خریدی تھی اسنے ایک بکری کہ بھیجدے وہ بکری خریدی ہوئی کو ساتھ مول اس کے پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا میں نے ہمسایہ کی بیوی کے پاس پس بھیجدی اس نے طرف میری وہ بکری پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھلا دے[۵] یہ طعام قیدیوں کو (ابوداؤد) اور بیہقی نے نقل کی کتاب دلائل النبوۃ میں-

۵۶۷۲: اور حزام بن ہشام سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے حزام کے دادا سے کہ اسکا نام حبیش بن خالد

[۱] پس جب پھرے آنحضرتؐ یعنی میت کو دفن کر کے/ [۲] اور ہم ساتھ تھے آنحضرتؐ کے یعنی ہم بھی گئے اور طفیلی آنحضرتؐ کے ہوئے یا آنحضرتؐ کی دعوت مع جماعت کے کی ہوگی/ [۳] رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا یعنی اس طعام کے کھانے کے لئے/ [۴] طرف نقیع کے، یہ ایک موضع ہے جانب وادی عقیق کے قریب بیس کوس کے ہے مدینہ سے غیر نقیع کے ساتھ باء کے مقبرہ مدینہ کا وہاں ہے، [۵] کھلا دے یہ اسلئے غالب یہ ہے کہ وہ فقیر ہونگے اور کھانا طیبی کہتے وہ کافر تھے اور یہ اس لئے فرمایا کہ نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لیں اور خوشنودی اس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور ان کو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا انکے کھلا دینے کا اور لازم آئی اس عورت پر قیمت اس بکری کی بسبب تلف کرنے کے اور واقعہ ہوا یہ تصدق عورت کی طرف سے، ::

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ

ہے اور حبیش تیمیؓ سے (جو ام معبد کا بھائی ہے[1]) نقل کی حبیش نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ حکم کئے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنیوالے مکہ سے طرف مدینہ کے آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور غلام آزاد ابوبکرؓ کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کا عبداللہ لیثی[2] گزرے اوپر دو خیموں ام معبد کے پس طلب کیا گوشت اور خرما تاخریدیں اس سے پس نہ پایا اس کے پاس کچھ اس میں سے اور تھے لوگ بے زاد و بے توشہ قحط زدہ پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک بکری کے کہ خیمہ کی ایک جانب میں تھی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا حال ہے اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے[3] اس کو دبلاپے نے ریوڑ کے ساتھ جانے سے فرمایا آنحضرتؐ نے کیا ہے اس کے کچھ دودھ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری دور تر اس سے ہے کہ ہووے اس سے دودھ فرمایا آپ نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھ کو یہ کہ دودھ دوہوں میں اس کا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میری فدا آپ سے ہوں اگر دیکھیں[4] آپ اس میں دودھ تو دودھ لیں پس طلب کیا بکری کو رسول اللہ نے اور ہاتھ پھیرا اس کے تھنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لئے بکری کے حق میں پس پاؤں کھولے بکری نے[5] اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگایا آپ نے ایسا باسن کہ سیراب کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اس برتن کے دودھ خوب بہتا ہوا یہاں تک کہ اوپر اس کے آگئی جھاگ دودھ کی پھر پلایا اس کو ام معبد کو یہاں تک کہ سیراب ہوئے اور پلایا ساتھ والوں کو یہاں تک سیراب ہوئے پھر پیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] اور بھائی ہے الخ ام معبد کا نام عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم راہ ہجرت میں اس کے خیمہ میں تشریف لائے اور تھی وہ تکیہ لگا کر بیٹھی خیمہ کے صحن میں دودھ اناپانی دیتی فقراء و مساکین کو،

[2] عبداللہ لیثی، کہ اس کو ہمراہ لیا تھا راہ بتانے کے لئے،

[3] چھوڑ رکھا ہے الخ یعنے بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریوں کے جنگل میں چرنے کو نہیں جاسکتی،

[4] اگر دیکھیں الخ یعنے دودھ اس میں ہے یا نہیں کیا دوہیں گے آپ،

[5] پس پاؤں کھولے بکری نے الخ یعنے دودھ دوہانے کے لئے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانور کی ہے کہ وقت دوہنے کے دونوں پاؤں کھول

دیتا ہے ،،، ” ” ”

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَهَاءَ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

بعد سیب[1] کے پھر دوہا اس میں دوسری بار بعد پہلی بار کے یہاں تک کہ بھرا باسن[2] پھر باقی چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس اور بیعت لی آنحضرتؐ نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے (شرح السنہ) اور ابن البر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں اور حدیث[3] میں قصہ طویل ہے،

---

[1] بعد سیب کے الخ یعنے بموجب حدیث ساقی القوم آخرہم شرباً کے، [2] باقی چھوڑا دودھ ام معبد کے پاس تاکہ دکھائے وہ اپنے خاوند کو معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا، [3] اور حدیث میں قصہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام معبد کے پاس سے رخصت ہوئے تو ام معبد کا خاوند آیا اور گھر میں دودھ دیکھا کہا یہ کیا ہے اور کہاں سے آیا پس ذکر کیں ام معبد نے صفتیں اور شمائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوب فصیح عبارت سے کہا ابو معبد نے یہ ہوگا یہ مگر صاحب قریش کا کہ سنی میں نے صفتیں ان کی میں واللہ بلاشبہ قصد رکھتا ہوں میں کہ پاؤں میں صحبت اس کی اگر اس کی راہ پاؤں، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْکَرَامَاتِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۶۷۳۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمُ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ لَّہُمَا حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃٌ فِیْ لَیْلَۃٍ شَدِیْدَۃِ الظُّلْمَۃِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقَلِبَانِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا عُصَیَّۃٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِھِمَا لَھُمَا حَتّٰی مَشَیَا فِیْ ضَوْءِھَا حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِھِمَا الطَّرِیْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاہُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاہُ حَتّٰی بَلَغَ اَھْلَہٗ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۶۷۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَآ اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَآ اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَّدَفَنْتُہٗ مَعَ اٰخَرَ فِیْ قَبْرٍ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

بیان ہے بیچ کرامتوں کے

پہلی فصل

۵۶۷۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ اسیدبن حضیر اور عباد بن بشر باتیں کر رہے تھے نزدیک نبی صلعم کے بیچ کسی حاجت کے کہ تھی ان دونوں کے یہاں تک کہ گئی رات میں سے ایک ساعت بیچ رات نہایت اندھیری کے پھر باہر نکلے وہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس سے اس حال میں کہ پھرے وہ طرف اپنے گھر اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے ان میں سے لاٹھیاں تھیں پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونوں میں سے واسطے دونوں کے یہاں تک کہ چلے دونوں بیچ روشنی اس لاٹھی کے یہاں تک کہ جب جدا ہوئی راہ[1] دونوں کی روشن ہوئی دوسرے کیلئے بھی لاٹھی اسکی پس چلا ہر ایک ان دونوں میں بیچ روشنی لاٹھی اپنی کے یہاں تک کہ پہنچا ہر ایک اپنے اہل میں۔

۵۶۷۴۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھ کو میرے باپ نے بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئیں مگر مارا گیا بیچ اول ان لوگوں کے کہ مارے جائیں گے آنحضرتؐ کے یاروں میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجھ سے سوا ذات مبارک رسول اللہ کے اور تحقیق مجھ پر ہے دین پس ادا کرنا اور قبول کر وصیت میری بیچ بہنوں کے حق میں کہ ان سے نیکی کرنا پس صبح کی ہم نے پس ہوا وہ[2] اول قتل کیا گیا اور دفن کیا میں نے اسکو ساتھ ایک اور شخص کے ایک قبر میں[3]۔ (بخاری)

---

[1] جب جدا ہوئی راہ، یعنی ایسی جگہ پہنچی کہ وہاں سے ہر ایک کے گھر کو جدا راہ جاتی تھی اس حدیث سے ان دونوں صاحبوں کا باکرامت ہونا ثابت ہوا خوارق عادت کے خلاف کسی دیندار پرہیزگار سے صادر ہو وہ کرامت ہے اور اگر بدکار اسکا مصدر ہو تو وہ استدراج ہے اور نبی کے ہاتھ پر ہو تو وہ معجزہ ہے[2] پس ہوا وہ اول، یعنے اپنی پیشگوئی کے مطابق اس حدیث میں جابرؓ کے باپ عبداللہ کی کرامت کا بیان ہے، [3] ایک قبر میں، بموجب حکم آنحضرتؐ کے کہ حکم دیدیا تھا شہدا احد کے حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور دوسرے شخص عمرو بن جموح تھے یار والد جابرؓ کے اور بہنوئی انکے اور اسمیں لیلی سے پیر کہ صوت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۶۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْسَادِسٍ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ . . .

قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِیْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَآ اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِیْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۷۶۵۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اصحابؓ صفہ تھے فقیر لوگ اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصوں کا پس چاہیئے کہ لے جائے تیسرے شخص کو اور جس کے پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیئے کہ لے جائے پانچویں کو یا چھٹے کو اور تحقیق ابوبکرؓ لائے تین شخصوں کو اور لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس شخصوںؓ کو اور تحقیق ابوبکرؓ نے کھایا طعام شب کا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ٹھہرے آنحضرتؐ کے پاس یہانتک کہ پڑھی گئی نماز عشاء کی پھر پھرے ابوبکرؓ طرف گھر نبیؐ کے پس ٹھہرے رہے یہانتک کہ کھانا رات کا کھایا نبی صلعم نے پس آئے ابوبکرؓ گھر میں بعد گذرنے رات کے اس قدر کہ چاہا اللہ نے کہا ابوبکرؓ سے ان کی بیوی نے کہ کس چیز نے باز رکھا تجھ کو تیرے مہمانوں سے کہا ابوبکرؓ نے کیا نہیں طعام کھلایا تو نے مہمانوں کو کہا بیوی نے کہ انکار کیا انہوں نے کھانے سے یہانتک کہ آؤ تم پس غصہ ہوئے ابوبکرؓ اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤنگا میں اس طعام کو ہرگز پس قسم کھائی ابوبکرؓ کی بیوی نے یہ کہ نہ کھائے گی وہ اسؓ طعام کو اور قسم کھائی مہمانوں نے یہ کہ نہیں کھائیں گے اسکو کہا ابوبکرؓ نے کہ یہ شیطان سے ہے پس منگایا ابوبکرؓ نے طعام اور کھایا انہوں نے اور ان کے اہل و عیال اور مہمانوں نے پس ہوئے ابوبکرؓ اور ان کے مہمان کہ نہ اٹھاتے تھے لقمہ مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اس لقمہ کے نیچے سے پس کہا ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے اے بہنؓ بنی فراس کی کیا ہے یہ امر عجیب کہا ابوبکرؓ کی بیوی نے قسم ہے اپنی ٹھنڈک آنکھؓ کی تحقیق یہ کھانا اب سہ چند زیادہ ہے اس سے کہ پہلے اس کے تھا پس کھایا

---

۱ اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ، صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد سے کہ وہاں تھے ایک فقراء صحابہ میں سے شب باشی کرتے تھے اور جب کوئی مدینہ میں آتا اگر اس کی جان پہچان ہوتی تو وہاں اترتا ورنہ صفہ میں رہتے تھے ان کو اضیاف المسلمین کہتے ان کا گھر بار نہ تھا ابوذر غفاریؓ اور عمار بن یاسرؓ اور سلمان فارسی اور صہیب اور بلال اور ابوہریرہ اور خباب بن ارت اور حذیفہ بن یمان اور ابوسعید خدری اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم انہیں میں سے تھے، ۲ دس شخصوں کو اور آپ کے اہل و عیال دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لئے تھا ۳ یعنے ہرگز جیسے کہ ایک نسخہ میں ہے لفظ ابداً، ۴ یعنے اکیلے یا مطلق، ۵ یعنے اس کے اغواء سے پس اسی وقت غصہ سے باز آئے اور استغفار کی، ۶ اپنی ٹھنڈک آنکھ کی، یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم تحقیق یہ کھانا سہ چند زیادہ ہے، یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کرامت تھی ان حدیثوں میں سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی کرامت حق ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ،

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۷۶:۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ،

۵۷۷۷:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ،

سبھوں نے اور بھیجا ابوبکرؓ نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس روایت کیا گیا ہے آپ نے کہ کھایا اس طعام میں سے (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی کہ ابتداء اس کی یہ ہے کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات میں،

دوسری فصل

۵۷۷۶:۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرا نجاشی تھے ہم بیان کئے جاتے تحقیق[1] ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اس کی قبر پر نور (ابوداؤد)

۵۷۷۷:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب چاہا لوگوں نے غسل دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا نہیں جانتے ہم کہ آیا ننگا کریں[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے کپڑوں سے جیسے کہ کرتے ہیں اپنے مونے کے لئے یا غسل دیں ہم انکو اس حال میں کہ ہوں بدن پر کپڑے انکے پس جب اختلاف کیا صحابہؓ نے تو ڈالی اللہ نے ان پر نیند یہاں تک کہ نہ تھا ان میں سے کوئی شخص مگر ٹھوڑی[3] اس کی سینہ پر تھی پھر کلام کیا ان سے کلام کرنے[4] والے نے گھر کے کونے میں سے اس حال میں کہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہے کہ نہلاؤ آنحضرتؐ کو اس حال میں کہ ہوں اوپر کپڑے انکے پس کھڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آپ کو اس حال میں کہ اوپر قمیص انکا تھا اور ڈالتے تھے پانی قمیص پر اور ملتے تھے آنحضرتؐ کے بدن کو ساتھ کرتے کے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں،

---

[1] تحقیق ہمیشہ، اور معنی یہ ہے کہ یہ امر ہمارے درمیان مشہور تھا اور ذکر کیا جاتا تھا اور نہیں مقصود تھا متفق ہونا ہمارا جھوٹ پر تو یہ تواتر کے قریب تھا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نور سے نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند یا آفتاب کے اور نجاشی حبش کے بادشاہوں کا لقب ہے مگر نجاشی سے وہ نجاشی مراد ہے جس نے آنحضرتؐ کے صحابہ کو جگہ دی اور ایمان لایا آنحضرتؐ پر یہ پہلے نصرانی تھا جب یہ مرا تو آنحضرتؐ نے مدینہ میں اسکا جنازہ پڑھا، [2] ننگا کریں آنحضرتؐ کو، اور ڈھانک دیں ستر مبارک آپ کا جیسے کہ کرتے ہیں اپنے مونے کے لئے اور مطلب یہ ہے کہ بعضوں نے تو اوروں پر قیاس کر کے لوگوں کی طرح نہلانے کا مشورہ دیا اور بعضوں نے کہا نہیں بلکہ آنحضرتؐ کو کپڑوں میں نہلاؤ اور حکم خاص ہوگا آپؐ کے ساتھ، [3] ٹھوڑی اس کی سینہ پر تھی یعنی سو گئے تھے، [4] پھر کلام کیا ان سے کلام کرنے والے نے الخ اس حدیث سے ان سب کا باکرامت ہونا ثابت ہوا جو آنحضرتؐ کے تجہیز میں شریک تھے کہا نووی نے صواب یہ ہے کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا اس میں اتار ڈالا وقت کفن دینے کے اور یہ جو روایت کیا ہے کہ نہیں اتارا اور کفن کے نیچے رہنے دیا ضعیف ہے صحیح نہیں ہے دلیل پکڑی اس سے، ۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۷۸ - وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۵۶۷۹ - وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۵۶۸۰ - وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى

۵۶۷۸ - اور ابن منکدر سے روایت ہے کہ سفینہؓ غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا راستہ لشکر کا زمین روم میں یا قید کیا گیا پس چلے بھاگ کر کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ ڈھونڈتے تھے لشکر کو پس ناگہاں ملے وہ ایک بڑے شیر سے پس کہا اے ابوالحارث میں ہوں مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا امر میرے سے ایسا ایسا پس پیش آیا شیر واسطے ان کے دم ہلاتا ہوا یہاں تک کہ کھڑا ہوا شیر سفینہ کے پہلو میں جب سنتا شیر آواز خوفناک قصد کرتا طرف اس کے پھر آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کے پہلو میں یہاں تک کہ پہنچا سفینہ لشکر میں پھر پھر گیا شیر (بغوی، شرح السنہ)

۵۶۷۹ - اور ابی الجوزاء سے روایت ہے کہا ڈالے گئے اہل مدینہ قحط سخت میں پس شکایت کی طرف عائشہ کے پس کہا عائشہؓ نے دیکھو تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو پس کرو اوپر آنحضرتؐ کی قبر شریف سے کئی روشندان طرف آسمان کی یہاں تک کہ نہ ہو درمیان قبر کے اور درمیان آسمان کے چھت پس کیا لوگوں نے جو کہا عائشہؓ نے پس برسائے گئے مینہ یہاں تک کہ پیدا ہوئی گھاس اور فربہ ہوئے اونٹ یہاں تک کہ پھٹ گئے بسبب کثرت چربی کے پس نام

۵۶۸۰ - اور سعید بن عبدالعزیز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہا جب کہ ہوا واقعہ

۱؎ سفینہ غلام آزاد الخ سفینہ کے نام میں اختلاف ہے اور یہ ان کا لقب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک سفر آپ کے ساتھ بوجھ اٹھائے ہوئے تھے اور جو کوئی تھک جاتا بوجھ اپنا ان پر ڈال دیتا اور وہ سب کا بوجھ اٹھائے جاتے آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا انت السفینہ یعنی تو کشتی ہے پس اسی لقب سے مشہور ہو گئے اور جو کوئی ان سے اصل نام پوچھتا تو فرماتے کہ میرا نام وہی ہے جو آنحضرتؐ نے رکھا، ۲؎ قصد کرتا، یعنی اسکے دفع کے لئے اس حدیث سے سفینہ کی فضیلت اور کرامت ثابت ہوئی، ۳؎ یہاں تک کہ نہ ہو الخ یعنی قبر اور آسمان کے درمیان سے حجاب اٹھا دو، ۴؎ سال فتق، یعنے سال اس آنی کا باعث ہوا فتق کا اور فتق کے معنے ہیں پھول جانا اور بعضوں نے کہا پھٹ جانا اور بعضوں نے کہا پھیل جانا یعنے چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کھایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کے پھول گئیں کوکھیں ان کی یا پھٹ گئے بدن یا پھیل گئے اور شفاعت ڈھونڈنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور ظاہر ہونا اس کے اثر کا کرامت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور حقیقت میں معجزہ ہے ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس لئے کہ کرامتیں سب ولیوں کے معجزات ہیں پیغمبرؐ کے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ یُقِمْ وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَایَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِھَمْھَمَۃٍ یَسْمَعُھَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ ۔

۵۶۸۱ - وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْھَا رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۸۲ - عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ خَاصَمَتْہُ اَرْوٰی بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَادَّعَتْ اَنَّہٗ اَخَذَ شَیْئًا مِّنْ اَرْضِھَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا کُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِھَا بَعْدَ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

حرہ[1] کا نہیں اذان دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہیں باہر نکلے سعید بن مسیب مسجد سے اور تھے سعید بن مسیب[2] نہ پہچانتے تھے آتا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کے کہ سنتے تھے اس کو حجرہ مکانہ سے کہ قبر آنحضرتؐ کی وہاں تھی۔ (دارمی)

۵۶۸۱ - اور ابو خالدہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ کہا میں نے واسطے ابو العالیہ کے کہ کیا سنی ہیں انس[3]ؓ نے حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس اور دعا[4] کی ان کے لئے اور تھا انس کے لئے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دو بار اور تھا اس باغ میں پھول کہ آتی تھی ان میں سے بو مشک کی (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے،

تیسری فصل

۵۶۸۲ - حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ سعید بن زید[5] بن عروہ بن نفیل جھگڑے ان سے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان[6] بن حکم کے اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید نے لی[7] ہے کچھ زمین اس کی سے پس کہا سعیدؓ نے بھلا میں لوں گا زمین اس کی سے کچھ بعد اس کے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مروان نے کہ کیا[8] سنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا سعید نے کہ سنا میں نے رسول اللہ

[1] واقعہ حرہ کا اس کا کئی بار ذکر ہو چکا اور یہ وہ واقعہ ہے جب شام والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور تاراج کیا تھا یہ واقعہ ۶۳ھ ہجری میں ہوا اس حدیث سے سعید بن المسیب کی فضیلت نکلی، [2] کیا سنی ہیں انسؓ الخ یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہے یا اس کے لئے مراسیل ہیں صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی حجت ہیں اتفاقاً آپ کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے حق میں تردد کیا، [3] اور دعا کی الخ یعنی ان کی عمر میں اور مال اور اولاد میں پس ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اور سو نفر اولاد تھے مرد اور ستائیس عورتیں اور مال کی برکت کا حدیث میں خود مذکور ہے حاصل یہ کہ جو دس برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے وہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ نہ سنے، [4] سعید بن زید یہ بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے، [5] طرف مروان کے یہ حاکم تھا مدینہ کا معاویہؓ کی طرف سے، [6] لے لی ہے یعنی از راہ ظلم کے، [7] پس کہا سعیدؓ نے یعنی تعجب کر کے، ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَہُ اللّٰہُ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُکَ بَیِّنَۃً بَعْدَ ھٰذَا فَقَالَ سَعِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ کَاذِبَۃً فَاَعْمِ بَصَرَھَا وَاقْتُلْھَا فِیْ اَرْضِھَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُھَا وَبَیْنَمَا ھِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِھَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَۃٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاہُ وَاَنَّہٗ رَاٰھَا عَمْیَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعِیْدٍ وَاِنَّھَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْہُ فِیْھَا فَوَقَعَتْ فِیْھَا فَکَانَتْ قَبْرَھَا۔

۵۶۸۳ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَّاَمَّرَ عَلَیْھِمْ رَجُلًا یُّدْعٰی سَارِیَۃَ فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ فَجَعَلَ یَصِیْحُ یَا سَارِیَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَیْشِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوَّنَا

صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کر لے ایک بالشت کسی کی زمین سے ازراہ ظلم کے کریگا اللہ تعالےٰ اس بالشت بھر زمین کو طوق اسکا سات زمینوں تک[۱] پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجھ سے گواہ[۲] بعد اس کے کہا سعید نے خداوندا اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اندھی کر بینائی اس کی اور مار اس کو اس کی زمین میں[۳] کہا عروہؓ نے پس نہ مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اس کی اور اس وقت کہ وہ عورت چلتی تھی اس زمین اپنی میں ناگہاں گری وہ بیچ ایک گڑھے کے پس مرگئی (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے معنے اس حدیث کے آئے ہیں اور یہ کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو اندھی ٹٹولتی ہوئی دیوار[۴] کہتی تھی پہنچی مجھ کو بددعا سعید بن زید کی اور تحقیق وہ گزری اوپر ایک کنویں کے کہ اسکے گھر میں تھا کہ جھگڑی تھی وہ سعید بن زید سے اسکے مقدمہ میں پس گری وہ اسمیں[۵] پس ہوا وہ کنواں قبر اس کی،

۵۶۸۳ - اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق عمرؓ نے بھیجا ایک لشکر[۶] اور امیر کیا اس لشکر کا ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اسکا ساریہ کہ اسوقت کہ عمرؓ خطبہ پڑھتے[۷] تھے پس شروع کیا چلانا اے ساری[۸] لازم پکڑ پہاڑ کو پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا اے امیر المومنینؓ ملے ہم سے دشمن ہمارے[۹]

[۱] سات زمینوں تک الخ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے "اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن" اور جو مماثلت کی تاویل ہے بات باشکل سے خلاف ہے ظاہر کے اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا یہ بھی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے کے لئے ساتوں اقلیموں کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقے ہوں کیونکہ ایک بالشت کے بھی سات طبقے ہوں گے جو تابع ہوں گے اس کے اور طوق پہنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی گردن میں طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لمبی کر دی جائے گی واللہ اعلم، [۲] نہیں طلب کرتا الخ معنے یہ ہیں کہ میں تجھ کو باطن امر میں سچا جانتا ہوں کہ تو غیر ظالم ہے اور نہیں شک کرتا میں تیری اس حدیث کو نقل کرنے میں اور نہیں محتاج ہیں اور روایت کا کیونکہ تو بمنزلہ دو راویوں کے ہے، [۳] مار اس کو اس کی زمین میں، یعنی جس کا وہ دعویٰ کرتی ہے، [۴] ٹٹولتی ہوئی دیوار، یعنی چلنے میں دیوار کے سہارے پر چلتی تھی، [۵] پس ہوا وہ، یعنی اس کے لئے صدا قبر نہ بنائی گئی اس میں پڑی رہی معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے، [۶] بھیجا ایک لشکر، یعنی طرف نہاوند کے، [۷] خطبہ پڑھتے، یعنی مسجد مدینہ میں روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ ان میں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی موجود تھے، [۸] اے ساری، یعنی ساریہ اور یہ مرخم ہے سلویہ سے، [۹] ملے ہم سے دشمن، یعنی اور غالب ہوئے وہ اوپر ہم پر، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۶۸۴: وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُفُّونَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

پس شکست دی ہم کو پس ناگہاں چلاتے والے چلاتا تھا اے ساری لازم کر پہاڑ کو پس لگائیں ہم نے پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کے پس شکست دی ان کو اللہ تعالیٰ نے (بیہقی) دلائل النبوۃ میں۔

۵۶۸۴۔ اور نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب احبار داخل ہوئے عائشہؓ کے پاس پس ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا کعبؓ نے نہیں کوئی دن کہ ظاہر ہو فجر اس کی مگر کہ اترتے ہیں ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو مارتے ہیں بازو اپنے اور درود بھیجتے ہیں اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ جب شام کرتے ہیں چڑھ جاتے ہیں آسمان پر اور اترتے ہیں آسمان سے مثل ان کے پس کرتے ہیں وہ بھی مانند اس کے یہاں تک کہ جب پھٹے گی آنحضرت سے زمین نکلیں گے بیچ ستر ہزار فرشتوں کے جو گھیرتے ہوں گے آپ کو۔ (دارمی)

سلہ پس شکست دی الخ اس میں کئی کرامتیں ہوئیں امیرالمومنین عمرؓ کی نظر آنا ایک گھمسان کا مدینہ میں دوسرے پہنچنا ان کے آواز کا وہاں اور ان میں سے ہر ایک کو سننا اس آواز کو تیسرے ان کا فتحیاب ہونا امیرالمومنین کی برکت سے، سلہ کعب احبار یہ کبار تابعین سے تھے انہوں نے پایا آنحضرتؐ کا زمانہ لیکن دیکھا نہیں آپ کو اور مسلمان ہوئے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں، سلہ کہا کعب نے ، یعنی یہ اگلی کتابوں سے دیکھ کر یا سن کر اگلے لوگوں سے یا از راہ کشف کے اور یہی مناسب ہے واسطے اس کے کہ ہو کرامت ان کی، سلہ مارتے ہیں بازو اپنے، یعنی اڑنے کے لئے گرد قبر کے یا اوپر اس کے بتلاش برکت اور قرب اور انوار اس کے، سلہ جب پھٹے گی، آنحضرت سے زمین، یعنی وقت پھنکنے دوسرے نفخہ کے اٹھیں گے آپ قبر شریف سے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۶۸۵- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَجَعَلَا یُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عِشْرِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْتُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ فَرَحَھُمْ بِہٖ حَتّٰی رَاَیْتُ .... الْوَلَائِدَ وَالصِّبْیَانَ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰی قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فِیْ سُوَرٍ مِّثْلِھَا مِنَ الْمُفَصَّلِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

یہ باب[1] پہلے باب کے متعلق ہے

پہلی فصل

۵۶۸۵- حضرت براءؓ سے روایت ہے کہا اول ان شخصوں کے کہ آئے ہم کو[2] پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑھاتے تھے ہم کو قرآن پھر آئے عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس[2] شخصوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابیوں میں سے بعد ازاں تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوتے ہوں ساتھ کسی چیز کے مانند خوش ہونے کے بسبب آنے آپ کے کہ دیکھا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں[3] کو کہتے یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے ہیں پس نہیں آئے یہاں تک کہ سیکھی میں نے سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ بیچ جملہ اور سورتوں کے مانند اس کی ہیں مفصل سے ۔ (بخاری)

---

[1] باب اکثر نسخوں میں اسی طرح ہے بے ترجمہ کے اور بعض نسخوں میں ہے باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ اولیٰ اور اظہر ہے اس لئے کہ مؤلف کی عادت ہے کہ مطلق باب بیان کرتا ہے واسطے ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے باب کے اور یہاں ایسا نہیں ہے بلکہ اس باب میں وہ احوال مذکور ہیں جو آنحضرت کی وفات کے متعلق ہیں اسی کے ساتھ ترجمہ کرنا مناسب ہے علاوہ اس باب کے بعد ایک اور باب کے ترجمہ مذکور ہے اس میں بھی وفات کے متعلق باتیں مذکور ہیں تو مناسب یہ ہے کہ اس باب کو مترجم کیا جائے ساتھ وفات آنحضرت کے اور آئندہ باب غیر مترجم ہو بیچ بیان لواحق اور تتمات اس کے ، [2] آئے ہم پر الخ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی التماس پر بعض صحابہؓ کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو روانہ کیا بعض مصلحتوں کے واسطے اور تاکہ سکھا دیں وہ انصار کو قرآن شریف اور احکام دین تو سب سے پہلے ان دونوں جلیل القدر صحابیوں کو بھیجا ، [3] کہتے ، یعنی کمال خوشی سے ، [4] یہاں تک کہ سیکھی میں نے الخ یعنی آنحضرت کے آنے سے پہلے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ اعلیٰ مکہ میں اتری اور اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ آیت قد افلح الآیۃ صدقہ فطر کے بارے میں اتری ہے اور صدقہ فطر ہجرت کے دوسرے برس پر واجب ہوا تو احتمال ہے کہ سورت مکہ میں اتری ہو ان دونوں آیتوں کے سوا اور صحیح بات یہ ہے کہ ساری سورت مکی ہے اور بیان کیا آنحضرتؐ نے کہ مراد آیت قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی میں زکوٰۃ فطر صدقہ اور نماز عید ہے اور نہیں ہے آیت میں مگر ترغیب دینے زکوٰۃ ادا کرنے نماز میں بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اس کو سنت نے بعد اس کے واللہ اعلم ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۸۶ :- وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فبكى ابو بكر قال فديناك بآبائنا وامهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا وبين ما عنده وهو يقول فديناك بآبائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابو بكر اعلمنا. متفق عليه۔

۵۶۸۷ :- وعن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على قتلى احد بعد ثمان سنين كالمودع للاحياء والاموات ثم طلع المنبر فقال اني بين ايديكم فرط وانا عليكم شهيد وان موعدكم الحوض واني لانظر اليه وانا في مقامي هذا واني قد

۵۶۸۶ :- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالیٰ نے درمیان اس کے کہ دی اسکو تازو نعمت دنیا سے مقدار اس چیز کے کہ چاہے وہ بندہ اور درمیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہے پس اختیار کیا اس بندے نے اس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہے پس روئے ابوبکرؓ کہا ابوبکرؓ نے قربان ہوں ہم تم پر ساتھ ماں باپ اپنے کے پس تعجب کیا ہم نے واسطے ابوبکرؓ کے پس کہا لوگوں نے دیکھو طرف اس بوڑھے کے خبر دیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک بندے کے سے کہ اختیار دیا اسکو اللہ تعالیٰ نے درمیان اسکے کہ دے اس کو اور درمیان اس کے کہ ہے نزدیک اس کے اور وہ بوڑھا کہتا ہے کہ قربان ہوں ہم تم پر ساتھ باپوں اور ماؤں کے پس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی اختیار دیئے گئے اور تھے ابوبکرؓ دانا تر ہم میں ۔ (بخاری ، مسلم)

۵۶۸۷ :- اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر شہیدوں احد کے بعد آٹھ برس کے مانند رخصت کرنیوالے کے لئے زندوں اور مردوں کے پھر چڑھے آنحضرتؐ منبر پر اور فرمایا کہ میں آگے تمہارے فرط ہوں[۳] اور میں تم پر شہید ہوں اور تحقیق مکان وہ تمہارے کا حوض کوثر ہے اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کے اس حال میں کہ میں اس جگہ اپنی میں ہوں اور تحقیق میں دیا گیا ہوں[۴] کنجیاں خزانے زمین کے اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں[۵] تم پر مشرک ہونے تمہارے سے پیچھے میرے ولیکن ڈرتا

---

[۱] اول تھے ابوبکرؓ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی خبر دی تھی اصحاب میں سوائے صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب میں زیادہ عالم تھے جب صدیق روئے تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے مجھ پر تیرا احسان ہے اگر خدا کے سوائے جانی دوستی میں کسی اور سے کرتا تو تجھ سے کرتا لیکن ہماری تیری اسلام کی برادری اور محبت ہے [۲] نماز پڑھی الخ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے بعض نے کہا نماز جنازے کی نماز نہ تھی بلکہ دعا تھی اور بعضوں نے کہا یہ آپؐ کے خصائص میں سے تھا واللہ اعلم ، [۳] میں آگے تمہارے فرط ہوں ، یعنی مجھ کو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں ، [۴] میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی ، یعنی میری امت کا عمل سب ملکوں میں ہوگا سو جیسا فرمایا ویسا ہی ہو چکا ، [۵] میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر ، آنحضرت صلعم کی اس کلام کے مخاطب صحابہؓ ہیں نہ اور امت اور اس میں شک نہیں ہے کہ صحابہؓ میں سے کسی نے شرک نہیں کیا اور رہے صحابہؓ کے سوا اور امت تو ان سے ہر طرح کا شرک وقوع میں آ رہا ہے ، ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِکُوْا کَمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۶۸۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاِنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَبِیَدِهٖ سِوَاکٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ یُحِبُّ السِّوَاکَ فَقُلْتُ آخُذُهٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ وَقُلْتُ اُلَیِّنُهٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَیْنَ یَدَیْهِ رَکْوَةٌ فِیْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْهِ فِی الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَیَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَهٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۶۸۹:۔ وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ

ہوں تم پر دنیا سے کہ رغبت کرو گے اس میں اور زیادہ کیا بعض راویوں نے پس قتل کرو گے پھر ہلاک ہو جاؤ گے جیسے کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے (بخاری مسلم)

۵۶۸۸:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نعمتوں خدا کی سے مجھ پر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کئے گئے میرے گھر میں اور بیچ دن نوبت میری کے اور درمیان سینہ اور ہنسلی میری کے[1] اور تحقیق خدا تعالیٰ نے جمع کیا درمیان تھوک میری کے اور تھوک آنحضرتؐ کے وقت وفات انکی کے داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی پس دیکھا میں نے حضرتؐ کو کہ دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمٰنؓ کے اور میں نے پہچان لیا کہ آپ دوست رکھتے ہیں مسواک کو پس کہا میں نے کیا لوں میں مسواک آپکے لئے پس اشارہ کیا آپنے سر مبارک سے کہ ہاں لے پس لی میں نے مسواک عبدالرحمٰنؓ سے پس دشوار ہوئی[2] حضرتؐ پر کہا میں نے کہ نرم کر دوں میں مسواک کو آپکے لئے پس اشارہ کیا آپنے سر سے کہ ہاں پس نرم کر دی میں نے مسواک پس پھیر دی حضرتؐ نے مسواک دانتوں پر اور آنحضرتؐ کے روبرو ایک باسن تھا کہ اس میں پانی تھا پس شروع کیا حضرتؐ نے واسطے موت کے سختیاں ہیں پھر اٹھایا حضرتؐ نے ہاتھ اپنا پس شروع کیا کہتے تھے شامل کر مجھ کو[3] رفیق اعلیٰ میں یہاں تک کہ قبض روح کی گئی حضرتؐ کی اور جھک گئے ہاتھ آپؐ کے (بخاری)

۵۶۸۹:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہیں کوئی نبی کہ

---

[1] درمیان سینہ اور ہنسلی میری کے، یعنی آپ تکیہ لگائے تھے میرے سینہ سے یہ دلالت کرتا ہے انکے کمال قرب و قربت پر اور نہیں معارض اسکے حاکم اور ابن سعد کی روایت کہ تھا سر مبارک آپؐ کا حضرت علیؓ کی گود میں اس لئے کہ وہ دونوں روایتیں بہت ضعیف ہیں اور بر تقدیر صحت بھی کوئی محل اعتراض نہیں ہے اس لئے کہ حضرت علیؓ بھی کسی وقت آپ کے پیچھے بیٹھ گئے ہونگے لیکن جب آپؐ فوت ہوئے تو اس وقت ام المومنین کی گود میں تھے، [2] پس دشوار ہوئی، یعنے چونکہ وہ سخت تھی اس واسطے آپ کو اس سے تکلیف ہوئی، [3] شامل کر مجھ کو رفیق اعلیٰ میں دوسری روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ آخری کلمہ تھا جس کو میں نے آپؐ سے سنا اور رفیق اعلیٰ سے مراد انبیاء کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعض کہتے ہیں رفیق سے مراد خدا ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

۵۶۹۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۶۹۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ

بیمار ہو مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے[1] درمیان دنیا اور آخرت کے اور تھے آنحضرت بیچ اس بیماری اپنی کے کہ وفات کئے گئے پکڑا حضرت کو سختی آواز نے پس سنا میں نے آنحضرت کو فرماتے ہیں شامل کر مجھ کو ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا تو نے ان پر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق اور شہداء اور صالحین پس سمجھی میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے ہیں[2] (بخاری مسلم)

۵۶۹۰۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئے نبی صلعم بیہوشی کرتی تھی انکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہائے میرے باپ کی سختی پس فرمایا حضرت نے فاطمہ کو کہ نہیں تیرے باپ پر شدت بعد آج کے دن کے پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اے باپ میرے اجابت کی پروردگار کی کہ بلایا اس کو اپنی حضور میں اے باپ میرے اے وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اس کی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے پہنچاتے ہیں ہم خبر موت کی پس جبکہ دفن کئے گئے حضرت کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اے انس رضی اللہ عنہ آیا گوارا ہوا[3] تمہارے نفسوں پر اے صحابہ رضی اللہ عنہم یہ کہ ڈالو تم اوپر رسول خدا

فصل دوسری

۵۶۹۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جبکہ رونق افروز ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ

---

[1] مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے لہ یعنی بدون رضا مندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے، [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے کہ اگر دنیا میں رہنا چاہیں تو رہیں لیکن آپ نے اپنے مالک کے وصال کو اختیار کیا اور سفر آخرت قبول فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون سچ ہے اگر لاکھ برس جئے تو کیا فائدہ پھر آخر موت ہی ضرور آنے والی ہے یا اللہ موت کو آسان کر مجھ پر اور میرا خاتمہ بخیر فرما اور عالم برزخ میں ساتھ رکھ مجھ کو میرے سردار سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت کے آمین، [3] آیا گوارا ہوا، یعنی آپ کو خاک میں چھپا دیا اور رحمان جہان آرا جسکے تم عاشق تھے یوں مٹی میں داب دیا اکلوتی بیٹی کا باپ جب جہان سے اٹھ گیا اور باپ بھی ایسا جو سارے جہان کا لاڈ تھا تو خیال کرنا چاہیئے کہ بیٹی کے دل پر کیا صدمہ گزرا ہوگا حضرت بی بی صاحبہ حضرت کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ تک بحالت رنج و غم زندہ رہیں اور اس مدت میں کبھی نہیں ہنسیں آخر چھ ماہ کے بعد بموجب باپ کے ارشاد کے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں رضی اللہ عنہا وارضاہا عنا اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت بی بی نے جو یہ کلمات سخت رنج کی حالت میں فرمائے یہ نیاحت میں داخل ہیں اور وہ منع ہے اس لئے کہ نیاحت وہ ہے چلا کر بلند آواز سے ہو نہ وہ جو آہستہ سے کہا جائے اور اگر یہ نیاحت ہوتی تو بی بی صاحبہ ہرگز نہ کہہ سکتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِيْ دَفْنِهِ حَتّٰى أَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا،

۵۶۹۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ ادْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ،

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۶۹۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ

نیزوں اپنے کے بسبب تشریف لانے آنحضرتؐ کے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوب تر اور نہ روشن تر اس دن سے کہ آئے ہم پر اس دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں دیکھا میں نے کوئی دن نہایت برا اور غمگینی کرنے والا ہو اور نہایت تاریک ہو اس دن سے کہ وفات پائی اسمیں رسول اللہؐ نے اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے کہ جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اس میں رسول اللہؐ مدینہ میں سے ہر چیز[۵۱] پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی حضرتؐ نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہم نے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرتؐ کے دفن کرنے میں مشغول تھے یہاں تک کہ ناآشنا جانا ہم[۵۲] نے اپنے دلوں کو،

۵۶۹۲۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ جب قبض کی گئی روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی[۵۳] اختلاف کیا صحابہؓ نے آنحضرتؐ کے دفن میں پس کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں قبض کی اللہ تعالیٰ نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اس میں دفن کرو ان کو بیچ جگہ بچھونے[۵۴] انکے کے (ترمذی)

فصل تیسری

۵۶۹۳۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست تھے کہ تحقیق

---

[۵۱] ہر چیز یعنی در و دیوار آپ کے جمال جہاں آرا سے روشن اور منور ہوگئے تھے، [۵۲] ناآشنا جانا ہم نے الخ یعنی جو نور دلوں میں آپ کی صحبت کی وجہ سے تھا وہ گم ہوگیا یہی حال ہے مرشد کامل اور واصل الی اللہ کا جب تک اس کی صحبت میں رہو دل پر ایک تسلی رہتی ہے جب یہ صحبت جاتی رہتی ہے پھر دل اپنے حال پر آجاتا ہے اور دنیا کی محبت اس میں سما جاتی ہے ولی کامل کی بڑی نشانی یہی ہے کہ جب اس کی صحبت میں بیٹھو تو خدا یاد آوے اور دل دنیا سے نفرت کرے، [۵۳] اختلاف کیا صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے میں یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیئے، [۵۴] بیچ جگہ بچھونے ان کے یعنی جہاں وفات پائی ہے آپؐ نے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ صَحِيحٌ اَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيحٌ فِيْ قَوْلِهٖ اَنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۶۹۴: وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ،

۵۶۹۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ

تندرست تھے اس حال میں کہ روح قبض کی جاتی ہے اور نبی کی بیماری تک دکھائی جاتی ہے اس نبی کو جگہ اس کی بہشت سے[۱] پھر اختیار دیا جاتا ہے اس کو کہا عائشہ نے پس جب کہ اتاری گئی حضرت پر موت[۲] اس حال میں کہ سر مبارک حضرتؐ کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی[۳] آپ پر پھر ہوش میں آئے پھر اٹھائی نگاہ اپنی طرف چھت کے[۴] پھر کہا یا الٰہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرتے ہیں حضرتؐ اس عالم کو اختیار نہیں کریں گے ہم کو کہا عائشہ نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہے طرف اس حدیث کے کہ کہتے تھے حالت صحت اپنی میں بیچ کہنے اپنے کے کہ روح قبض نہیں کی جاتی ہے کسی پیغمبر کی کبھی یہاں تک کہ دکھلائی جاتی ہے جگہ اس کی بہشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہا عائشہؓ نے پس تھا آخری[۵] کلمہ کہ بولے اس کو نبی صلعم یہ قول حضرتؐ کا یا الٰہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو، (بخاری، مسلم)

۵۶۹۴۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اس بیماری میں کہ فوت ہوئے اس میں اے عائشہؓ ہمیشہ تھا میں کہ پاتا تھا میں درد اس طعام کا کہ کھایا تھا میں[۶] نے خیبر میں اور یہ وقت پایا میں نے کہ بے اپنی رگ جان کی کاٹی جاتی کو اس زہر کے اثر سے (بخاری)

۵۶۹۵۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا جبکہ حاضر کئے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور گھر میں تھے بہت شخص کہ ان میں عمر بن خطابؓ بھی تھے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آؤ لکھ دوں میں تمہارے لئے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم

۱ھ پھر اختیار دیا جاتا ہے اس کو، یعنے دنیا میں رہنے یا نہ رہنے کا یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے، ۲ھ موت، یعنے علامتیں اس کی، ۳ھ بے ہوشی ڈالی گئی ان پر، یعنے بے ہوش ہوئے، ۴ھ طرف چھت کے، یعنی طرف آسمان کے اس لئے کہ سقف آسمان کی طرف ہوتی ہے، ۵ھ آخری کلمہ الخ کہا سہیلے نے اول کلمہ کہ بولے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حالت رضا میں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں اللہ اکبر ہے، ۶ھ کہ کھایا تھا الخ اس سے وہی گوشت زہر آلودہ مراد ہے جو آپؐ کو زینب بنت حارث مرحب کی بہن نے کھلایا تھا، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ
كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ
لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ
الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ

بعد اس کے پس[1] کہا حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق غالب ہے حضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہے تم کو کتاب اللہ پس اختلاف کیا انہوں نے کہ گھر میں تھے اور جھگڑا کرنے لگے پس بعضے ان میں سے کہتے ہیں نزدیک کرو حضرتؐ کے کہ لکھیں تمہارے لئے رسول اللہ اور بعضے ان میں سے کہتے ہیں وہی بات جو عمرؓ نے کہی پس جب بہت کیا لوگوں نے شور و غوغا اور اختلاف فرمایا رسول اللہ نے اٹھ جاؤ میرے پاس سے کہا عبید اللہؓ نے پس تھے ابن عباسؓ کہتے کہ تحقیق مصیبت[2] کامل مصیبت وہ حال ہے کہ ہوا حائل درمیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اسکے کہ لکھیں ان کے لئے یہ نوشتہ بسبب اختلاف انکے کے اور شور انکے کے اور بیچ ایک روایت سلیمان بن ابی مسلم احوال کے ہے کہ کہا ابن عباسؓ نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب[3] دن پنجشنبہ کا پھر روئے[4] ابن عباسؓ اتنا روئے کہ تر کر دیا ان کی آنسوؤں نے سنگریزوں کو کہ وہاں پڑے تھے

[1] پس کہا عمرؓ نے الخ شیعہ اس مقام میں عمر فاروقؓ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے کاغذ آنحضرتؐ کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ تمہاری فہم کا قصور ہے عمر فاروقؓ پر کوئی مطعن کا مقام نہیں ہے اسواسطے کہ اسوقت آنحضرتؐ کی کوٹھری میں اکثر اصحاب موجود تھے علیؓ بھی ان میں شامل تھے اور حضرتؐ نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمرؓ کاغذ نہ لائے تھے تو علیؓ کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا اور بعد گفتگو کے حضرتؐ نے فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو آنحضرتؐ سکوت نہ کرتے اس واسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی علاوہ اس کے آنحضرتؐ بعد اس کو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزوں کی حضرتؐ نے وصیت کی انہیں کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروقؓ نے کہا ہم کو قرآن کفایت کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں سوائے قرآن کے حضرت صلعم کی حدیث کی بھی حاجت نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ سب کے بعد قرآن میں اکملت لکم دینکم کی آیت اتری یعنی میں نے تمہارے دین کو پورا کر چکا اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا قرآن اور حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی ہے اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرت صلعم کو عین شدت بیماری میں لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا بسبب محبت اور دلسوزی کے چشم بد اندیش کہ کندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر، [2] تحقیق مصیبت، یعنی کاش وہ اختلاف اور غل نہ کرتے تا حضرت صلعم کچھ لکھتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا کہا بیہقی نے دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا کہ حضرتؐ کو اس قدر سخت بیماری میں تکلیف نہ ہو اور اگر حضرت صلعم کسی چیز کا لکھنا فرض جانتے تو ضرور لکھواتے اور حضرت عمرؓ کی اس رائے پر نہ رکتے اس لئے کہ اللہ عز و جل نے فرمایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور حضرت عمرؓ کی بات کا انکار نہ کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم نے ان کی رائے کو پسند کیا اور حضرت عمرؓ بہ نسبت حضرت ابن عباسؓ اور انکے موافقین کے زیادہ فقیہ تھے، [3] اور کیا عجیب دن ہے الخ اس میں انہوں نے اشارہ کیا اس پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اس میں واقع ہوا، [4] پھر روئے الخ یعنے حضرت ابن عباسؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو یاد کر کے روئے ؎ ✣ ✣ ✣

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا
لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَاْنُهٗ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ
فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ
بِثَلَاثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ
عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ،

۵۶۹۶ ـ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ .. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا
فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ

کہا میں نے لئے ابن عباسؓ اور کیا ہے روز پنجشنبہ کہا ابن عباسؓ نے کہ سخت ہوئی رسول اللہ کی بیماری پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی لکھ
دوں میں تمہارے ایک نوشتہ نہ ہو گے تم گمراہ بعد اس کے کبھی پس نزاع کیا لوگوں نے اور نہیں لائق نبی کے پاس تنازع پس کہا بعضے صحابہؓ نے کہ کیا
ہے حال حضرتؐ کا کیا ترک کرتے ہیںلہ پوچھو حضرتؐ سے پس شروع کیا بعضے صحابہؓ نے تکرار کرنا حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ چھوڑ مجھ کو پس وہ حالت کہ میں
اسمیں ہوں بہتر ہے اس چیز سے کہ بلاتے ہو مجھ کو طرف اس کی پس حکم کیا حضرتؐ نے ان کو تین باتوں کا پس فرمایا نکالو مشرکوں کو جزیرہ عرب سے اور
اکرام کیا کرو ایلچیوں کا اور احسان کیا کرو ان سے مانند اس چیز کے کہ میں احسان کرتا ہوں ان پر اور سکوت کیا ابن عباسؓ نے تیسری بات سے
یا ذکر کیا اس کو ابن ماجہ نے پس بھول گیا میں اس کو اور کہا ابو سفیان نے کہ یہ قول سلیمان احوال کا ہے (بخاری مسلم)

۵۶۹۶ ـ اور انسؓ سے روایت ہے کہ کہا ابو بکرؓ نے واسطے عمرؓ کے بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لے چلو ہم کو طرف ام ایمن کے
تا ملاقات کریں ہم ان سے جیسے کہ رسول خدا ملاقات کرتے تھے ان سے پس جبکہ پہنچے ہم طرف ام ایمن کے پس کہا ابو بکرؓ اور عمرؓ نے ام ایمن سے کہ
کس چیز نے رلایا تجھ کو کیا نہیں جانتی تو کہ جو کچھ کہ خدا تعالےٰ کے پاس ہے بہتر ہے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے
کہ نہیں روتی ہوں میں اس واسطے کہ میں نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا تعالےٰ کے پاس ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے و لیکن

لہ کیا ترک کرتے ہیں، یعنے دنیا کو یہ معنے ہیں کلمہ اہجر کے اس کو حافظ نے فتح میں قرطبی سے نقل کیا ہے اور ملا علی قاری نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا
ہے اور شیخ عبدالحق نے یوں لکھا ہے کلام ان کا یہ بسبب مرض کے اور یہ انکار ہے ان لوگوں پر جنہوں نے منع کیا لکھوانے سے یعنی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم تو ہوش میں ہیں ہی لکھنے سے کیوں منع کرتے ہو انتہیٰ، سلہ طرف ایمن کے ام ایمن یہ ماں ہیں اسامہ بن زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی
تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت کے والد کی وفات کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میراث ہاتھ لگیں پھر ان کو آزاد کر دیا اور نام ان کا
برکت تھا اور نکاح کر دیا ان کا زید سے اور وہ پانی پلاتیں اور دوا کرتیں زخمیوں کے اور تھیں وہ حبشی کی اور وفات ہوئی ان کی حضرت عمرؓ کی
وفات کے بیس روز بعد اور زید غلام تھے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ کے پھر حضرتؐ نے ان کو خدیجہ کبریٰؓ سے مانگا پس دیدیا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو اور آزاد کر دیا حضرتؐ نے ان کو ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ،

۵۶۹۷ - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَاْسَهٗ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطَنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ،

۵۶۹۸ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ

روتی ہوں میں اس واسطے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوئی آسمان سے پس باعث ہوئیں ام ایمن ابوبکر اور عمرؓ کو رونے پر پس شروع کیا رونا ان دونوں صاحبوں نے ان کے۔ (مسلم)

۵۶۹۷ - اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کہا باہر نکلے ہم پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ جس میں وفات پائی اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے باندھے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہاں تک کہ قصد کیا آنحضرتؐ نے طرف منبر کے پس چڑھے اس پر اور ساتھ ساتھ گئے ہم حضرتؐ کے قسم ہے اس ذات پاک کی جان میری اس کے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کے اس جگہ اپنی سے کہ جہاں کھڑا ہوں پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اس پر دنیا اور آرائش اس کی پس اختیار کی آخرت فرمایا پس نہ سمجھا اس نکتہ کو کوئی سوائے ابوبکرؓ کے پس جاری ہوئیں آنسو ابوبکرؓ کی آنکھوں سے پس روئے پھر کہا ابوبکرؓ نے بلکہ قربان کرتے ہیں ہم تم پر سے باپ اور مائیں اور جانیں اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعیدؓ نے پھر اترے حضرتؐ منبر سے پس نہ کھڑے ہوئے اس پر اس وقت تک (دارمی)

۵۶۹۸ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا جبکہ اتری سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت

لہ پس شروع کیا رونا ان دونوں صاحبوں نے ان کے ساتھ، یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات یاد کرکے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں سے بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق سے انحراف کرنا گوارا نہ کیا یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن لوگوں سے ملنے جاتے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گویا تصویر تھی زمانہ نبوت کی / سے ۵۲ بلکہ قربان کرتے ہیں الخ صدیقؓ اکبر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا سارا مال تصدق کیا اور آپؐ کی محبت میں جان تک دریغ نہیں کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی خطبہ میں فرمایا اے ابو بکرؓ تمت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے مجھ پر تیرا احسان ہے کیا ایسے شخص سے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ چند کھجور کے درخت ناحق طور سے لے لے گا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی کو ناراض کرے گا، سے کار پاکاں را قیاس از خود مگیر + گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكْتُ فَرَآهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَاَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ اِنَّهُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِيْ لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۵۶۹۹- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعْرِسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رض وَابْنِهٖ

کی پس روئی[1] فاطمہؓ فرمایا نہ رو اس لئے کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی[2] مجھ سے پس ہنسیں پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نے پس کہا انہوں نے اے فاطمہؓ دیکھا ہم نے تجھ کو کہ روتی تو پھر ہنسی تو کہا فاطمہؓ نے کہ حضرتؐ نے خبر دی تھی مجھ کو کہ پہنچائی گئی ہے ان کو خبر موت انکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرتؐ نے مجھ کو کہ نہ رو اس لئے کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی مجھ سے پس ہنسی میں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن وہ بہت نرم ہیں ازروئے دلوں کے اور ایمان یمنی کے اور حکمت میں بھی یمنی ہے (دارمی)

۵۶۹۹ :- اور عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہائے میرا سر دکھتا ہے[3] پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ[4] اگر واقع ہو اس حال میں کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے[5] لیے اور دعا کروں واسطے تیرے[6] پس کہا عائشہؓ نے سخت ہے مصیبت[7] مجھے قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو گے تم آخر اسی دن میں صحبت کرنیوالے ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھلا مشغول ہو تُو میرے درد سر[8] میں البتہ تحقیق قصد کیا تھا میں نے یا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ بھیجوں میں کسی کو طرف ابوبکرؓ کے اور بیٹے اسکے کے

[1] پس روئی فاطمہ زہرا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق پر، [2] کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملے گی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اے فاطمہؓ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے انکی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس واسطے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہما السلام کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ مریم کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطفاک علی نساء العالمین سبحان اللہ حضرتؐ کے اہلبیتؓ کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہؓ اس امت کی عورتوں کے سردار ہیں اور امام حسنؓ اور حسینؓ علیہما السلام سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علیؓ آپؐ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں، [3] میرا سر دکھتا ہے مراد اس سے ذات ہے اور اشارہ کیا اس سے اپنی موت کی طرف یعنی ہائے میں مرتی ہوں، [4] وہ یعنی موت تیری اے عائشہ، [5] بخشش مانگوں تیرے لیے یعنے تیرے سیئات کے مٹنے کے لئے، [6] اور دعا کروں واسطے تیرے یعنی تیرے درجات کی بلندی کیلیے، [7] سخت ہے مصیبت مجھے یہ کلام محنت و مصیبت کے وقت عرب کی زبان پر آجاتی ہے نہ اسکے کہ اسکے معنے مراد ہوں، [8] میرے درد سر میں یعنی میری موت کو یاد کر کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو میرے بعد زندہ رہے گی اور اس بات کو آنحضرتؐ وحی کے ساتھ معلوم کیا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۰۰۔ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَّاَنَا اَقُوْلُ وَارَاْسَاهُ قَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَاْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِيْ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَاَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

۵۷۰۱۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ

اور وصیت کروں[1] واسطے خوف اسکے کہ کہیں کہنے والے یا آرزو کریں آرزو کرنے والے پھر کہا میں نے انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور دفع کریں گے مسلمان یا فرمایا دفع کرے گا اللہ تعالیٰ اور انکار کریں گے مومن۔ (بخاری)

۵۷۰۰۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا پھرے طرف میرے رسول خدا صلعم ایک روز جنازہ کو دفن کر کے بقیع سے پس پایا مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ پاتی تھی درد سر اور میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر دکھتا ہے فرمایا حضرت نے اور کیا ضرر تھا تیرے لئے عائشہ اگر مرے تو پہلے میرے پس غسل دوں میں تجھ کو اور کفن دوں میں تجھ کو اور نماز پڑھوں میں تجھ پر اور دفن کروں میں تجھ کو کہا میں نے البتہ گویا کہ دیکھتی ہوں میں تجھ کو قسم ہے اللہ کی اور اگر کرو گے تم یہ البتہ پھرو گے تم طرف گھر میرے کی پس صحبت کرو گے اسمیں ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے پس مسکرائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر شروع کی گئی بیماری آنحضرت کی وفات ہوئی جس میں۔ (دارمی)

۵۷۰۱۔ اور امام جعفر صادق بن محمد سے روایت ہے کہ روایت کی اپنے باپ علیہ السلام سے یہ کہ ایک قریش میں داخل ہوا انکے باپ علیہ السلام پر کہ علی بن حسین ہیں پس کہا علی بن حسین سے کہ کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اس شخص نے کہ ہاں بیان کرو ہمارے آگے ابی القاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] اور وصیت کروں یعنی اس کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کروں اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ میں اس کو اپنی خلافت لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہیں مانیں گے سوائے ابوبکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر کی خلافت بدل و جان منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو ان کو خلیفہ کر جاویں اور خلافت نامہ ان کو لکھ دیں لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابوبکر کے کسی کو خدا تعالےٰ کو منظور نہیں اور اجماع بھی سوائے صدیق اکبر کے کسی پر واقع نہ ہو گا تو اس سبب سے ان کو انبیاء کا ولی عہد کرتا ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِيَّاكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ
قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ
ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا
قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمٰعِيلُ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ
مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ هٰذَا مَلَكُ
الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلٰى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلٰى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ
لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ
رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ قَالَ وَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ

آئے ان کے پاس جبرئیل پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلا شبہ اللہ نے بھیجا ہے مجھ کو طرف آپ کے واسطے تکریم تمہارے کے اور واسطے تعظیم تمہارے کے درحالیکہ یہ تکریم و تعظیم مخصوص ہے تمہارے ہی لئے پوچھتا ہے اللہ سبحانہ تم سے اس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو تم سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کو کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں فرمایا پاتا ہوں میں اسے جبرئیل اپنے تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنے تئیں اے جبرئیل اور دکھی پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول دن پس جواب دیا جبرئیل کو نبی صلعم نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ کہا جاتا تھا اسمٰعیل کہ حاکم ہے لاکھ فرشتوں پر ہزار فرشتہ ان میں کا امیر ہے لاکھ لاکھ فرشتوں پر پس پروانگی مانگی اس فرشتہ نے واسطے آنے کے حضرت پاس پس پوچھا حضرت نے جبرئیل سے حال اس فرشتہ کا پھر کہا جبرئیل نے یہ فرشتہ موت کا پروانگی مانگتا ہے تمہارے پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگے گا کسی آدمی سے بعد آپ کے پس فرمایا حضرت نے کہ اذن دو اسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس سلام کیا حضرت کو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ نے بھیجا ہے مجھ کو طرف آپ کے پس اگر فرماؤ تم یہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپ کی تو قبض کروں میں اس کو اور اگر فرماؤ تم مجھ کو کہ چھوڑ دوں میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں پس فرمایا حضرت نے کیا کرے گا تو اے ملک الموت کہا اس

لہ آئے ان کے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام پہنچانے کے لئے، سلہ کہ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ تم سے اس لئے کہ اس کا علم جبل ورید سے بھی زیادہ قریب ہے، سلہ کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں یعنی کیسا ہے حال تمہارا، سلہ اپنے تئیں غمگین یہ غم و کرب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہ سبب دین اور امت کے تھا کہ دیکھا چاہیئے کہ بعد میرے کیا واقع ہو، سلہ اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی اس دن یا اور دن الخ کہا علماء نے کہ اسمٰعیل آسمان دنیا کا داروغہ ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت بعد آنے جبرئیل علیہ السلام اور آنے اسمٰعیل فرشتہ اسی وقت اگر حاضر ہوا ہو اور سیوطی بیہقی سے لائے ہیں کہ جب تیسرا روز ہوا تو اترے جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ملک الموت تھے اور ان دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اس کو اسمٰعیل کہتے ہیں اور حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ ان میں کا امیر ہے ستر ہزار فرشتوں پر، سلہ حال اس فرشتہ کا، یعنی اسمٰعیل کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نے کہ یہ ایک فرشتہ ہے ایسا اور ایسا اور یہ حدیث میں مذکور نہیں ہے، سلہ پھر کہا، یعنی جبرئیل علیہ السلام نے، سلہ پروانگی یعنی یہ شرافت اور کرامت مخصوص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی کہ ملک الموت نے آنے کی اجازت طلب کی ورنہ اور آدمیوں پر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے، ج

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِّنْ نَّاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ وَّدَرَكًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَإِيَّاهُ فَارْجُوْا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخِضْرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ۔

نے ہاں اسی کا حکم دیا گیا ہوں میں اور حکم دیا گیا ہیں یہ کہ اطاعت کروں تمہاری کہا علی بن حسین نے پس دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل[1] کے پس کہا جبرئیل نے اے محمدؐ بلاشبہ خدا تعالیٰ مشتاق ہے تمہارے ملنے کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ملک الموت کے کہ بجالا تو اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اس کے پس قبض کی ملک الموت نے روح آپؐ کی پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آئی تعزیت[2] سنی لوگوں نے ایک آواز گھر کے کونے میں سے کہ کوئی کہتا ہے سلام تم پر اے اہل بیت پیغمبرؐ کے اور مہربانی خدا تعالیٰ کی تم پر اور برکتیں اسکی[3] کی تحقیق بیچ کتاب خدا کے تسلی ہے ہر مصیبت سے اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور تدارک کرنے والا ہے ہر چیز فوت ہونے والی کا پس[4] ساتھ مدد اللہ کے پس تقویٰ کرو اور اسی سے پس امید رکھو اور نہیں ہے مصیبت[5] زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہے ثواب سے پس کہا علیؓ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہے یہ شخص تعزیت کرنے والا یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں روایت کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ۔

[1] جبرئیل نے یعنے مانند مشورہ چاہنے والے کے کہ کیا کرنا چاہیئے ، [2] اور آئی تعزیت یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے آیا ، [3] تحقیق بیچ کتاب خدا کے ، اس میں اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے قول وبشر الصابرین الآیۃ کی طرف ، [4] اور خدا الخ یعنے اللہ تم کو دین میں یا کتاب میں بدلہ اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونے والی کا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب الحال نے لکل شیء اذا ضیعتہ عوض ؛ ولیس للّٰہ ان ضیعت من عوض ، ساتھ مدد اللہ کے الخ یعنے جزع فزع مت کرو ، [5] اور نہیں ہے مصیبت الخ یعنے دنیا کی مصیبت نہیں ہے بسبب پائے جانے ثواب آخرت کے مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر معتبر اللہ کے نزدیک وہ ہے کہ ہو پہلے صدمہ میں ، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۰۲ :۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّلَا شَاۃً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

۵۷۰۳ :۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِہٖ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَۃً وَّلَا شَیْئًا اِلَّا بَغْلَتَہُ الْبَیْضَآءَ وَسَلَاحَہٗ وَاَرْضًا جَعَلَہَا صَدَقَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔

۵۷۰۴ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

۵۷۰۵ :۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا

یہ باب[۱] ہے

فصل پہلی

۵۷۰۲ :۔ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا نہیں چھوڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز[۲] کے، (مسلم)

۵۷۰۳ :۔ اور عمرو بن الحارثؓ سے روایت ہے کہ تھے بھائی جویریہ[۳] کے کہا نہیں چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی اور نہ کچھ مگر خچر[۴] اپنا کہ سفید تھا اور نہ ہتھیار اپنے اور زمین کہ کر دیا[۵] تھا اس کو صدقہ، (بخاری)

۵۷۰۴ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں بانٹیں گے وارث میرے بعد مرنے میرے کے دینار وہ چیز کہ چھوڑ دوں پیچھے خرچ عورتوں اپنی کے اور عامل کے خرچ سے بعد وہ صدقہ ہے (بخاری و مسلم)

۵۷۰۵ :۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ

---

[۱] یہ باب ہے یعنی بیچ تتمات پہلے باب کے، [۲] ساتھ کسی چیز کے یعنی کسی مال کے کیونکہ وصیت کرنا آنحضرتؐ کا ساتھ کتاب اللہ کے اور واسطے اہل بیت کے اور نکال دینے یہود کے جزیرہ عرب سے اور واسطے احسان کرنے کے ایلچیوں سے ثابت ہے صحیح سندوں میں، [۳] بھائی جویریہؓ کے کہ آنحضرتؐ کی بیویوں میں سے تھی، [۴] مگر خچر اپنا سفید اس کو دلدل کہتے ہیں مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ بھیجا تھا، [۵] کر دیا تھا اس کو صدقہ اگلی حدیث میں اسکا صاف بیان ہے، [۶] پس وہ صدقہ ہے آنحضرتؐ کے پاس کچھ زمین مدینے میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں سو آنحضرتؐ کا معمول تھا کہ اس کے حاصلات سے اپنی بیویوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا اس کو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی خدا کے راہ میں صدقہ ہے کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اس زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں جو وراثت نہیں ہے سو اس کی حکمت یہ ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبر کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے (باقی برصفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۰۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَۃَ اُمَّۃٍ مِّنْ عِبَادِہٖ قَبَضَ نَبِیَّہَا قَبْلَہَا فَجَعَلَہٗ لَہَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْہَا وَاِذَا اَرَادَ ھَلَکَۃَ اُمَّۃٍ عَذَّبَہَا وَنَبِیُّہَا حَیٌّ فَاَھْلَکَہَا وَھُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَیْہِ بِہَلَکَتِہَا حِیْنَ کَذَّبُوْہُ وَعَصَوْا اَمْرَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۰۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَّلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَہُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

میراث نہیں پائی جاتی ہم سے جو کچھ کہ چھوڑیں ہم مال سے صدقہ ہے، (بخاری و مسلم)

۵۷۰۶:۔ اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ[2] جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندوں میں سے وفات دیتا ہے اس امت کے پیغمبر کو پہلے اس امت سے پس کرتا ہے خدا تعالیٰ پیغمبر کو امت کے لئے میر منزل اور پیشرو آگے اسکے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اس امت کو اس حال میں کہ نبی اس کا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے اس کو اس حال میں کہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالیٰ آنکھیں اس کی بسبب ہلاکت ہوتے اس امت کے جس وقت کہ جھٹلاتے ہیں اسکو اور نافرمانی کرتے ہیں اس کے

۵۷۰۷:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اسکے ہاتھ میں ہے البتہ آویگا[3] ایک تمہارے پر ایک دن کہ نہ دیکھے گا مجھ کو پھر البتہ دیکھنا اس کا مجھ کو بہت دوست ہوگا طرف اس کے اہل اس کے سے اور مال اس کے سے ساتھ اہل و عیال کے (مسلم)

(بقیہ صفحہ سابقہ) بھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہانتک کہ اولاد اور دونوں کو بھی کچھ انکا حصہ نہیں ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش ہو رہیں اصل تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے ہیں بے فائدہ۔

[1] میراث الخ اس حدیث کو صرف صدیق اکبرؓ ہی نے روایت نہیں کیا جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علیؓ بھی اسکے راوی ہیں اور حضرت عباسؓ اور علیؓ دونوں نے اقرار کیا اس حدیث کا جب یہ دونوں صاحب امیر المومنین عمر فاروقؓ کی اجلاس میں جھگڑتے ہوئے آئے اور حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے حلف دیکر پوچھا کہ اس حدیث کو حضرتؐ نے فرمایا نہیں تو ان دونوں صاحبوں نے اقرار کیا غرض ندا کو کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی کوئی دوا نہیں ہے،

[2] تحقیق اللہ تعالیٰ الخ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق میں زیادہ پریشان دل نہ ہوں میری وفات کو غضب الٰہی نہ جانیں خدا کی رحمت سمجھیں اس واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہیں، [3] البتہ آوے گا الخ اس حدیث میں اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو غنیمت سمجھیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۰۸ :- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۷۰۹ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۷۱۰ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۷۱۱ :- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

۵۷۱۲ :- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

باب بیچ مناقب قریش کے اور ذکر قبیلوں کے

فصل پہلی

۵۷۰۸ :- ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں[1] قریش کے اس کام دین میں مسلمان غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے مسلمانوں کے اور کافر غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے کافروں کے (بخاری، مسلم)

۵۷۰۹ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے بیچ خیر و شر ہیں[2] (مسلم)

۵۷۱۰ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا ہمیشہ ہو امر خلافت قریش میں[3] جب تک باقی رہیں ان میں سے دو آدمی (بخاری، مسلم)

۵۷۱۱ :- اور معاویہؓ سے روایت ہے کہا اس نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق یہ امر قریش میں ہے نہیں دشمنی کرے گا ان سے کوئی مگر الٹا ڈالے گا اس کو اللہ تعالیٰ اسکے منہ کے بل جب تک[4] کہ قائم رکھیں گے قریش دین کو (بخاری)

۵۷۱۲ :- اور جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہے گا اسلام قوی

---

[1] لوگ تابع ہیں، یعنی قریش میں ہمیشہ سرداری رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی، [2] خیر و شر میں دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ قریش کی قوم عرب میں سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اس واسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہیں، [3] ہمیشہ ہو امر خلافت قریش میں، یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں، [4] جب تک کہ قائم رکھیں گے قریش دین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی ان پر غالب نہ ہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباسیہ قائم رہی جب وہ دین میں سست ہوئے تو ہلاکو اور چنگیز خاں کے ہاتھ سے برباد ہوگئے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۱۳:- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۱۴:- وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۱۵:- وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ

بارہ خلیفوں تک وہ سب ہونگے قریش میں سے اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہے گا کار لوگوں کا گذرتے والا جب تک کہ حاکم ہونگے امر امان کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے ہمیشہ رہے گا دین قائم یہاں تک کہ قائم ہو قیامت اور رہوں لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ[1] سب قریش میں سے (بخاری، مسلم)

۵۷۱۳:- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار[2] بخشے خدا تعالیٰ انکو اور اسلم صلح کرے ان سے خدا تعالیٰ اور عصیہ معصیت کی خدا کی اور اس کے رسول کی (بخاری، مسلم)

۵۷۱۴:- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش[3] اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست میرے ہیں نہیں ہے انکے لئے کوئی دوست سوائے خدا کے اور رسول اللہ کے۔ (بخاری، مسلم)

۵۷۱۵:- اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہ

---

[1] اور رہوں لوگوں پر بارہ خلیفے ہرچند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے، سنت محمدی پر چلیں گے چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل اللہ تعالےٰ ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو یہ دلیل بات ہے اس واسطے کہ صحیحین کی دوسری روایت میں اثنا عشر امیراً موجود ہے اور امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سوائے حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور امام حسنؓ کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی، کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے، [2] غفار اور اسلم دو قوم تھی بے لڑے ایمان لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور عصیہ وغیرہ نے حضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اس واسطے آنحضرت نے ان کو بددعا دی، [3] قریش الخ ان لوگوں میں سے اکثر آنحضرت پر ایمان لائے اور اس واسطے حضرت نے فضیلت بیان کی، [4] بہتر ہیں بنی تمیم سے الخ اقرع بن حابس بنی تمیم کا سردار مسلمان ہونے کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان جتلانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی بہتر ہے جو دین پہ چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سردار اور شرافت ذاتی کے بدوں دینداری کے کچھ حقیقت نہیں، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَّالْحَلِيْفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَّغَطْفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۷۱۶ :- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ إِسْمٰعِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۷۱۷ :- عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ـ

۵۷۱۸ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ـ

۵۷۱۹ :- وَعَنْ أَبِي عَامِرِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِّنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ

سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں دو ہم قسموں سے کہ بنی اسد اور غطفان ہیں، (بخاری)

۵۷۱۶ :- اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں بنی تمیم کو اس وقت سے کہ تین خصلتیں سنی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حق میں فرماتے ہیں سنا میں نے حضرت سے فرماتے بنی تمیم سخت تر ہیں امت میری کے ہیں دجال پر کہا ابوہریرہؓ نے اور آئے صدقے بنی تمیم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ صدقے[1] ہماری قوم کے ہیں اور تھی لونڈی بندی بنی تمیم میں سے پاس حضرت عائشہؓ کے پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ آزاد کر لے عائشہؓ اس کو اس لئے کہ یہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہے (بخاری و مسلم)

فصل دوسری

۵۷۱۷ :- سعدؓ سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری[3] قریش کی ذلیل کرے اسکو اللہ تعالیٰ (ترمذی)

۵۷۱۸ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ نے یا الٰہی چکھایا تو نے اول قریش کو عذاب[4] پھر چکھا آخر انکے کو انعام و عطا (ترمذی)

۵۷۱۹ :- اور ابی عامر اشعری سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہے اسد[5] اور اشعری نہیں بھاگتے

---

[1] یہ صدقے ہماری قوم کے ہیں الخ بنی تمیم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم اس واسطے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہیں اور مضر آنحضرت صلعم کے اجداد ہیں، [2] اس لئے کہ یہ عرب سے ہے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں اگرچہ یہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ بنی تمیم کے ولیکن باوجود اس کے اس فرمانے میں ایک طرح کی عنایت اور شرافت دینی ہے انکو [3] خواری قریش الخ قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے ہیں، [4] عذاب، یعنی زور زبردار اور اخذ ایسے کے، [5] اسد باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے کہ وہ قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے اور ان کو ازد بھی کہتے ہیں اور ازد شنوءہ بھی اور اشعر لقب ہے عمرو بن حارثہ اسدی کا اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن سے ابوموسیٰ اشعری اور ان کی قوم اسی کی اولاد میں ہیں ان کو اشعریوں اور اشعروں دونوں طرح کہتے ہیں، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۲۰:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۲۱:۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۵۷۲۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَ

ہیں یہی حال لڑنے کے ساتھ کفار کے اور نہ خیانت کرتے ہیں غنیمت میں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ،

۵۷۲۰:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوء ہ[1] شیر اللہ کے ہیں زمین میں چاہتے ہیں لوگ کہ حقیر کریں انکو اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے ان کو اور البتہ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ کہے گا مرد اے کاش کے ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے اور اے کاش کے ہوتی ماں میری ازد سے روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ،

۵۷۲۱:۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ وہ ناخوش رکھتے تھے[2] تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ،

۵۷۲۲:۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف میں ہو گا ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ رضی اللہ عنہ نے کہا جاتا ہے مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم ہے اور کہا ہشام بن حسان نے شمار کیا ہے لوگوں نے اس قدر کہ قتل کیا ہے حجاج نے بند کر کر پس پہنچا ہے عدد ان کا ایک لاکھ بیس ہزار کو روایت کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح میں جس وقت قتل کیا حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا اسماء نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] شیر اللہ کے ہیں یعنی معرکہ شجاعت اور دلاوری میں اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ازدیوں کا مرتبہ ایسا بلند ہو گا کہ لوگ ان پر رشک لے جاویں گے اور آرزو کریں گے کہ کاش ہم بھی ان میں سے ہوتے ، [2] ناخوش رکھتے تھے الخ ثقیف کو برا جاننے کا سبب اگلی حدیث میں مذکور ہے اور بنی حنیفہ سے مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بنی امیہ سے یزید بن مروان عبد الملک وغیرہ نے کیا کچھ نیکی کی اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اس واسطے ان دونوں قبیلوں کو بھی برا جانتے ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَيَجِيءُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۲۳:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۲۴:۔ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا أَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ۔

۵۷۲۵:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ

حدیث کی ہم کو یہ کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک ہلاکو پس لے پر بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اس کو اور ابیر ہلاکو پس نہیں گمان کرتی میں تجھ کو مگر اسے حجاج اور قریب ہے کہ آوے گی تمام حدیث تیسری فصل میں،

۵۷۲۳:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ جلا دیا ہم کو ثقیف نے تیروں نے پس بددعا کیجیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں ثقیف پر کہا حضرتؐ نے یاالٰہی ہدایت کر ثقیف کو (ترمذی)

۵۷۲۴:۔ اور عبدالرزاق سے روایت ہے روایت کی اپنے باپ سے روایت کی بیناء سے اس نے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ابوہریرہؓ نے تھے ہم نزدیک نبی صلعم کے پس آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہوں میں اس کو قیس سے پس کہا اس نے یا رسول اللہ لعنت کر و حمیر پر پس منہ پھیر لیا آنحضرتؐ نے اس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے پھر آیا وہ اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اس سے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے اللہ تعالےٰ حمیر پر منہ انکے سلام ہیں اور ہاتھ انکے طعام ہیں اور وہ ہیں اہل امن کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حدیث عبدالرزاق سے اور روایت کیں جاتی ہیں اس بیناء سے حدیثیں منکر۔

۵۷۲۵:۔ اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے

لہ ثقیف بنی ام ثقیف ایک قوم ہے بیچ ملک کے پاس طائف میں رہتی تھی اس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جس کا ظلم عالم میں مشہور ہے اور کچھ نمونہ اسکے ظلم کا ترمذی کی اسی حدیث میں بھی مذکور ہوا کہ اس نے ایک سو لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جس نے بعد شہادت امام حسینؓ کے کوفے میں محمد بن حنفیہ کی طرف سے ہو کر اول جھوٹا دعویٰ کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اس کے پیغمبری کا دعویٰ کیا، آخر کو خدا تعالیٰ نے اس کو برباد کیا سو یہ حدیث حضرتؐ کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا، ویسے ہی اس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے، سلہ ہدایت کر ثقیف کو، یعنے طرف اسلام کے اور اطاعت احکام کے، سلہ عبدالرزاق سے یہ بڑے حافظ تھے حدیث کے کثیر التصانیف، سلہ قیس سے یہ ایک قبیلہ کا نام ہے، سلہ لعنت کر و حمیر پر، یعنی بددعا کرو ان پر رحمت سے دور ہونے کی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى إِنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۲۶:۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۵۷۲۷:۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ۔

۵۷۲۸:۔ وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكَ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

دوسؓ میں سے فرمایا نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں سے کوئی شخص ہو کہ اس میں بھلائی ہو، (ترمذی)

۵۷۲۶:۔ اور سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن نہ رکھ تو مجھ کو پس جدا ہو جائیگا تو اپنے دین سے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھوں گا میں آپؐ کو اور بسبب آپؐ کے راہ دکھائی ہم کو خدا نے فرمایا حضرتؐ نے دشمن رکھے تو عرب کو پس دشمن رکھے گا مجھ کو روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے،

۵۷۲۷:۔ اور عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نہ پہنچے گی اس کو دوستی میری روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حصین بن عمرؓ کی حدیث سے اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی،

۵۷۲۸:۔ اور ام حریر سے روایت ہے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ میں نے اپنے مولیٰ سے سنا کہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب قیامت کے علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا ہے، (ترمذی)

لہ دوس یمن میں سے یہ ایک قبیلہ کا نام ہے یمن میں اس حدیث سے ابو ہریرہؓ کی فضیلت نکلی اور دوس کی مذمت کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو انہیں بھلائی نہ ہوتی، ۵ پس دشمن رکھے گا مجھ کو، دستور ہے کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہے تو اس کے ملک اور بستی اور شہر کو چاہتا ہے اور عرب سے محبت رکھنے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باب کی اخیر حدیث میں تین وجہیں بیان فرمائیں اور وہ حدیث انشاء اللہ آتی ہے، ۵۳ جو کوئی خیانت کرے عرب سے یعنی ان کی خیر خواہی نہ کرے اور ظاہر کرے خلاف اس چیز کی کہ دل میں رکھتا ہے اور کینہ رکھے ان سے اور اس باب میں اور بہت حدیثیں ہیں قریب ہیں کہ پہنچیں تواتر معنوی کی حد کو جیسے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کی محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے، نقل کیا اس کو حاکم نے حضرت انسؓ سے، سمہ ہلاک ہونا عرب کا ہے، یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اس میں اشارہ ہے اسی کی طرف کہ غیر عرب تابع ان کے ہیں اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر برے لوگوں پر اور نہیں رہے گا وہ شخص کہ کہے اللہ اللہ، ۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۲۹ :- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَآءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۳۰ :- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۳۱ :- وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عُقْبَةِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا خُبَیْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ

۵۷۲۹ :- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت[1] اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں[2] اور بانگ نماز کی قوم حبشہ میں[3] ہے اور امین پکڑنا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی یمن[4] میں اور ایک روایت میں یہ حدیث[5] موقوف ہے ابوہریرہؓ پر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اس کا موقوف ہونا بہت صحیح ہے۔

فصل تیسری

۵۷۳۰ :- حضرت عبداللہ بن مطیعؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جائے گا کوئی قریشی بند کر[6] کے بعد اس دن فتح مکہ کے دن قیامت تک (مسلم)

۵۷۳۱ :- اور ابو نوفل معاویہ بیٹے مسلم کے سے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ[7] کے کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گزرتے تھے ابن زبیرؓ پر اور لوگ یہاں تک کہ گزرے ان پر عبداللہ بن عمرؓ پس ٹھہرے ابن زبیر کے پاس کہا ابن عمرؓ نے سلام ہے تجھ پر اے ابا خبیب سلام ہے تجھ پر اے ابا خبیب سلام تجھ پر اے ابا خبیب[8] آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق تھا میں[9] منع کرتا تجھ کو اس کام سے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا تجھ کو اس کام سے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا میں منع کرتا تجھ کو

---

[1] خلافت الخ یعنی یہ منصب ان قوموں کو دینے چاہئیں، [2] اور قضاء انصار میں، مراد قضاء سے نقابت ہے اور بعضوں نے کہا بلکہ قضاء بمعنی مشہور ہے اس لئے کہ آنحضرتؐ نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا اور یہ ظاہر تر ہے، [3] قوم حبشہ میں ہے کہ رئیس آنحضرتؐ کے مؤذنوں کے حضرت بلالؓ تھے اور وہ حبش کے تھے، [4] مراد رکھتے تھے آنحضرتؐ ازد سے یمن کو اس لئے کہ رقیق القلب ہیں اور اہل امن و ایمان اور مقصود یہ ہے کہ یہ منصب ان لوگوں کو دینے چاہئیں، [5] بند کر کے، یعنی مرتد ہونے کے بعد یعنی ایسا نہ ہوگا کہ قریش سے کوئی مرتد ہو جائے اور پھر اسکو بند کر کے قتل کریں واللہ اعلم، [6] اوپر گھاٹی مدینہ کے، یعنی مدینہ کے اس ناکے پر جو مدینہ کی راہ پر ہے، [7] اے ابا خبیب یہ کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب انکے بڑے بیٹے تھے، [8] کہ گزرے تھے ابن زبیر پر انکو حجاج ظالم نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا، [9] تھا میں منع کرتا تجھ کو اس کام سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑا کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ اِلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اِنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ

اس کام سے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق تھا تو کہ جانتا ہیں تجھ کو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی البتہ گروہ کہ تو ان کے خیال میں برا ہے وہ خود برا ہے[1] اور ایک روایت میں لامتہ خیر آیا ہے پھر چلے گئے عبداللہ بن عمرؓ وہاں سے پس پہنچی حجاج کو خبر عبداللہ بن عمرؓ کے ٹھہرنے کی اور کلام مذکور کہنے کی ان کے حق میں پس بھیجا حجاج نے کسی کو طرف ابن زبیرؓ کی پس اتارے گئے لکڑی پر سے پس ڈالے گئے[2] یہودیوں کی قبروں میں پھر بھیجا حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی ماں کی طرف کہ اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی ہیں پس انکار کیا اسماء نے یہ کہ آئیں ان کے پاس پس پھر بھیجا حجاج اسماء کے پاس ایلچی کو کہ البتہ آ تو میرے پاس اور خود والا بھیجوں گا طرف تیری اسکو کہ کھینچ لائیگا تجھ کو تیری چوٹیاں[3] پکڑ کر کہا ابو نوفل نے پس انکار کیا اسماء اور کہلا بھیجا کہ اللہ کی قسم نہیں آؤنگی میں تیرے پاس یہاں تک کہ بھیجے تو طرف میری اسکو کہ کھینچ لے جائے مجھکو ساتھ میری چوٹیوں کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھ کو پاپوشیں میری پس لیں حجاج نے پاپوشیں اپنی پھر چلا اتراتا ہوا یہاں تک کے داخل ہوا اسماء پر پس کہا کیسا دیکھا تو نے مجھ کو کہ کیا میں نے اس دشمن خدا سے[4] کہا اسماء نے کہ دیکھا میں نے تجھ کو کہ تباہ کی تو نے اسپر دنیا اسکی اور تباہ کی اس نے تجھ پر آخرت تیری پہنچی ہے مجھ کو یہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیرؓ کو اے بیٹے دو کمر والی[5] کے قسم ہے اللہ کی میں ہوں ذات النطاقین لیے پر ایک دو دونوں میں سے پس

[1] وہ خود برا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبداللہ بن عمرؓ کی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمرؓ کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر کی مشہور کیں ہیں وہ غلط ہیں [2] پس ڈالے گئے الخ حجاج یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان انسان کہیں بھی گرے پر اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہے، [3] تیری چوٹیاں پکڑ کر، خدا سمجھے حجاج سے جس نے ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی سے ایسی بے ادبی کی [4] ساتھ اس دشمن خدا کے، یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق کہا عبداللہ بن زبیر کو ورنہ وہ ظالم خود خدا کا دشمن تھا، [5] اے بیٹے دو کمر والی کے اسماء نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لئے تھے ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرا ایک دسترخوان بنایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے لئے تو یہ فضیلت تھی اسماء کی جس کو حجاج ظالم نے عیب کیا اور عبداللہ بن زبیرؓ کو ذلیل کرنے کے لئے انکو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا سراج الوہاج میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے بھی سماع موتیٰ اور انکا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ عبداللہ بن عمرؓ کے جو خطاب عبداللہ بن زبیر کو کیا بیکار ہوگا اور اہل حق کا مذہب عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اسکی رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیرؓ بخیل تھے غلط ہے کیونکہ عبداللہ بن عمرؓ نے انکو کہا قسم خدا کی میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے اور کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مِّنَ الدَّوَآبِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ قَالَ فَقَامَ عَنْہَا فَلَمْ یُرَاجِعْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۳۲:۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَتَاہُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَۃِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ یَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَاتِلُوْہُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰی لَمْ تَکُنْ فِتْنَۃٌ وَّکَانَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ وَاَنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِغَیْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۷۳۳:۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ ہَلَکَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰہَ عَلَیْہِمْ فَظَنَّ

تھی میں اٹھاتی ساتھ اس کے طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور طعام ابوبکر کا واسطے محافظت کے جانوروں سے اور ایک بند دوسرا پس کمر بند عورت کا ہے کہ نہیں بے پرواہ ہوتی عورت اس سے خبردار ہو تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہم کو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو پس بہر بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اسکو اور اسے بہر ہلاکو پس گمان نہیں کرتی میں تجھ کو مگر وہ ہلاکو کہ حضرت نے خبر دی ہے کہا نوفل نے پس اٹھ کھڑا ہوا حجاج اسماء کے پاس سے اور نہ جواب دیا ان کو۔ (مسلم)

۵۷۳۲:۔ اور نافعؓ سے روایت ہے یہ کہ ابن عمرؓ کے پاس آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیرؓ کے پس کہا انہوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم اور تم بیٹے عمر کے ہو اور یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو پس کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو نکلنے سے پس کہا ابن عمرؓ نے کہ باز رکھتا ہے مجھ کو نکلنے سے علم اس بات کا کہ اللہ نے حرام کیا مجھ پر خون بھائی مسلمان کا کہا ان دونوں نے کہ کیا نہیں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور لڑو تم لوگوں سے یہانتک کہ نہ پایا جائے فتنہ پس کہا ابن عمرؓ نے کہ تحقیق لڑے[1] ہم یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ اور ہوا دین اسلام خالص خدا کے لئے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو تم یہاں تک کہ واقع ہو فتنہ اور ہو دین واسطے غیر اللہ کے (بخاری)

۵۷۳۳:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آئے طفیل بن عمر دوسی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا وہ قبیلہ دوس کا اس لئے کہ نافرمانی کی اور باز رہے اطاعت سے پس بددعا کیجئے اللہ سے ان پر

---

[1] لڑے ہم، یعنے ہمراہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے اور یہی جواب دیا عمران بن حصین نافع بن ازرق کو جب اس نے ان کو مسلمانوں سے لڑنے کی صلاح دی اور سمجھا کہ آیت میں حکم ہے قتال کا دفع فتنہ کے لئے عمران نے جواب دیا کہ آیت میں فتنہ سے شرک مراد ہے اور مشرکوں سے ہم ہی لوگ لڑے اور شرک بیٹا اب تم مسلمان سے لڑنا چاہتے ہو جو کلمہ گو ہیں، [2] اور لان کو، یعنے میرے پاس یعنی دوس کی قوم کو مسلمان کرکے میرے پاس لا، دوس ایک قوم تھی یمن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی قبیلہ میں سے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کی خاطر سے یہ دعا کی اللہ عزوجل نے آپؐ کی دعا قبول فرمائی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۷۳۴ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

---

پس گمان کیا لوگوں نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بد دعا کریں گے ان پر پس کہا آنحضرت نے خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور لا ان کو[1]، (بخاری ومسلم)

۵۷۳۴ - اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست[2] رکھو تم عرب کو تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ میں عرب سے ہوں اور دوسرے اس سبب سے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیوں کا عربی ہے (بیہقی) شعب الایمان میں -

---

[1] دوست رکھو تم عرب کو، [2] سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ ہے ان لوگوں کا جو آنحضرت اور ان کے اصحابیوں اور اہل بیت آنحضرت کے ملک سے دوستی رکھیں اور ان کا رویہ اور طریقہ اختیار کریں اللہ ہم کو اور ہمارے سب بھائی مسلمانوں کو یہ محبت نصیب کرے اور اسی محبت کی حالت میں موت دیوے ، ✤

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۳۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۷۳۶: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ وَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۳۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ

بیان ہے بیچ مناقب صحابہ کے راضی ہوا اللہ ان سب سے

پہلی فصل

۵۷۳۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو (قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے) اگر کوئی تم میں خرچ کرے احد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچے انکے مد کے ثواب کو اور نہ اس کے آدھے کے برابر (بخاری، مسلم)

۵۷۳۶: اور ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ اٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور تھے آپ بہت اٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کے لئے پس جس وقت کہ جاتے رہیں گے ستارے آئے گی آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے[1] اور میں سبب امن کا ہوں اپنے اصحاب کے لئے پس جبکہ جاؤں گا میں اس عالم سے آئے گی اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیئے جاتے ہیں آپ[2] اور میرے اصحاب باعث امن کے ہیں میری امت کیلئے پس جبکہ چلے جاتے رہیں گے اصحاب میرے آئیگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ[3] (رواہ مسلم)

۵۷۳۷: اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا[4] لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہیں گے جہاد کرنے والے اپنی جماعت سے آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب رسول اللہ

[1] وعدہ کیا جاتا ہے، یعنے ٹوٹ پھوٹ جائے گا، [2] وعدہ دیئے جاتے ہیں، یعنی فساد اور بدعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا آپؐ سے حل ہو جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اول خلافت میں بعد اسکے بعض مسائل میں اور جب تک صحابہ کا زمانہ رہا تو ان کی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آئندہ کی خبر دی ویسا ہی ہوا، [4] آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ الخ اس حدیث سے بڑی مصیبت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہو گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَّنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ ھَلْ فِیْکُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُبْعَثُ مِنْھُمُ الْبَعْثُ فَیَقُوْلُوْنَ اُنْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ فِیْکُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِیْ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَّنْ رَّاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ فَیُفْتَحُ لَھُمْ ثُمَّ یُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ مَّنْ رَّاٰی مَنْ رَّاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَکُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا ھَلْ تَرَوْنَ فِیْھِمْ اَحَدًا رَّاٰی مَنْ رَّاٰی اَحَدًا رَّاٰی اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُوْجَدُ الرَّجُلُ فَیُفْتَحُ لَہٗ ۔

آنحضرت کے پس کہیں گے ہاں[1] پس فتح ہوگی انکے لئے پھر آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جائے گا کہ آیا ہے[2] درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہیں گے ہاں پس فتح کی جائے گی واسطے ان کے پھر آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جائے گا آیا ہے درمیان تمہارے[3] وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہیں گے ہاں پس فتح کی جائے گی واسطے انکے (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بھیجا جائیگا لوگوں میں سے لشکر پس کہیں گے دیکھو کیا پاتے ہو اپنے میں سے کسی کو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس پایا جائیگا ایک شخص صحابہؓ سے پس فتح دی جائے گی بسبب ان کے پھر بھیجا جائے گا دوسرا لشکر پس کہیں گے کہ آیا ہے ان میں سے وہ شخص کہ دیکھا ہو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پایا جائے گا پس فتح کی جائیگی واسطے انکے پھر بھیجا جائے گا تیسرا لشکر پس کہا جائے گا کہ دیکھو آیا پاتے ہو ان میں سے اس شخص کو کہ دیکھا ہے اس نے اسکو کہ دیکھا ہے اسنے اصحاب نبیؐ کو پھر ہوگا بھیجنا چوتھے لشکر کا پس کہا جائیگا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو انمیں کسی کو کہ دیکھا ہو اسکو کہ دیکھا ہو کسی کو کہ دیکھا ہو اسنے اصحاب نبی صلعم کو پس پایا جائیگا ایسا شخص پس فتح دی جائیگی واسطے اسکے

---

[1] ہاں یعنے جواب دیں گے کہ ہاں ہم میں وہ شخص ہے کہ صحبت رکھی ہے اس نے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے، [2] درمیان تمہارے، یعنے تمہارے درمیان تابعی ہیں، [3] وہ شخص، یعنی تبع تابعین، [4] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں دیکھنا اصحاب کا کافی ہے جیسے کہ صحابہ میں دیکھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معتبر ہے اور بعضوں میں تو دیکھنا کافی ہے لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیئے کہ جیسے کہ پہلی روایت میں گذرا مگر یہ کہ یہاں دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو، [5] اور ایک نسخہ میں لہم ہے بدلے لہ کے یعنے واسطے برکت اس کی اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں بھی بیچ حدیث خیر القرون کے چار درجے مذکور ہوئے ہیں اور چونکہ اہل خیر نادر تھے چوتھے قرن میں اقتصار کیا تین ہی قرون پر اکثر روایتوں میں بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کے اور قلت بیوقوفی اور فساد کی ان میں ع ع، ح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۳۸: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ.

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۷۳۹: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ

۵۷۳۸: اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر بن امت میری کے قرن میرا ہے پھر وہ لوگ کہ متصل انکے ہیں پھر وہ لوگ کہ متصل انکے ہیں پھر تحقیق بعد انکے قرنوں کے ہوگی ایک قوم کہ گواہی دینگے اس حال میں کہ نہیں طلب کی جائیگی ان سے گواہی اور خیانت کرینگے اور نہ امین پکڑے جائیں گے اور نذر مانیں گے اور نہ وفا کرینگے اور پیدا ہوگا ان میں موٹاپا اور ایک روایت میں ہے وہ قسم کھائینگے[1] اور نہ قسم دلائے جاینگے (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے یوں آیا ہے کہ پھر پیچھے انکے آویگی ایک قوم کہ دوست رکھے گی فربہی کو،

دوسری فصل

۵۷۳۹: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعظیم کرو میرے یاروں کی[2] کہ وہ نیک تر ین تمہارے ہیں پھر وہ لوگ کہ قریب انکے ہیں پھر وہ لوگ کہ قریب انکے ہیں پھر ظاہر ہوگا جھوٹ یہاں تک کہ تحقیق ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاویگا اور نہیں دیا جائیگا اور گواہی دیگا اور نہ طلب کیا جائیگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اسکو بیچوں بیچ بہشت کا پس چاہیئے کہ لازم پکڑے جماعت کو[3] اس واسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا کے ہے

[1] قسم کھائیں گے الخ یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بے فائدہ قسمیں کھائیں گے اور بے حاجت گواہی دینگے یہ حدیث بظاہر اس حدیث کے مخالف ہے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے اور تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث ہی شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جائے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اس سے بیان کی جائے اس کا حق بچانے کے لئے اور یہ جو فرمایا کہ موٹا ہونے کو پسند کرینگے تو نوویؒ نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ کثر موٹے ہونگے اور برائی اسکی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اسکے جو خلقۃً موٹا ہو یا یہ معنی کہ وہ لوگ فربہی ہونگے اور دعوی کرینگے ان وصفات کا جو ان میں نہ ہونگے یا مال بہت اکٹھا کرینگے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہے گی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اس واسطے کہ امت محمدیؐ قیامت تک سب کے سب کبھی گمراہ ہونگے بلکہ ہر زمانہ میں کچھ اہل حق قائم رہیں گے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں یہ حدیث بھی آنحضرتؐ کا معجزہ ہے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، [2] تعظیم کرو انکی یعنے اے میری امت، [3] لازم پکڑے الخ جماعت سے آپؐ کی مراد یہ ہے کہ جو فرقہ صحابہ اور تابعین و اگلے ائمہ راشدین کے طریق پر ہو اسکی پیروی کرو اگرچہ اس زمانہ میں تعداد اسکی قلیل ہو جائے تو یہ ضرر نہیں کرتا اس لئے کہ امت محمدیؐ میں قیامت کے دن یہی فرقہ سواد اعظم ہوگا، ☆ ☆ ☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔

۵۷۴۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۴۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي

اور شیطان دو شخصوں سے دور ہے اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے اس لئے کہ شیطان تیسرا[1] انکا ہے اور جس کو خوش کرے نیکی اسکی اور غمگین کرے اس کو بدی اس کی پس وہ مومن ہے روایت[2] کی یہ نسائی نے اور اسناد اس کی صحیح ہے اور سب راوی اسکے راوی صحیح کے ہیں سوائے ابراہیم بن الحسن خثعمی کے اس سبب سے کہ نہیں روایت کی اس سے بخاری اور مسلم نے اور وہ ثقہ ثبت ہے،

۵۷۴۰۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگے[3] گی آگ[4] اس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجھ کو دیکھا ہے اسکو کہ دیکھا مجھ کو (ترمذی)

۵۷۴۱۔ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میرے کے نہ پکڑنا انکو نشانہ[5] بعد میرے پس جو شخص[6] کہ دوست رکھتا ہے انکو پس سبب دوست رکھنے میرے کے انکو دوست رکھتا ہے اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے پس سبب دشمنی میری کے دشمن رکھتا ہے انکو اور جو شخص کہ دے انکو پس تحقیق ایذا دی اس نے مجھ کو اور جو شخص کہ ایذا دے مجھ کو

---

[1] تیسرا انکا ہے الخ پس ضرور بہکائے گا ان دونوں کو، [2] اور جس کو الخ یعنی مومن کامل کی علامت یہ ہے کہ نیکی کرنے سے خوش ہو جائے اور بدی سے ناخوش اور کہا ہے کہ یہ دل کی زندگانی کا نشان ہے، [3] مصنف کو اس حدیث کا مخرج معلوم نہ ہوا اس سبب سے سفیدی چھوڑ دی تھی امام جزری نے اس حدیث کا مخرج معلوم کیا اس نے اس مخرج کو درج کر دیا ہے، [4] نہ لگے گی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابوں کا ایسا بڑا مرتبہ ہے کہ انکی صورت دیکھنے سے مسلمانوں پر دوزخ کی آنچ حرام ہو جاتی ہے، [5] نہ پکڑنا نشانہ الخ افسوس ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد بعض نا اہلوں نے آنحضرتؐ کی حدیث پر عمل نہ کیا اور آنحضرتؐ کے اصحاب کو نشانہ ٹھہرا لیا اور ان پر طعن کر کے اپنی عاقبت تباہ کی اور لعنت کا قوارہ بنے خدا تعالیٰ انکو ہدایت کرے، [6] پس جو شخص الخ صحابہ کو دوست رکھتا ہے انکو اس لئے دوست رکھتا ہے کہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں اور احتمال ہے کہ معنی یہ ہوں کہ جو شخص صحابہ کو دوست رکھتا ہے کہ مجھ کو دوست ہے اور یہ معنی مناسب ہیں آپ کے قول آئندہ ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم کے حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہے ان کو اس لئے کہ دوست رکھتا ہے مجھ کو اور دشمن رکھتا ہے ان کو اس لئے کہ دشمن رکھتا ہے مجھ کو اعاذنا اللہ من ذلک اور اسی سے ثابت ہوتی ہے اس شخص کے قول کی حقیقت جس نے کہا ہے کہ صحابہ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے مالکیہ کا اور علماء نے لکھا ہے کہ علامت صحبت اور نشان دوستی محبت کا یہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کرے طرف متعلقوں اس کے کے پس اللہ کی محبت کا نشان آنحضرتؐ سے محبت کرنا ہے اور آنحضرتؐ سے محبت کرنا اور آنحضرتؐ کی محبت کا نشان آنحضرتؐ کے صحابہؓ سے محبت کرنا ہے قال الملا علی القاری فی شرح مرقاۃ علی المشکوٰۃ ، ۱۲ منہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۷۴۲: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَھَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۷۴۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ۔

kitabosunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۴۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۴۵: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھُمْ اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ

پس تحقیق ایذا دی اللہ کو اور جو شخص کہ ایذا دی اللہ کو پس نزدیک ہے کہ پکڑے گا خدا اس کو (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۴۲: اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میرے کے درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہے طعام میں نہیں سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنوریں ہم روایت کی بغوی نے شرح السنۃ میں۔

۵۷۴۳: اور عبداللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میرے میں سے مرے کسی زمین میں مگر کہ اٹھایا جائیگا وہ قبر سے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا اور بسبب روشنی کا ہوگا انکے لئے روز قیامت کے (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ذکر کی گئی ہے حدیث ابن مسعودؓ کی کہ سرا اس کا یہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کے۔

فصل تیسری

۵۷۴۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جسوقت دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحابؓ کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر[1] (ترمذی)

۵۷۴۵: اور عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے پوچھا میں نے اپنے رب سے اختلاف صحابہؓ اپنے پیچھے میرے پس وحی کی اللہ نے طرف میری کہ اے محمد بلاشبہ اصحاب تیرے نزدیک میرے بمنزلہ ستاروں کی ہیں آسمان میں بعض ان ستاروں میں قوی ہیں بعض سے

---

[1] تمہارے اس فعل پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے صحابیوں کو کسی طرح برا کہنا اور ان کی کسی بات پر طعن کرنا درست نہیں اور جو کوئی انکو برا کہے اسکے برا کہنے پر خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہے اگرچہ ان صحابیوں سے ایسا کام ہوا کہ اگر وہی کام اور کسی سے ...... ہوتو اسکو برا کہیں مگر انکو برا کہنا درست نہیں

[2] کار پاکاں از خود مگیر گرچہ آید در نوشتن شیر و شیر [3] پوچھا الخ جاننا چاہیئے کہ حدیث اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم بعض علماء نے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ بِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ رَوَاهُ رَزِیْنٌ۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَكْرٍ رض

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۴۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَكْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۷۴۷:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ

اور ہر ایک کے لئے نور ہے پس جس شخص نے لیا کچھ اس چیز سے کہ وہ اس چیز پر ہیں اختلاف اپنے سے پس نزدیک میرے ہدایت پر ہے کہا عمرؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستاروں کے ہیں پس ساتھ جس کسی کے ان میں سے پیروی کروگے راہ پاؤ گے (رزین)

بیان ہے مناقب ابوبکرؓ کا

پہلی فصل

۵۷۴۶:۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ بہت احسان کرنے والا مجھ پر اپنی صحبت میں اور اپنے مال میں ابوبکرؓ ہیں اور نزدیک بخاری کے ابابکر واقع ہوا ہے اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو ایسا دوست ولیکن برادری اسلام کی اور محبت اس کی ثابت ہے نہ باقی چھوڑی جائے مسجد میں کوئی کھڑکی مگر کھڑکی ابوبکرؓ کی دیوار میں ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست کسی کو سوائے رب اپنے کے تو البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو دوست (بخاری مسلم)

۵۷۴۷:۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست تو

(بقیہ صفحہ سابقہ) گفتگو کی ہے اور ابن حجر نے اس پر بہت گفتگو کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف اور ابن حزم نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع باطل ہے مگر بیہقی نے کہا مسلم کی حدیث مذکور النجوم امنۃ للسماء سے اسکے کچھ معنے مفہوم ہوتے ہیں نوویؒ نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ بعض جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اسلئے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اسکو سزا دی جائے پر قتل نہ کیا جائے اور بعض کے نزدیک قتل کیا جائے جیسے گزرا، ۱ھ مگر کھڑکی ابوبکرؓ کی مسجد کے صحن سے لگے لگے اصحاب کے دروازے تھے سوائے آپ نے وقات کیوقت سے دروازے بند کرا دیئے صرف ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابوبکرؓ کی سب صحابہ پر فضیلت ثابت ہوئی اور اس میں اشارہ کیا انکی خلافت کا، ۲ھ البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو دوست، نوویؒ نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کر لینے کو یہ بات آنحضرت کو سوائے اللہ کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہؓ اور عائشہؓ اور ابوبکرؓ اور اسامہؓ اور زیدؓ اور فاطمہؓ سے قاضی عیاضؒ نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا درجہ زیادہ ہے یا خلت کا بعضوں نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعض نے کہا ہے ... کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۴۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا۔

۵۷۴۹:۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۵۰:۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ

البتہ پکڑتا میں ابوبکرؓ کو دوست ولیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور یار میرے اور تحقیق پکڑا ہے اللہ نے تمہارے صاحب کو دوست (مسلم)

۵۷۴۸:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں کہ بلا واسطے میرے ابوبکرؓ کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنے بھائی کو تاکہ حکم دوں میں نامہ لکھنے کا اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا اور کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کے حالانکہ نہیں ہوگا مستحق خلافت کا اور انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور مومن مگر ابوبکرؓ کو[1] (مسلم) بیچ کتاب حمیدی کے واقع ہوا ہے کہ

۵۷۴۹:۔ اور جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا جبیرؓ نے کہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت اور کلام کیا آپؐ سے کسی چیز میں پس حکم کیا آپؐ نے اس عورت کو کہ اور وقت آئے طرف آنحضرتؐ کے کہا اس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر آؤں میں اور نہ پاؤں میں آپؐ کو کہا جبیرؓ نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نہ پانے آپؐ کے ان کی موت کو فرمایا آنحضرتؐ نے پس اگر نہ پائے تو مجھ کو پس آ تو ابوبکرؓ کے پاس[2]۔ (بخاری، مسلم)

۵۷۵۰:۔ اور عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ان کو امیر کر کے ذات السلاسل[3] کی لڑائی میں کہا پس آیا میں آپؐ کے پاس پس کہا میں نے آپؐ سے کہ کون محبوب تر ہے طرف آپؐ کی فرمایا عائشہ کہا میں نے مردوں میں سے

---

[1] مگر ابوبکرؓ کو، اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبرؓ کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو ان کو خلیفہ بنائیں لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی تقدیر میں تو یہی ہے کہ صدیق اکبر خلیفہ ہوں گے اور یہی اجماع مومنین بھی انہیں کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہے، [2] آ تو ابوبکرؓ کے پاس، اس حدیث میں صدیق اکبرؓ کی خلافت کا صاف اشارہ ہے اور یہ جو اس عورت نے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں تو اس کا مطلب یہ ہے اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں یعنی اگر آنحضرتؐ کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ کے پاس آنا جو میں کرتا ہوں سو وہ کرے گا، [3] ذات السلاسل الخ ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الآخر ۸ھ ہجری میں ہوئی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۵۱۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۵۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۵۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

فرمایا باپ اس کا کہا میں نے پھر کون بہت محبوب ہے فرمایا عمرؓ پس گنا حضرتؐ نے اور مردوں کو پس خاموش ہوا میں بسبب خوف کے کہ کر دیں آپ مجھ کو بیچ آخر لوگوں کے (بخاری مسلم)

۵۷۵۱: اور محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ کہا میں نے واسطے اپنے باپ کے کہ لوگوں میں سے کون بہتر ہے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا (علیؓ نے) ابوبکرؓ بہتر ہیں کہا میں نے پھر کون ہے کہا عمرؓ اور ڈرا میں کہ کہیں عثمانؓ کہا بیٹے کہ پھر تم بہتر ہو کہا علیؓ نے کہ نہیں ہوں میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے (بخاری)

۵۷۵۲: اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ برابر نہیں کرتے تھے کسی کو پھر ساتھ ابوبکرؓ کے کسی کو پھر ساتھ عمرؓ کے برابر نہیں کرتے تھے کسی کو پھر ساتھ عثمانؓ کے پھر چھوڑ دیتے ہم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہیں فضیلت دیتے ہم درمیان ان کے ایک کو دوسرے پر (بخاری) اور بیچ روایت ابی داؤد کے ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے تھے ہم کہتے اس حال میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنحضرتؐ کے ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمان راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے۔

دوسری فصل

۵۷۵۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسی کے لئے نزدیک ہمارے عطا

لہ فرمایا باپ اس کا، یعنی ابوبکر صدیقؓ لو دی ہے کہا اس حدیث سے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عائشہؓ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ اہل سنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمرؓ سب سے افضل ہیں، ؎ محمد بن حنفیہ کے یہ بیٹے ہیں حضرت علیؓ غیر فاطمہ زہرا کے، ؎ واسطے اپنے باپ کے، یعنی حضرت علیؓ کے، ؎ اور ڈرا میں کہ کہیں عثمانؓ یعنی نہ پوچھا میں نے بعد عمرؓ کے کون بہتر ہے بخوف اس کے کہ حضرت عثمانؓ کو افضل فرمائیں گے پس عنوان سوال سے عدول کر کے میں نے اس طرح پوچھا کہ پھر تم بہتر ہو، ؎ مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے یہ حضرت علیؓ نے از راہ تواضع کے فرمایا ورنہ اس سوال کے وقت تو حضرت علیؓ بلا اختلاف سب لوگوں سے بہتر تھے کیونکہ یہ ذکر حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد کا ہے، ؎ اور یہ تفاضل درمیان صحابہؓ کے مراد ہے اور لیکن اہل بیت تو وہ خاص ہیں ان سے اور حکم ان کا مغائر ہے ان کے حکم کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ
اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۵۴:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۵۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ
بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۵۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۵۷:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ

مل کر بدلہ اتارا ہے ہم نے اس کا سوائے ابوبکرؓ کے پس تحقیق ابوبکرؓ کے لئے نزدیک ہمارے نعمت ہے کہ بدلہ دیگا اللہ عوض اس نعمت کے
دن قیامت کے اور نہیں دیا مجھ کو کسی کے مال نے مانند نفع دینے مجھ کو مال ابوبکرؓ کے اور اگر ہوتا میں پکڑنے والا دوست جانی تو البتہ
پکڑتا ابوبکرؓ کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہے (ترمذی)

۵۷۵۴:۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ سردار ہمارے ہیں اور افضل ہمارے ہیں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول اللہ کے (ترمذی)

۵۷۵۵:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ سے کہ فرمایا واسطے ابوبکرؓ کے کہ تو یار میرا ہے غار میں اور یار میرا ہے حوض پر (ترمذی)

۵۷۵۶:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے واسطے اس قوم کے کہ ان میں
ابوبکرؓ ہوں یہ کہ امامت کرے اس قوم کی (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۵۷:۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدیق کریں ہم اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آپ کا نزدیک میرے
مال کثیر کو پس کہا میں نے آج کے دن سبقت لے جاؤنگا ابوبکرؓ سے اگر ممکن ہو سبقت لے جانا میرا ان پر ایک دن کہا عمرؓ نے پس لایا میں آدھا مال اپنا پس

لہ دے گا اس کو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے برابر کسی کو روز قیامت کے ثواب بے انتہا نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے ان کا احسان اللہ تعالیٰ کو سونپا اور اللہ کے ہاں کچھ کمی نہیں، ۵۲ سردار ہمارے ہیں یعنی حسب نسب میں، ۵۳ اور افضل
ہمارے ہیں یعنی عمل میں اور کرنے بھلائیوں میں، ۵۴ نہیں لائق، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ افضل ہیں سب صحابہؓ
سے پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا ان کا خلافت کے لئے اور نہیں لائق ہے مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہوتے فاضل
کے چنانچہ فرمایا سیدنا حضرت علی علیہ السلام نے کہ امام کیا تم کو آنحضرت نے نماز میں جو ہمارا دین ہے پھر کون پیچھے ڈالے تم کو امر دنیا ہم
میں یعنی خلافت میں، ۵۵ اور موافق پڑا الخ یعنی اتفاقاً اس وقت میں بہت سامان میرے پاس آگیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ۔

۵۷۵۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۵۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۶۰:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر باقی رکھا تو نے اپنے عیال کے لئے پس کہا میں نے کہ باقی چھوڑا میں نے اپنے عیال کے لئے مانند اس کے اور لائے ابوبکرؓ جو کچھ تھا ان کے پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے ابوبکرؓ کیا چھوڑا تو نے اپنے عیال کے لئے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ باقی چھوڑا ہے میں نے ان کے لئے خدا اور رسول اس کے کو کہا میں نے کہ سبقت نہیں لے جا سکتا میں ابوبکرؓ سے ہرگز۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵۷۵۸:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابوبکرؓ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آپؐ نے ان کو کہ تو آزاد کیا ہوا خدا کا ہے آگ سے پس اس روز نام رکھے گئے ابوبکرؓ عتیق۔ (ترمذی)

۵۷۵۹:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول ان شخصوں کا ہوں کہ پھٹے گی ان سے زمین بعد میرے ابوبکرؓ بعد ان کے عمرؓ پھر آؤں گا میں بقیع کے مدفون کے پاس پس اٹھائے اور جمع کئے جائیں گے ساتھ میرے پھر انتظار کروں گا میں اہل مکہ کا یہاں تک کہ جمع کیا جاؤں گا میں درمیان حرمین کے۔ (ترمذی)

۵۷۶۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا پس دکھایا مجھ کو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اس سے امت میری پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہوں میں کاش کہ ہوتا میں ساتھ آپؐ کے تا دیکھتا میں طرف اس دروازہ کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اے ابوبکر رضی اللہ عنہ

ؔ اس میں اشارہ ہے کہ اگرچہ عمرؓ کا آدھا مال ابوبکرؓ کے سارے مال سے زیادہ تھا لیکن چونکہ ابوبکرؓ جو کچھ رکھتے تھے لے آئے فضیلت ان کی عمرؓ پر باقی رہی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے افضل الصدقہ جہد المقل، ؔ نام رکھے گئے الخ یعنے لقب دیئے گئے ابوبکرؓ عتیق اس حدیث سے ابوبکرؓ کا قطعی بہشتی ہونا نکلا دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی طرف دیکھے جس کو (اللہ تعالیٰ) دوزخ سے آزاد کر دیا ہے وہ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھے، ؔ یہاں تک کہ جمع الخ قیامت میں آنحضرتؐ انتظار کریں گے اہل مکہ کا بقیع میں یہاں تک کہ جمع ہوں گے پھر متوجہ ہوں گے طرف محشر کے یعنی زمین شام کے پھر جمع ہوں گے وہاں ساتھ تمام خلائق کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٧٦١: عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَبَكٰى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهٖ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيْهِ أَمَّا لَيْلَتُهٗ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهٗ حَتّٰى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهٖ نَقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهٗ وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ فِي حِجْرِهٖ فَنَامَ فَلُدِغَ أَبُوْبَكْرٍ فِي رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ

اوّل ان شخصوں کا ہے کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت میں سے (ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۷۶۱: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ذکر کئے گئے ان کے نزدیک ابوبکرؓ پس روئے عمرؓ اور کہا دوست رکھتا ہوں میں کاش کے عمل میرے تمام عمر کے مانند ابوبکرؓ کے ہوتے بیچ ایک دن کے دنوں عمر ان کی سے یا مانند عمل ایک رات کی کے ہوتا راتوں ان کی سے! بہر رات ابوبکرؓ کی پس وہ رات کہ ہجرت کی اسمیں ابوبکرؓ نے ساتھ رسول اللہ کے طرف غار کی پس جبکہ پہنچے حضرتؐ اور ابوبکرؓ طرف غار کی کہا ابوبکرؓ نے قسم ہے اللہ کی نہ داخل ہو تم غار میں یہاں تک کہ داخل ہوں میں پہلے آپؐ کے اس سے کہ اگر ہو اسمیں کچھ تو پہنچے مجھ کو ضرر اسکا نہ آپکو پس داخل ہوئے ابوبکرؓ غار میں پہلے آپؐ کے پس جھاڑا اسکو پائے بیچ ایک جانب غار کے کئی ایک سوراخ پس پھاڑا ابوبکرؓ نے تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخوں کو تہ بند کی پھٹے لیے اور باقی رہے ان سوراخوں سے دو سوراخ دید ئیے تھے ان میں دونوں پاؤں اپنے پھر کہا ابوبکرؓ نے رسول اللہ کو آپ اندر داخل ہوئے پس داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رکھا سر مبارک اپنا گود میں ابوبکرؓ کے اور آرام کیا پس کاٹے گئے ابوبکرؓ بیچ پاؤں اپنے کے سوراخ سے اور نہ ہلے ابوبکرؓ واسطے اس خوف کے کہ جاگ اٹھیں رسول اللہ پس گری آنسو ابوبکرؓ کی اوپر

ا؎ اول ان شخصوں کا ہے، الخ ان سب حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد اللہ تعالٰے کی محبت کے حضرت ابوبکرؓ کی محبت جس قدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تھی اتنی کسی کی محبت نہ تھی تو ہر مسلمان کو چاہیئے کہ سوائے اللہ تعالٰے اور رسول اللہ کی محبت کے حضرت ابوبکرؓ کی جس قدر محبت رکھے اتنی کسی کی محبت نہ رکھے، ۲؎ دنوں عمران کی سے، یعنے بیچ زمانہ حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، ۳؎ راتوں ان کی سے الخ یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، ۴؎ پہنچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الخ اور آپ نے چاہا جانا غار میں، ۵؎ اگر ہو اس میں کچھ، یعنے موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سے مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کے، ۶؎ پس دیدیئے ان میں دونوں پاؤں اپنے یعنے جبکہ تہ بند میں سے کچھ ان سوراخوں کے اندر بھرنے کو نہ بچا تو دونوں پاؤں اپنے ان سوراخوں میں ڈال دیئے جیسے کہ منہ میں لقمہ ڈالتے ہیں تاکہ موذی چیز کے نکلنے کی کوئی راہ نہ رہے، ۷؎ پس کاٹے گئے ابوبکرؓ الخ یعنے سانپ نے ان کے پاؤں میں کاٹا، ☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ مَا یَجِدُہٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْہِ وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِہٖ وَاَمَّا یَوْمُہٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوۃً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاھَدْتُّھُمْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِھِمْ فَقَالَ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اَنَّہٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ رَوَاہُ رَزِیْنٌ۔

چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپؐ نے کہ کیا ہوا تجھ کو اے ابوبکر کہا ابوبکرؓ نے کہ کاٹا گیا میں فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے پس ڈالا آپ دہن مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے ابوبکرؓ پھر رجوع کیا اثر زہر نے ابوبکرؓ پر اور رہا یہی سبب موت ابی بکرؓ کا اور رہا پیر دن ابوبکرؓ کا جب وفات پائی رسول اللہ نے مرتد ہوئے بعض عرب اور کہا کہ نہیں دینے کے ہم زکوٰۃ پس کہا ابوبکرؓ نے اگر نہ دینگے مجھ کو رسی اونٹ کے پاؤں باندھنے کی البتہ جہاد کرونگا میں ان پر پس کہا میں نے اے خلیفہ رسولؐ خدا کے الفت کرو لوگوں سے اور نرمی کرو ساتھ ان کے پس کہا مجھ کو کیا تو شجاع تھا زمانہ جاہلیت میں اور نامرد ہو گیا اسلام میں تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی اور تمام ہوا دین کیا ناقص ہووے دین اور حالانکہ میں زندہ ہوں، (رزین)

۱؎ پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے، یعنی پیدا ہوئے اور دیکھا رونا ابوبکرؓ کا اور فرمایا، ۲؎ اور رہا یہی سبب موت ابی بکرؓ کا آخر عمر میں کہ سانپ کی زہر کے اثر سے مرے پس حاصل ہوئی اُن کے لئے شہادت فی سبیل اللہ اس حالت میں کہ رفیق تھے آنحضرتؐ کے راہ میں اور یہ ایسا تھا کہ جیسے آپؐ کو بیچ خیبر کے بکری میں زہر دیا تھا اور وقت وفات کے اس کا اثر ظاہر ہوا اہل سنت نے اتفاق کیا اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمانؓ پھر علیؓ اور بعض اہل سنت نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ کی تقدیم ہے کہا ابو منصور بغدادی نے خلفاء اربعہ کے بعد عشرہ بشرہ ہیں پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت رضوان والے کہا ابو عبداللہ مازری نے اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی تفضیل میں ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رض

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۶۲ - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۷۶۳ - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُكَلِّمْنَهٗ وَیَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِیَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ

بیان ہے بیچ مناقب عمر رض کے

پہلی فصل

۵۷۶۲ - حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے بیچ ان لوگوں کے کہ تھے تم پہلے امتوں سے الہام کئے گئے پس اگر ہو میری امت میں کوئی شخص پس تحقیق وہ عمر رض ہو گا[1] (بخاری مسلم)

۵۷۶۳ - اور سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ پروانگی مانگی عمر بن خطاب رض نے واسطے در آنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کتنی ایک عورتیں قریش میں سے کہ کلام کرتی تھیں آپ سے اور طلب کرتی تھیں درحالیکہ بلند تھیں[2] آوازیں ان عورتوں کی پس جبکہ اذن چاہا عمر رض نے اٹھیں وہ عورتیں اور دوڑیں طرف پردہ کے پس داخل ہوئے عمر رض اس حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے پس کہا عمر رض نے کہ ہنسائے[3] اللہ دانت آپ کے یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ تھیں میرے پاس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئیں پردہ میں کہا عمر رض نے اے دشمنوں اپنی جانوں کے[4] کیا ہیبت رکھتی ہو تم مجھ سے اور ہیبت نہیں رکھتی ہو تم رسول اللہ سے کہا

[1] وہ عمر رض ہو گا بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت میں بطریق اولیٰ ہوا چاہئیں اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی۔ [2] بلند تھیں، احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا آواز کا آپ کے آواز پر بلند کرنے کے منع ہونے سے پہلے واقع ہوا ہو اور احتمال ہے کہ ان سب کا آواز مل کر گونج اٹھا ہو نہ یہ کہ ہر ایک کے آواز یا انفراداً حضرت کی آواز سے بلند تھا کہا ملا علی رح نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ازواج مطہرات کی آوازیں آپ کی آواز سے بلند تھیں تا کہ سورۂ حجرات کی آیت سے اشکال وارد ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ انہوں نے اس حالت میں برخلاف عادت پست آوازی اپنی کے بلند کیں تھیں آوازیں اپنی کلام کرنے میں ساتھ آپ کے آپ کے حسن خلق پر اعتماد کر کے، [3] ہمیشہ ہنسا وے اللہ دانت آپ کے یعنی ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہے آپ کے[4] دانتوں کے کھلنے ولیکن بالضرور کچھ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہوا ہے کوئی امر عجیب پس مطلع کیجئے مجھ کو اس پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ
زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ۔

۵۷۶۳ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا
بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُّ
أَنْ أَدْخُلَهٗ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ
أَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۶۴ :- وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا
أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ
ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ

عورتوں نے ہاں ڈرتی ہیں ہم تجھ سے کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہے پس فرمایا رسول اللہ نے کہ اور کلام کر اے بیٹے خطاب[1] کے قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے کہ ہرگز نہیں ملتا تجھ سے شیطان اس حال میں کہ تو چلنے والا ہوتا ہے راہ میں مگر کہ چلتا ہے شیطان اور راہ میں غیر تیرے راہ کے (بخاری مسلم) اور کہا حمیدی نے زیادہ کیا برقانی کے بعد قول ان کے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجھ کو۔

۵۷۶۳ :- اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس ناگہاں ملا میں ساتھ رمیصا عورت ابی طلحہ کے اور سنی میں نے آواز پاؤں کی پس کہا میں نے کون ہے یہ پس کہا یہ بلالؓ ہے اور دیکھا میں نے ایک محل کہ اس کی جانب میں ہے ایک نوجوان پس کہا میں نے واسطے کس کے ہے یہ محل پس کہا انہوں نے یہ عمر بن الخطاب کے لئے ہے پس چاہا میں نے کہ داخل ہوں میں اس محل میں پس دیکھوں میں طرف اس کے پس یاد کی میں نے غیرت تمہاری پس کہا عمرؓ نے قربان ہوں تم پر ماں باپ میرے یا رسول اللہ کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت[2]...

۵۷۶۴ :- اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ میں سوتا تھا دیکھتا ہوں میں لوگوں کو کہ روبرو لائے جاتے ہیں میرے اور وہ کرتے پہنے ہیں بعضے ان میں سے ایسے ہیں کہ پہنچتے ہیں سینہ تک اور بعضے ان میں سے ایسے ہیں کہ کمتر ہیں ان سے اور روبرو لائے گئے مجھ پر عمر بن خطابؓ اس حال میں کہ ان پر تھا ایسا کرتہ کھینچتے تھے اس کو کہا بعض صحابہؓ نے پس کیا تعبیر کی آپؐ نے اس کی

[1] اور کلام کر اے بیٹے خطاب کے یعنی تیرے کرتے ہیں اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد بھٹک نہیں سکتے حرام کاموں کا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروقؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مجتبی کی خدمت کی اس واسطے لوگ ان سے ڈرتے تھے دستور ہے کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہیں ویسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسی طرح سے عمر فاروق رضؓ کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت نہیں ہوتی۔ [2] کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت کروں گا، اس حدیث میں ام سلیم کا رمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلالؓ اور عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہے کیونکہ خواب انبیاء کا ایک قسم وحی ہے خواب و خیال نہیں دوسری حدیث میں ہے آپ نے اس عورت کو وضو کرتے دیکھا تو یہ وضو نظافت اور لطافت کے لئے ہوگا نہ رفع حدث اور طہارت کے لئے اس لئے کہ جنت دار تکلیف نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ قَالَ الدِّیْنُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۶۵:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۷۶۶:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْھَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْھَا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَنَزَعَ مِنْھَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضُعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ضُعْفَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَھَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ

یا رسول اللہ! کہا تعبیر کیا میں نے اس کو ساتھ دین کے[1]۔ (بخاری، مسلم)

۵۷۶۵:۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسوقت کہ سوتا تھا لایا گیا میں ایک پیالہ دودھ کا پس پیا میں نے یہاں تک کہ تحقیق میں نے البتہ دیکھی سیرابی کہ نکلتی ہے میرے ناخنوں سے پھر دیا میں نے بچا ہوا اپنا عمر بن خطابؓ کو کہا لوگوں نے پس کیا تعبیر کی آپ نے اس کی یا رسول اللہ! فرمایا کہ تعبیر دی میں[2] نے اس کے علم کی (بخاری، مسلم)

۵۷۶۶:۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اسوقت کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے اپنے تئیں اوپر کنویں بے منڈ کے کہ اس پر ایک ڈول تھا پس کھینچا میں نے پانی اس کنویں سے جس قدر چاہا اللہ نے پھر لیا ڈول ابن قحافہؓ نے پس کھینچا ابوبکرؓ نے اس کنویں سے ایک ڈول یا دو ڈول اور بیچ کھینچنے ابوبکرؓ کے سستی اور ناتوانی ہے اور اللہ بخشے ابوبکرؓ کے لئے سستی ان کی کو پھر ہو گیا وہ ڈول چرس پس لیا اسکو عمر بن خطابؓ نے پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو لوگوں میں سے کہ کھینچتا عمر کا سا یہاں تک کہ سیراب کئے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھایا اونٹ اور مقرر کئے اونٹوں کے لئے عطن[3] اور بیچ روایت ابن عمرؓ کے یوں آیا ہے کہ پھر ڈول عمر بن خطابؓ نے ابوبکرؓ کے ہاتھ سے لیں

---

[1] تعبیر کیا میں نے اس کو ساتھ دین کے، دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتہ بدن کو چھپاتا ہے سردی اور گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروقؓ کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا، [2] تعبیر دی میں نے الخ اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے ان کی خلافت میں تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا چرچا ہوا [3] عطن الخ یعنے لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے انکی نشست گاہ میں بٹھلایا اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی آنحضرتؐ کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالیں گے یعنی خلافت کی مدت کم ہو گی انکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلے گا چنانچہ صدیقؓ کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں مسیلمہ کذاب اور مرتدوں کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا کہ انتقال ہوا پھر عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے انکے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہوا ملک شام و مصر و ایران و عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد تیار ہوئیں اور چار ہزار بت خانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے سو آپکے بعد ہونا تھا سو حق تعالیٰ نے آپکو خواب میں دکھلا دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۶۷:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ۔

۵۷۶۸:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۷۶۹:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۷۰:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہو گیا وہ ڈول عمر کے ہاتھ میں چرس پس نہیں دیکھا میں نے کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا یہاں تک سیراب کیا لوگوں کو اور متفرق کئے ان اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۵۷۶۷:۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے حق اوپر زبان عمرؓ کے اور اس کے دل کے (ترمذی) اور بیچ روایت ابوداؤد کے ابوذرؓ سے یوں آیا ہے کہ فرمایا آپ نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے حق پر زبان عمرؓ کے کہتا ہے ساتھ حق کے،

۵۷۶۸:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہا نہ تھے ہم کہ بعید جانتے اس بات کو کہ تسلی[1] جاری ہوتی ہے اوپر زبان عمرؓ کے (بیہقی) دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۶۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا[2] خداوندا[3] غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کے یا بسبب عمر بن خطابؓ کے پس صبح کی عمرؓ نے آ بیس آئے عمر اول روز بیں نبی صلعم کے پاس لائے اسلام پھر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں آشکارا (احمد، ترمذی)

۵۷۷۰:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے کہا واسطے ابوبکرؓ کے اسے بہترین لوگوں کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا

---

[1] تسلی جاری ہوتی ہے الخ یعنے ان کا مرتبہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ان کے دل میں نیک بات پڑ جاتی ہے، [2] کہا یعنی دعا کی، [3] خداوندا، یعنی ان دونوں میں سے ایک کو مسلمان کر تاکہ اسلام کو قوت ہو حاکم نے دلائل النبوت میں ابن عباسؓ سے روایت کی کہ ابوجہل نے کہا جو محمد کو مار ڈالے اس کو سو اونٹنیاں اور ہزار اوقیہ چاندی کا دیا جائے گا کہا عمر فاروقؓ نے یہ صحیح کہتے ہو ابوجہل بولا فی الفور دے دوں گا تو نکلے عمرؓ اور ملا ان سے ایک شخص اور پوچھا کہاں جاتے ہو کہا عمرؓ نے ارادہ رکھتا ہوں میں محمدؐ کے قتل کا وہ شخص بولا تجھ کو بنی ہاشم کا خوف نہیں ہے عمرؓ بولے خیال کرتا ہوں تو بھی مسلمان ہو گیا وہ بولا میں تجھ کو اس سے عجیب بات سناؤں تیری بہن اور بہنوئی بھی دین سے نکل گئے یہ سنکر عمر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہ سورہ طٰہٰ پڑھتی تھیں عمرؓ نے ٹھہر کر سنا پھر دروازہ کھول کر بہن کے پاس گئے اور پوچھا تو انہوں نے اسلام ظاہر کیا پس رات کاٹی حضرت عمرؓ نے غم میں جب صبح کو اٹھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے، ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۷۱:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۷۲:۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ

کہا ابوبکرؓ نے آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نے اگر کہا مجھ کو بہتر ین لوگوں کا تو تحقیق سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں طلوع ہوا[۱] آفتاب اوپر کسی شخص کے کہ بہتر ہو عمرؓ سے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۱:۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا میرے پیچھے کوئی نبی تو البتہ[۲] ہوتا عمر بن الخطابؓ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۲:۔ اور بریدہؓ اسلمی[۳] سے روایت ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ بعض اپنے جہادوں کے پس جبکہ پھرے آپؐ جہاد سے آئی آپ کے پاس ایک لڑکی سیاہ[۴] پس کہا اس نے یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر کی تھی کہ اگر پھیرے گا آپؐ کو اللہ تعالیٰ سفر سے فتحیاب تو بجاؤنگی میں آپ کے آگے دف اور گاؤں گی میں پس فرمایا اسکو رسول اللہ نے کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا دف[۵] اور اگر نذر نہیں کی ہے تو پس نہ بجا دف پس شروع کیا چھوکری نے بجانا پس گئے ابوبکر اس حال میں کہ وہ چھوکری بجاتی تھی دف بعد ازاں آئے علیؓ اور وہ چھوکری بجاتی تھی دف پھر آئے عثمانؓ اور وہ بجاتی تھی دف پھر آئے عمرؓ پس ڈالا دف اس لڑکی نے نیچے چوتڑوں اپنے کے پھر بیٹھی اوپر چوتڑوں پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان[۶] البتہ ڈرتا ہے تجھ سے اے عمرؓ تحقیق میں بیٹھا تھا اس حال میں کہ وہ بجاتی تھی دف پس آئے ابوبکرؓ

---

[۱] نہیں طلوع ہوا یعنی تم مجھ کو سب سے اچھا بتلاتے ہو اور میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جس آدمی پر سورج چمکتا ہے یعنے دنیا میں پیدا ہوا کوئی عمرؓ سے بہتر نہ ہوا یعنی حضرت عمرؓ تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں کہا قاری نے یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ ان دنوں میں وہ سب سے بہتر تھے یا مقید ہو ساتھ بعدیت ابوبکرؓ کے یا عدالت کے باب میں ان کا ہونا مراد ہو یا بطریق سیاست میں، [۲] تو ہوتا عمر بن خطابؓ اور اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں مبالغہ اور گویا یہ اس سبب سے کہ عمرؓ کو الہام ہوتا ہے اور القا کرتا ہے فرشتہ اسکے دل میں حق گویا انکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے، [۳] بریدہ اسلمیؓ سے، کہ مشاہیر صحابہؓ سے ہیں [۴] ایک لڑکی سیاہ، کہ حبشیہ تھی یا رنگ اسکا کالا تھا، [۵] تو پس بجا دف، اس حدیث میں چھوکری سے نابالغ چھوکری مراد ہے کیونکہ جوان عورت کو تو مطلقاً گانا حرام ہے اور شادی اور خوشی میں گانا بشرطیکہ غیر شرع نہ ہو اور دف بجانا بشرطیکہ اسکے ساتھ سارنگ وغیرہ نہ ہوں جائز ہے، [۶] شیطان الخ یعنی جب شیطان تجھ سے ڈرتا ہے تو اہل لوگ تو تجھ سے بہت زیادہ ہیبت میں رہتے ہیں اور اسکی وجہ کرہ جگی جس سے حضرت عمرؓ سے

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۳۵۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا

اور وہ بجاتی رہی دف پھر آئے حضرت علیؓ اور وہ بجاتی رہی پھر آئے حضرت عثمانؓ اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آئے حضرت عمرؓ ڈال دیا اس نے دف (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۷۷: اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے پس سنی ہم نے شور و غوغا اور سنی ہم نے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ کودتی تھی اور لڑکے گرد اس کے تھے پس فرمایا اے عائشہؓ آ، اور دیکھ تماشا پس آئی میں اور رکھی میں نے کلی اپنی اوپر کندھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کے درمیان کندھے اور سر آنحضرت کے پس فرمایا آپ نے مجھ کو کیا سیر نہیں ہوئی تو پس شروع کیا میں نے کہتی تھی میں نہیں سیر ہوئی ہوں تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی نزدیک آپ کے ناگہاں نمودار ہوئے عمرؓ پس متفرق ہوئے لوگ دیکھنے والے گرد اس عورت کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن و انس کے کہ تحقیق بھاگتے ہیں عمرؓ سے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر پھری ہیں، (ترمذی) اور کہا

زیادہ لوگ ڈرتے تھے ایسی حدیثوں پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمرؓ سے زیادہ ڈرے ان کا یہ ہے کہ شیطان مجھ سے زیادہ ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے اس سے کوتوال فضیلت بادشاہ پر نہیں پر کھتی

سلہ اور لڑکے گرد اس کے تھے، یعنی تماشا دیکھتے تھے، سلہ تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی، یعنی نہایت مرتبہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ کہنا میرا کہ میں نہیں سیر ہوئی ہوں اس لئے نہ تھا کہ مجھ کو اس تماشا دیکھنے کی حرص تھی بلکہ مقصود اصلی یہ تھا کہ مجھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر چاہتے اور میرا آپ کے نزدیک کتنا بڑا درجہ ہے، سلہ پس متفرق ہوئے یعنی بسبب ہیبت عمرؓ اور ڈر انکار کرنے ان کے، سلہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں الخ گویا یہ کہنا آپ کا باعتبار ہونے اس کے بیچ صورت لہو و لعب کے والا کیونکہ دیکھتے اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور کیونکر دکھاتے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر عظیم ہونے خلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ،

• محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۷۴: وَعَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَآئِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۷۷۵: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

تیسری فصل

۵۷۷۴: حضرت انس اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا عمرؓ نے کہ موافقت کی میں[1] نے اپنے پروردگار کی تین چیزوں میں ایک یہ کہ کہا میں نے یا رسول اللہ! اگر پکڑیں ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہوتا پس اتری یہ آیت "اور ٹھہراؤ تم[2] مقام ابراہیم کو جگہ نماز کی" اور دوسری یہ کہ کہا میں نے یا رسول اللہ داخل ہوتے[3] ہیں آپ کی بیویوں پر نیک و بد پس اگر حکم کرتے اپنی بیویوں کو کہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوتا پس اتری یہ آیت پردہ[4] کی اور تیسرے یہ کہ جمع ہوئیں نبی صلعم کی بیچ قصہ غیرت کے پس کہا میں نے اگر طلاق دیں آپ تم کو لائق ہے تو امید ہے کہ پروردگار ان کا بدل دیگا انکو بیویاں بہتر تم سے پس اتری یہ آیت اسی طرح اور بیچ ایک روایت ابن عمرؓ کے یوں آیا ہے کہ کہا عمرؓ نے موافقت کی میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں ایک نماز ادا کرنے میں بیچ مقام ابراہیمؑ کے اور دوسرے ساتھ پردہ کرنے حضرت کی بیویوں کو اور تیسرے بیچ قیدیوں بدر کے۔ (بخاری مسلم)

۵۷۷۵: اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا فضیلت دیئے گئے لوگوں پر عمر بن خطابؓ بسبب چار چیزوں کے ایک تو بسبب ذکر کرنے انکے

---

[1] موافقت کی میں نے، کہا حافظ نے بیان خاص تین چیزوں کے ذکر کرنے سے زیادت کی نفی نہیں نکلتی ہے کیونکہ بہت مقاموں میں حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ سے موافقت کی چنانچہ مشہور انہیں سے قصہ بدریوں کا اور نماز پڑھنے کا منافقوں پر بدریوں کے قیدیوں کا قصہ تو ابن مسعودؓ کی آیندہ حدیث میں مذکور ہے اور منافقوں پر نماز پڑھنے کا قصہ صحیح مسلم میں موجود ہے اور اکثر جو وافقت ہوئے ہیں ہم انہیں سے پندرہ مقام ہیں کہا صاحب ریاضؒ نے تو ان میں لفظی ہیں اور چار معنوی اور دو توریت میں ہے، [2] مقام ابراہیم یعنی صلوٰۃ الطواف کی جگہ اور مقام ابراہیم سے وہ پتھر مراد ہے کہ جس میں نشان ہیں حضرت ابراہیم کے قدموں کے جو وقت بنانے خانہ کعبہ کے اس پر کھڑے ہو کر بناتے تھے اس پر نشان انکے قدموں کے پڑ گئے تھے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ مقام ابراہیم ہے حضرت عمرؓ نے عرض کی کیا یہ ٹھہرائیں ہم اسکو جگہ نماز کی فرمایا حضرتؐ نے مجھ کو اس بات کا حکم نہیں ہوا پس نہ غروب ہوا آفتاب یہاں تک کہ اتری یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰے اور مراد یہ ہے کہ دو رکعت طواف کی وہاں پڑھو اور امر اس آیت میں استحباب کے واسطے ہے، [3] داخل ہوتے ہیں، یہ اور مناسب آپ کے نشان و عظمت کے نہیں ہے، [4] آیت پردہ کی یعنی "اور جب مانگو پیغمبر کی بیویوں سے کچھ چیز تو مانگو انسے پردہ کے پیچھے سے" اور یہ حجاب جو آپکی ازواج مطہرات پر واجب تھا سوائے اس کے ہے کہ تمام عورتوں پر واجب ہے یعنی آپکی ازواج مطہرات کیلئے یہ حکم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِذِكْرِ الْأُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۷۷۶: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

۵۷۷۷: وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَاْنِهٖ يَعْنِيْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى

قیدیوں کو روز بدر کے حکم دیا عمرؓ نے انکے قتل کرنیکا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اگر نہ ہوتا حکم اللہ کی طرف سے سبقت[1] لے گیا تو البتہ پہنچتا تم کو بسبب اس چیز کے کہ لیا[2] تم نے عذاب بڑا اور بسبب ذکر کرنے کے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا کی بیویوں کو یہ کہ پردہ کریں پس کہا عمرؓ سے زینبؓ نے تحقیق تو آیا حکم کرتا ہے ہم پر اے بیٹے خطاب کے اور حالانکہ وحی اترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور جب مانگو تم حضرتؐ کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم ان سے پردہ کے پیچھے سے اور بسبب قبولیت دعا نبی صلعم کے انکے حق میں کہ دعا کی خداوند قوی کر دین اسلام کو بسبب ایمان لانے عمرؓ کے اور بسبب

۵۷۷۶: اور ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہت بلند[9] تھے امت میری میں از روئے مرتبہ کے بہشت میں کہا ابو سعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تھے ہم کہ گمان کرتے جائیں اس شخص کو کہ کون ہے مگر عمرؓ بن خطاب یہاں تک کہ گذر گئے عمرؓ ساتھ راہ اپنے کے (ابن ماجہ)

۵۷۷۷: اور اسلم سے روایت ہے کہ سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے بعض حال[7] انکا یعنی عمرؓ کا پس خبر دی میں نے انکو کہا اسلم نے نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہرگز بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ[8] وسلم کے اس وقت سے کہ وفات پائی حضرتؐ نے کہ ہووے وہ بہت[9] کوشش کرنے والا

تھا کہ بالکل در پردہ رہیں اور لوگوں کے سامنے نہ آئیں اگرچہ کپڑوں میں پوشیدہ اور مستور ہوں یہ حکم خاص ازواج مطہرات کیلئے تھا اور عورتوں کو درست ہے کہ خوب اچھی طرح اپنے تئیں ڈھانک کے نکلیں، [5] یعنی قصہ غیرت کے، شاید غیرت کے قصے سے مراد یہ ہو کہ حضرتؐ نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے ہاں شہد پینا موقوف کر دیا خاطر بیویوں کے۔ [1] سبقت لے گیا، یعنی پہلے سے لوح محفوظ میں یا علم الٰہی میں ثابت ہے کہ خطاب کرنیوالا اجتہاد میں نہیں عذاب کیا جائیگا یا یہ کہ اہل بدر بخشے ہوئے ہیں [2] لیا تم نے، یعنی فدیہ بدر کی لڑائی میں ستر کافر پکڑے گئے حضرتؐ نے مشورہ پوچھا انکو کیا کریں اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ فدیہ لیکر چھوڑ دیں اور بعض کی مرضی ہوئی کہ سب کو قتل کریں چنانچہ حضرت عمرؓ اور سعد کی مشورت بھی یہی تھی آخر مال لیکر چھوڑ دیا یہ اسکی طرف اشارہ ہے، [3] یعنی بیعت ابوبکرؓ کے، یعنی وقت خلیفہ ہونیکے، [4] پہلے میں سے، یعنی انہوں نے ابوبکرؓ سے بیعت کی پھر اور دوسروں نے باتباع انکے بیعت کی، [5] وہ شخص بلند ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تھا کہ تاکوشش اور جدوجہد کریں لوگ طاعات میں تاوہ مرتبہ پاویں اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر ساتھ نہایت جدوجہد کے اور مواظبت کی طاعات و عبادات پر اور ساتھ متصف ہونے کے ساتھ اخلاق و کمالات کے، [6] یہانتک کہ گذر گئے عمرؓ ساتھ راہ اپنے کے، یعنی وفات پائی، [7] بعض حال انکا، یعنی عمرؓ کا، [8] بعد رسول اللہ کے یعنی آنحضرتؐ کے، [9] بہت کوشش کرنے والا اور نیک تر یعنی اعمال خیر میں ،،، ÷ ÷ ÷ ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۷۷۸ :۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور نیک تر عمر ہے یہاں تک کہ نہایت کو پہنچے عمر (بخاری)

۵۷۷۸ :۔ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا جس وقت کہ زخمی کئے گئے عمر تو ہوئے عمر کہ درد ظاہر کرتے تھے پس کہا ابن عباسؓ نے اور گویا کہ ابن عباس تسلیت کرتے تھے عمر کو طرف جزع فزع کے اے امیر المومنین اور نہ جزع فزع کرنا چاہیے البتہ تحقیق صحبت رکھی تم نے رسول اللہ سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے پھر جدا ہوئے حضرت تم سے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر صحبت رکھی تم نے ابو بکرؓ سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے پھر جدا ہوئے وہ تم سے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر صحبت رکھی تم نے مسلمانوں سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے اور البتہ اگر جدا ہوؤ گے تم ان سے البتہ جدا ہو گے ان سے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی ہیں کہا عمرؓ نے اپر وہ چیز کہ ذکر کی تم نے صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور ان کی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے کہ احسان رکھا ساتھ اسکے مجھ پر اور اپر وہ چیز کہ ذکر کی تم نے صحبت کی ابو بکرؓ سے اور ان کی رضا سے پس سوا اسکے نہیں کہ یہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے کہ احسان رکھا ساتھ اسکے مجھ پر اور اپر جو کچھ دیکھتے ہو تم بے صبری میری سے پس وہ بسبب تیرے یاروں کے قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لئے بقدر پری زمین کے سونا البتہ بدلہ دوں گا میں اس کو عذاب اللہ کے سے پہلے اس کے کہ دیکھوں میں اس کو (بخاری)

---

۱ یہاں تک کہ نہایت کو پہنچے، یعنی آخری عمر تک اور کہا ہے علماء نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمرؓ کے تاکہ ابو بکر صدیقؓ اس عموم سے نکل جائیں، ۲ درد ظاہر کرتے تھے یعنی اثر زخم کے دکھنے کا ظاہر کرتے تھے ساتھ کہنے آہ وغیرہ کے اور ابولولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اسنے زخمی کیا آپ کو مدینہ میں بہار شنبہ کے دن ستائیسویں ذوالحجہ کے سنہ تیئیس میں، ۳ کہ ابن عباسؓ یعنی تسلی دیتے تھے انکو اور روکتے تھے درد ظاہر کرنے سے، ۴ اچھی صحبت رکھی تم نے ان سے یعنی ساتھ رعایت حقوق اور آداب کے، ۵ کہ وہ تم سے راضی تھے فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ، ۶ کہ وہ تم سے راضی تھے اس لئے کہ کہا انہوں نے تم کو امیر المومنین، ۷ پھر صحبت رکھی تو نے مسلمانوں سے یعنی اپنی خلافت کے دنوں میں، ۸ پس اچھی صحبت رکھی تم نے یعنی خوب عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئی تمہاری، ۹ یہ نعمت ہے یعنی فضل کیا مجھ پر بغیر کسی سبب کے پس نہیں راہ جانتا میں اسکے قریب کو بلکہ شکر اور حمد کرتا ہوں میں اللہ کیلئے، ۱۰ پس وہ بسبب تیرے یعنی تمہارے درمیان فتنوں کے واقع ہونے سے ڈرتا ہوں اسلئے کہ یہ مانند باب متعلق کے تھے فتنوں ... جیسے حذیفہ کی حدیث الفتنہ میں گزرا، ۱۱ قسم اللہ کی، یہ کہا انہوں نے بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا انکو اسوقت بخوف قصور کرنے اللہ کے حقوق میں کذا قال الحافظ فی الفتح استیعاب میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ جب زخمی ہوئے تو فرماتے تھے اس حال میں کہ سر انکا عبد اللہ کی گود میں تھا ظلوم لنفسی غیر انی مسلم ۔ اصلی صلوتی کلہا واصوم ۔ یعنی میں بڑا ظلم کرنے والا ہوں اپنے نفس پر صرف اتنی بات ہے کہ میں مسلمان ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں۔

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا !

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۷۹: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَھَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِھٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَۃِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ بَقَرَۃٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ھُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَہٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاۃٍ مِنْھَا فَاَخَذَھَا فَاَدْرَکَھَا صَاحِبُھَا فَاسْتَنْقَذَھَا فَقَالَ لَہُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّھَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَھَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ھُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

بیان ہے بیچ مناقب حضرت ابوبکرؓ کے و عمرؓ کے

پہلی فصل

۵۷۷۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسوقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہاں تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اس پر پس بولی گائے کہ ہم نہیں پیدا کی گئیں ہیں اسکے لئے سوائے اسکے نہیں کہ پیدا کی گئیں ہیں واسطے کشت وکار زمین کے پس کہا لوگوں نے سبحان اللہ گائے بولتی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتھ اسکے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور نہیں تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اس جگہ اور کہا ابوہریرہؓ نے اسوقت ایک شخص اپنے ریوڑ میں ناگہاں حملہ کیا بھیڑیے نے ایک بکری پر ریوڑ میں سے پس پکڑا بھیڑیئے نے بکری کو پس پہنچا بکری پر مالک اس کا اور چھڑا لیا بکری کو بھیڑیئے سے پس کہا اس شخص سے بھیڑیئے نے کہ پس کون نگہبان ہوگا اس بکری کا دن سبع کے اس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانے والا اسکا سوائے میرے پس کہا لوگوں نے سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایمان لاتا ہوں میں اس پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور نہیں تھے دونوں اس جگہ (بخاری ومسلم)

سلہ بیچ مناقب حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے یعنی جو واقع ہوا ہے ذکر شیخین کے معاً بیچ بعض حدیثوں کے عقد کیا مؤلف نے ایک باب واسطے ذکر کرنے ان حدیثوں کے اور بلاشبہ ذکر کئے جاتے تھے یہ دونوں صاحب معاً اکثر احوال میں بسبب ہونے دونوں کے وزیر آنحضرتؐ کے اور مقرب وقت بے وقت درگاہ کے اور مشیر تدابیر امور دینی اور مصائب و ہم نشین آپ کے تمام اوقات و احوال میں اس حدیث سے صدیقؓ اکبر اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوتی کہ آپ نے اپنے ایمان کے ساتھ انکے ایمان کو ملایا بعد اس کے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے، سلہ لفظ یوم السبع ساتھ فتح سین کے اور ضمہ ب کے مراد اس سے وہ دن ہے جس میں سب لوگ مر جائیں گے اور در ندے رہ جائیں گے گویا بکریوں کے چرانے والے بھیڑیئے ہونگے، سلہ اور نہیں تھے وہ دونوں اسی جگہ یہ راوی کا قول ہے یعنی جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی تو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اس مجلس میں موجود نہ تھے اور احتمال ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو یعنی باوجود یکہ بیل اور بھیڑیئے کی کلام کے وقت یہ دونوں شخص موجود نہ تھے مگر انکو اس کا یقین ہے کہ بیل اور بھیڑیئے کو کلام کی طاقت دینا خدا کے نزدیک عجیب نہیں، ❊

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۸۰:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۷۸۱:۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۷۸۲:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

۵۷۸۰:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق میں البتہ کھڑا تھا ایک[1] قوم میں پس وہ خیر کی اس قوم نے واسطے عمرؓ کے اس حال میں کہ تحقیق رکھے گئے تھے عمرؓ اپنے تخت[2] پر ناگہاں ایک شخص[3] تھا پیچھے میرے سے تحقیق رکھی کہنی اپنی میرے مونڈھوں پر کہتا ہے وہ شخص رحمت کرے تجھ پر اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں یہ کہ کر دے تجھ کو اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے دونوں یاروں کے اس لئے کہ میں بہت سنتا تھا رسول اللہ سے فرماتے تھے میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور کیا میں نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اور چلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور داخل ہوا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور نکلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پس پیچھے پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہاں وہ شخص علیؓ بن ابی طالب تھے (بخاری، مسلم)

دوسری فصل

۵۷۸۱:۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جنتی البتہ دیکھیں گے اہل علیین کو جیسے کہ دیکھتے ہو تم بہت روشنی ستارہ کو آسمان میں اور بلاشبہ ابوبکرؓ و عمرؓ اہل علیین میں سے ہوں گے اور کیا خوب[4] ہے (بغوی) شرح السنہ میں اور روایت کیا مانند اس کی ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے۔

۵۷۸۲:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں سردار

---

[1] کھڑا تھا ایک قوم میں، یعنی حضرت عمرؓ کی وفات کے روز، [2] تخت پر، یعنی نہلانے کے واسطے بعد وفات کے اور حاضر تھی ان پر ایک جماعت، [3] وہ شخص علی مرتضےؓ تھے، اب منہ کالا ہوا ان بے ایمانوں کا جو معاذ اللہ حضرت علیؓ اور عمرؓ خلاف بیان کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے تو اپنی خلافت تمام اموال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیئے اور حضرت علیؓ کی حضرت عمرؓ سے اس قدر محبت تھی کہ اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا باوجودیکہ حضرت عمرؓ بوڑھے تھے، [4] اور کیا خوب ہے الخ اس حدیث سے شیخین رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا اور علو درجت ان کی معلوم ہوئی اور ان کے منہ میں خاک پڑے جو ان پر طعن کرتے ہیں، ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَیِّدَا کُہُولِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ رض۔

۵۷۸۳ :۔ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۸۴ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَأْسَہٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْہِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۷۸۵ :۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْہِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۷۸۶ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہیں[۱] ادھیڑوں اہل جنت کے پہلوں میں اور پچھلوں میں سوائے نبیوں کے اور پیغمبروں کے (ترمذی) اور روایت کی ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

۵۷۸۳ :۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا کہ کتنی ہے رہنا گا میری درمیان تمہارے پس پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں[۲]۔ (ترمذی)

۵۷۸۴ :۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اٹھاتا کوئی سر اپنا سوائے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے یہ دونوں مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسکراتے تھے حضرتؐ دیکھ کر طرف ان کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۵ :۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ایک دونوں میں سے ایک دائیں طرف آنحضرتؐ کے اور دوسرے بائیں طرف ان کے اور آنحضرتؐ پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحبوں کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم روز قیامت کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۶ :۔ اور عبداللہ بن حنطبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابوبکرؓ اور عمرؓ کو پس فرمایا کہ یہ دونوں

---

[۱] سردار ہیں ادھیڑوں اہل جنت کے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے مستحق تھے کیونکہ جب جنت میں سردار ہوں گے تو دنیا کی سرداری میں کیا شک رہا مگر واقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی جنتیوں کا اس لئے دوزخی ان کی سرداری سے انکار رکھتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک، [۲] ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں، اس حدیث سے صراحت ہوئی ان کی خلافت کی اور رد ہوا قول ان متعصبین اہل مذاہب کا جنہوں نے لکھا ہے کہ جب ہے تقلید شافعیؒ کی اور جائز نہیں تقلید شیخینؓ کی اور معلوم ہوا کہ اگر کسی مسئلہ شیخین کا ایک قول ہو اور سارے ائمہ کا ایک قول ہو تو ضرور ہے تمسک شیخینؓ کے قول سے اور جائز نہیں اعراض اس سے، [۳] اسی طرح الخ اس حدیث میں تصریح ہو گئی جس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امید تھی، ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا۔

۵۷۸۷:۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۷۸۸:۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَاسْتَآءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فَسَآءَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْكَ

بمنزلہ[1] شنوائی اور بینائی کے ہیں روایت کی ترمذی نے بطریق ارسال کے۔

۵۷۸۷:۔ اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی نبی مگر اس کے لئے ہوتے دو وزیر آسمانی کے فرشتوں میں سے اور دو وزیر ہوتے ہیں زمین والوں میں سے پس لیکن دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے پس جبرئیل اور میکائیل ہیں اور لیکن دو وزیر میرے زمین والوں میں سے پس ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں[2]۔ (ترمذی)

۵۷۸۸:۔ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے یہ کہ ایک شخص نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خواب میں دیکھا میں نے کہ گویا ایک ترازو اتری ہے آسمان سے پس تولے گئے آپ اور ابوبکرؓ پس غالب آئے اور تولے گئے ابوبکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئے ابوبکرؓ اور تولے گئے عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب آئے عمرؓ پھر اٹھالی گئی ترازو پس غمگین ہوئے رسول اللہ بسبب اس خواب کے یعنی پس غمگین کیا آپ کو اس بات کے سننے نے پس فرمایا آپ نے

---

[1] بمنزلہ الخ اس میں بیان ہے شیخین کی زیادہ حرص کا حق بے سننے اور اس کے دیکھنے پر یعنی یہ دونوں صاحب درمیان مسلمانوں کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہیں جسد میں بہ نسبت تمام اعضاء کے شرف اور نفاست میں اور قریب اس معنی کے ہیں یہ کہ بعض نے کہا کہ مثل ان کے دین میں بمنزلہ سمع و بصر کے ہے جسد میں یا یہ بہ نسبت میرے بمنزلہ سمع و بصر کے ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ ان کے اور دیکھتا ہوں میں بواسطہ ان کے اور یہ مضمون راجح ہوتا ہے طرف معنے وزارت کے اور وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص ان کی کا ہے اوپر سننے حق کے اور اتباع اس کے اور مشاہدہ حق کے انفس اور آفاق میں،

[2] اس حدیث میں ظاہر دلالت ہے کہ یہ دونوں صاحب فضل ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے حالانکہ سب صحابہؓ افضل ہیں ساری امت سے،،،

[3] پس غمگین ہوئے الخ یعنے بسبب اس کے کہ معلوم کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بعد خلافت حضرت عمرؓ کے ظہور فتنوں کا ہوگا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۸۹:۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۷۹۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

کر یہ خلافت نبوت[1] ہے پھر دے گا اللہ تعالےٰ ملک جس کو چاہے گا (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۷۸۹:۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آوے گا تم پر ایک شخص اہل جنت سے پس آئے ابوبکرؓ پھر فرمایا آئے گا تم پر ایک شخص اہل جنت سے پس آئے عمرؓ[2] (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۹۰:۔ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا اس وقت کہ سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میری گود میں تھا بیچ چاندنی رات کے ناگہاں کہا میں نے یا رسول اللہ! کیا ہوں گی کسی کے لئے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کے کہا ہاں وہ عمرؓ ہے کہا میں نے پس کیا حال ہے ابوبکرؓ کی نیکیوں کا فرمایا آپ نے نہیں تمام نیکیاں عمرؓ کی مگر مانند[3] ایک نیکی کے حضرت ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے (رزین)

---

[1] خلافت نبوت ہے، یعنی ان دونوں صاحبوں کی خلافت نبوت ہے کہ اس میں اصلاً آمیزش بادشاہت اور ضلالت نہ ہوگا تعبیر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اٹھ جانے ترازو کے یہ کہ زمانہ خلافت کا خالص اور منتہی ہوگا ابوبکرؓ اور عمرؓ پر کہ اتفاق ہوگا اس پر بعد اس کے کچھ خلاف اور بے انتظامی راہ پائے گی اور بعد از خلافت چاروں کے بادشاہت ہوگی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے، [2] آئے عمرؓ اس حدیث میں بشارت ہے شیخین کے جنتی ہونے کی، [3] مگر ما نند الخ یعنی حضرت ابوبکرؓ کی نیکیاں حضرت عمرؓ کی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں،،، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رض

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۹۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا
فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ
فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ
تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ
وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ
عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بیان ہے بیچ مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کے

پہلی فصل

۵۷۹۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے یہ کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے گھر میں کھولی ہوئی رانیں اپنی[1] یا پنڈلیاں اپنی پس اذن چاہا ابوبکرؓ نے پس اذن دیا آپؐ نے انکو حالانکہ وہ اسی حال میں تھے پس باتیں کیں ابوبکرؓ نے پھر اذن چاہا آنیکا عمرؓ نے پس اذن دیا آپنے عمرؓ کو اور آپؐ اسی حال میں تھے پس باتیں کیں عمرؓ نے پھر اذن چاہا عثمانؓ نے پس اٹھ بیٹھے رسول اللہ اور درست کئے کپڑے اپنے پس جبکہ نکلے کہا عائشہؓ نے کہ داخل ہوئے ابوبکرؓ پس نہ جنبش کی آپنے واسطے انکے اور نہ پرواہ کی آپؐ نے انکی پھر داخل ہوئے عمرؓ پس نہ حرکت کی آپؐ نے انکے لئے اور نہ پرواہ کی آپنے انکی پھر داخل ہوئے عثمانؓ پس اٹھ بیٹھے آپ اور درست کئے کپڑے اپنے پس فرمایا آپنے کیا حیا نہ کروں میں اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے[2] اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آپنے تحقیق عثمانؓ ایک مرد بہت شرمناک ہے اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دوں میں عثمانؓ کو اسی حال پر یہ کہ نہ پہنچے[3] طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے (مسلم)

---

[1] رانیں اپنی پنڈلیاں اپنی اس حدیث سے استدلال کیا ہے علماء نے کہ ستر نہیں اسکا کھولنا جائز ہے اور بخاری نے بھی اس حدیث سے یہی سمجھا اور کہا کہ عائشہؓ کی حدیث کا اسناد صحیح ہے اور جرہد کی حدیث میں زیادہ احتیاط ہے، اور نووی ؒ نے تو کہا کہ اس حدیث سے رانوں کے ستر نہ ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ راوی کو شک ہے کہ عضو کھلے ہوئی رانیں تھیں یا پنڈلیاں کما صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے، [2] حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے" الخ تو آپ نے حضرت عثمانؓ سے شرم کی کس لئے کہ عثمانؓ سے شرم کی کہ عثمانؓ مشہور تھے ساتھ کثرت حیا کے اس لئے آپ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا مصابیح میں انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں بیچ شرم کرنیوالے عثمانؓ ہیں اور ان سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ شرم کرنیوالے اور سب سے زیادہ عزت والے حضرت عثمانؓ ہیں، [3] نہ پہنچے طرف میرے بیچ حاجت اپنی کے، یعنی عثمانؓ حیا کے سبب اتنا بدن بھی نہیں کھولتے ہیں مبادا میرا کھلا بدن دیکھ کر اپنا مطلب حیاء سے نہ کہہ سکے اس حدیث سے حضرت عثمانؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اس لئے کہ جتنی شرم زیادہ اتنا ہی ایمان زیادہ، ﷺ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۷۹۲ ۔ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَّرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَھُوَ مُنْقَطِعٌ ۔

۵۷۹۳ ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَھِدْتُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ رض فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ۔

۵۷۹۴ ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

دوسری فصل

۵۷۹۲ ۔ طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر نبی کے رفیق ہے اور رفیق میرا[1] بیچ بہشت میں عثمانؓ ہے (ترمذی) اور روایت کی ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور منقطع ہے۔

۵۷۹۳ ۔ اور عبدالرحمٰن بن خبابؓ سے روایت ہے کہ حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت[2] دلاتے تھے اوپر تجہیز کرنے سے لشکر تبوک پر پس کھڑے ہوئے عثمانؓ پس کہا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہیں سو اونٹ مع جھولوں اور کجاوں کے بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی آپؐ نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمانؓ اور کہا میرے ذمہ ہیں دو سو اونٹ مع جھولوں کے اور کجاوں کے بیچ راہ خدا کے پھر رغبت دلائی حضرتؐ نے اوپر سامان درست کرنے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمانؓ اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جھولوں اور کجاوں کے بیچ راہ خدا کے پس میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اترتے تھے منبر سے اس حال میں کہ کہتے تھے نہیں ضرر کرے گی عثمانؓ کو وہ چیز کہ کریں بعد اس نیکی کے کرے گی نہیں مضر عثمانؓ کو وہ چیز کہ کریں بعد اس کے (ترمذی)

۵۷۹۴ ۔ اور عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ لائے عثمانؓ نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزار دینار اپنی آستین میں ایک وقت کہ سامان تیار کیا حضرت عثمان رضؓ نے تبوک کا پس بکھیرے ہزار دینار حضرت کی گود میں پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ

[1] اور رفیق الخ اس تخصیص سے فقط رفع منزلت ان کی مراد ہے ورنہ سب ہی آنحضرت کے وہاں رفیق ہیں، [2] رغبت دلاتے تھے جیش العسرہ پر یعنی غزوۂ تبوک پر تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینہ سے سولہ دن کی راہ پر آپ نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار یا زیادہ لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب تنگ حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان کرنے والے سے بہشت کا وعدہ کیا چنانچہ بخاری میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص تنگی کے لشکر کا سامان درست کرے گا اس کے لئے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان درست کر دیا جو سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیاں راہ خدا میں حاضر کیں آپؐ بہت خوش ہوئے اشرفیوں کو اپنے دامن میں اچھالتے تھے اور فرماتے تھے عثمانؓ کو اب کوئی گناہ ضرر نہ کرسکے گا تو اس حدیث اور آئندہ حدیث میں یہی مذکور ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۷۹۵ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۷۹۶ :۔ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ نِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

علیہ وسلم کو کہ الٹ پلٹ کرتے تھے انکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریگے عثمانؓ کو وہ گناہ کریں بعد عمل آج کے دن[1] کے دو بار فرمایا یہ کلمہ (احمد)

۵۷۹۵ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہا جبکہ حکم فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعت الرضوان[2] کے تھے عثمانؓ ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف اہل مکہ کے پس بیعت لی آپ نے لوگوں سے (پس بیعت کی صحابہؓ نے آپؐ سے) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عثمانؓ بیچ کلام اللہ اور اس کے رسول کے ہے پس مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے پس تھا ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطے عثمانؓ کے بہتر ہاتھوں اور صحابہ کے سے واسطے اپنے (ترمذی)

۵۷۹۶ :۔ اور ثمامہ بن حزنؓ سے روایت ہے قشیری سے کہ حاضر ہوا میں یوم دار[3] کو اس وقت کہ اوپر سے جھانکا عثمانؓ نے اس قوم پر پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

---

[1] نہیں ضرر کرے گے عثمانؓ کو وہ گناہ کہ کریں بعد عمل آج کے دن یعنے عثمانؓ نے یہ ایسے نیک کام کئے کہ وہ کام اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسے مقبول ہوئے کہ حضرت عثمانؓ سے کوئی آیندہ کو گناہ بھی ہو جائے تو اس گناہ سے ضرر نہ ہوگا ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر گناہ حضرت عثمانؓ پر طعن نہیں درست اس واسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف بھی ہوا ہوگا پھر اس پر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا پھر کوئی احمق اس کو بیمار سکے ، [2] ساتھ بیعت الرضوان کے چھٹے سال ہجری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پہنچ کر مکہ میں حضرت عثمانؓ کو بھیجا یہاں خبر جھوٹی اڑی کہ ان کو مار ڈالا آپؐ نے فرمایا اب انہوں نے پہل کی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکہ کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو ماریں وہ سب جیتے پکڑ لئے اس پر آپؐ نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھ سے قول کرو کہ مرنے تک کوتاہی نہ کرو سب نے قول دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپؐ نے خود قول دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ، [3] حاضر ہوا میں یوم الدار کو یہ وہ دن ہے کہ جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہم مقتول ہوئے اور منافقوں اور باغیوں نے ان کو گھیرا اور ایک مدت تک محاصرہ رہا اور یہ روزنہ آپ اس کی چھت پر چڑھتے اور اپنی حقیقت بیان فرماتے ، ؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ

مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوائے پانی کنوئیں رومہ کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے کوئیں رومہ کو اور کرے اپنا ڈول ساتھ ڈولوں مسلمانوں کے بدلے نیکی کے کہ اس کے لئے ہو اس کنوئیں سے بہشت میں پس خریدا میں نے اسکو خالص اپنے مال سے اور تم آج دن منع کرتے ہو مجھ کو اس کے پانی پینے سے یہاں تک کہ پیتا ہوں میں دریا کے پانی سے کہا لوگوں نے خداوندا ہاں پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تنگ ہوئی مسجد نمازیوں پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ خریدے جگہ اولاد فلانے کی پس زیادہ کرے اس جگہ کو مسجد میں بدلے ثواب کے کہ اسکے لئے ہو خریدنے اسکے سے جنت میں پس خریدا میں نے اس کو خالصؓ مال اپنے سے پس تم آج کے دن منع کرتے ہو مجھ کو اس سے کہ پڑھوں میں دو رکعت نماز اس جگہ میں پس کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تبوکؐ کا اپنے مال سے کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تم سے بحق خدا اور اسلام کے آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسولؐ اللہ کھڑے تھے اوپر ثبیر مکہ کے اور ساتھ آنحضرتؐ کے ابوبکرؓ و عمرؓ اور میں بھی کھڑے تھے پس ہلا پہاڑ یہاں تک کہ گرنے لگے بعض پتھر اس کی پستی زمین میں پس ماری آنحضرتؐ نے اس کو لات اپنی فرمایا ٹھہر اے ثبیر اس لئے کہ نہیں ہے تجھ پر مگر نبیؐ اور صدیقؓ اور دو شہیدؓ کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں کہا عثمانؓ نے اللہ اکبر گواہی دی انہوں نے

سلہ کون شخص ہے الخ حضرت جب مکہ سے مدینہ آئے تو وہاں سوائے ایک کنوئیں کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنواں بگڑ گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اس کنوئیں کو صاف کرا دے اس کو بہشت ملے گی حضرت عثمانؓ نے اپنا مال لگا کر اس کو صاف کرایا جب تیار ہوا تو کافروں نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا تب آنحضرتؐ نے اس کے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے ۳۵ ہزار درہم کو مول لیا اور خدا کی راہ میں اس کو وقف کر دیا۔ سلہ پس خریدا میں نے اس کو حضرت عثمان نے وہ مکان بیس یا پچیس ہزار درہم کو مول لیا۔ سلہ میں نے سامان درست کیا لشکر تبوک کا یہ ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرتؐ نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا اور تکلیف بہت تھی تب حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان درست کرنے والے کو جنت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چھ سو اونٹ اور ایک ہزار یا دو ہزار اشرفیاں راہ خدا میں حاضر کیں جیسے عنقریب بیان گذرا۔ ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ۔

۵۷۹۷ :- وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵۷۹۸ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

۵۷۹۹ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً

قسم ہے رب کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ، (ترمذی، نسائی، دارمی)

۵۷۹۷ :- اور مرہ بن کعبؓ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ ذکر کیا آپؐ نے فتنوں کا پس نزدیک بتلایا وقوع کیڑا اوڑھے ہوئے سر پر پس فرمایا آپؐ نے یہ شخص اس روز راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں پس اٹھا میں طرف اس شخص کے پس ناگہاں وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے کہا مرہ نے پس دکھایا میں نے آنحضرتؐ کو منہ عثمانؓ کا پس کہا میں نے یہ شخص فرمایا آپؐ نے ہاں[1] (ترمذی، ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۹۸ :- اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمانؓ تحقیق شان یہ ہے کہ شاید خدا تعالیٰ پہنائے تجھ کو ایک کرتہ[2] پس اگر چاہیں لوگ اتارنا ڈالنے کرتہ کے پس نہ اتارنا[3] تو اس کو واسطے ان کے (ترمذی) ابن ماجہ۔ اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصہ دراز ہے[4]

۵۷۹۹ :- اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا فرمایا کہ مارا جائے گا یہ اس فتنہ میں بظلم کہا یہ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہ[5]، (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[1] فرمایا ہاں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر فتنہ کیا وہ گمراہ تھے اور آپ ہدایت پر اور حق آپ کی طرف تھا اور وہ ناحق پر اور اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے، [2] ایک کرتہ یعنی خلافت کا، [3] نہ اتارنا، یعنی اگر قصد کریں لوگ تیرے معزول کرنے کا تو نہ معزول کرنا اپنے نفس کو خلافت سے واسطے ان کے بسبب ہونے تیرے حق پر اور ہونے ان کے باطل پر اور اسی حدیث کے سبب سے معزول نہ کیا حضرت عثمانؓ نے اپنے نفس کو جس وقت کہ محاصرہ کیا لوگوں نے روز دالکے ہر چند کہ لوگ مصر ہوئے، [4] قصہ دراز ہے اور وہ قصہ آنے مصریوں کا ہے ساتھ استغاثہ کے مصر کے عامل کے ہاتھ سے عثمانؓ کے پاس اور بھیجنا محمد بن ابوبکر کا ولایت مصر کو اور پھرنا انکا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور محصور کرنا اور قتل عثمانؓ کا اور یہ قصہ نہایت سیر کی کتابوں میں لکھا ہے اور یہ اول فتنہ ہے درمیان اسلام میں واقع ہوا۔ ہذا اول فاقرہ کسرت فی الاسلام فانا للہ وانا الیہ راجعون، [5] یعنی اور اشارہ کیا طرف ان کی، +

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔

۵۸۰۰ ـ وَعَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۰۱ ـ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ

از روئے سند کے۔

۵۷۸۰۰ ـ اور ابی سہلہ عثمانؓ کے مولیٰ سے روایت ہے کہا واسطے میرے عثمانؓ نے روز دار[1] تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی مجھ کو وصیت[2] اور میں تحمل کرنے والا ہوں اس عہد پر (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۷۸۰۱ ـ حضرت عثمانؓ بن عبداللہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ آیا شخص اہل مصر سے اس حال میں کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھی ہوئی پس کہا اس نے یہ قریش ہیں کہا اس شخص نے پس کون ہے شیخ ان میں کہا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کہا اس شخص نے لئے ابن عمرؓ تحقیق میں پوچھتا ہوں تجھ سے کچھ پس جواب دو مجھ کو آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے روز احد کے کہا ابن عمرؓ نے ہاں بھاگے کہا اس شخص نے آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب تھے غزوۂ بدر سے اور وہاں حاضر نہ ہوئے کہا ابن عمرؓ نے ہاں کہا اس نے آیا جانتے ہو تم کہ عثمانؓ غائب تھے بیعت الرضوان سے اور نہ حاضر ہوئے وہاں کہا ابن عمرؓ نے ہاں تو کہا اس نے اللہ اکبر کہا ابن عمرؓ نے کہ آ بیان کروں میں تجھ سے حقیقت حال کی لیکن بھاگنا عثمانؓ کا روز احد کے پس گواہی دیتی ہوں میں یہ کہ معاف کیا خدا تعالیٰ نے ان سے[3] اور لیکن غائب ہونا عثمانؓ کا بدر سے بسبب اس کے تھا کہ

---

[1] روز دار کے یعنی روز قتل انکے کا تھا، [2] مجھ کو وصیت، یہ وصیت وہی وصیت ہے جو پہلی حدیث میں گزری کہ اگر تم کو خلیفہ بنا دے اللہ تم کسی دن اور منافق تمہارا اتارنا چاہیں تو خلافت کے کرتے کو انکے لئے مت اتارنا اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنی مرض موت میں کہ میرے پاس ہوتے بعض اصحاب میرے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا بلا دیں آپ کے لئے ابوبکرؓ آپ چپ ہو رہے پھر عرض کی عمرؓ کو آپ چپ ہو رہے پھر عرض کی عثمانؓ کو فرمایا ہاں پھر عثمانؓ آئے اور حضرتؐ نے ان سے اکیلے میں باتیں کیں اور آپ باتیں کرتے تھے اور چہرہ حضرت عثمانؓ کا متغیر ہوتا جاتا تھا قیسؓ نے کہا مجھ سے مجھ سے روایت کی ابو سہلہؓ نے جو مولیٰ ہیں عثمانؓ کے عثمانؓ نے کہا مجھ کو دن دار کے پھر یہی حدیث بیان کی، [3] معاف کیا ان سے اشارہ کیا ابن عمرؓ نے آل عمران کی اس آیت کی طرف ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انما استزلھم الشیطٰن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم یعنی جو لوگ تم میں سے ہٹ گئے جس دن بھڑیں دو فوجیں سوا انکو ڈگا دیا شیطان نے انکے گناہوں کی شامت سے اور ان کو بخش چکا اللہ اس سے معلوم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۰۲۔ وَعَنْ أَبِيْ سَهْلَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلٰى عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا أَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا إِنَّ رَسُوْلَ

تھیں اسکے نکاح میں رقیہ بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور تھیں وہ بیمار پس فرمایا عثمان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیرے لئے ثواب ایک شخص کا[۱] ہے ان لوگوں میں سے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور حصہ اس کا ہے اور اپر غائب ہونا عثمان کا بیعت الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت[۲] والا اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بھیجتے حضرت اس کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے[۳] عثمان کو اور تھی بیعت الرضوان بعد بیعہ میں بھیجے جاتے عثمان کے مکہ کو[۴] پس اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دائیں ہاتھ اپنے کے اس حال میں کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتھ کا پس مارا دایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے پھر کہا ابن عمر نے کہ لے جا ان سوالوں کے جواب اب ساتھ اپنے (بخاری)

۵۸۰۲ ۔ اور ابو سہلہ مولیٰ عثمان کے سے روایت ہے کہا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سرگوشی کرتے[۵] تھے عثمان سے رنگ عثمان متغیر ہوتا تھا پس جب کہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہم نے کیا نہ لڑیں ہم اس سے کہا عثمان نے نہ لڑو اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ نے

ہو اکہ احد کی لڑائی میں جو لوگ ہٹ گئے تھے ان پر گناہ نہیں رہا یہ تیرا طعن بے جا ہے اور باقی وہ طعنوں کا بے جا ہونا خود حدیث میں مذکور ہے ۔ ؛

[۱] تیرے لئے ثواب ایک شخص کا ہے الخ یعنی تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا ان کا بدر سے نہیں ہے نقصان ان کے حق میں ہرگز اور تھا غائب ہونا ان کا مانند غائب ہونے حضرت علی رض کے تبوک سے کہ ان کو خبر گیری اہل بیت کے لئے چھوڑ گئے تھے لیکن یہ نہیں معلوم کہ آنحضرت نے ان کے لئے بھی حصہ غنیمت میں لگایا یا نہیں واللہ اعلم ، [۲] بہت عزت والا ، یعنی کنبہ کی جہت سے باقی صحابہ میں سے ، [۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کو ، یعنی طرف مکہ کے تاکہ مشرکوں سے آپ کی طرف سے گفتگو کریں اور ان کو آپ کے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس استقبال کیا ان کا اہل مکہ اور گروہ نے اور آگے اپنے سے چلے سوار کر کے اور اپنی پناہ میں کیا ان کو کہ کوئی تعرض نہ کرے ان سے اور کہا انہوں نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطے عمرے اپنے کے پس کہا حضرت عثمان نے حاشا کہ میں طواف کروں آنحضرت کی غیر حاضری میں ، [۴] بھیجے جانے عثمان کے مکہ کو جبکہ جھوٹی خبر آئی کہ مشرکوں نے عثمان کو مار ڈالا ، [۵] سرگوشی کرتے تھے الخ یعنی فرمایا کہ تجھ پر بلوا ہوگا ، ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ۔

۵۸۰۳: وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْہَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَھُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

وصیت کی ہے میری طرف ایک امر کی پس میں صبر کرنے والا ہوں اپنے نفس کو اس امر پر۔

۵۸۰۳: ابی حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ داخل ہوئی عثمانؓ کے گھر میں اس حال میں کہ عثمانؓ گھیرے گئے تھے گھر میں اور تحقیق ابو حبیبہؓ نے سنا ابوہریرہؓ کو کہ پروانگی مانگتے ہیں عثمانؓ سے کلام کرنے میں پس اذن دیا عثمانؓ نے پس کھڑے ہوئے ابوہریرہؓ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اس پر پھر کہا ابوہریرہؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے بلائیں اور بہت اختلاف یا فرمایا آپ نے پہلے لفظ اختلاف کا پھر فتنہ کا پس کہا آپؐ سے کہنے والے نے لوگوں میں سے پس کون ہے ہمارے لئے یا رسول اللہ! یا کہا اس نے پس کیا حکم کرتے ہو ہم کو فرمایا آپؐ نے کہ لازم ہے تم کو مطابعت امیر کی اور اس کے یاروں کی اور وہ اشارہ کرتے تھے طرف عثمانؓ کی ساتھ اس کے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۱؎ کلام کرتے ہیں، یعنی ان کی خدمت میں یا گھیرنے والوں میں سے جو حاضر تھے ان سے کلام کرنے کے لئے اذن چاہا، ۲؎ حمد کی، یعنی جیسے خطبہ سے پہلے دستور ہے، ۳؎ پس کون ہے ہمارے لئے یا رسول اللہ! یعنی کس کی مطابعت کریں کہ اس کی مطابعت میں فائدہ ہو ہمارے لئے نہ نقصان، ۴؎ اور وہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، ۵؎ ساتھ اس کے، یعنی لفظ امیر کے کہتے ہیں اشارہ کیا عثمانؓ کی طرف کہ وہ حاضر تھے اس مجلس میں ۞ ۞ ۞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ!

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۰۴:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۰۵:۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ

بیان ہے بیچ مناقب ان تینوں کے راضی ہوا اللہ ان سے

پہلی فصل

۵۸۰۴:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے کوہ احد پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی پس ہلا اور پس مارا آپؐ نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہیں ہے تجھ پر مگر نبیؐ اور صدیقؓ اور شہید (بخاری)

۵۸۰۵:۔ اور ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں مدینہ کے باغوں سے پس آیا ایک شخص پس کھلوایا اسنے دروازہ پس فرمایا نبی صلعم نے کھولدے اسکے لئے دروازہ اور بشارت دے اسکو جنت کی پس کھولا میں نے اسکے لئے دروازہ پس ناگہاں وہ شخص ابوبکرؓ تھے پس بشارت دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی رسول اللہ نے پس شکر کیا اللہ کا ابوبکرؓ نے پھر آیا ایک اور آدمی دروازہ کھلوایا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اسکے لئے دروازہ اور بشارت دے اسکو جنت کی پس کھولدیا میں نے اسکے لئے پس ناگہاں وہ شخص عمرؓ تھے پس خبر دی میں نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شکر کیا عمرؓ نے اللہ کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے فرمایا آپ نے مجھ کو کہ کھولدے دروازہ اس کے لئے اور بشارت دے اسکو جنت کی ساتھ بلاء عظیم کے کہ پہنچے گی اس کو پس ناگہاں وہ عثمانؓ تھے پھر خبر دی میں نے ان کو

۱؎ مناقب ان تینوں کے یعنی بعض حدیثوں میں ان حضرات ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے منقبت بقا واقعہ ہوئی ہے اس باب میں وہ حدیثیں مذکور ہیں، ۲؎ ٹھہر تو اے احد سوچنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ شہید ہوئے جنبش پہاڑ کی ازراہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوں نے اس کو مشرف کیا، ۳؎ ایک باغ میں، یہ وہ باغ تھا کہ جس میں بیر اریس تھا، ۴؎ ایک شخص یعنے ہم نے نہیں پہچانا اسکو کہ کون ہے، ۵؎ پس شکر کیا یعنی اس نعمت بشارت پر، ۶؎ جنت کے یعنی عالیہ کے، ۷؎ ساتھ بلاء عظیم کے، اس حدیث میں ایک معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمانؓ پر بلوہ ہوا آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے اور یہ مختصر ہے حدیث طویل سے جس کا ابتدا یہ ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۸۰۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

ساتھ اس چیز کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شکر کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے (بخاری مسلم)

دوسری فصل

۵۸۰۶: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہتے تھے ہم اس حال میں کہ رسول اللہ زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان راضی ہوا اللہ ان سے (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۰۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا گیا میں خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح گویا کہ ابوبکرؓ لٹکائے گئے ہیں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لٹکائے گئے عمرؓ ساتھ ابوبکرؓ کے اور لٹکائے گئے عثمانؓ ساتھ عمرؓ کے کہا جابرؓ نے پس جب اٹھے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کہا ہم نے لیے مرد صالح کہ آنحضرتؐ نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور لیے اتصال بعض ان کے ساتھ بعض کے معنے اس کے یہ ہیں کہ یہ والی اس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کام کے اپنے صلے اللہ علیہ وسلم کو، (ابوداؤد)

کیا اپنے گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آج کے دن اور ساتھ رہوں گا آپؐ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف تشریف لے گئے ابوموسیٰ پوچھتے ہوئے بیر اریس پر پہنچے ابوموسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا یہانتک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب آپؐ کے پاس گیا آپ کنوئیں کے کنارے پر بیٹھے پنڈلیاں کنوئیں میں لٹکائے ہوئے کہ میں نے سلام کیا اور لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ کا بواب بنوں گا آخر حدیث تک، ؎ سلہ یہ والی اس کام کے ہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ اور ذوالنورینؓ نبوت کے کام سربراہ کار اور منصرم تھے، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍؓ!

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۰۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۰۹: وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۱۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهٗ

بیان ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)

فصل اول

۵۸۰۸: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسےٰ علیہ السلام سے مگر فرق یہی ہے کہ نہیں کوئی نبی بعد میرے[1]، (بخاری، مسلم)

۵۸۰۹: اور زر بن حبیش سے روایت ہے کہ کہا علیؓ نے قسم ہے اس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو اور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میری یہ کہ دوست نہیں رکھے گا مجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھے گا مجھ کو مگر منافق[2]، (مسلم)

۵۸۱۰: اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے[3] دونگا میں یہ نشان[4] کل کو ایک شخص کو کہ

---

[1] نہیں ہے نبی بعد میرے، ہجری نویں سال جب آپؐ جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ کو مدینہ میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضےٰ بھار دہیں اسواسطے انکو ساتھ نہ لے گئے علی مرتضیٰ کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر آنحضرتؐ کو جا ملے اور یہ منافقوں کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھ کو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھ رتبہ نہیں جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارونؑ کی عزت موسیٰؑ کے نزدیک تھی ویسے تمہاری عزت میرے نزدیک ہے ہاں اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں اسواسطے کہ خاتم النبیین میں ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت علیؓ مرتضیٰ کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے علی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرتؐ کے بعد علیؓ کے سوا کوئی خلافت کے لائق نہیں سراسر بے جوڑ بات ہے اسواسطے کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسٰیؑ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰؑ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی، [2] مگر منافق الخ علیؓ کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور انکا بغض نفاق کی علامت [3] دن غزوہ خیبر کے، خیبر آٹھ منزل ہے مدینے سے جانب شام کے اور یہ غزوہ سنہ سات میں تھا، [4] یہ نشان کہ علامت سرداری کی، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّھُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ
یُّعْطَاھَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْتَکِیْ عَیْنَیْہِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْہِ
فَاُتِیَ بِہٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْہِ فَبَرَأَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِہٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاہُ
الرَّایَۃَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ حَتّٰی تَنْزِلَ
بِسَاحَتِھِمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰہِ فِیْہِ فَوَاللّٰہِ لَاَنْ
یَّھْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ حُمُرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ
الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۸۱۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

فتح کریگا اللہ تعالیٰ قلعہ خیبر کو اس کے ہاتھوں پر دوست رکھے گا وہ شخص خدا اور رسول اللہ کو اور دوست رکھے گا اسکو خدا اور رسول اللہ پس جب صبح کی لوگوں نے آئے صبح کو پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ سب صحابہ امیدرکھتے تھے کہ دیا جائے نشان انکو پس فرمایا آپ[ل] نے کہاں ہیں علی بن ابی طالب پس کہا صحابہؓ نے کہ وہ یا رسول اللہ! شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی فرمایا آپ نے پس بھیجو کسی کو طرف ان کے پس لائے گئے علیؓ پس آپ نے دہن ڈالا رسول اللہ نے انکی آنکھوں میں پس تندرست ہوئے علی یہانتک کہ گویا نہ تھا انکے کچھ درد پس دیا ان کو نشان[۲] پس کہا علیؓ نے کہ یا رسول اللہ! لڑوں میں ان سے یہانتک کہ ہوں وہ مانند[۳] ہمارے فرمایا آپ نے گذر اوپر نرمی اور آہستگی اپنی کے یہانتک کہ اترے تو انکی زمین میں پھر بلا انکو طرف اسلام کے اور خبر دے انکو ساتھ اس چیز کے کہ واجب ہے ان پر حق خدا سے اسلام میں پس قسم ہے خدا کی یہ کہ ہدایت کرے اللہ تعالیٰ بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہے[۴] اس سے کہ ہوں تیرے لئے اونٹ سرخ (بخاری، مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ فرمایا حضرت علیؓ کو کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے بیچ باب بلوغ صغیر کے۔

دوسری فصل

۵۸۱۱ - حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق علیؓ مجھ سے ہے اور میں علی

[ل] کہاں ہیں علی بن ابی طالبؓ اور وہ پیچھے رہ گئے تھے بسبب آنکھوں کے دکھنے کے بعد ازاں تشاغدراہ میں یا بعد پہنچنے کے خیبر میں جا ملے، [۲] پس دیا انکو نشان اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی، [۳] مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوں اور یہ حدیث سعد بن ابی وقاصؓ نے اسوقت بیان کی جب حضرت معاویہؓ نے انکو امیر کیا اور کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابو تراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ نے فرمائیں حضرت علیؓ کو برا نہیں کہونگا اگر ان باتوں میں سے مجھ کو ایک بھی حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے پھر ایک وہ وجہ بیان کی جو فصل اول کی پہلی حدیث میں گذری کہ آپ نے فرمایا انت منی بمنزلہ ہارونؑ من موسیٰؑ اور دوسری وجہ جو اسی حدیث میں مذکور ہے اور تیسری یہ وجہ کہ جب آیت مباہلہ اتری تو آپ نے بلایا علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو پھر فرمایا اللہ یہ میرے اہل ہیں کہا نوویؒ نے اس حدیث میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اسکی تاویل ضرور ہے اس طرح سے کہ معاویہؓ نے سعد کو برا کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو انکے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو اور جو کسی اور وجہ سے تو وہ کیا وجہ ہے، [۴] بہتر ہے اس سے الخ یعنی اس لئے کہ ثواب کو بقاء اور دنیا کو فنا ہے، ؁

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۱۲:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۱۳:۔ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

۵۸۱۴:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۵۸۱۵:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ

سے اور علی دوست ہر مومن کا ہے (ترمذی)

۵۸۱۲:۔ اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوں میں دوست اسکا پس علیؓ دوست اسکا ہے (احمد، ترمذی)

۵۸۱۳:۔ اور حبشی بن جنادہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علیؓ[۱] (ترمذی) اور روایت کیا اس کو احمد نے ابی جنادہ رضی اللہ عنہ سے۔

۵۸۱۴:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بھائی چارہ کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے یاروں[۲] کے پس آئے علیؓ اس حال میں کہ آنسو بہاتی تھیں آنکھیں انکی پس کہا علیؓ نے کہ بھائی چارا کرایا آپؐ نے درمیان اپنے یاروں کے اور نہ بھائی چارا کرایا آپؐ نے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت[۳] میں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۱۵:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تھا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانور[۴] پس کہا خداوندا میرے پاس اس کو کہ

سلہ اور میں علیؓ سے یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور شراکت سے نسب ہیں سلہ مگر میں یا علیؓ، عرب میں قاعدہ تھا کہ صلح یا نقض صلح نہیں کرتا تھا ان میں مگر سردار قوم کا یا جو اس سے قرابت قریبہ رکھتا ہو اور اس کے سوا اور کی بات نہ مانتے تھے اور جب حج فرض ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو حاجیوں کا امیر بنا کر روانہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ مقدمہ سورہ براءۃ کا مشرکوں کو سنادیں اور ان کا اقرار ان کے منہ پر ماریں پھر لوگوں نے آپؐ سے وہ عادت عرب کی بیان کی کہ نقض صلح کے واسطے آپؐ کا قریب ضرور ہے تب آپ نے علیؓ کو بھیجا اور ابو بکرؓ سے عذر کرنے کے لئے یہ الفاظ فرما دیئے، سلہ درمیان اپنے یاروں کے، چنانچہ ابو درداؓ اور سلمانؓ میں بھائی چارہ کروادیا، سلہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں، یعنے تجھ کو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بھائی چارہ کرے، سلہ ایک جانور، یعنے بھنا ہوا یا پکا ہوا کہا ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ نے یہ حدیث موضوع ہے اور کہا حاکم نے مختصر میں یہ حدیث بہت طریق سے مروی ہے لیکن سب ضعیف ہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَآءَهُ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۱۶ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۱۷ :- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ۔

۵۸۱۸ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

بہت پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق میں سے کھاوے وہ ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آپؐ کے پاس علیؓ اور کھایا ساتھ ان کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۱۶ :- اور علیؓ سے روایت ہے کہ تھا میں جب مانگتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دیتے مجھ کو اور جب خاموش رہیں دیتے مجھ کو بے سوال (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۱۷ :- اور علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں گھر حکمت کا ہوں اور علیؓ دروازہ اس کا (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے بعض علماء نے یہ حدیث شریک تابعیؒ سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسناد اس حدیث میں صنابحی سے اور نہیں پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو کسی سے ثقات میں سے سوائے شریک کے،

۵۸۱۸ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو دن غزوہ طائف کے پس سرگوشی کی ان سے پس کہا لوگوں نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آپ کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے انکے ساتھ سرگوشی کے ولیکن اللہ نے سرگوشی کی ان سے (ترمذی)

لـہ کہ میں گھر الخ کہا طیبیؒ نے شیعہ نے تمسک کیا ہے اس حدیث سے کہ حکمت اور علم کا البتہ حضرت علیؓ ہی سے خاص ہے نہیں ہاتھ آتا وہ کسی اور واسطہ سے سوائے علیؓ کے کیونکہ گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر دروازے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وأتوا البيوت من ابوابها اور اس حدیث میں ان کے لئے کوئی حجت نہیں ہے کیونکہ جنت کا گھر حکمت کے گھر سے فراخ نہیں ہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالسلام بن صلاح ہروی شیعی نے اس لئے لوگوں نے اس حدیث کی سند میں گفتگو کی ہے بعض نے اس کی تصحیح کی ہے اور بعضوں نے تحسین اور بعضوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے یہاں تک کہ کہا یحیےٰ بن معین نے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور ایک جماعت نے اس کو موضوع کہا ہے، سـ۲ـہ ولیکن اللہ نے سرگوشی کی ان سے، یعنی پہنچایا میں نے ان کو اللہ کی طرف سے جو کہ حکم کیا تھا مجھ کو اس کے پہنچانے کا بطریق سرگوشی کے اور اس راز میں کچھ غزوہ کے متعلق باتیں تھیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۱۹ :- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُجْنِبُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّسْتَطْرِقَہٗ جُنُبًا غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۵۸۲۰ :- وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْھِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَّدَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۲۱ :- عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَّلَا یَبْغَضُہٗ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا

۵۸۲۲ :- وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۸۱۹ :- اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے کہا اے علی روا نہیں ہے[1] واسطے کسی کے کہ پہنچے اسکو جنابت بیچ اس مسجد میں سوائے میرے اور سوائے تیرے کہا علی بن منذر[2] نے پس کہا میں نے واسطے ضرار بن صرد کہ کیا ہیں معنی اس حدیث کے کہا ضرار نے نہیں حلال ہے کسی کو راہ کرے اس مسجد کو بحالت جنابت میں سوائے میرے اور سوائے تیرے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۲۰ :- اور ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر ان میں علیؓ تھے کہا ام عطیہؓ نے پس سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ اٹھانے والے تھے دونوں ہاتھ اپنے فرماتے تھے یا الٰہی نہ مار مجھ کو یہاں تک کہ دکھائے تو مجھ کو علیؓ کو[3]

تیسری فصل

۵۸۲۱ :- حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا علیؓ کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا ان کو مومن (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے۔

۵۸۲۲ :- اور ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے برا کہا علیؓ کو پس تحقیق برا کہا مجھ کو[4] (احمد)

---

[1] روا نہیں ہے الخ اس حدیث کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے کہا یہ جزری نے، [2] کہا علی بن منذر نے یہ علی بن منذر کوفی ہے اور مشہور طریق سے روایت کی ہے اس نے سفیان بن عیینہ اور ولید بن مسلم سے اور اس سے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہم نے، [3] مجھ کو علیؓ کو، خیر و عافیت سے پھیر لائیو کہ میں اس کو صحیح و سالم دیکھوں ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرت کو علی مرتضیٰ سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے اللہ کے تھے، [4] برا کہا مجھ کو یعنی جس نے ان کو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ جو برا کہتا حضرت علیؓ کا کفر یا یہ محمول ہو تہدید پر یا مبنی ہو حلال جاننے پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۲۳ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُّفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَّحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۸۲۴ :۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رض فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۸۲۳ :۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھ میں ایک مشابہت ہے عیسٰیؑ سے دشمن رکھا انکو یہود نے یہانتک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو اور دوست رکھا انکو نصاریٰ نے یہانتک کہ اتارا ان کو اس منزلت پر کہ ثابت نہیں ہے انکے لئے پھر کہا علیؓ نے کہ ہلاک ہونگے[1] میرے حق میں دو شخص ایک تو محبت رکھنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا اس چیز کی کہ نہیں ہے مجھ میں دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اس کو دشمنی میری اس پر کہ بہتان کرے گا مجھ پر (احمد)

۵۸۲۴ :۔ اور براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اترے غدیر خم[2] پر پکڑا آنحضرتؐ نے ہاتھ[3] علیؓ کا پھر فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکے نفسوں سے عرض کیا صحابہؓ نے کہ مقرر فرمایا آپؐ نے کیا نہیں جانتے ہو تم کہ میں اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کے اسکے نفس سے کہا صحابہؓ نے مقرر فرمایا آپؐ نے بار خدایا جو شخص کہ ہوں میں دوست اس کا پس علیؓ دوست اس کا ہے خداوندا دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے علیؓ کو پس ملاقات کی علیؓ سے عمرؓ نے بعد اسکے پس کہا عمرؓ نے واسطے علیؓ کے کہ خوشی ہے تمہارے لئے اے بیٹے ابی طالب کے صبح کی تم نے اور شام کی تم نے دوست ہر مرد[4] اور عورت مسلمان کے (احمد)

---

[1] ہلاک ہونگے الخ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک لوگوں نے حضرت علی پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے اور دنیا کے طالب تھے حضرت عائشہ کی ہتک کی اور حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا معاذ اللہ اور ایک لوگوں نے حضرت علیؓ سے حد سے زیادہ محبت کی کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرف سے پہلے حضرت علیؓ ہی کو اتری مگر جبریلؑ نے غلطی کی وغیر ذلک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیوں اور رافضیوں دونوں کا ایمان تباہ ہے اور اہل سنت کا عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے بموجب درست ہے، [2] جب اترے غدیر خم پر یعنی جب حجۃ الوداع سے لوٹے اور غدیر خم ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں جحفہ کے پاس، [3] پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ علیؓ کا الخ یعنی جب سب صحابہؓ جمع ہوگئے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ کے لئے ایک منبر اونٹ کے پالان کا بنایا اور اس پر چڑھ کر یہ حدیث بیان فرمائی، [4] ہر مرد اور عورت الخ اس حدیث سے شیعہ نے دلیل پکڑی ہے حضرت علیؓ کی خلافت کے ثبوت بلا فصل پر زیادہ گفتگو کا یہ مقام نہیں مگر خلاصہ یہ ہے کہ ہم تسلیم کرتے کہ ولی یا مولی یہاں حکم کے معنوں میں ہے بلکہ یعنے محبوب و ناصر ہے اور یہ معنے بھی ان لفظوں کے مسلم الطرفین ہیں کیونکہ لفظ ولی یا مولی مشترک کثیر المعانی ہے جیسے معتق اور عتیق اور متصرف امر اور دوست اور ہمسایہ اور ابن عم اور تابع اور حلیف اور صہر اور عبد منعم علیہ اور منعم کے معنوں میں وارد ہوتا ہے پس حمل اسکا بغیر دلیل کے کسی معنی پر ممنوع ہے غرض اس (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۲۵ :- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۵۸۲۶ :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۲۷ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۵۸۲۸ :- وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ

۵۸۲۵ :- اور بریدہؓ سے روایت ہے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہؓ سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ چھوٹی ہے[1] پھر پیغام بھیجا فاطمہؓ کا علیؓ نے پس نکاح کر دیا آپؐ نے فاطمہؓ کا علیؓ سے (نسائی)

۵۸۲۶ :- اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے دروازوں کے سوائے دروازہ علیؓ کے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۲۷ :- اور علیؓ سے روایت ہے کہ تھا میرے لئے ایک مرتبہ نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ تھا کسی کے لئے خلائق میں سے آیا تھا آپ کے پاس اول وقت سحر کے پس کہتا تھا میں السلام علیک یا نبی اللہ پس اگر کھنکارتے آپؐ پھر تا میں[2] طرف اپنے گھر والوں کے اور اگر نہ کھنکارتے حاضر ہوتا میں آنحضرتؐ کے پاس (نسائی)

۵۸۲۸ :- اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھا میں بیمار پس گزرے مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ سابقہ) حدیث سے فقط یہی ہے کہ حضرت علی سے محبت رکھیں اور ان کے بغض سے مجتنب رہیں اور تقدیم ائمہ ثلاثہ کی امامت میں امر اجماعی ہے کہ حضرت علیؓ اس میں داخل ہیں اور یہ بخوبی ظاہر ہے کہ اصحاب جو اہل لسان تھے وہ اس سے خلافت بلا فصل نہ سمجھے ورنہ کبھی ممکن نہ تھا کہ اس کے خلاف پر اجماع کرتے اور تقدیم ائمہ اخر پر راضی ہوتے حالانکہ وہ افضل امت تھے فہم کتاب و سنت میں، [1] چھوٹی ہے، اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ چپ رہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا ابھی کچھ حکم نہیں اترا تو احتمال ہے کہ تین بار انہوں نے درخواست کی ہو اور ایک بار آپ نے سکوت کیا ہو اور دوسری بار میں فرمایا ہو ابھی چھوٹی ہے اور تیسری بار میں فرمایا ہو ابھی کچھ حکم نہیں اترا، [2] پھر پیغام الخ اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ کہا ام ایمن نے حضرت علیؓ سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتے فاطمہؓ کی حالانکہ تم آپ کے چچا کے بیٹے ہو کہا علیؓ نے مجھ کو شرم آتی ہے کہ آپؐ کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس سنا آپؐ نے اور خوش ہوئے اور جب سنا حضرت علیؓ نے آپ کا خوش ہونا تو اظہار کیا اس کا پس نکاح کر دیا آپؐ نے فاطمہ زہرا کا ان سے، [3] ساتھ بند کر دینے، یہ حدیث اس گذشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں آپؐ نے حکم کیا سب دروازوں بند کر دینے کا سوائے دروازہ ابوبکرؓ کے کیونکہ اس میں صراحت ہے کہ آپؐ نے وہ حدیث مرض الموت میں فرمائی تو حدیث محمول ہوگی بیماری کے پہلے زمانہ پر، [4] پھرتا میں، یعنی یہ سمجھ کر کہ حضرت یہاں کسی کام میں مشغول ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِيْ وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِيُّ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور میں[1] کہہ رہا تھا یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے پس راحت دے مجھ کو[2] اور اگر اجل بیں ڈھیل ہے تو پس فراخ کر زندگی میری[3] اور اگر یہ بیماری تو پس صبر دے مجھ کو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح کہا تو نے پس پڑھی حضرت علیؓ نے آپکے سامنے یہ دعا پس مارا آپؐ نے ان کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور دعا کی آپؐ نے کہ خداوندا عافیت دے اس کو یا شفا بخش اس کو تشک کیا ہے[4] راوی نے کہا علیؓ نے پس بیمار ہوا میں ساتھ درد کے بعد اس دعا کرنے آپؐ کے ہرگز (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] اور میں کہہ رہا تھا، یعنی بسبب شدت بیماری کے، [2] پس راحت دی مجھ کو یعنی مار تا راحت پاؤں میں، [3] فراخ کر زندگی میری، یعنی دیئے صحت سے، [4] شک کیا راوی نے کہ عافہ فرمایا یا اشفہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۲۹: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۳۰: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۳۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بیان ہے بیچ مناقب عشرہ مبشرہ کے راضی ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے

پہلی فصل

۵۸۲۹: حضرت عمرؓ سے روایت ہے[۲] نہیں ہے کوئی سزاوار زیادہ اس خلافت کے ان چند نفر سے کہ وفات کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی پس نام علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمٰنؓ کا۔ (بخاری)

۵۸۳۰: اور قیسؓ ابن حازم سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے ہاتھ طلحہؓ کا شل ہو گیا تھا کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلعم کو دن احد کے (بخاری)

۵۸۳۱: اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ لائے میرے پاس خبر قوم کی دن غزوہ احزاب کے کہا زبیرؓ نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہر نبی کے لئے مددگار ہوتے ہیں اور میرا مددگار زبیرؓ ہے[۳] (بخاری، مسلم)

---

[۱] عشرہ مبشرہ سے یہ لوگ مراد ہیں ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زبیر اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ دسوں اصحاب جنتی ہیں ان کے بہشتی ہونے میں شک نہیں اور ان کو جنتی فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی ترغیب سے عبدالرحمٰن کی حدیث آئندہ میں جس کو ترمذی نے روایت کیا، [۲] کہا جب عمرؓ کی وفات قریب ہوئی تب انہوں نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت ان لوگوں سے زیادہ کسی میں نہیں سوا ان ہی میں کسی کو میرے بعد خلیفہ کر لو، [۳] زبیرؓ سے مراد زبیرؓ حضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی آپؐ پر فدا ہوتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا اور یہ معاملہ جنگ احزاب میں گذرا کہ قبائل عرب کے مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور آنحضرتؐ سے جنگ تھی ایک دن بہت سردی تھی آنحضرتؐ نے اصحابؓ سے چاہا کہ کوئی خبر لائے کسی نے دم نہ مارا سوائے زبیرؓ کے پھر یہ گئے اور ان کو سردی نہ لگی اور خبر لائے کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر ابر باراں اور ہوائے سرد بھیجی اور وہ سب لوگوں کے خیمے اکھڑ گئے اور ہنڈیاں الٹ گئیں اور بھاگ گئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۳۲:۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْتِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَیَاْتِیْنِیْ بِخَبَرِھِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۳۳:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَیْہِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۳۴:۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۳۵:۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَہِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَّحْرُسُنِیْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۳۲:۔ اور زبیرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جائے بنی قریظہ کے پاس پس لائے میرے پاس ان کی خبر پس چلا میں جبکہ پھرا میں جمع کئے میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہوں تیرے پر باپ میرا اور ماں میری (بخاری و مسلم)

۵۸۳۳:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہ نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کئے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لئے مگر واسطے سعد بن مالکؓ[1] کے پس تحقیق سنا میں نے آپؐ سے کہ فرماتے دن غزوہ احد کے اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تجھ پر باپ میرے (بخاری و مسلم)

۵۸۳۴:۔ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ تحقیق میں اول عربوں کا ہوں کہ پھینکا تیر خدا کی راہ میں (بخاری و مسلم)

۵۸۳۵:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہ سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے[2] اپنے کے مدینہ میں ایک رات پس فرمایا آنحضرتؐ نے کاش کہ ایک مرد نیک بخت نگہبانی کرے میری ناگہاں سنی ہم نے آواز ہتھیار[3] کی پس فرمایا آپؐ نے کون ہے سا یہ کہا میں سعد ہوں فرمایا آپ نے کیا چیز لائی تجھ کو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دل میں خوف بسبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس آیا میں نگہبانی کروں ان کی پس دعا کی سعدؓ کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

---

[1] مگر واسطے سعد الخ یہ فضیلت حضرت زبیرؓ کو حاصل ہوئی جیسے اوپر کی حدیث میں گزرا مگر شاید اس کا علم حضرت علیؓ کو نہ ہوا اور سعد بن ابی وقاصؓ بڑے تیر انداز تھے جب جنگ احد میں کافروں نے ہجوم کر کے حضرت کو نرغہ کر لیا تب آنحضرتؐ نے سعدؓ سے یہ حدیث فرمائی آپ اور لوگوں سے تیر لے کر سعد کو دیتے جاتے تھے اس حدیث سے سعد بن ابی وقاص کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہے آدمیوں کی اختلاف میں کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے آپؐ کے جان نثار جن کو آنحضرتؐ ایسی عمدہ بات فرمادیں اور ان کا بیٹا عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرتؐ کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسینؓ کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا اسی کی قدرت ہے، [2] وقت آنے آپؐ کے الخ یعنی کسی غزوہ سے، [3] آواز ہتھیار کی کہ تلوار اور کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتے، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۳۶:۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

۵۸۳۷:۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ وَسُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَہٗ قَالَتْ اَبُوْبَکْرٍ قِیْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِیْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

۵۸۳۸:۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی حِرَآءٍ ھُوَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اھْدَأْ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْصِدِّیْقٌ اَوْشَھِیْدٌ وَزَادَ بَعْضُھُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَمْ یَذْکُرْ عَلِیًّا رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

۵۸۳۶:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر ایک امت کے ایک امانت دار ہے اور امانت دار[1] اس امت کا ابو عبیدہ بن جراح ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۳۷:۔ اور ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا سنا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حال میں کہ پوچھی گئی تھیں وہ کہ کس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اپنا کرتے اگر خلیفہ کرتے کسی کو صریحاً کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پس کہا گیا پھر کس کو کرتے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد[2] عمر رضی اللہ عنہ کے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے (مسلم)

۵۸۳۸:۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ پس ہلا پتھر حراء کا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا پس نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعض نے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ذکر نہیں کیا علی رضی اللہ عنہ (مسلم)

---

[1] ابو عبیدہ بن جراح ہیں الخ ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جس میں جو صفت زیادہ ہوتی تھی آپ اسی صفت سے اس کی تعریف کرتے جیسے صدیق رضی اللہ عنہ کو رحمدل اور فاروق رضی اللہ عنہ کو خدا کی راہ میں کڑا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حیا مند اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قاضی اور زبیر رضی اللہ عنہ کو دلی جان نثار فرمایا، [2] کون ہے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے، یعنی جس کو خلیفہ کرتے، [3] نہیں تجھ پر مگر پیغمبر ابو بکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہے باقی بزرگوار شہید ہیں سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدوں میں داخل ہوئے چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو اسہال کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے اور پہاڑ آپ کی تشریف آوری سے خوش ہو کر ہلنے لگا اس حدیث میں پیشگوئی ہے ان لوگوں کے لئے اور جیسے آنحضرت صلعم نے خبر دی ویسا ہی ہوا کہ سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلعم کے سب شہید ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ ظلماً مقتول و شہید ہوئے حضرات ثلاثہ کا قتل تو مشہور ہے اور زبیر وادی سباع میں قریب بصرہ کے واقعہ جمل سے لوٹتے وقت مقتول ہوئے جب وہ ترک قتال کی نیت کر کے رجوع کر چکے تھے اسی طرح طلحہ بھی اسی واقعہ میں بہ نیت ترک قتال آدمیوں سے دور ہو گئے تھے کہ ایک تیر ان کے لگا اور شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پتھروں میں بات سمجھنے کی قوت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور جس شخص کو امن ہو عجب اور تکبر سے اس کی تعریف اس کے منہ پر کرنی جائز ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۸۳۹: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ۔

۵۸۴۰: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَۃَ مُرْسَلًا وَفِیْہِ اَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ۔

دوسری فصل

۵۸۳۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ بہشت میں ہے اور عمرؓ بہشت میں ہے اور عثمانؓ بہشت میں ہے اور علیؓ بہشت میں ہے اور طلحہؓ بہشت میں ہے اور زبیر بہشت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعیدؓ بن زید بہشت میں اور ابوعبیدہ بن جراح بہشت میں[1] (ترمذی) ابن ماجہ نے روایت کی سعید بن زیدؓ سے۔

۵۸۴۰: اور انسؓ سے روایت ہے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ مہربان ترین امت میری کا میری امت پر ابوبکر[2] اور بہت سخت امت میری کا بیچ کام دین خدا کے عمرؓ ہے[3] اور بہت سچا ان کا حیاء میں عثمانؓ ہے اور بہت فرائض دان انکے زید بن ثابتؓ ہیں[4] اور بہت پڑھنے والا قرآن کا ابی بن کعبؓ ہے[5] اور بہت جاننے والا انکا حلال وحرام کو معاذ بن جبلؓ ہے اور ہر امت کے لئے امین ہے اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن جراحؓ ہے (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے معمرؒ سے قتادہؓ سے بطریق ارسال کے اور معمرؒ کی حدیث میں ہے اور حکم بحق کرتے والا علیؓ ہے

[1] اور ابوعبیدہ بن جراح بہشت میں ان دسوں بزرگوں سے عشرہ مبشرہ کے ساتھ مسمّٰی ہونے کی یہی حدیث دلیل ہے اور ان دسوں کی بشارت بالجنت کے ساتھ مشہور ہونے کی ایک یہ وجہ ہے کہ ان کی بشارت ایک ہی حدیث میں واقع ہوئی ورنہ بشارت ان ہی دسوں میں منحصر نہیں ہے اوروں کے لئے بھی آئی ہے صرح بذلک العلماء الاعلام یہاں ایک لفظ ہے کہ اس پر تنبیہ ہونا چاہیئے کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے واقع ہوا ہے اور اس سے اہل سنت کے مذہب کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے، [2] ابوبکرؓ ہے کہ لطف وپسند ہے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے، [3] عمرؓ ہے کہ تشدد وسختی سے پیش آتا ہے جو خلاف شرع کام کرے، [4] زید بن ثابتؓ ہیں ان کو علم میراث بڑا دخل تھا، [5] ابی بن کعبؓ ہے یہ ماہر تھے تجوید قرآن میں، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۴۱:۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۳:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۴۴:۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۵۸۴۱:۔ اور زبیرؓ سے روایت ہے کہا تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دن احد کے دو زرہیں پس اٹھے آنحضرتؐ طرف ایک بڑے پتھر کے۱؎ پس نہ چڑھ سکے۲؎ پس بیٹھے نیچے طلحہؓ آنحضرتؐ کے یہاں تک کہ قرار پکڑا آپ نے اس پتھر پر پس سنا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے واجب کی۳؎ طلحہؓ نے (ترمذی)

۵۸۴۲:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبیداللہؓ کی فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے اس شخص کی طرف کہ چلتا ہے روئے زمین پر اس حال میں کہ تحقیق پورا کر چکا ہے۴؎ اپنا ذمہ پس چاہیئے کہ دیکھے طرف اس کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس شخص کو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روئے زمین پر تو چاہیئے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبیداللہ کے (ترمذی)

۵۸۴۳:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ سنا میرے کان نے منہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ میرے ہمسایہ ہیں جنت میں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۴۴:۔ اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۵؎ اس دن یعنی روز احد کے

۱؎ ایک بڑے پتھر کے جو وہاں تھا تاکہ اس پر چڑھیں، ۲؎ پس نہ چڑھ سکے یعنی بسبب بوجھ دو زرہوں کے، ۳؎ واجب کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یعنے بہشت بسبب اس عمل کے، ۴؎ کر چکا اپنا ذمہ الخ غرض یہ ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضے نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا یعنی مومنوں میں کئی مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جو قول کیا تھا اللہ تعالیٰ سے پھر کوئی ان میں سے کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ان میں راہ دیکھتا ہے اور بدلا نہیں ایک ذرہ۔ کچھ لوگ بدر میں حاضر نہ ہوئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر اب مشرکوں سے مقابلہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہم کو لے جائے گا تو ہم کیا کرتے ہیں پھر احد کے دن ان لوگوں نے نہایت بہادری دکھائی اور یہ آیت ان کے حق میں اتری اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت طلحہ بھی ان بہادروں میں داخل ہیں جن کی صفت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کی ہے، ۵؎ فرمایا الخ یعنے میرے لئے ::

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۵۸۴۵: وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۶: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي وَقَالَ لَهٗ ارْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۴۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِي۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۴۸: عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خداوند قوی کر تیر اندازی اس کی اور قبول کر دعا اس کی (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں)

۵۸۴۵: اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی قبول کر دعا واسطے سعد کے جس وقت کہ دعا مانگے تجھ سے۔ (ترمذی)

۵۸۴۶: اور علیؓ سے روایت ہے کہ نہیں جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ اور ماں کو مگر واسطے سعد کے فرمایا واسطے اسکے روز احد کے پھینک تیر قربان ہو تجھ پر باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطے اسکے یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان قوی[1] (ترمذی)

۵۸۴۷: اور جابرؓ سے روایت ہے کہ آئے سعد پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں میرا ہے پس چاہیئے کہ دکھائے[2] مجھکو کوئی شخص ماموں اپنے کو (ترمذی) اور کہا ترمذی[3] نے کہ تھے سعد بنی زہرہ میں سے اور تھیں والدہ نبی صلعم کی بنی زہرہ سے پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلعم نے یہ ماموں میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس چاہیئے[4] کہ اکرام کرے مرد ماموں اپنے کا بدلہ لفظ فلیرنی کے۔

تیسری فصل

۵۸۴۸: حضرت قیس بن ابی حازمؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہتے تحقیق میں اول ان شخصوں کا ہوں عرب میں سے کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور دیکھا میں نے اپنے تئیں کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں

---

[1] اے نوجوان تھے سعد نوجوان قوی اسلام لائے ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اس وقت میں کہ یہ سترہ برس کے تھے اور ایک وقت میں لازم کیا انہوں نے اپنے گھر میں رہنا کہ ایک قبر میں بیٹھے رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہہ دیا تھا مجھ سے لوگوں کی خبر کچھ نہ کہا کرو یہاں تک کہ جمع ہوا امت کسی امام پر۔ [2] دکھادے کوئی شخص ماموں اپنے کو یعنی برابر اور مانند اس ماموں کے کہ میں رکھتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کسی کا ماموں میرے ماموں جیسا نہیں ہے۔ [3] اور کہا ترمذی نے، یعنی بیچ فرماتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سعد کو ماموں اپنا۔ [4] پس چاہیئے کہ اکرام کرے، کہا ابن حجرؒ نے یہ تصحیف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۴۹:۔ وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۵۰:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ

تھی ہمارے لئے کچھ خوراک مگر پھل کیکر کے اور پتے کیکر کے اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں درحالیکہ نہیں تھی اس کے لئے آمیزش پھر ہوئے بنو اسد توبیخ کرتے ہیں مجھ کو اسلام پر البتہ تحقیق ناامید ہوا میں اس وقت اور گم ہوا عمل میرا اور تھے بنو اسد کہ شکایت کی تھی سعدؓ کی نزدیک عمرؓ[1] کے اور کہا تھا کہ نہیں اچھی طرح پڑھتے نماز (بخاری مسلم)

۵۸۴۹:۔ اور سعدؓ سے روایت ہے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنے تئیں اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا اور نہیں اسلام لایا[2] کوئی مگر بیچ اس دن کے کہ اسلام لایا میں اس میں اور البتہ تحقیق ٹھہرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق البتہ میں تہائی اہل اسلام کا تھا (بخاری)

۵۸۵۰:۔ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی بیویوں کو کہ تحقیق کام تمہارا اس قسم سے ہے کہ فکر میں ڈالتا ہے[3] مجھ کو بعد میرے اور صبر نہیں کرینگے اوپر احوال تمہارے کے مگر صبر کرنے والے صدیق کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مراد رکھتے تھے آپؐ صدقہ دینے والے پھر کہا حضرت عائشہؓ نے واسطے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن کے کہ پلائے خدائے تعالےٰ

---

[1] نزدیک عمرؓ کے حضرت عمرؓ نے ان کو عامل بنایا تھا کوفہ کا تو وہاں کے لوگوں نے شکایت کی ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آگے ہر ایک امر کی حتیٰ کہ نماز کی اور وہ جھوٹے تھے اس شکایت میں، [2] اور نہیں اسلام لایا الخ مراد اس سے نفی ہے کہ اسلام میں تیسرا شخص تھا اور ایک ہفتہ تک ایسا ہی رہا بعد اس کے اور لوگ اسلام لائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ سابق مسلمین سے ہیں، [3] فکر میں ڈالتا ہے، عورتوں کا مقدمہ بہت نازک ہوتا ہے خصوصاً ذرہ بات میں رنجیدہ اور ناخوش ہو جاتی ہیں بیبیوں کے واسطے ہر وقت خادم اور خدمتگار موجود چاہیئے بالخصوص اس وقت میں نہایت مشکل ہے کہ ظاہر میں کچھ وجہ معاش کی نہ ہو اسواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیوں کے مقدمہ میں اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا انکی خاطر داری اور برداشت اور کام خدمت کون کریگا مگر جو ہاں شخص نہایت صبر کرنے والا ہر بات کی برداشت کرے اور محنت اور مشقت اپنے اوپر گوارا کرے اور سچا دیندار ہو یعنی اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو سو بعد حضرت صلعم کے بی بی عائشہؓ نے ابو سلمہؓ سے کہا تیرا باپ عبدالرحمٰنؓ ہمارے ساتھ سلوک سے پیش آیا اس کو اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلا دے کہ اس نے پیغمبر خدا کی بیبیوں کے ساتھ بڑا سلوک کیا ان کو ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا شاید چالیس ہزار درہم کو کہ اس کے دس ہزار یا پانچ سو روپے ہوتے ہیں، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۵۱:۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْا عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

۵۸۵۲:۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۵۳:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ

تیرے باپ کو چشمہ جنت سے اور تھا عبدالرحمٰن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بیویوں پر ایک باغ بیچا گیا چالیس ہزار کو (ترمذی)

۵۸۵۱:۔ اور حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنی بیویوں کے لئے کہ تحقیق وہ شخص کہ لپ بھر بھر خرچ کریگا تم پر بعد میرے وہ سچا نیک ہے یا الٰہی پلا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو چشمہ جنت سے، (احمد)

۵۸۵۲:۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا آئے اہل نجرانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ بھیج طرف ہمارے ایک شخص امانتدار پس فرمایا آپؐ نے کہ البتہ بھیجوں گا میں طرف تمہارے ایک شخص امانت دار لائق امانتدار پس منتظر ہوئے واسطے امارت کے لوگ کہا حذیفہؓ نے پس بھیجا حضرتؐ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو (بخاری و مسلم)

۵۸۵۳:۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا حضرتؐ سے کہ یا رسول اللہ کس کو امیر کریں ہم اپنے پر بعد وفات آپکی کے فرمایا آپؐ نے کہ اگر امیر کرو گے تم میرے بعد ابوبکرؓ کو پاؤ گے تم اس کو امانتدار بے رغبت دنیا میں راغب آخرت میں اور اگر امیر کرو گے تم عمرؓ کو پاؤ گے تم اس کو قوی امین نہیں ڈرتا ہے بیچ جاری کرنے احکام دین خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی سے اور اگر امیر کرو گے تم علیؓ کو حالانکہ تحقیق میں نہیں گمان کرتا ہوں تم کو کرنے والا پاؤ گے اس کو راہ راست دکھانے والا لے جائیگا

سلہ اہل نجران الخ ایک گاؤں کا نام تھا یمن میں اور اس حدیث کا فائدہ فصل اول میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث گذشتہ میں گزرا،

سلہ لے جائے گا تم کو راہ راست پر الخ اس حدیث سے حضرت ابوبکر اور عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی خوبیاں بخوبی معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علیؓ کو اپنا امیر بناؤ یعنے بلا فصل یہ اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا کہ لوگ میرے بعد علیؓ کو اپنا حاکم بلا فصل نہ بنائیں گے، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَادِيًا فَهْدِيًا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۵۸۵۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

تم کو راہ راست پر (احمد)

۵۸۵۴:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ کو کہ نکاح کر دیا مجھ سے اپنی بیٹی کا اور سوار کرایا مجھ کو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کے اور ساتھ رہا میرے غار میں اور آزاد کیا بلالؓ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمرؓ کو کہتا ہے حق اگرچہ تلخ لگے کسی کو کر دیا اس کو حق گوئی نے اس حالت میں کہ نہیں واسطے اس کے کوئی دوست[1] رحمت کرے اللہ تعالیٰ عثمانؓ کو حیا کرتے ہیں[2] اس سے فرشتے رحمت کرے خدا تعالیٰ علیؓ کو خداوندا پھیر حق کو ساتھ علیؓ کے جدھر کہ پھرے[3] علیؓ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] نہیں واسطے اس کے کوئی دوست، یعنی عمرؓ اس قدر سچ بولتا ہے کہ سچ کہنے کے سبب سے لوگوں نے اسکو ترک کر دیا اور کوئی اسکا دوست نہ رہا، [2] حیا کرتے ہیں، چنانچہ کسی نے کبھی حضرت عثمانؓ کا بدن کھلا ہوا نہ دیکھا اور خود انہوں نے اپنا بدن ناف سے نیچے رانوں تک شرم سے نہ دیکھا، [3] پھیر حق کو ساتھ حضرت علیؓ کے، یعنی ان کے وقت میں کئی طرح پر لوگ ہوں گے سوائے اللہ جس طرف حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہو اسی طرح حق دائر ہو اس حدیث سے بھی حضرت علی مرتضےٰ کا اپنے وقت میں امام برحق ہونا ثابت ہوا بخلاف امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۵۵ :- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۵۶ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۵۷ :- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

یہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی تعریف میں

پہلی فصل

۵۸۵۵ :- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ کہا جب اتری یہ آیت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو اور پس کہا حضرتؐ نے خداوندا یہ ہیں اہل بیت میرے[1] (مسلم)

۵۸۵۶ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حال میں کہ حضرتؐ پر ایک کملی تھی نقش دار سیاہ بالوں سے پس آئے حسنؓ بن علیؓ راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے پس داخل کیا حضرتؐ نے ان کو پھر آئے امام حسینؓ پس داخل ہوا وہ ساتھ حسنؓ کے پھر آئیں فاطمہؓ پس داخل کیا حضرتؐ نے فاطمہؓ کو پھر آئے علیؓ پس داخل کیا ان کو پھر پڑھی[2] یہ آیت نہیں چاہتا ہے خداوند مگر یہ کہ دور کرے تم سے گناہ کی پلیدی اے اہل بیت نبوت اور پاک کرے تم کو پاک کرنا (مسلم)

۵۸۵۷ :- اور حضرت براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا جس وقت کہ وفات پائی

---

[1] یہ ہیں اہل میرے، اس حدیث سے بڑا کمال پنج تن کا ثابت ہوا اور یہ جو شیعہ آیت مباہلہ اور اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہیں سو محض بے جوڑ نابت ہے اس لئے اور خلافت سے کیا مناسبت ہے قرابت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہؓ زہرا علی مرتضیٰ پر خلیفہ ہونے میں مقدم تھیں حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہیں۔ [2] پھر پڑھی یہ آیت الخ کلام اللہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں اور گھر والوں کے حق میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت صرف بی بیوں کے حق میں ہے سو آنحضرتؐ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور علی مرتضیٰؓ اور بی بی فاطمہؓ کو ایک کملی میں اپنی گود میں لے کر یہ آیت پڑھی تو مطلب یہ تھا کہ انکے حق میں بھی یہ دعا ہو جائے اور لوگ سمجھیں کہ آیت کے حکم میں یہ پانچوں شخص بھی شامل ہیں صرف بیبیاں ہیں۔۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
۵۸۵۸ :- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ

ابراہیم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اس کے لئے دودھ پلانے والی ہے بہشت میں (بخاری)

۵۸۵۸ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا تھیں ہم کہ بی بیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ نزدیک حضرتؐ کے بیٹھی ہوئیں پس آئیں فاطمہؓ نہیں چھپتی تھی روش چال فاطمہؓ کی روش چال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس جبکہ دیکھا حضرتؐ نے فاطمہؓ کو فرمایا کشادگی ہو بیٹی میری کو پھر بٹھایا[2] حضرتؐ نے فاطمہؓ کو پھر بات کی ان سے چپکے سے پس روئیں فاطمہؓ رونا شدت سے پس جبکہ دیکھی آپؐ نے غمگینی فاطمہؓ کی کچھ چپکے سے کہا ان سے دوسری بار پس ناگہاں وہ ہنسنے لگیں پس جبکہ اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا میں نے فاطمہؓ سے کیا سرگوشی کی حضرتؐ نے تم سے کہا فاطمہؓ نے نہیں ہوں میں کہ ظاہر کروں بدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید پس جب وفات ہوئی حضرتؐ کی کہا میں نے قسم دیتی ہوں میں تجھ کو اس حق کی کہ واسطے میرے ہے اوپر تمہارے مگر یہ کہ خبر دو تم مجھ کو کہا فاطمہؓ نے لیکن اب پس ہاں پھر جس وقت کہ چپکے سے کہا حضرتؐ نے مجھ سے اول بار پس تحقیق حضرتؐ نے خبر دی مجھ کو جبرئیل تھے دور کرتے مجھ سے قرآن کا ہر برس میں ایک بار اور تحقیق جبرئیلؑ نے دورہ کیا قرآن کا اس سال میں مجھ سے دو بار اور نہیں گمان کرتا ہوں میں اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی پس تقویٰ کرا اور صبر کر پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں واسطے تیرے تو روئی میں پس جبکہ دیکھی حضرتؐ نے بے صبری میری تو سرگوشی کی مجھ سے دوسری بار فرمایا اے فاطمہؓ راضی نہیں ہے یہ کہ ہووے تو بہتر عورتوں کی بہشت کی عورتوں میں یا خاص اس امت کی عورتوں سے اور ایک

---

[1] ابراہیم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور یہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے ، [2] بٹھایا آنحضرتؐ نے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہؓ زہرا افضل ہیں بعضوں نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریمؑ کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریمؑ کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطفاک علی النساء العالمین سبحان اللہ آنحضرتؐ کے اہلبیتؓ کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ زہراؓ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علیؓ آپؐ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں راضی ہو اللہ عزوجل ان سب سے ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۵۹:۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۶۰:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ

روایت میں ہے کہ پس سرگوشی کی حضرتؐ نے مجھ سے پس خبر دی کہ وفات پائیں گے اس بیماری میں پس روئی میں پھر سرگوشی کی حضرتؐ نے مجھ سے پس خبر دی مجھ کو کہ میں اول اہلبیت انکے کے ہوں کہ ان کے پیچھے جاؤں گی میں پس ہنسی میں (بخاری ومسلم)

۵۸۵۹:۔ اور حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے[1] گوشت کا ٹکڑا ہے پس جس نے غصہ میں ڈالا اس کو پس گویا غصہ میں ڈالا مجھ کو اور ایک روایت میں ہے قلق میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجھ کو وہ چیز کی ایذا دیتی ہے اس کو (بخاری ومسلم)

۵۸۶۰:۔ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر نام رکھا جاتا تھا اس پانی کا خم درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اس پر اور نصیحت کی لوگوں کو اور وعظ فرمایا پھر فرمایا حضرتؐ نے اوپر حمد و ثنا کے بعد آگاہ ہوا اے لوگو نہیں ہوں میں مگر آدمی مثل تمہارے قریب ہے کہ آوے میرے پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا پس قبول کروں میں اور میں چھوڑنے والا ہوں درمیان تمہارے دو چیزیں بھاری اول ثقلین کا قرآن ہے کہ اس میں بیان راہ راست کا ہے اور نور ہے پس پکڑو کتاب اللہ کو اور چنگل مارو ساتھ اس کے پس برانگیختہ کیا حضرتؐ نے صحابہؓ کو اوپر کتاب اللہ کے اور رغبت دلائی اس میں پھر فرمایا آنحضرتؐ نے اور دوسری چیز بھاری اہلبیت میرے ہیں یاد دلاتا ہوں میں تم کو خدا کے تئیں بیچ حق اہل بیت میرے[2] کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کتاب خدا تعالےٰ کی وہ رسی خدا کی ہے جو کوئی پیروی کرے

---

[1] فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی نے اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہؓ سوت کے رنج سے کہیں حضرت علیؓ کی اطاعت میں توقف نہ کریں تو دین میں خلل پڑے، اس واسطے حضرتؐ نے منع فرمایا۔ [2] بیچ حق اہل بیت میرے کے اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو سو آنحضرتؐ کی بیبیاں اور آنحضرتؐ کی اولاد سب اہلبیت ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں۔ بی بی کو اہل بیت میں نہ داخل کرتا یا تو جہالت ہے یا تعصب بالجملہ الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہلسنت کو نصیب ہوا اس واسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی (باقی برصفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْھُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۶۱ :- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۶۲ :- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رضہ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۶۳ :- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّھَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کتاب خدا کی پیروی کرے راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑ دے اس کو ہوگا گمراہی پر (مسلم)

۵۸۶۱ :- اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبداللہ بن جعفر کو کہتے سلام تجھ پر اے بیٹے صاحب[1] دو بازوؤں کے (بخاری)

۵۸۶۲ :- اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ حسن بن علی انکے کندھے پر تھے درحالیکہ کہتے تھے آنحضرتؐ خداوندا[2] تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس کو پس دوست رکھ تو اس کو (بخاری ومسلم)

۵۸۶۳ :- اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا باہر نکلا میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ٹکڑے ایک دن کے سے یہانتک کہ آئے حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پس فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے مراد رکھتے تھے حضرت لڑکے سے امام حسنؓ کو پس نہ درنگ کی آنحضرتؐ نے یہانتک کہ آئے حسنؓ دوڑتے ہوئے یہانتک کہ گلے سے لگ گئے[3] ہر ایک ان دونوں میں سے صاحب اپنے سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس کو پس دوست رکھ[4] اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اس کو

دیغیرہ صفحہ سابقہ) کلام پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہلبیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں اور رافضیوں کے اور شیعہ کا تو عجیب حال ہے کہ ہرچند آپ کو اہلبیت کا دوست کہتے ہیں لیکن آنحضرتؐ کی بیبیوں کو اہلبیت میں داخل نہیں کرتے صرف حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو اہلبیت میں کہتے ہیں سو ان میں بھی بہت اماموں کو رد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہیں سمجھتا تو گویا انکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ اہلبیت کے سوا اس حدیث پر کسی کا عمل نہیں، [1] اے بیٹے صاحب الخ آنحضرتؐ نے جعفر کو دیکھا بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا اس لئے انکا لقب طیار اور ذوجناحین ہوگیا، [2] خداوندا الخ آنحضرتؐ نے ایک بار امام حسنؓ کو اپنی گود میں لے کر چوما پھر یہ دعا کی، [3] گلے سے لگ گئے، اور وہ آنحضرتؐ کے گلے لگ گئے اس حدیث سے امام حسن کی بڑی فضیلت نکلی اور معلوم ہوا کہ بچوں سے مہربانی کرنی مستحب ہے، [4] پس دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اسکو یعنی امام حسنؓ سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سبحان اللہ اہلبیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسکی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے ہرچند مومن کو سوائے اللہ کے کسی کی محبت نہ چاہیئے پر اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی اور رسولؐ کے اہلبیت کی اور صحابہ کی محبت درحقیقت اللہ ہی کی محبت ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرتؐ کی سنت پر جان دے جو سنت پر زیادہ ہے وہ انکا دوست ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۵۸۶۴ :۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْهِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۶۵ :۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ قَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۶۶ :۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ اَیْضًا کَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۶۷ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری مسلم)

۵۸۶۴ :۔ اور ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرتؐ کے پہلو میں تھے اور حال یہ تھا کہ آنحضرت متوجہ ہوتے تھے لوگوں پر ایک بار اور حسنؓ پر دوسری اور فرماتے تھے آنحضرت تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے[1] کہ خدا صلح کرا دے بسبب اس کے درمیان دو جماعتوں کے بڑی کے مسلمانوں سے (بخاری)

۵۸۶۵ :۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت ہے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اس حال میں کہ سوال کیا تھا ان سے ایک شخص نے حکم محرم سے کہا شعبہ[2] نے گمان کرتا ہوں[3] میں کہ مارتا ہے مکھی[4] کو کہا ابن عمرؓ نے اہل عراق پوچھتے[5] ہیں مجھ سے مکھی کے مارنے سے حالانکہ قتل کیا انہوں نے بیٹے بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اور فرمایا رسول اللہ نے انکے حق میں کہ حسنینؓ دو پھول میرے ہیں دنیا سے (بخاری)

۵۸۶۶ :۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا نہیں تھا کوئی بہت مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنؓ بن علیؓ سے اور کہا انسؓ نے بیچ حسینؓ کے بھی کہ تھے وہ مشابہ[6] تر بیچ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بخاری)

۵۸۶۷ :۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ملایا مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] اور امید ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب امام حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہؓ کو سپرد کی تو مسلمانوں میں صلح ہو گئی اور لڑائی نہ ہونے پائی اس حدیث میں آنحضرت نے خبر دی مسلمانوں کے تفرق کی کہ مسلمان پھوٹ کر دو گروہ ہو جائیں گے ایک جماعت حضرت امام حسنؓ کے ہمراہ ہو گی اور دوسری معاویہؓ کے ساتھ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے سیر کی کتابوں میں مذکور ہے، [2] کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبدالرحمٰن سے، [3] گمان کرتا ہوں میں، سائل کو کہ پوچھا اس نے حکم محرم سے، [4] مکھی کو، کیا لازم آتا ہے اس پر دم یا نہیں، [5] پوچھتے ہیں، یعنی اظہار کرتے ہیں کمال تقویٰ کا، [6] تھے وہ مشابہ، حضرت حسن مشابہت رکھتے تھے ساتھ آنحضرت کے سینے سے سر تک اور امام حسینؓ نیچے کے بدن میں ؞

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۶۸:۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۶۹:۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۸۷۰:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف سینہ اپنے کے اور کہا یا الٰہی سکھلا اس کو حکمت اور ایک روایت میں ہے کہ سکھلا اس کو کتاب اللہ (بخاری)

۵۸۶۸:۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پاخانہ میں پس رکھا میں نے آنحضرت کے لئے پانی وضو کا پس جب آنحضرت نکلے پاخانہ سے فرمایا کہ کس نے رکھا ہے یہ پانی پس خبر دیئے گئے یعنی عرض کیا حضرت سے تب کہا خداوندا سمجھ دے ابن عباسؓ کو دین میں (بخاری)

۵۸۶۹:۔ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت لیتے تھے انکو اور امام حسنؓ کو پھر کہتے خداوندا دوست رکھ تو ان دونوں کو اس لئے کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیتے مجھ کو اور بٹھاتے مجھ کو اپنی ران پر اور بٹھاتے حسنؓ بن علیؓ کو اپنے دوسرے ران پر پھر ملاتے دونوں پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونوں پر اس واسطے کہ میں مہربانی کرتا ہوں ان دونوں پر (بخاری)

۵۸۷۰:۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر

لہ طرف سینہ اپنے کے سینہ کے لگانا اشارہ تھا طرف اس کے کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت تھی، سلہ سمجھ دے ابن عباسؓ کو دین میں اسی دعا کی برکت سے ابن عباسؓ بڑے عالم ہوئے اور قرآن کی تفسیر اکثر ان ہی سے روایت ہے، سلہ خداوندا دوست رکھ اس حدیث سے حسنین علیہما السلام کی بڑی فضیلت نکلی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی محبت اور ان کے محب کی محبت کی خدا تعالےٰ سے دعا کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب بھی اللہ عزوجل کی ایک صفت ہے مثل اور صفات باری تعالےٰ اور کئی بار گذرا کہ صفات باری تعالےٰ پر ویسا ہی ایمان لانا چاہیئے جیسے نازل ہوا ان کے ساتھ قرآن مجید اور وارد ہوئیں ان کے ساتھ اخبار صحاح بغیر اس کے کہ تشبیہ دی جائے اسکی صفتوں کو صفت مربوبین و مخلوقین سے بلکہ ہمارا قول منتہے ہونا چاہیئے اس پر جتنا کہا ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے بغیر زیادت کے اور اضافت کی طرف اس کے اور بغیر تشبیہ اور تحریف اور تبدیل اور تفسیر کے اور بغیر اسکے کہ تاویل کریں ہم الفاظ خبر کو ان معنوں سے کہ معروف ہیں عرب کے نزدیک یا وضع کریں اسکے لئے کوئی تاویل منکر جو قابل انکار ہو اور ہمارا یہ کام ہے کہ تفویض کریں ہم اسکے علم کی حقیقت کو اللہ کی طرف اور کہیں ہم جیسے کہ خبر دی اللہ نے راسخین فی العلم کے قول کی کہ وہ کہتے ہیں کہ اٰمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

۵۸۷۱۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۸۷۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ

کیا اس لشکر پر اسامہ[۱] بن زید کو پس طعن کیا بعض لوگوں نے بیچ امارت اسامہ بن زیدؓ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تم کہ طعن کرتے ہو ان کی امارت میں پس تحقیق تھے تم کہ طعن کرتے تھے تم بیچ امارت باپ اسکے کے پہلے اس سے کہ قسم خدا کی تحقیق تھا باپ اس کا لائق امارت کے اور تحقیق تھا محبوب ترین لوگوں سے طرف میری اور تحقیق یہ جملہ محبوب ترین لوگوں سے ہے نزدیک میرے پیچھے باپ اپنے کے (بخاری مسلم) اور بیچ ایک روایت مسلم کے مانند اسکے ہے اور آخر حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تمکو پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سے ہے۔

۵۸۷۱۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے کہ زید بن حارثہؓ غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تھے ہم پکارتے اس کو مگر زید[۲] بن محمد یہاں تک کہ اترا قرآن اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث براءؓ کی کہ جس کا سرا یہ ہے، کہا واسطے علیؓ کے تو میرے سے ہے بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانت اس کی کے۔

دوسری فصل

۵۸۷۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں روز عرفہ کے اور آنحضرتؐ اپنی اونٹنی قصواء[۳] پر سوار تھے خطبہ پڑھتے تھے پس سنا میں نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو اے لوگو تحقیق

---

[۱] اسامہ بن زیدؓ کو، پہلے آپؐ نے زید کو لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا وہ شام میں شہید ہوئے اس لئے آنحضرتؐ نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکے بیٹے کو دی تاکہ انکا رنج کم ہو اور اس لئے کہ وہ لڑائی میں بہ نسبت اوروں کے زیادہ کوشش کرینگے، تو بعض لوگ بولے ایک نوجوان کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ نے افسر کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی، [۲] مگر زید بن محمد، یعنی زید کو آنحضرت کا بیٹا کہتے تھے اس لئے کہ آنحضرتؐ نے ان کو متبنیٰ بنایا تھا اور عرب متبنیٰ کو بیٹا کہتے تھے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہے کہ مولیٰ آدمی کا اسکے اہل بیت سے ہے، [۳] یعنی پکارو انکو انکے باپوں کی طرف نسبت کر کے، [۴] قصواء پر سوار تھے، کہ نام اسکا قصواء تھا قصواء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کانوں کے کونے کٹے ہوں اور آنحضرتؐ کی اونٹنی کے کان کٹے نہ تھے بلکہ وہ پیدائش میں اسی طرح کی تھی زیادہ دوڑتی تھی اسواسطے اسکو قصواء کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۴: وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۵: وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

میں نے چھوڑی ہے درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر پکڑے رہو گے تم اسکو ہرگز نہ گمراہ ہو گے تم کتاب اللہ اور عترت اپنی کو اہل بیت اپنے (ترمذی)

۵۸۷۳۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں چھوڑتا ہوں تم میں وہ چیز کہ اگر پکڑے رہو گے تم اس کو ہرگز گمراہ نہیں ہوتے پیچھے میرے ایک ان میں سے بڑی ہے دوسری سے کتاب اللہ کو وہ مانند رسی کے ہے دراز کی گئی ہے آسمان سے طرف زمین کی اور اپنی عترت کو اہل بیت میرے ہیں اور ہرگز نہیں جدا ہوں گے کتاب اور عترت میری یہاں تک کہ آئیں گے میرے پاس حوض کوثر پر پس نظر کرو کیونکر خلیفہ ہوتے تم میرے ان دونوں چیزوں میں (ترمذی)

۵۸۷۴۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علیؓ و فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کے کہ میں لڑنے والا ہوں اس شخص سے کہ لڑے ان سے اور صلح کرنے والا ہوں اس شخص سے کہ صلح کرے ان سے (ترمذی)

۵۸۷۵۔ اور جمیع بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ کہا داخل ہوا میں ہمراہ پھوپھی اپنی کے حضرت عائشہؓ کے پاس پس پوچھا میں نے کون سا لوگوں میں بہت پیارا ہے طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا عائشہؓ نے کہ فاطمہؓ پس پوچھا گیا عائشہؓ سے کہ مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا کہا عائشہؓ نے خاوند ان کا (ترمذی)

لہ کتاب اللہ عترت الخ اللہ کی کتاب کے ساتھ تمسک یہ ہے کہ اس کے حکموں کو بجا لاوے اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اس سے باز رہے اور عترت کے ساتھ تمسک یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے اور ان راہ روشن پر چلے، سلہ پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری کے، سلہ ایک ان میں سے کہ وہ کتاب اللہ ہے، سلہ دوسرے سے کہ وہ عترت ہے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ میرے بعد ان کے حقوق کی خوب رعایت کرنا، ہ میں لڑنے والا ہوں، مطلب یہ ہے کہ جس نے ان سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی، سلہ کہا عائشہؓ نے الخ یہاں سے حضرت عائشہ کا انصاف اور صداقت معلوم ہوئی کہ کیا جواب دیا باوجودیکہ جگہ یہ تھی کہ کہتی میں یا میرا باپ۔ اور یہ بدنہیں کہ اگر فاطمہؓ سے پوچھتے تو وہ کہتیں کہ عائشہؓ اور ان کا باپ ان کے بہت پیارے تھے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۷۶ - وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ۔

۵۸۷۷ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۷۸ - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً

۵۸۷۶ - اور عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ تحقیق عباسؓ چچا آنحضرت کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ بیچ غضب کے لائے گئے[1] تھے اور میں تھا آنحضرت کے پاس غضب میں ڈالا تجھ کو کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیا حال ہے واسطے ہمارے[2] اور واسطے قریش[3] کے جس وقت ملتے ہیں وہ آپس میں تو ملتے ہیں ساتھ چہروں تر و تازہ کے اور جس وقت ملتے ہیں ہم سے ملتے ہیں بغیر اس صفت[4] کے پس غصہ ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ بہت سرخ ہو گیا چہرہ حضرت کا پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہو گا کسی شخص کے دل میں ایمان یہاں تک کہ دوست رکھے تم کو واسطے[5] خدا اور رسول اسکے کے پھر فرمایا آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو پس گویا کہ ایذا دی مجھ کو اس لئے کہ نہیں[6] ہے چچا مرد کا مگر مانند باپ اسکے کے (ترمذی) اور مصابیح میں مطلب سے ہے۔

۵۸۷۷ - اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباسؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (ترمذی)

۵۸۷۸ - اور اسی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباسؓ کے جس وقت کہ ہو صبح پیر کے دن کی پس آ تو میرے پاس اور اولاد تیری یہاں تک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتھ دعا کے کہ نفع دے تجھ کو اللہ بسبب اسکے اور نفع دے اولاد تیری کو (کہا ابن عباسؓ نے) پھر صبح کو عباسؓ اور ہم آئے ہم ہمراہ انکے اور اوڑھائی حضرتؐ نے ہم کو چادر اپنی پھر کہا یا الٰہی بخش واسطے عباسؓ کے اور اولاد اسکی کے بخشش ظاہر

---

[1] بیچ غضب کے لائے گئے تھے یعنی کسی نے ان کو غصہ دلایا تھا اور کچھ ایسا کام کیا تھا جو ان کی خفگی کا باعث تھا، [2] واسطے ہمارے یعنی واسطے گروہ بنی ہاشم کے، [3] اور واسطے قریش کے یعنی بقیہ انکے کے، [4] بغیر اس صفت کے یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کے، [5] نہیں داخل ہو گا کسی شخص کے دل میں ایمان یہاں تک کہ دوست رکھے تم کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل بیت رضی اللہ تعالے عنہم کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان کی محبت یہی ہے کہ ان کی چال چلے، [6] نہیں ہے چچا مرد کا یہ مانند مگر باپ اسکے کے عباسؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ان سے بعض لوگ خوشی سے نہ ملے تب انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ چچا ہر شخص کا اسکے باپ کے برابر ہوتا ہے بھلا کوئی کسی کی تعظیم کرے اور اس کے باپ کی تعظیم نہ کرے تو وہ شخص خوش نہ ہو گا، ؁

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۷۹:۔ وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۸۰:۔ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۸۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۸۲:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِي

اور باطن کرنہ چھوڑے کسی گناہ کو یا الٰہی نگاہ رکھ اس کو بیچ اولاد اس کی[۱] کے روایت کی ترمذی نے اور زیادہ کیا رزین نے اور گردان بادشاہی باقی بیچ اولاد اس کی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۷۹:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا جبریلؑ کو دو بار[۳] اور دعا کی اس کے لئے آنحضرتؐ نے دو بار (ترمذی)

۵۸۸۰:۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا دعا کی میرے لئے رسول اللہ نے یہ کہ دیوے مجھ کو اللہ حکمت دو بار[۴] (ترمذی)

۵۸۸۱:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے جعفرؓ دوست[۵] رکھتے مسکینوں کو اور بیٹھتے تھے انکے پاس اور باتیں کرتے ان[۶] سے اور مسکین باتیں کرتے ان سے اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کنیت کرتے[۷] ان کو ابوالمساکین روایت کی یہ ترمذی نے۔

۵۸۸۲:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے جعفرؓ کو اڑتے ہوئے[۸]

---

[۱] یا الٰہی نگاہ رکھ اس کو بیچ اولاد اسکی کے یعنی اکرام کر اس کا اور نگاہ رکھ اس کو آفات اور بلیات سے تاکہ نہ ضائع ہووے بیچ حق اولاد اپنی کے [۲] بیچ اولاد اس کی کے یعنی مدت مدید تک چنانچہ ایک مدت تک خلافت عباسیوں کے گھر میں رہی، [۳] دیکھا جبریلؑ کو یہ دو بارہ دیکھنا ابن عباسؓ کا جبریلؑ کو سیوطی رحؒ نے جمع الجوامع میں بیان کیا ہے مگر ظاہر ہے کہ ابن عباسؓ نے جبریلؑ کو وحیہ کلبی کی صورت میں دیکھا ہوگا اور مخفی نہیں ہے کہ جبریل کو دحیہ کلبی کی صورت میں تو اور صحابہ کرتے تھے تو تخصیص کی وجہ کیا ہوئی اور جواب یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے جبریلؑ کو وحیہ کلبی کی صورت میں عالم ملکوت میں دو بارہ دیکھا اور صحابہؓ عالم ناسوت میں دیکھا کرتے تھے، [۴] دو بار یعنی دو مجلسوں میں یہ دعا کی یا یہ کہ ایک بار حکمت کی دعا کی اور ایک بار فقہ کی، [۵] دوست رکھتے یعنی بہت، [۶] اور باتیں کرتے، یعنی تواضع اور غمخواری کرتے ان کی اور مسکنت ظاہر کرتے ان کے لیے، [۷] کنیت کرتے تھے، یعنی بسبب اوصاف مذکورہ کے جیسے حضرت علیؓ کو ابوتراب کہتے تھے، [۸] اڑتے ہوئے، اس لئے جعفرؓ طیار کہلائے کہا طیبیؒ نے جعفرؓ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے اور ان کو مسلمانوں نے امیر کیا زید بن حارثہؓ کے شہید ہونے کے بعد تو یہ لڑے اللہ عزوجل کی راہ میں یہاں تک کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ گئے اور حضرتؐ نے ان کو دیکھا فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے ان کے دو پر تھے خون سے بھرے ہوئے، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۸۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۸۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

۵۸۸۵: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۸۶: وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

بہشت میں ساتھ فرشتوں کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۸۳: اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں سردار ہیں بہشت[1] کے جوانوں کے (ترمذی)

۵۸۸۴: اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ پھول ہیں میرے دنیا سے (ترمذی) اور گزری یہ حدیث فصل پہلی میں۔

۵۸۸۵: اور اسامہ بن زیدؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رات کو آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات بسبب بعض حاجت کے پس نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم[2] اس حال میں کہ لپٹے ہوئے تھے ایک چیز پر کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کیا ہے وہ چیز پس جب فارغ ہوا میں اپنی حاجت سے کہا میں نے کیا ہے یہ چیز کہ تم لپیٹنے والے ہو اس پر پس کھولا حضرتؐ نے اس کو پس ناگہاں[3] حسنؓ اور حسینؓ اوپر دونوں کولہوں انکے کے تھے پس فرمایا یہ دونوں بیٹے ہیں اور بیٹے بیٹی میری کے خداوندا بلا شبہ میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو پس دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے ان دونوں کو (ترمذی)

۵۸۸۶: اور حضرت سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ کہا داخل ہوئی میں اوپر سلمیٰ کے اور وہ رو رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تمکو کہا دیکھا میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں اور انکے سر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی پس کہا میں نے کہ کیا ہوا تم کو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حاضر ہوا تھا میں

---

[1] سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے، یعنی یہ افضل ہیں ان سے کہ جوان مرے راہ خدا تعالیٰ میں کیونکہ دوسری حدیث میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نسبت سیدا کہول اہل جنت آیا ہے یعنی یہ دونوں جنتیوں کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہونگے، [2] پس نکلے آنحضرتؐ یعنی اپنے گھر سے، [3] پس ناگہاں یعنی دونوں صاحبزادوں کو دونوں طرف گود میں لیکر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسے کہ چیز نفیس اور محبوب کو لپیٹ لیتے کرتے

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۸۸۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۸۸۸۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حسینؓ کے قتل میں الخ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۸۷۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے طرف تمہاری فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور تھے آنحضرتؐ کہ فرماتے فاطمہؓ کو بلا میرے لئے دونوں میرے بیٹوں کو پس سونگھتے حسنؓ اور حسینؓ کو اور گلے سے لگاتے ان کو طرف اپنی (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۸۸۔ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہاں آئے حسنؓ اور حسینؓ تھے ان دونوں پر کرتے سرخ چلتے تھے دونوں اور گر گر پڑتے تھے زمین پر پس اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اٹھا لیا ان کو اور رکھا ان دونوں کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوائے اس کے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں دیکھا میں نے طرف ان دونوں لڑکوں کے کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا میں یہاں تک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی اور اٹھایا میں نے ان دونوں کو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۱؎ حاضر ہوا میں حسینؓ کے قتل میں اب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؓ کے شہید ہونے سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کمال تشویش ہوئی تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور ہر سال واقعہ کربلا کی نقل کرنا گویا ہر سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کو رنج پہنچانا ہے، ۲؎ پس سونگھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ اور حسینؓ کو یعنی اس لئے کہ وہ پھول تھے ان کے، ۳؎ اور گر پڑتے تھے زمین پر، یعنی بسبب صغرسنی اور کمزوری انکی کے، ۴؎ فتنہ ہیں، یعنی محل آزمائش اور امتحان تمہارے کے ہیں اور امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کے بیچ قلب مبارک آنحضرتؐ کے تھا اور شفقت اور رحمت اولاد اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کے ہے اور عمل خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم داخل عبادات سے ہوا اور عذر کرنا آنحضرتؐ کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحابؓ کو تاکہ اوپر ارتکاب ایسے عمل کے عادت نہ پکڑیں اور سہل نہ جانیں اور بہانہ نہ پکڑیں مقام عالی سے اترنے میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی کا ہے اور ظاہر کرنا محبت کا، ۵؎ پس نہ صبر کر سکا میں، یعنی بسبب محبت ان کی کے، ۶؎ بات اپنی، کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام وامر ونواہی کرتا تھا، ؏

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۸۹ :۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۹۰ :۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۹۱ :۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ

۵۸۸۹ :۔ اور حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے دوست رکھا اللہ تعالیٰ کو اس شخص نے کہ دوست رکھا حسینؓ کو حسینؓ سبط ہے اسباط[1] سے (ترمذی)

۵۸۹۰ :۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حسنؓ مشابہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز میں کہ درمیان سینہ کے ہے سر تک اور حسینؓ مشابہ ہے[2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز میں کہ ہے سینہ سے نیچے (ترمذی)

۵۸۹۱ :۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے اپنی ماں سے کہا کہ چھوڑ دے[3] مجھ کو جاؤں میں نبی صلعم کی خدمت میں اور نماز پڑھوں میں انکے ساتھ مغرب کی اور سوال کروں میں ان سے یہ کہ بخشش کی طلب کریں خدا سے واسطے میرے اور واسطے تمہارے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ادا کی میں نے ان کے ساتھ نماز مغرب کی پھر ادا کئے حضرتؐ نے نوافل[4] یہانتک کہ عشاء کی نماز پڑھی پھر پھرے حضرتؐ نماز سے اور رجوع کی گھر کی طرف پس پیچھے پیچھے چلا میں حضرتؐ کے پس سنی حضرتؐ نے آواز میری پس فرمایا حضرتؐ نے کون ہے یہ تو حذیفہؓ ہے کہا میں نے ہاں حضرتؐ نے فرمایا کیا ہے حاجت تیری بخشے اللہ تجھ کو اور تیری ماں کو تحقیق یہ ایک فرشتہ ہے کہ نہیں اترا طرف زمین کے کبھی پہلے اس رات کے پروانگی طلب کی اس نے اپنے رب سے کہ سلام کرے مجھ پر اور خوشخبری دی مجھ کو ساتھ اس کے

---

[1] سبط ہے اسباط سے، اور سبط گروہ اور جماعت کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے اسباط یعنی اولاد اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام کی غرض اسباط اولاد اسحٰق علیہ السلام کو کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشبیہ دی اسباط سے اور اس میں بشارت ہوئی کہ ان سے ایک بڑا گروہ پیدا ہوگا اور ایسا ہی ہوا اور سبط ولد کو بھی کہتے ہیں یعنی اس میں تاکید بھی ہوئی اُن کی بعضیت کی کہ وہ میری اولاد کی اولاد ہیں اور بعضوں نے کہا اسباط خاصۃ اولاد ہے اور بعضوں نے کہا اولاد اور بعض نے کہا اولاد نہایت غرض سبط ان سب معانی میں مستعمل ہوتا ہے، [2] اور حسینؓ یہ دونوں شہزادے مل کر ساری حضرتؐ کی تصویر تھی، [3] چھوڑ دے مجھ کو، یعنی اذن دے مجھ کو شاید ان کی ماں ان کو اس وقت جانے سے روکتی ہوگی بسبب دور ہونے مسجد کے جیسے ماں باپ کی عادت ہوتی ہے، [4] ادا کئے حضرتؐ نے نوافل، اور اس حدیث میں فضیلت مشغول رہنے کی ہے ساتھ نوافل کے مابین مغرب اور عشاء کے اور اس کو احیاء مابین العشاء میں کہتے ہیں، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۵۸۹۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۸۹۳:۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ فَرَضَ لِاُسَامَۃَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَۃٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِیْہِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَۃَ عَلَیَّ فَوَاللّٰہِ مَا سَبَقَنِیْ اِلٰی مَشْھَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَیْدًا کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْکَ وَکَانَ اُسَامَۃُ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِبِّیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

کہ فاطمہ سردار ہے بہشت کی عورتوں[1] کی اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۲:۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھائے ہوئے حسنؓ بن علیؓ کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا اے لڑکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اچھا سوار ہے وہ[2]۔ (ترمذی)

۵۸۹۳:۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے تنخواہ معین[3] کی اسامہ بن زید کے[4] لئے ساڑھے تین ہزار اور معین کی واسطے عبداللہ بن عمرؓ کے تین ہزار[5] پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تم نے اسامہ بن زیدؓ کو مجھ پر[6] پس قسم خدا کی نہیں سبقت کی ہے اس نے مجھ سے طرف کسی مشہد[7] کے کہا عمرؓ نے اس سبب سے کہ زید محبوب تر تھا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرے باپ سے اور تھا اسامہؓ محبوب تر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ[8] سے پس ترجیح دی میں نے محبوب[9] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کو اپنے محبوب پر (ترمذی)

---

[1] فاطمہؓ سردار ہے بہشت کی عورتوں کی، اس حدیث سے کمال فضیلت حضرت فاطمہ زہراؓ اور امامین ہمامین حسنین علیہما السلام الی یوم الدین کی ثابت ہوئی، [2] اور اچھا سوار ہے وہ، یعنی ایسا مرتبہ اور کسی کو کاہے کو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہوا، [3] انہوں نے تنخواہ معین کی، یعنی اپنی خلافت میں، [4] اسامہ بن زیدؓ کے لئے، یعنی بیت المال سے واسطے قوت ان کی کے، [5] تین ہزار درہم، یعنی بہ نسبت اسامہ بن زیدؓ کے عبداللہ بن عمرؓ کے پانچ سو درہم کم مقرر کئے، [6] اسامہؓ کو مجھ پر، یعنی ان کا روزینہ مجھ سے کیوں زیادہ مقرر کیا، [7] طرف کسی مشہد کے، کہا طیبیؒ نے کہ مراد مشہد سے جگہ حاضر ہونے کی قتال کے لئے اور معرکہ کفار ہے، [8] تجھ سے اور سبب کا یہ تھا کہ یہ دونوں اہل بیت میں سے تھے کہ مولیٰ قوم کا انہیں میں سے ہوتا ہے، [9] پس ترجیح میں نے، یعنی فضیلت سے قطع نظر کر کے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی رعایت کی، اس حدیث سے بڑی عمدہ منقبت نکلی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۹۴:۔ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ مَعِيَ أَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا فَرَأَيْتُ رَأْيَ أَخِيْ أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۸۹۵:۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۹۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيْهِ فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۹۴:۔ اور جبلہ بن حارثہؓ سے روایت ہے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے یا رسول اللہ بھیجو میرے ساتھ میرے بھائی زیدؓ کو فرمایا حضرتؐ نے وہ یہ ہے پس اگر جائے تیرے ساتھ تو منع نہیں کرتا ہوں[1] میں اسکو کہا زیدؓ نے یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی نہیں اختیار کرتا ہوں میں[2] تم پر کسی کو[3] کہا جبلہ نے پس جانی میں نے عقل اپنے بھائی کی بہتر اپنی عقل سے (ترمذی)

۵۸۹۵:۔ اور اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے[4] کہا اسامہؓ نے جبکہ ضعیف ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے اترا میں اور اترے لوگ[5] مدینہ میں داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ تحقیق چپ کئے گئے تھے وہ پس نہ بولے پس شروع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ رکھتے تھے دونوں ہاتھ اپنے مجھ پر اور اٹھاتے تھے ان دونوں کو پس پہچانا میں نے کہ وہ دعا کرتے ہیں میرے لئے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۶:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دور کریں[6] اسامہ کا آپ بینی کہا عائشہؓ نے چھوڑ مجھ کو تاکہ کروں میں یہ کام فرمایا حضرتؐ نے اے عائشہؓ دوست رکھ تو اسامہؓ کو اس لئے کہ میں دوست رکھتا ہوں اس کو (ترمذی)

---

[1] تو نہیں منع کرتا میں اسکو یعنی اس لئے کہ میں آزاد کر چکا ہوں، [2] تم پر یعنی تمہاری ملازمت پر، [3] کسی کو نہ بھائی کو اور نہ باپ کو، [4] اسامہ بن زیدؓ سے، اور اصل قصہ حضرت زیدؓ کا یہ ہے کہ یہ یمن کے باشندے تھے اور آٹھ برس کی عمر میں قیدیوں میں پکڑے گئے اور حکیم بن حزام حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے نے انکو حضرت خدیجہؓ آنحضرتؐ کے نکاح میں آئیں تو انہوں نے زیدؓ آنحضرتؐ کو بخش دیا۔ اور آنحضرتؐ نے انکو آزاد کر کے اپنالی، پالک بیٹا لیا اور ام ایمن جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا انکا نکاح کر دیا اور اس سے اسامہؓ پیدا ہوئے یہ حاضر ہوئے بدر میں اور غزوات میں ان کے سوائے کسی اور صحابی کا نام قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے اور یہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے پچپن[25] برس کی عمر میں، [5] اترا میں اور اترے لوگ میں، یعنی اس لشکر سے کہ آنحضرتؐ نے مجھ کو امیر بنا کر روانہ کیا تھا آپ کی سخت بیماری کی خبر سنکر واپس آ گئے، [6] کہ دور کریں اسامہ کا آپ بینی، یعنے ان کی ناک صاف کریں یہ اسامہؓ کی لڑائی کا ذکر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۹۷ - وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

۵۸۹۷ - اور اسامہؓ سے روایت ہے کہا اسامہؓ نے کہ تھا میں بیٹھا ہوا[1] ناگہاں آئے علیؓ اور عباسؓ اس حال میں کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانے کے لئے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہؓ کے کہ اذن طلب کر ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا میں نے یا رسول اللہ علیؓ اور عباسؓ[2] پروانگی مانگتے ہیں آنے کے لئے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے[3] ان دونوں کو کہا میں نے نہیں فرمایا حضرتؐ نے[4] لیکن جانتا ہوں میں پروانگی دے ان دونوں کو پس داخل ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہم آپؐ کے پاس کہ پوچھیں ہم آپؐ سے کون شخص آپؐ کے اہلبیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپؐ کے فرمایا فاطمہؓ بیٹی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہا علیؓ اور عباسؓ نے کہ نہیں[5] آئے ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہلبیت تمہارے کے سے فرمایا محبوب تر اہل میرے کا وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام کیا خدا نے اس پر[6] اور انعام کیا میں نے اس پر[7] کہ وہ شخص اسامہ بن زیدؓ ہے کہا علیؓ و عباسؓ نے بعد اس کے کون ہے فرمایا حضرتؐ نے پھر علیؓ بن طالب[8] ہے پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو آخر اہلبیت اپنے کا فرمایا حضرتؐ نے کہ بلاشبہ علیؓ نے سبقت کی ہے تم پر ساتھ[9] ہجرت کرنے کے روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنوا بیہ بیچ کتاب الزکوٰۃ کے ۔

[1] تھا میں بیٹھا ہوا، یعنے آنحضرتؐ کے دروازے پر اور اسامہ ان دونوں سے چھوٹے ہونگے۔ [2] کیا چیز لائی ہے، یعنی کیوں آئے ہیں، [3] لیکن جانتا ہوں میں کہ کسی تقریب سے آئے ہیں، [4] نہیں آئے ہم، یعنی آپؐ کی اولاد ازواج سے نہیں پوچھتے بلکہ متعلقین میں سے پوچھتے ہیں، [5] انعام کیا اس پر یعنی اسلام اور ہدایت کے ساتھ، [6] اور انعام کیا میں نے اس پر یعنی آزاد کر کر جاننا چاہیئے کہ انعام حق ہیں کا اور انعام آنحضرتؐ کا قرآن میں بہ نسبت زیدؓ کے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے لیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹے پر ہے اس اعتبار سے آنحضرتؐ نے مصداق آیت کریمہ کا اسامہؓ کو ٹھہرایا، حاصل یہ کہ اگرچہ ورود حق کا بیچ حق زید کے ہے لیکن بیٹا اس کا تابع اس کا ہے بیچ حاصل ہونے دونوں انعاموں کے، [7] علی بن ابی طالب ہے تو بر نص جلی ہے اس پر کہ نہیں لازم آتی محبوبیت سے افضلیت اس لئے کہ علی افضل ہیں اسامہؓ اور زیدؓ سے بالاجماع [8] ساتھ ہجرت کے اور ایسے ساتھ اسلام کے، پس یہ واجب کرتا ہے تقدیم اجلیت کو کہ مترتب ہے اوپر افضلیت کے اور نظیر اس کی یہ ہے کہ حضرت عباسؓ اور ابوسفیانؓ اور بلالؓ حضرت عمرؓ کے دروازہ پر آئے اور اندر جانے کی اجازت طلب کی، جب حضرت عمرؓ کو ان کے جانے کی خبر ہوئی تو پہلے بلالؓ کو اجازت دی اس پر ابوسفیانؓ نے اعتراض کیا کہ اس نے مولی کو ان پر مقدم کر دیا حضرت عباسؓ نے فرمایا یہ ہماری جزا ہے ہم نے اسلام ہجرت میں تاخیر کی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو اسامہ سے کمال محبت تھی، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۹۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ فَرَاَی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ وَقَالَ بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَبِیْہٌ بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَکُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۹۹: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ وَقَالَ فِیْ حُسْنِہٖ شَیْئًا قَالَ اَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ اَشْبَہَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَشْبَہِھِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

تیسری فصل

۵۸۹۸: عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہا اس نے کہ نماز[1] پڑھی ابوبکرؓ نے عصر کی پھر نکلے اس حال میں کہ راہ چلتے تھے اور ان کے ساتھ علیؓ تھے پس دیکھا ابوبکرؓ نے حسنؓ کو کھیل رہے ہیں ساتھ لڑکوں کے پس اٹھالیا ابوبکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اور[2] کہا فدا ہو باپ میرا یہ مشابہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں مشابہ ہے ساتھ علیؓ کے اور علی ہنستے[3] تھے (بخاری)

۵۸۹۹: اور انسؓ نے روایت کی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید[4] اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسینؓ کا پس رکھا گیا سر حسینؓ کا بیچ طاس کے پس ہوا وہ شقی کہ چھیڑتا[5] تھا انکے سر کو ساتھ لکڑی کے اور کہا بیچ حسنؓ و حسینؓ کے کچھ[6] کہا انسؓ نے پس کہا میں نے قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ اہلبیت میں سے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا سر انکا رنگا ہوا ساتھ وسمے کے روایت کی یہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے تھا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حسینؓ کا اس کے پاس پس شروع[7] کیا مارنا ساتھ چھڑی کے امام حسینؓ کی ناک میں اور کہتا تھا نہیں دیکھا میں[8] نے مانند اس کے حسن میں پس کہا میں خبردار تحقیق یہ تھا مشابہ ترین لوگوں کے ساتھ رسول خدا

[1] نماز پڑھی یعنی اپنے خلافت کے ایام میں، [2] اور کہا ابوبکرؓ نے یعنی از راہ خوش طبعی کے، [3] علی ہنستے تھے، یعنی از راہ خوشی کے، [4] نزدیک عبید اللہ الخ اس بدبہار اور شمر اور عمر بن سعد اور قاتلین امام حسینؓ سے مختار بن عبید نے خوب عوض لیا لیکن آخر میں وہ بھی خراب ہو گیا اور نبوت کا دعویٰ کیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا اور اس عبید اللہ بن زیاد کو قتل کیا ابراہیم بن مالک بن اشتر نخعی نے سنہ میں زمین موصل میں، [5] لکڑی سے کہ اسکے ہاتھ میں تھی یعنی چھڑی کا سرا آپ کی بینی مبارک پر مارتا تھا، [6] اور کہا بیچ حسنؓ امام حسینؓ کے کچھ یعنی تعریف کیا انکے حسن میں اور ترمذی کی روایت آیندہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا انکے حسن و جمال میں مگر استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کے طریق پر کہ حاصل ہوئی اس بدبخت کو آپکے قتل ہونے پر، [7] پس شروع کیا، اور طبرانی نے یوں روایت کیا ہے کہ شروع کیا عبید اللہ نے کہ رکھتا تھا چھڑی آپ کی آنکھوں اور ناک میں انسؓ کہتے ہیں میں نے کہا اٹھا چھڑی اپنی اسلئے کہ تحقیق دیکھا ہے میں نے منہ رسول خدا کا جگہ اسکے، [8] نہیں دیکھا میں نے، اور بزار کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انسؓ نے پس کہا میں نے عبید اللہ کو کہ بلاشبہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ کو کہ سونگھتے تھے جہاں کہ لگتی ہے چھڑی تیری کہا انسؓ نے پس ہٹالی اس نے چھڑی اور ذخائر میں ہے عمارہ بن عمیر سے کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد اور اسکے یاروں کا، یعنی بعد مارے جانے کے پس تھا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف لوگوں کے اس حال میں کہ وہ کہہ رہے تھے وہ آیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۹۰۰: وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلُمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حَجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حَجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حَجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهَرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَالَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اِنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

۵۹۰۰: اور ام فضل بیٹی حارث کی سے روایت ہے کہ وہ آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ایک خواب برا آج کی رات فرمایا حضرتؐ نے اور کیا ہے خواب وہ کہا ام فضل نے دیکھا میں نے گویا ایک ٹکڑا آپؐ کے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور وہ رکھا گیا ہے میری گود میں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو نے خواب اچھا جنے گی فاطمہؓ بیٹا اگر چاہا خدا نے ہوگا وہ تیری گود میں[1] پس جنا فاطمہؓ نے حسینؓ کو پس تھا وہ میری گود میں جیسے کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس آئی میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس رکھا میں نے حسینؓ کو آنحضرتؐ کی گود میں پھر میں دیکھنے لگی اور طرف پھر دیکھا میں نے ان کی طرف پس ناگہاں آنکھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈالتی تھیں آنسو کہا ام فضل نے پس کہا میں نے اے نبیؐ اللہ قربان ہوں باپ ماں میرے تم پر کیا ہوا آپؐ کو کہ روتے ہو فرمایا حضرتؐ نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور خبر دی مجھ کو کہ تحقیق امت[2] میری نزدیک ہے کہ قتل کرے[3] گی اس بیٹے کو پس کہا میں[4] نے کہ اس بیٹے کو کہا انھوں نے ہاں اور دی مجھ کو جبرئیل نے مٹی اس[5] کی سرخ مٹی سے۔

www.kitabosunnat.com

بقیہ: پس ناگہاں ایک سانپ آیا کہ گھستا تھا سروں میں یہاں تک داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی میں اور ٹھہرا تھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا یہاں تک کہ غائب ہوگیا پھر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کہا یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ [1] ہوگا وہ تیری گود میں، یعنے رکھیں گے اس کو تیری گود میں بسبب قرابت کے تو اس کو تربیت کرے گی، [2] امت میری یعنے اجابت، [3] قتل کرے گی، یعنی از راہ ظلم کے، [4] پس کہا میں نے، یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے، [5] مٹی اس کی، یعنے اس جگہ کی مٹی کہ جہاں قتل ہوں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۰۱ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَوْمٍ بِنِصْفِ النَّہَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْہَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُہٗ مُنْذُ الْیَوْمِ فَاُحْصِیَ ذٰلِکَ الْوَقْتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِکَ الْوَقْتَ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ وَاَحْمَدُ الْاَخِیْرَ۔

۵۹۰۲ :۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعْمَۃٍ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۰۳ :۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْکَعْبَۃِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَہَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا ھَلَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۵۹۰۱ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اس حالت کے کہ دیکھا میں نے سونے والا ایک روز ایک وقت دوپہر کے پراگندہ[1] بال گرد آلودہ آپ کے ہاتھ میں ایک شیشہ ہے کہ اس میں خون ہے پس کہا میں نے ماں باپ میرے قربان ہوں تم پر کیسا ہے یہ شیشہ فرمایا آپ نے یہ خون حسینؓ کا ہے اور اس کے یاروں کا ہے ہمیشہ رہا میں چنتا اس کو ابتدا آج کے روز سے ابن عباسؓ نے کہا پس یاد رکھا میں نے اس وقت کو پس پایا میں نے کہ قتل کئے گئے حسینؓ اسی وقت (روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر۔

۵۹۰۲ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اس چیز کے کہ پرورش کرتا ہے تم کو نعمت سے[2] پس رکھو مجھ کو بسبب دوستی خدا کے[3] اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے۔ (ترمذی)

۵۹۰۳ :۔ اور ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق مثل اہلبیت میرے کے تم میں مثال کشتی نوحؑ کی ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح میں نجات پائی اور جو کوئی سوار[4] نہ ہوا اس میں ہلاک ہوا (احمد)

---

[1] پراگندہ بال، ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بیان جو حضرت امام حسینؓ پر رنج و تکلیف ہوئی اسکا حال دریافت کر کے عالم ارواح میں آپکو رنج ہوا اور معلوم ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ عبیداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولے وغیرہ مردودوں نے باجازت یزید حضرت حسینؓ کو رنج پہنچایا پس مسلمان کو چاہیئے کہ ایسی حرکت نہ کرے جس میں حضرتؐ کو اور حضرتؐ کے اہلبیت کو دنیا میں یا آخرت میں رنج پہنچے اور کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا آپ کو ہر سال رنج پہنچانا ہے، [2] اور پرورش کرتا ہے تمکو یعنی طرح بطرح کی نعمتوں سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ، یعنی جو کچھ تم کو ملتی ہے نعمت پس اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور معنے حدیث کے یہ ہے کہ اگر تمہیں دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ کو مگر اس لئے کہ دیتا ہے تم کو نعمت تو پس دوست رکھو اس کو واللہ سبحانہ وتعالیٰ محبوب لذاتہ و صفاتہ ہے نزدیک عارفین محبین کے برابر ہے کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہے فلیعبدوا رب ہذا البیت، [3] بسبب دوستی خدا کے اس لئے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور اس لئے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ، [4] اور جو کوئی سوار جاننا چاہیئے کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کو موجب نجات فرمایا ویسے ہی اپنے اصحابوں کو موجب امن کا فرمایا، ÷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۰۴:- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

۵۹۰۵:- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۶:- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي

بیان ہے بیچ مناقب بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کے

پہلی فصل

۵۹۰۴:- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اپنے زمانہ میں مریمؑ بیٹی عمران کی سب عورتوں سے افضل اور امت محمدی میں خدیجہؓ سب عورتوں سے افضل ہے (بخاری مسلم) اور بیچ ایک روایت کے یوں آیا ہے کہا ابوکریب نے اور اشارہ[1] کیا وکیع نے طرف آسمان کے۔

۵۹۰۵:- اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آئے جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ! یہ خدیجہؓ ہیں تحقیق[2] آئیں ساتھ ان کے ہے یاسن کہ اس میں سالن ہے یا طعام[3] پس جس وقت کہ آویں خدیجہؓ آپؐ کے پاس پس کہو اس پر سلام اسکے رب کی طرف سے اور میری طرف سے اور خوشخبری دو انکو ساتھ ایک گھر کے جنت میں موتی پہلے سے نہ شور ہوگا اس گھر میں اور نہ رنج (بخاری مسلم)

۵۹۰۶:- اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ نہیں غیرت کی میں نے کسی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے جس قدر کہ رشک کی گئی میں خدیجہؓ کو و لیکن تھے آنحضرتؐ کہ بہت یاد کرتے خدیجہؓ کو اور اکثر ذبح کرتے بکری کو پھر بہت سے ٹکڑے کرتے اسکے پھر بھیجتے حضرتؐ اس کے اعضاء کو بیچ ان عورتوں کے کہ دوستدار خدیجہؓ کی تھیں پس اکثر اوقات کہتی تھی میں آنحضرتؐ کو کہ گویا نہ تھی دنیا میں کوئی عورت مگر خدیجہؓ

---

[1] اور اشارہ کیا وکیع نے طرف آسمان و زمین کے واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر ہے ان سے کہ آسمان و زمین کے بیچ میں ہیں اس حدیث سے معلوم کہ مریمؑ اور خدیجہؓ ہر ایک بہترین اپنی اپنی امتوں کی عورتوں سے تھیں، [2] تحقیق آئیں یعنی متوجہ ہوئیں مکہ سے، [3] سالن ہے یا طعام یہ شک راوی کو ہے اور آنا ام المومنین خدیجہؓ کا مکہ سے تھا غار حرا میں کہ آنحضرتؐ وہاں مشغول تھے عبادت میں، ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۷:۔ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۸:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۰۹:۔ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ

پس فرماتے آنحضرت خدیجہؓ تھی ایسی اور تھی میرے لئے اس سے اولاد[1] (بخاری، مسلم)

۵۹۰۷:۔ اور ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ یہ جبرئیل علیہ السلام پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہؓ نے اور آپ دیکھتے تھے اس چیز کو کہ نہیں دیکھتی ہیں اس کو[2] (بخاری، مسلم)

۵۹۰۸:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دکھلائی گئی تو مجھ کو خواب میں تین شب لاتا تھا تیری صورت کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑے کے ریشمی کپڑے سے پس کہا فرشتہ نے یہ صورت تیری بیوی کی ہے پس اٹھایا میں نے تیرے منہ سے کپڑا پس ناگہاں تو اب وہی صورت ہے پس کہا میں نے اگر ہے[3] یہ نزدیک خدا کے جاری کریگا اس کو (بخاری، مسلم)

۵۹۰۹:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا لوگ قصد کرتے[4] تھے ساتھ اپنے تحفوں کے بیچ نوبت میری کے طلب کرتے تھے ساتھ اس قصد کے

---

[1] اور تھی میرے لئے اس سے اولاد حضرت خدیجہؓ بہت مالدار تھیں جب ان کا نکاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو اپنا سب مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نثار کیا عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سب سے بہت راضی رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سب انہیں سے ہوئی بیٹے حضرت قاسمؓ حضرت طیبؓ حضرت طاہرؓ تینوں بیٹے لڑکپن میں فوت ہو گئے چار بیٹیاں زندہ رہیں حضرت رقیہؓ حضرت زینبؓ حضرت ام کلثومؓ حضرت فاطمہؓ سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی لیکن حضرت ابراہیمؓ ماریہ قبطیہؓ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حرم تھیں پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن میں فوت ہو گئے خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجھ کو دو سبب سے خدیجہؓ کی محبت ہے۔ ایک تو یہ کہ اس میں خوبیاں بہت تھیں دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اسی سے باقی رہے گی، [2] اس چیز کو، یعنی جبرئیل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے اور میں نہیں دیکھتی تھی، [3] اگر ہے یہ، یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی تعبیر نہ ہوئی تو منفرد نکاح ہوگا اس واسطے کہ پیغمبرؐ کے خواب میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا، [4] لوگ قصد کرتے تھے، یعنے طلب کرتے تھے زیادہ ثواب ساتھ اپنے تحفوں کے بیچ روز نوبت میری کے یعنی پیش کش جو آنحضرت کے لئے لاتے چاہتے تو وہ بھی اسی روز تک کہ نوبت حضرت عائشہؓ کی ہو اور آنحضرتؐ کے پاس ہوں خدمت با برکت میں لے جاویں ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالت ان نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن حزبین فحزب فیہ عائشۃ وحفصۃ وصفیۃ وسودۃ والحزب الآخر ام سلمۃ وسائر نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم حزب ام سلمۃ فقلن لہا کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکلم الناس فیقول من اراد ان یہدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیہدہ الیہ حیث کان فکلمتہ فقال لہا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ قالت اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ ثم انہن دعون فاطمۃ فارسلن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت بلی قال فاحبی ہذہ متفق علیہ وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسی۔

الفصل الثانی

۵۹۱۰: وعن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء

رضا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہؓ نے کہ بیویاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے کہ بیویاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو گروہ تھیںؓ پس ایک گروہ تھا بیچ عائشہؓ اور حفصہؓ اور صفیہؓ اور سودہؓ تھیں اور گروہ دوسرا، ام سلمہؓ اور باقی بیویاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے پس کہا ام سلمہؓ سے کہ عرض کرو رسول اللہ سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرمائیں کہ جو کوئی چاہے کہ تحفہ بھیجے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چاہیئے کہ بھیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ کہ ہوں پس کلام کی ام سلمہؓ نے آنحضرت سے اس بات میں پس فرمایا آپ نے ام سلمہؓ کو کہ ایذا نہ دے مجھ کو عائشہؓ کے مقدمہ میں اس لئے کہ وحی نہیں آتی ہے مجھ کو اس حال میں کہ میں بیچ لحاف کسی بیوی کے ہوں سوائے عائشہؓ کے کہا ام سلمہؓ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کے آپ کی ایذا سے یا رسول اللہ پھر ان عورتوں نے بلایا حضرت فاطمہؓ کو اور بھیجا طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا فاطمہؓ نے آپ سے فرمایا آپ نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی تو جس کو دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہؓ نے ہاں فرمایا پس دوست رکھ تو (بخاری مسلم) اور ذکر کی گئی انسؓ کی کہ اس کے اول میں ہے یہ فضل عائشہؓ علی النساء درمیان بیچ باب بدء الخلق کے ساتھ روایت ابو موسےٰ اشعری کے۔

دوسری فصل

۵۹۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لہ بیویاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو گروہ تھیں کہ متفق تھا مزاج ہر گروہ کا اور واسطے اس کی بیچ عشرت وصحبت کے، ؎ یعنے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی سردار تھیں، ؎ یعنے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، ؎ دوست رکھ تو ان کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کمال محبت تھی جس نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اس نے بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج دیا۔۔۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۱۱:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۱۲:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ اِنَّهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

۵۹۱۳:۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کو کفایت کرتا ہے تجھ کو جہاں کی عورتوں ؓ سے مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہؓ بیٹی خویلد کی اور فاطمہؓ بیٹی محمدﷺ کی اور آسیہ عورت فرعون کی (ترمذی)

۵۹۱۱:۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ کہ جبرئیلؑ لائے صورت انکی بیچ کپڑے ریشمی سبز کے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یہ ہے بیوی تیری بیچ ؎۲ دنیا اور آخرت کے (ترمذی)

۵۹۱۲:۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہنچی خبر صفیہؓ کو یہ کہ حفصہؓ نے کہا انکے حق میں تحقیق وہ بیٹی یہودی کی ہے پس روئیں صفیہؓ پھر داخل ہوئے ان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ وہ رو رہی تھیں پس فرمایا آپؐ نے کہ کس چیز نے رلایا تجھ کو پس کہا صفیہؓ نے کہ کہا میرے حق میں کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بیٹی نبی کی ؎۳ ہے اور بلاشبہ چچا تیرا البتہ نبی ہے اور تحقیق تو بیچ نبی کے ہے پس بسبب کونسی فضیلت کے فخر کرتی ہے حفصہؓ تجھ پر پھر فرمایا حفصہؓ کو ڈر تو خدا سے اے حفصہؓ (ترمذی، نسائی)

۵۹۱۳:۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہؓ کو اپنے پاس بیچ سال ؎۴ فتح مکہ کے پس سرگوشی کی ان سے پس روئیں فاطمہؓ پھر بات کی ان سے پس ہنسیں فاطمہؓ وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں نے

؎۱ کفایت کرتا ہے، ابن ماجہ نے ابوموسیٰ سے مرفوعاً اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا وفضل عائشۃ علی سائر النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام، ؎۲ بیچ دنیا و آخرت کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے دنیا اور بہشت دونوں کے واسطے بی بی عائشہؓ کو پسند کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بنایا ہے، ؎۳ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے، حضرت صفیہؓ کا باپ حیی بن اخطب حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارونؑ بھائی تھے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اس لحاظ سے جدا علی ان کے پیغمبر ہوئے اور چچا بھی پیغمبر، ؎۴ سال فتح مکہ کے، یہ وہم ہے کسی راوی کا کیونکہ یہ سرگوشی کی آپؐ نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے مرض الموت میں، ؎۵ یعنی پیچھا تنا مناقب وفضائل ان چار عورتوں کا کہ اپنے غیر سے افضل ہیں، ؎۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُہَا عَنْ بُکَائِہَا وَضِحْکِہَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَمُوْتُ فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِکْتُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۱۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا اُشْکِلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَہَا مِنْہُ عِلْمًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

۵۹۱۵:۔ وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

فاطمہؓ سے رونے ان کے سے اور ہنسنے ان کے سے پس کہا فاطمہؓ نے کہ خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ وفات پائیں گے عنقریب پس رو دی میں پھر خبر دی[۱] مجھ کو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوائے مریم بیٹی عمران کی پس ہنسی میں (ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۱۴:۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ نہ مشتبہ ہوئے ہم پر کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں کوئی بات ہرگز پس پوچھا ہم نے عائشہؓ سے مگر کہ پایا ہم نے عائشہؓ کے پاس اس حدیث کا علم[۲] (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۹۱۵:۔ اور موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں[۳] نے کسی کو فصیح عائشہؓ سے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بیان ہے جامع مناقب کا۔

---

[۱] پھر خبر دی اور یہ منافی نہیں ہے اس روایت کی جس میں کہا حضرت فاطمہ زہراؓ کو کہ اول میرے اہل بیت میں سے تو ہی مجھ سے ملے گی کیونکہ آپ نے یہ دونوں باتیں ان کو فرمائیں اور مناسبت حدیث کی اس باب کے ساتھ ظاہر نہیں ہے بلکہ مناقب اہل بیت کے ساتھ اس حدیث کو زیادہ مناسبت ہے لیکن ذکر کیا اس کو بتقریب حدیث اول کے اس فصل سے کہ ذکر کیا اس میں حضرت فاطمہؓ کا ساتھ ذکر خدیجہؓ اور مریمؑ کے اور یہ فن ہے بدیع کلام سے پس ہوگی یہ تفضیل واسطے بعض اس چیز کے کہ اوپر گزری، [۲] علم یعنی حل اس اشکال کا کر دیتے بسبب وفور علم اپنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور قوت اجتہاد سے حاصل ہوا تھا، [۳] نہیں دیکھا میں نے یہ مبالغۃً کہا یا حقیقۃً اس لئے کہ انہوں نے کسی کو زیادہ فصیح حضرت عائشہؓ سے نہ دیکھا، یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۱۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَأَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۱۷: وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَیْہِ مَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۹۱۸: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا

بیان ہے جامع مناقب کا

پہلی فصل

۵۹۱۶: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے[1] کہا دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی کپڑے کا قصد نہیں کرتا ہوں میں ساتھ اس ٹکڑے کے طرف کسی مکان کے جنت میں مگر کہ اڑتا ہے وہ ٹکڑا مجھ کو پس بیان کیا میں نے یہ خواب حفصہؓ سے پس عرض کیا حفصہؓ نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا آپ نے کہ بھائی تیرا مرد صالح ہے یا تحقیق عبد اللہ مرد نیک بخت ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۱۷: اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا تحقیق مشابہ ترین لوگوں کا از روئے وقار اور میانہ روی اور طریقہ نیک کے ساتھ رسول اللہ کے بیٹا ام عبد کا ہے اسوقت سے کہ نکلتا ہے اپنے گھر سے اسوقت تک کہ پھرتا ہے طرف گھر کے نہیں[2] جانتے ہم کیا کرتا ہے اپنے گھر والوں میں اسوقت کہ تنہا ہوتا ہے (بخاری)

۵۹۱۸: اور ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آیا میں اور بھائی یمن سے پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک نہیں گمان کرتے تھے[3] ہم مگر یہ کہ عبد اللہ بن مسعودؓ

---

[1] عبد اللہ بن عمر بن خطاب قریشی عدوی ہیں اسلام لائے اپنے باپ کے ساتھ مکہ میں چھوٹی سی عمر میں اور حاضر ہوئے بعد خندق کے سب جہادوں میں اور زاہد اور بڑی احتیاط والے کہا کہ جابر بن عبد اللہؓ نے ہم میں سے کوئی نہیں مگر کہ جھکے اسکی طرف دنیا اور جھکا وہ دنیا کی طرف سوائے عمرؓ اور انکے بیٹے عبد اللہ کے کہا نافع نے نہیں مرے ابن عمر یہاں تک آزاد کئے ہزار بردے یا زیادہ اور سب حاجیوں سے پہلے پہنچتے جہاں آنحضرتؐ ٹھہرتے تھے عرفات وغیرہ میں ولادت ہوئی انکی ایک برس پہلے وحی کے آنے سے اور موت انکی ۷۳ھ میں ہوئی ابن زبیرؓ کے مارے جانے کے تین ماہ بعد اور وصیت کی انہوں نے کہ مجھ کو دفن کرنا حل میں پس نہ ہوسکا بسبب حجاج کے اور دفن کئے گئے ذی طوٰی میں مہاجرین کے مقبرہ میں اور چوراسی برس عمر ہوئی انکی۔ [2] نہیں جانتے یعنی ظاہر حال اسکا یہی ظاہر ہے وہ تو دلالت کرتا ہے اوپر خوب مستقیم ہونے اسکے کے باقی رہا باطن کا حال ہم نہیں جانتے۔ [3] نہیں گمان کرتے تھے یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ خادم خاص تھے اور رات اور دن انکی آمد و رفت آنحضرتؐ کے گھر رہتی تھی تو ہر وقت استیذان میں حرج تھا اسلئے انکے لئے صرف اتنی بات تھی کہ پردہ اٹھانا تاکہ ہمکو معلوم ہو جائے کہ کوئی آتا ہے اور بعد اسکے اگر منع نہ کریں تو چلے آنا اس سے معلوم ہوا کہ یہ آنحضرتؐ کے اہلبیت میں تھے اور نہایت حاضر باش تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۱۹ :۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۲۰ :۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِ

ایک مرد ہے اہل بیت نبی صلعم کے سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہوتا انکی ماں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت بیوقت (بخاری و مسلم)

۵۹۱۹ :۔ اور ابن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو قرآن کو ان چاروں سے عبداللہ بن مسعودؓ[1] سے اور سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے (بخاری و مسلم)

۵۹۲۰ :۔ اور علقمہ سے روایت ہے کہ آیا میں شام میں پس نماز پڑھی میں نے دو رکعت[2] پھر دعا کی میں نے کہ خداوندا میسر کر میرے لئے ہم نشین نیک بخت[3] پھر آیا میں ایک قوم کے پاس اور بیٹھا میں ان کے پاس پس ناگہاں ایک بوڑھا تحقیق آیا یہاں تک کہ بیٹھا طرف میرے پہلو کے کہا میں[4] نے کون ہے یہ کہا لوگوں نے یہ ابو درداؓ ہیں کہا میں نے بلاشبہ میں نے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ سے یہ کہ میسر کرے میرے لئے ہم نشین نیک بخت پس میسر کیا تجھ کو میرے لئے پس کہا ابو درداؓ نے کہ تو کون ہے کہا میں نے کہ ایک شخص ہوں اہل کوفہ سے کہا ابو درداء[5] نے کیا نہیں ہے تمہارے پاس بیٹا ام عبد[6] کا رکھنے والا حضرت کی پاپوشیں اور تکیہ اور اچھا گل اور کیا نہیں ہے تم میں

---

[1] عبداللہ بن مسعودؓ سے الخ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ چاروں اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی استادی سند کردی تاکہ لوگ ان سے سیکھیں، [2] نماز پڑھی میں نے دو رکعت، یعنی دمشق کی مسجد میں، [3] ہم نشین نیک بخت، یعنے عالم یا علم یا ادا کرنے والا حق اللہ کا اور اس کے بندوں کا، [4] کہا میں نے یعنے لوگوں سے، [5] کہا میں نے ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے، [6] بیٹا ام عبد کا الخ یعنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن ام عبد کنیت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اور غرض یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خدمت کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے آپؐ کی خلوتوں میں درست کرتے تھے بستر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور رکھتے تھے تکیہ آپؐ کا اور موجود کرتے آپ کے لئے پانی وضو کا جب اٹھتے آپؐ وضو کے واسطے اور لے لیتے پاپوشیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جب آپؐ بیٹھتے اور پہناتے پاپوشیں آپؐ کی جب آپؐ اٹھتے تو ایسا شخص لائق ہے اس کے کہ ہو اس کے پاس علم شرعی، ت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَادَةِ وَالْمُطَهَّرِ ةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۲۱ :- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۲۲ :- وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۲۳ :- وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وہ شخص کہ امان دی ہے اس کو خدا نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کے یعنی عمار بن یاسرؓ کیا نہیں ہے تم میں بھید جاننے والا رسول خدا کا کہ نہیں ہے اس بھید کو سوائے اس کے یعنی حذیفہ (بخاری)

۵۹۲۱ :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھ کو جنت پس دیکھا میں نے بیوی ابو طلحہؓ کی کو اور سنی میں نے آہٹ پاؤں کی آگے اپنے پس ناگہاں بلالؓ تھا (مسلم)

۵۹۲۲ :- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص کہا مشرکوں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کر تو اپنی مجلس سے ان لوگوں کو نہ دلیری کریں ہم پر کہا سعدؓ نے اور تھا میں اور ابن مسعودؓ اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلالؓ اور دو شخص اور کہ میں نہیں نام لیتا انکا پس واقع ہوا بیچ خاطر رسول اللہ کے جو کچھ کہ چاہا خدا نے کہ واقع ہو پس سوچی آنحضرتؐ نے اپنے دل میں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر یہ آیت اور نہ ہٹا ان لوگوں کو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہیں اپنی عبادت سے رضامندی اللہ کی (مسلم)

۵۹۲۳ :- اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اے ابو موسیٰ البتہ تحقیق دیا گیا ہے تو خوش آوازی خوش آوازی داؤد کی سے (بخاری، مسلم)

لہ انکو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طیب مطیب، یعنی پاک پاک کیا گیا اور نہ پیش کئے گئے عمار پر دو امر کہ نہ اختیار کیا اس میں سے بہتر کو، سلہ منجملہ ان اسرار کے یہ ہے کہ آپ نے انکو منافقوں کے نام بتلائے اور انکی نسب اور علامتیں، سلہ نہ دلیری کریں ہم پر یعنی نہ ہو جرأت انکو ہم پر بیچ مخاطب ورہم کلام ہونے کے ساتھ ہمارے اگر چاہتے ہو کہ ایمان لائیں ہم تمہارے پاس، سلہ جو کچھ کہ چاہا خدا نے کہ واقع ہو، یعنی چاہا آنحضرتؐ نے کہ دور کریں ان کو بسبب استمالہ مشرکوں کے دل کے بطمع اس کے کہ ایمان لائیں، ھہ پس سوچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل میں، یعنی یہ کہ مسلمان اٹھ جائیں میرے پاس سے جب مشرک آئیں واسطے رعایت جانبین کے، سلہ دیا گیا ہے تو، ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے آنحضرتؐ نے سفر میں ایک رات انکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنے تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا آواز بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے، ۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۲۴ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُوْ زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۲۵ :۔ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۲۶ :۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِهْتَزَّ

۵۹۲۴ :۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمع کیا قرآن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں[1] نے ابی بن کعبؓ نے اور معاذ بن جبلؓ نے اور زید بن ثابتؓ نے اور ابو زیدؓ نے کہا گیا انسؓ کو کون ہے ابو زیدؓ کہا انسؓ نے ایک میرے چچاؤں میں سے ہے (بخاری مسلم)

۵۹۲۵ :۔ اور حضرت خباب بن ارتؓ سے روایت ہے کہ کہا ہجرت کی ہم نے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ طلب کرتے تھے ہم رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس واقع ہوا ثواب ہمارا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس بعض ہم میں سے وہ ہیں کہ گزر گئے اس عالم سے اور نہیں کھایا اپنے اجر سے کچھ منجملہ ان کے مصعب بن عمیرؓ ہیں مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا انکے لئے کپڑا کہ کفن دیئے جائیں اس میں مگر ایک کملی پس تھے ہم جسوقت ڈھانکتے سر انکا تو کھلے رہتے پاؤں انکے اور جسوقت ڈھانکتے ہم پاؤں انکے تو کھلا رہتا سر انکا پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانک دو اس سے سر اسکا اور رکھ دو اسکے پاؤں پر اذخر اور بعض ہم سے وہ ہیں کہ پختہ ہوا انکے لئے میوہ انکا پس وہ چنتے ہیں اس میوہ[2] کو (بخاری مسلم)

۵۹۲۶ :۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہلا عرش[3] بسبب مرنے سعد بن عبادہؓ کے

---

[1] چار شخصوں نے، اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن مجید کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوائے ان چاروں کے اور لوگ حافظ نہ تھے مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کو جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب ہوئی اور جوں مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا کس لئے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموعی قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان اور ملحد نے اختلاف نہیں کیا، [2] یعنی وہ چنتے ہیں اس میوے کو یہ کنایہ ہے غنیمتوں سے کہ پایا ان لوگوں نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد اسلام کے تھے اور مصعبؓ جب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پہ ڈالتے تھے اور جو پاؤں پہ ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے، [3] ہلا عرش، سعد بن معاذؓ مدینے کے سردار تھے جنگ احد میں شہید ہوئے ان کی فضیلت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور عرش کا ہلنا اپنے ظاہر پر محمول ہے اس لئے کہ ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو اور یہی ظاہر حدیث ہے، ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۹۲۷ :۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۹۲۸ :۔ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۵۹۲۹ :۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ ہلا عرش رحمٰن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ رضؓ کے ، (بخاری مسلم)

۵۹۲۷ :۔ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیش کش بھیجا گیا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑا ریشمی کپڑے کا پس ہوئے یار آنحضرتؐ کے کہ ہاتھ پھیرتے تھے اس پر اور تعجب کرتے تھے اس کی نرمی پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا تعجب کرتے ہو تم نرمی اس کی سے البتہ رومال[1] سعد بن معاذؓ کی جنت میں بہتر ہیں اس سے اور نرمی زیادہ (بخاری مسلم)

۵۹۲۸ :۔ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ انسؓ خادم آپؐ کا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے کہا آپؐ نے یا الٰہی بہت[2] کر مال اس کا اور اولاد اس کی اور برکت دے اس کے لئے اس چیز میں کہ دی ہے تو نے اسکو کہا انسؓ نے پس قسم ہے اللہ کی بلا شبہ مال میرا نہایت بہت ہے اور تحقیق اولاد میری اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں مانند سو سے آج کے دن (بخاری مسلم)

۵۹۲۹ :۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نہیں سنا میں نے نبی صلعم کو فرماتے ہوں واسطے اس شخص کے کہ چلتا[3] ہو منہ زمین

---

[1] البتہ رومال، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سعد بن معاذؓ جنتی ہیں مجمع البحار میں ہے کہ یہ کپڑا جس پر صحابہؓ کو تعجب آیا فیا تھی والی دومۃ الجندل کے بھائی کی کہ خالد بن ولید نے اس کو قتل کیا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدیہ لینا جائز ہے اگرچہ مشرک کا ہو کہ آپؐ نے مشرکین کے ہدیئے قبول فرمائے ہیں دوم یہ کہ جنت میں رومال بھی ہونگے سوم یہ کہ حضرت سعدؓ جنتی ہیں چہارم یہ کہ جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں سے افضل اور بہتر ہیں اور کیونکہ نہ ہو کہ وہ باقی ہے اور یہ فانی ، [2] بہت برکت کر، چنانچہ انسؓ ایک سو بیس[12] برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس[120] ان کے لڑکے پوتے پیدا ہوئے اور بصرہ میں ان کے کھجور کے باغ سال میں دوبار پھلتے تھے اور انکے بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جن کا شمار نہیں ، [3] واسطے اس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر، اس کہنے سے نکل گئے عشرہ مبشرہ اس لئے کہ وہ ان سے پہلے ہو چکے پس گویا کہ کہا نہیں سنا میں نے واسطے اس شخص کے کہ وہ زندہ ہے اب روئے زمین پر اور کہا نوویؒ نے کہ نہیں ہے یہ مخالف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ابوبکر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیوں کے جنتی ہونے اور انکے علاوہ اور بعض کے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے اس لئے کہ سعدؓ نفی کی اپنے سننے کی اور انکے سننے کی نفی نہیں دلالت کرتی ہے اور پر نفی اور اثبات کا تعارض ہوتا ہے تو اثبات مقدم ہوتا ہے نفی پر انتہیٰ باقی رہی کلام سعد کے زندہ موجود ہونے میں پس اسکا دفع یوں ہو سکتا ہے کہ مراد انکے قول بہشتی سے یہ ہو کہ واقع ہوئی (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۰:۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهِ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ اَرْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

پر یہ کہ وہ اہل بہشت سے ہے مگر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (بخاری، مسلم)

۵۹۳۰:۔ اور حضرت قیس بن عبادؓ سے روایت ہے کہ تھا میں بیٹھا ہوا مدینہ کی مسجد میں پس آیا شخص کہ اس کے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا[1] پس کہا لوگوں نے یہ شخص اہل بہشت سے ہے پس نماز پڑھی اس نے دو رکعتیں[2] اختصار کیا ان[3] میں پھر نکلا وہ اور میں پیچھے پیچھے چلا اس کے میں پس کہا میں نے تحقیق تم جس وقت کہ آئے مسجد میں تو بعضوں نے کہا یہ شخص اہل جنت سے ہے کہا اس نے قسم خدا کی نہیں لائق کسی کے لئے یہ کہ کہے اس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کروں گا میں تجھ سے کہ کیونکر ہے یہ انکار دیکھا میں نے ایک خواب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پس عرض کیا میں نے وہ خواب روبرو آپؐ کے اور دیکھا میں نے گویا کہ میں بیچ ایک باغیچہ کے ہوں ذکر کی عبداللہ نے کشادگی اس کی اور سبزی اس کی بیچ میں اس باغ کے ایک ستون ہے لوہے کا کہ نیچے کی جانب اس کی زمین میں ہے اور اوپر کی جانب اس کی آسمان میں اس کے اوپر ایک حلقہ ہے پس کہا گیا واسطے میرے چڑھ پس کہا میں نے نہیں طاقت رکھتا میں پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اٹھائے اس نے کپڑے میرے پیچھے میرے سے پس چڑھا میں یہانتک کہ پہنچا میں اوپر اس کے پس پکڑا میں نے حلقہ اس کا پس کہا مجھ کو مضبوط پکڑے رہو اس کو پس جاگا میں اس حال میں کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ میں تھا پس بیان کیا میں نے اس کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپؐ نے وہ باغ کہ دیکھا تو نے دین اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ہے عبارت ہے احکام و ارکان اس کے سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) بشارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عبداللہ بن سلام کے لئے اس وقت کہ چلتے ہوں زمین پر بخلاف بشارت غیران کے اور اس سے جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔

[1] اس کے چہرے پر نشان خشوع کا تھا، یعنے سکون اور وقار اور حضور،

[2] دو رکعتیں، یعنی تحیۃ المسجد۔

[3] اختصار کیا ان میں، یعنے ہلکی پڑھی قرأت ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۱:۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اِنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۳۲:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وثقی ہے پس تو دین اسلام پر رہے، مرنے تک اور وہ شخص عبداللہ بن سلام تھا۔ (بخاری، مسلم)

۵۹۳۱:۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بن شماس خطیب انصار کے[۲] پس جبکہ اتری یہ آیت اے ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کے آخر آیت تک تو بیٹھ رہے ثابت اپنے گھر میں اور بلند کیا اپنے تئیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے جانے سے پس پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے[۳] پس فرمایا کیا حال ہے ثابت کا[۴] کیا بیمار ہے پس آئے سعد رضی اللہ عنہ ثابت کے پاس اور ذکر کیا ان سے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا ثابت نے کہ نازل ہوئی یہ آیت اور تحقیق تم جانتے ہو اسے یار و کہ میں بہت بلند ہوں تم میں از روئے آواز کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پس میں اہل دوزخ سے ہوں[۵] پس ذکر کیا سعد رضی اللہ عنہ نے یہ قول ثابت رضی اللہ عنہ کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ وہ اہل بہشت سے[۶] ہے (مسلم)

۵۹۳۲:۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں اتری سورہ جمعہ پس جبکہ اتری یہ

---

[۱] اور وہ حلقہ عروہ وثقی ہے یعنی وہ حلقہ اسلام ہے ان دونوں حدیثوں سے عبداللہ بن سلام کا جنتی ہونا معلوم ہوا پہلی حدیث سے تو ظاہر ہے اور اس حدیث میں آپ نے فرمایا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے، [۲] خطیب انصار کے، یعنی فصیح ان کی نثر میں جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم میں کلام کرنے والے کو ایسا ہی خطیب کہتے ہیں نثر میں کلام فصیح کرنے والے کو، [۳] سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے یعنے اس لئے کہ وہ رئیس انکے تھے، [۴] کیا حال ہے ثابت کا، یعنی ثابت کو کیا ہوا کہ وہ نہیں آتا کیا بیمار ہے ظاہر صدق حالی ثابت رضی اللہ عنہ کے نے تاثیر کی اور باعث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر پوچھنے کا ہوا کہ ان کا حال پوچھا اور سعد متحیر ہوئے جواب میں کچھ جواب خواب ان کو نہ سوجھا، [۵] میں اہل دوزخ سے ہوں کہ ضبط ہوئے عمل ان کے جیسے کہ حکم کرتی ہے آیت کریمہ پس ثابت رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر بیٹھ رہے اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ مقتضے ہے بے ادبی کا، [۶] بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے، اس حدیث سے ثابت بن شماس کا جنتی ہونا معلوم ہوا ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۳:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۳۴:۔ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ

آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کہا صحابہؓ نے کون ہیں یہ جماعت کہ ہنوز نہیں ملے اے رسول اللہ کہا ابوہریرہؓ نے کہ بیٹھے تھے درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابوہریرہؓ نے پس رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا سلمان پر پھر فرمایا اگر ہوتا ؎۱ ایمان نزدیک ثریا کے البتہ اس کو لیتے ایک شخص ان میں سے (بخاری مسلم)

۵۹۳۳:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی محبوب گردان ؎۲ اس چھوٹے سے بندے اپنے کو یعنی ابوہریرہؓ کو اور محبوب گردان اسکی ماں کو طرف مسلمانوں کے اور محبوب گردان طرف ان کی مسلمانوں کو، (مسلم)

۵۹۳۴:۔ اور عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ تحقیق ابوسفیان ؎۳ گزرا سلمان اور صہیبؓ اور بلالؓ پر بیچ جماعت اور صحابہؓ کے پس کہا انہوں نے کہ نہیں لیا خدا تعالیٰ کی تلواروں نے گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ لینے اپنے کو پس کہا ابوبکرؓ نے آیا کہتے ہو تم اس بات کو واسطے شیخ قریش کے اور سردار انکے پھر آئے ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی آنحضرتؐ کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے ابوبکرؓ شاید غصہ دلایا تو نے انکو البتہ قسم ؎۴ ہے اللہ کی اگر غصہ دلایا تو نے انکو تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نے اپنے رب ؎۵ کو پس آئے ابوبکرؓ انکے پاس پس کہا

؎۱ اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے الخ ثریا اسم ہے ان چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں جیسے گل دستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا یہاں نظر نہیں کام کرتی ہے تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا اس حدیث میں فارسیوں کو بایک بیتی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظمؒ اور امام بخاریؒ اور مسلم وغیرہم، ؎۲ یا الٰہی محبوب گردان، یہ مسلم کی حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جس میں ابوہریرہؓ کی والدہ کے مسلمان ہونے کا ذکر ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے، ؎۳ ابوسفیانؓ گذرا، یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیانؓ کافر تھا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے اور ان کو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ ان کی ناخوشی سے خدائے تعالیٰ ناخوش ہو جاتا ہے، ؎۴ یعنی اس جہت سے کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالیٰ کے ہیں، ؎۵ یعنی اس جہت سے کہ رعایت کی تو نے جانب کافر کی، ؎۶ یعنی عذر خواہی کے لئے۔ ؏

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَخِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۳۵ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۶ :۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۷ :۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ

اے بھائی تو میرے غصہ دلایا میں نے تم کو سو کہا انہوں نے نہ بخشے تجھ کو خدا تعالےٰ اے بھائی ہمارے (مسلم)

۵۹۳۵ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے فرمایا نشانی ایمان[1] کی محبت انصار کی ہے اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے (بخاری مسلم)

۵۹۳۶ :۔ اور براء سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انصار نہیں دوست رکھتا انکو مگر مومن[2] اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق[3] پس جو کوئی دوست رکھے انصار کو دوست رکھے گا اسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھے گا انکو دشمن رکھے گا اسکو اللہ (بخاری مسلم)

۵۹۳۷ :۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ تحقیق بعضے آدمیوں نے انصار میں سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کو اموال ہوازن[4] سے وہ چیز کہ دی[5] پس شروع کیا دینا کتنے ایک شخصوں کو قریش میں سے سو اونٹ کا پس کہا ایک نے جماعت انصار میں سے کہ بخشے خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہیں قریش کو اور ترک کرتے ہیں ہم کو اور تلواریں ہماری ٹپکتی ہیں انکے خونوں[6] سے پس خبر دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی پس کسی کو بھیجا آپؐ نے انصار کے پاس اور جمع کیا ان کو آپ نے بیچ خیمہ چمڑے کے سے اور نہ ملایا ساتھ انکے کسی کو سوائے انکے پس جب جمع ہوئے انصار گئے انکے پاس رسول اللہ پس کہا آنحضرتؐ نے کیا ہے یہ کہ پہنچی مجھ کو تمہاری جانب سے پس کہا دانایوں نے اسے پر عقلمندوں ہمارے نے یا رسول اللہ پس نہیں کہا ہے کچھ اور اے پر کتنے ایک نو عمر اور جوانوں نے کہا کہ بخشے اللہ نعم رسول اللہ

ع اور رنجیدہ ہو تم، [1] نشانی ایمان کی، یعنی کمال ایمان کی نشانی، [2] مگر مومن، یعنی کامل، [3] مگر منافق، یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کے، [4] اموال ہوازن سے کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہے، [5] وہ چیز کہ دے الخ اس عبارت میں اشارہ ہے کثرت اس اموال پر اس لئے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی وہ بہت تھی چنانچہ مروی ہے کہ چھ ہزار بندی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کے اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریاں تھیں، [6] ان کے خونوں سے الخ یعنے ہماری تلواروں کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہیں، ۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُونَ شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ رَضِينَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۹۳۸ :۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۹۳۹ :۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ دیتے ہیں قریش اور چھوڑتے ہیں انصار کو اور تلواریں ہماری ٹپکتی ہیں ان کے خونوں سے پس فرمایا رسول اللہ نے کہ بلاشبہ دیتا ہوں[1] میں کتنے ایک شخصوں کو جدید العہد ہیں ساتھ کفر کے طلب کرتا ہوں میں الفت ان کی اسلام سے کیا نہیں راضی ہو تم اے انصار اس سے کہ مال لے جائیں لوگ اور پھرو تم طرف اپنے مکانوں کی مدینے میں ساتھ رسول اللہ کے کہا انہوں نے ہاں یارسول اللہ تحقیق راضی ہوئے ہم (بخاری، مسلم)

۵۹۳۸ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت[2] تو البتہ ہوتا میں ایک شخص انصار میں سے اور اگر چلیں لوگ[3] وادی میں اور چلیں انصار اور راہ یا درہ پہاڑ میں تو چلوں میں وادی انصار میں اور ان کے درے میں انصار[4] بمنزلہ استر کے ہیں اور باقی لوگ جیسے اوپر کا کپڑا تحقیق تم اے انصار دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح[5] پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجھ سے حوض پر (بخاری)

۵۹۳۹ :۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دن فتح مکہ کے پس فرمایا آپؐ نے جو

---

[1] دیتا ہوں میں یعنی قریش تو مسلم ہیں انکو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بند انکے لڑائیوں میں مارے گئے اسلام کی خوبی ان کے دلوں میں ابھی نہیں جمی ملکاوٹ کے واسطے دنیا کا مال مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تم کو دنیا لینا مناسب نہیں قریش نے دنیا پائی تم نے مجھ کو پایا نہ ہے قسمت اس کی جس کو حصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آویں ان حدیثوں سے انصاریوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی، [2] اگر نہ ہوتی ہجرت الخ یعنے انصاری اصحاب مجھ کو ایسے پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں موجود نہ ہوتی تو اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا، [3] اور اگر چلیں الخ اس میں بیان ہے کمال عنایت کا انصار کے حال پر دین میں امت پر نبی کی اطاعت واجب نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ دنیاوی کاموں میں اور مباحات میں آپؐ کو انصاریوں کی خاطرداری منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے، [4] انصار الخ یعنے بہت قریب ہیں طرف میرے لوگوں سے باعتبار مرتبہ کے، [5] دیکھو میرے پیچھے ترجیح الخ یعنی جو لوگ آپؐ کو ترجیح دیں گے تم پر یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث سے بڑی فضیلت انصار کی پائی گئی، ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَلْقَی السِّلَاحَ فَھُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْہُ رَاْفَۃٌ بِعَشِیْرَتِہٖ وَرَغْبَۃٌ فِیْ قَرْیَتِہٖ وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْہُ رَاْفَۃٌ بِعَشِیْرَتِہٖ وَرَغْبَۃٌ فِیْ قَرْیَتِہٖ کَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ھَاجَرْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُصَدِّقَانِکُمْ وَیَعْذِرَانِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۴۰: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی صِبْیَانًا وَّنِسَاءً مُقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۴۱: وَعَنْہُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَھُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَا مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُھُمَا

شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کے گھر میں پس وہ امن میں ہے اور جو کوئی ڈال دے ہتھیار پس وہ بھی امان میں ہے پس کہا انصار نے اسے پر یہ شخص پس تحقیق پکڑا ہے اس کو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت نے اپنی بستی والوں پر اور اتری وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا آپؐ نے انصار سے کہ کہا تم نے اب یہ شخص پکڑا اسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت نے اپنی بستی والوں میں ایسا نہیں ہے بلاشبہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور رسول اسکا ہجرت کی میں نے متوجہ ہو کر طرف اللہ کے اور طرف تمہاری جگہ زندگانی تمہاری کی ہے اور موت کی جگہ میری موت کی جگہ تمہاری ہے عرض کی انصار نے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا ہم نے مگر بسبب بخل کرنیکے ساتھ خدا کے اور رسول اسکے کے فرمایا آپؐ نے پس تحقیق اللہ اور رسول اسکا تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور عذر قبول کرتے ہیں تمہارا (مسلم)

۵۹۴۰:۔ اور انسؓ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکوں اور عورتوں کو پھرتے ہوئے طعام شادی سے پس کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا خدا گواہ ہے کہ تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میری خدا گواہ ہے کہ تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میری فرمایا یہ انصار کو (بخاری مسلم)

۵۹۴۱:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ گزرے ابوبکرؓ اور عباسؓ انصار کی مجلس میں سے اس حال میں کہ اہل مجلس رو رہے تھے پس کہا ابوبکرؓ اور عباسؓ نے کس چیز نے رلایا تم کو کہا انصار نے یاد کی ہم نے مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت اپنے پس آئے ایک ان دونوں

سلہ جو شخص کہ داخل ہوا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباسؓ کے وسیلے سے ابوسفیانؓ راہ میں مسلمان ہوئے حضرت عباسؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ابوسفیان اپنی ناموری کو بہت چاہتا ہے کچھ کیجئے کہ مکہ میں اسکا نام ہو جائے تب آپ نے مکے میں یہ فرمایا کہ جو ابوسفیانؓ کے گھر میں ہے وہ پناہ میں آیا، سلہ نہیں کہا ہم نے، یعنی ہماری یہ بات طعنے کی راہ سے نہ تھی فقط ہم کو یہی خوف ہوا کہ کہیں آپ ہماری بستی چھوڑ کر مکے میں نہ رہ جائیں سو اب ہماری خاطر جمع ہوتی، سلہ مراد رکھتے آنحضرت جماعت انصار کو یعنی ساتھ قول اپنے اللہم کے اور معنی اللہم کے یا تو قسم کے ہیں یا یہ معنی ہیں اسکے کہ خدا وند تو جانتا ہے میرے صدق کو اس چیز میں کہ کہتا ہوں میں کہ جب دیکھا آنحضرتؐ نے اس جماعت کو اور خوش ہوتے انکے دیکھنے سے اور جوش محبت آیا تجرید آنحضرتؐ نے اس کی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اس پر بسبب کمال عنایت اور کرمت کے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۴۲ :۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ

میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبردی آپ کو انصار کے رونے کی پس باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ تحقیق باندھا تھا اپنے سر پر کنارہ چادر کا پس چڑھے آنحضرتؐ منبر پر اور نہ چڑھے منبر پر بعد اس دن کے پس حمد کی اللہ کی اور ثناء کی اس پر پھر فرمایا آنحضرتؐ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو انصار کے واسطے اس لئے کہ وہ شکنبہ میرے[1] ہیں اور گٹھڑے میرے اور تحقیق ادا کیا انہوں نے اس حق کو[2] کہ ان پر تھا اور باقی رہا جو کچھ کہ انکے لئے ہے پس قبول کرو انکے نیک کاروں سے اور درگزر کرو ان کے بدکاروں کی کار بد سے (بخاری)

۵۹۴۲ :۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں کہ وفات پائی اس میں یہانتک کہ بیٹھے منبر پر پس حمد کی اور ثنا کی اس پر پھر کہا اما بعد حمد و ثنا کے جانو کہ لوگ بہت ہونگے اور کم ہونگے انصار یہانتک کہ ہونگے لوگوں میں مثل نمک کے طعام[3] میں پس جو شخص کہ حاکم ہو تم میں سے کسی چیز کا کہ ضرر پہنچا اس میں کسی قوم کو اور نفع پہنچائے اس میں اور قوم کو پس چاہیئے کہ

---

[1] اس لئے کہ وہ شکنبہ میرے ہیں، یعنی رازدار میرے اور گٹھڑے میرے یعنی بھیدی میرے اور کرش ساتھ فتح کاف اور کسر راء کے اور وزن کتف کے اور ایک نسخہ میں ساتھ جزم راء کے شکنبہ گائے بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کے لئے یعنی او جھ اور عیبہ ساتھ فتح عین جھلہ اور جزم یاء کے اور فتح باء کے جامہ دان کہ اس کو بیگ کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ انصار دوست دروتی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے ہیں تمام امور میں اور ان چیزوں کے ساتھ مشابہت اس لئے دی کہ گائے بیل وغیرہ جمع کرتے ہیں چارہ پانی اپنا او جھ میں اور لوگ رکھتے ہیں کپڑے اپنے جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتے ہیں قلب اور سینہ سے ساتھ کے اور کرش بمعنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور جماعت کے بھی آیا ہے اور حمل کرنا اس معنی پر درست ہے یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میرے ہیں اور بمنزلہ اولاد اور چھوٹی اولاد میری کے ہیں جو محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کے اکثر ہوتے ہیں، [2] اس حق کو کہ ان پر تھا، یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہ کہ پورا کیا انہوں نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ میں ساتھ اترنے اس آیت کے ان اللہ اشتری الآیۃ یہ بیعت کی انہوں نے کہ ہم مدد کریں گے نبی کی طرف سے وعدہ جنت کے ملنے کا ہوا تھا سو آپؐ نے فرمایا کہ انصار نے اپنا وعدہ پورا کیا، [3] طعام میں، یعنی مسلمان بہت ہونگے اور روز بروز بڑھتے جائیں گے اور ہر طرف سے ہجرت کر کے آویں گے اپنے وطن چھوڑ کر اور کم ہو جائیں گے انصار اس لئے کہ اپنا بدل نہیں رکھتے کیونکہ انصار سے عبادت ہے اس جماعت صحابہؓ سے کہ جگہ دی انہوں نے آنحضرتؐ کو اور مدد کی آپؐ کی اور مسلمان کی اور یہ ایک چیز ہے ہو چکنے والی جو مرا پھر وہ کہاں اور یہ بات مہاجرین میں کہ مکہ سے ہمراہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے قائم ہے پس ظاہر یہ ہے کہ یہ پیشین گوئی ہے آنحضرتؐ کی طرف سے ساتھ (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسِیئِہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۹۴۳:۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۴۴:۔ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۹۴۵:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرُ وَالْمِقْدَادُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ فَاِنَّ بِھَا ظَعِیْنَۃً مَّعَھَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْھَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلَی الرَّوْضَۃِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَۃِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِیْ کِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ

قبول کرے وہ حاکم ان کے نیک کار سے اور چاہیئے کہ درگذر کرے ان کے بدکار[1] سے (بخاری)

۵۹۴۳:۔ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش واسطے انصار کے اور واسطے بیٹوں انصار کے اور واسطے پوتوں انصار کے (مسلم)

۵۹۴۴:۔ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین[2] گھر انصار کے بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو الحارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلوں انصار کے بھلائی ہے (بخاری مسلم)

۵۹۴۵:۔ اور علیؓ سے روایت ہے کہا بھیجا[3] مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیرؓ کو اور مقدادؓ کو اور ایک روایت میں ہے وا ابا مرثد بدلے وا لمقداد کے پس فرمایا آپؐ نے کہ روانہ ہو تم یہاں تک کہ پہنچو تم روضہ خاخ میں ایک عورت ہے سوار اونٹ پر کجاوے میں بیٹھی ہوئی اس کے پاس ایک خط ہے پس لے لینا وہ خط اس سے پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی کرتے تھے ہمارے گھوڑے یہاں تک کہ پہنچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہاں پہنچے ہم اس عورت پر پس کہا ہم نے نکال تو اے عورت خط کو کہا اس عورت نے نہیں ہے میرے پاس کوئی خط پس کہا ہم نے کہ البتہ نکالے گی تو خط کو یا اتارے گی تو کپڑے پس نکالا اس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کثرت مہاجرین کے اور اولاد ان کی کے اور فراخی ان کی کے شہروں میں اور ٹھہرنے اور ملک گیری کرتے اسکے کے بخلاف انصار کے کم ہوگا وجود ان کا اور بلا شبہ واقع ہوا جو کچھ خبر دی تھی اس کی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

[1] گذر کرے ان کی بدکار سے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انصار سے کچھ بدی ہو گئی ہو تو اس پر طعن درست نہیں ہے اور سوائے حدود کے ان کی خطاؤں کو نہ پکڑنا چاہیئے۔ [2] بہترین الخ مدینے میں انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے آپؐ کی مدد سب نے کی اس واسطے مجملاً تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ تر جاں نثاری ہوئی ان کے علیحدہ علیحدہ نام لے کر خوبی بیان کی۔ [3] بھیجا مجھ کو الخ ایک بار آپؐ نے ارادہ کیا کہ مکہ میں اچانک جا پہنچیں اور کافروں کو غافل پا کر ماریں حاطب نے یہ حال مکے والوں کو خط میں لکھ بھیجا آپؐ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا تب ان کو بھیجا۔

www.KitaboSunnat.com

أَلْكِتَابَ أَوْلَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا

پس لائے ہم اس خط کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہاں اس میں لکھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہے طرف لوگوں مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہے حاطب ان کو ساتھ[1] بعض کاموں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب یہ کیا کیا پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجئے مجھ پر[2] میں تھا ایک شخص چمٹا یا گیا[3] قریش میں اور نہیں ہوں میں خاص ان میں سے اور ہیں وہ لوگ کہ آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین میں سے ان کے لئے قرابت ہے اہل مکہ کی ساتھ نگہبانی کرتے ہیں وہ مشرک بسبب اس قرابت کے مال مہاجرین اور اہل و عیال انکے کی پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجھ کو قرابت النسب سے قریش میں یہ کہ کروں میں انکے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بسبب اسکے میری قرابت کی کہ مکہ میں ہے اور نہیں کیا میں نے یہ امر بسبب کفر وارتداد کے اپنے دین سے اور نہ بسبب راضی ہونے کے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاطب نے بلاشبہ سچ کہا تم سے پس کہا عمر[4] نے کہ چھوڑ دیجئے مجھ کو یا رسول اللہ کہ ماروں میں گردن اس منافق کی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں اور کیا چیز معلوم کروادی تجھ کو حقیقت حال کی شاید کہ اللہ تعالیٰ جھانکا ہو اوپر اہل بدر کے واجب ہو تمہارے

[1] ساتھ بعض کاموں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روایت میں ہے کہ حاطب نے اس خط میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کردیا، [2] جلدی نہ کیجئے مجھ پر یعنی مجھے فوراً سزا نہ دیجئے میرا حال سن لیجئے، [3] ایک شخص ہوں چمٹا یا گیا قریش میں، یعنی ان کا حلیف ہوں، [4] اور یہ کہا عمرؓ نے باوجود تصدیق کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ خطاب کیا ان کے تصدیق عذر میں اس لئے کہ عمرؓ دین میں بہت قوی تھے اور اس وقت میں بعض لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کے پس انہوں نے گمان کیا کہ جس نے مخالفت کی ادنیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا انہوں نے اس پر پس اسی لئے پروانگی چاہی ان کے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا ان پر منافق ہونے کا اس لئے کہ شاید انہوں نے دل میں اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کرکے انتہیٰ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۴۶:۔ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّونَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۴۷:۔ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۴۸:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ قَالَ لَنَا

لئے جنت اور ایک روایت میں ہے پس تحقیق بخش دیا میں نے تم کو پس نازل کی اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اے ایمان والو نہ پکڑو میرے دشمنوں کو اپنے دشمنوں کو دوست (بخاری مسلم)

۵۹۴۶:۔ اور رفاعہ بن رافع ؓ سے روایت ہے کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جبرئیل نے کس مرتبہ میں رکھتے ہو تم اہل بدر کو اپنے بیچ میں فرمایا آپ نے گنتے ہیں ہم انکو اپنے میں افضل مسلمانوں کا یا فرمایا کچھ اور کلمہ کہ وہ مانند اس کلمہ کے ہے کہا جبرئیل ؑ نے اور اسی طرح ہیں جو حاضر ہوئے بدر میں فرشتوں سے روایت کیا اسکو بخاری نے

۵۹۴۷:۔ اور حفصہ ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ نہیں داخل ہوگا آگ میں اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے کوئی شخص کہ حاضر ہوا بدر میں اور حدیبیہ میں حفصہ ؓ کہتی ہیں کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں ہے کہ تحقیق فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر فرمایا آپ نے پس نہیں سنا میں نے خدا تعالیٰ کو فرماتا ہے پھر نجات دینگے ہم ان لوگوں کو کہ تقویٰ کیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے نہیں پیٹھے گا دوزخ میں اگر چاہا خدا نے اصحاب سے شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ ہیں کہ بیعت کی تھی نیچے اس کے روایت کیا اسکو مسلم نے

۵۹۴۸:۔ اور حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ تھے ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار چار سو فرمایا واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ل پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی کہ مسلمانوں کے خلاف میں ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کرے اور شافعی ؒ کے نزدیک اسکو سزا دیں قتل نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونیکا یہ مطلب ہے کہ آخرت میں انکو مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تھا انتہی اور ایسے ہی ملخصاً ۔ ت گنتے ہیں ہم انکو اپنے میں افضل مسلمانوں کا اس حدیث اور حدیث گذشتہ اور حدیث آئندہ سب سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیوں کے جو تین سو تیرہ یا تین سو پندرہ نفر تھے بڑے درجے کے ہیں اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے آپکے چاروں خلیفہ بھی بدری ہیں جس نے انپر طعن کیا اسنے اپنے میں دخل ڈالا۔ سے حکم ان ملائکہ کا، بدر کی لڑائی میں فرشتے آئے تھے اور آپکے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑتے تھے سو جبرئیل نے کہا کہ جیسا تم بدر والوں کو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتوں میں سے ان فرشتوں کو جانتے ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ سے بدر میں اور حدیبیہ میں الخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

٥٩٤٩ ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٩٥٠ ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّكُوْا

نے کہ تم آج کے دن بہتر ہو اہل زمین کے ہو (بخاری ومسلم)

۵۹۴۹ ۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چڑھے پہاڑی پرکہ نام اس کا ثنیۃ المرار ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ جھاڑے جائیں گے اس سے گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل پس تھے اول ان لوگوں کے کہ چڑھے اس ثنیۃ پر گھوڑے ہمارے سوار بنی خزرج کے پھر پے در پے چڑھے لوگ سب پس فرمایا رسول اللہ نے ہر کوئی کہ ہے تم میں سے بخشا گیا ہے اس کو مگر صاحب اونٹ سرخ کا پس آئے ہم اس کے پاس اور کہا ہم نے آ تو تو بخشش مانگیں تیرے لیے رسول اللہ سے کہا اس نے کہ تحقیق گم باؤں میں گم ہوئے اپنے محبوب تر ہے طرف میری اس سے کہ بخشش چاہے میرے لئے یار تمہاری (مسلم) اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی کہ کہا آپ نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا مجھ کو یہ کہ پڑھوں میں تم پر سورۃ لم یکن اس باب میں کہ بعد فضائل قرآن کے مذکور ہے ۔

دوسری فصل

۵۹۵۰ ۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم ان شخصوں کی کہ بعد میرے خلیفے ہونگے میرے یاروں سے وہ ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور سیرت پذیر ہو ساتھ سیرت عمار بن یاسرؓ کے اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے اور بیچ روایت حذیفہؓ

---

۱ جو کوئی چڑھے پہاڑی پر الخ آنحضرتؐ ایک بار مدینے میں سے مکہ کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگے آیا جس کا نام ثنیۃ المرار تھا وہاں کافر مسلمانوں کے ڈرانے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کو دھمکانے کے لئے چڑھ جائیگا اس کے گناہ معاف ہو جائینگے بنی اسرائیل یعقوبؑ کی اولاد جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے انکو حکم ہوا تھا کہ کافر و نکے شہر کے دروازے میں داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہوں اسی قصے کو آنحضرتؐ نے بیان فرمایا۔ ۲ مگر صاحب اونٹ سرخ کا یہ گنوار ٹیلے پر چڑھا اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے، ۳ اور سیرت پذیر ہو، کہ وہ اندر سے طرف حق ہوتے خلافت امیر المومنین حضرت علیؓ کی، ۴ ساتھ عہد ابن ام عبد کنیت ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی وہ مراد انکے عہد سے امر خلافت ہے پس اول انہوں ہی نے گواہی دی انکو یکمکی خلافت کی اور قائم کی اس پر دلیل یہ کہ نہیں پیچھے ڈالتے ہیں ہم اسکو کہ مقدم کیا اسکو رسول اللہؐ نے ہمارے دین کے کام یعنی نماز میں کیا نہ پسند کیا ہم ان کو اپنی دنیا کے واسطے، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا
بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۹۵۱ :- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۹۵۲ :- وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے آیا کہ جو کچھ کہ حدیث کرے تم کو ابن مسعودؓ پس راست کو جانو اس کو بدلے وتمسکوا بعہد ابن ام عبد کے (ترمذی)

۵۹۵۱ :- اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں ہوتا حاکم کرنے والا[1] کسی کو بغیر مشورے کے تو البتہ سردار کرتا میں ان پر بیٹے ام عبد کو (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۹۵۲ :- اور خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہ آیا میں مدینہ میں اور سوال کیا میں نے اللہ سے کہ میسر کرے میرے[2] لئے ہم نشین نیک بخت پس میسر کیا میرے لئے خدا نے ابوہریرہؓ کو پس بیٹھا میں انکے پاس اور کہا میں نے درخواست کی اللہ تعالیٰ سے کہ میسر کرے میرے[3] لئے ہم نشین نیک توفیق کیا گیا تو میرے لئے پس کہا ابوہریرہؓ نے کہاں سے ہے تو کہا میں نے اہل کوفہ میں سے درحالیکہ ڈھونڈتا ہوں میں خیر کو اور طلب کرتا ہوں میں خیر کو پس کہا ابوہریرہ نے کیا نہیں ہے تم میں سعد بن[4] مالکؓ مستجاب الدعوت اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی رکھنے والے اور تعلین رکھنے والے اور حضرت حذیفہؓ راز دان[5] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمارہ کہ پناہ دی[6] اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان سے اوپر زبان نبی آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم

لے اگر ہوتا میں حاکم کرنے والے الخ دہلوی نے کہا ضرور ہے اس حدیث کی اور مراد اس سے کسی لشکر کی عمارت ہے یا جیوۃ میں کسی امر کا خلیفہ کرنا اور رہا کہ خیال کی حدیث کا خلافت راشدین پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی اس لئے کہ وہ قریش کے ساتھ مخصوص ہے جیسے حدیث میں وارد ہوا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قریش سے نہیں ہیں، سے کہ میسر کرے میرے لئے ہم نشین ملے کہ صلاحیت رکھے کہ بیٹھے اس کے ساتھ اور استفادہ ہو اس کی ہم نشینی، سے پس الخ یعنے اتفاق ہوا میرے لئے تیری ہمنشینی کا، سے سعد بن مالک یہ وہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں جن کا مذکور ہو چکا اور مالک ابو وقاص کا نام ہے، سے راز دان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منافقوں کے جانتے تھے،
ے پناہ دی الخ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہے کہ خدائے تعالےٰ نے عمارہ کو شیطان سے اور اس کے تنزع سے نگاہ رکھے ۔۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَمَّارُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۵۳:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۹۵۴:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلٰى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۵۵:۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سلمان صاحب دو کتابوں کے یعنی انجیل اور قرآن[۱] کے (ترمذی)

۵۹۵۳:۔ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا شخص ہے ابوبکرؓ اچھا شخص ہے عمرؓ اچھا شخص ہے ابوعبیدہ بن جراحؓ اچھا شخص ہے اچھا شخص ہے اسید بن حضیرؓ اچھا شخص ہے ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن شماس اچھا شخص ہے معاذ بن جبل اچھا شخص ہے معاذ بن عمرؓ بن جموح (رواہ ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۵۴:۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنت[۲] مشتاق ہے صرف تین شخصوں کے علیؓ کے اور عمارؓ کے اور سلیمانؓ سے (ترمذی)

۵۹۵۵:۔ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے پروانگی مانگی عمار بن یاسرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کیلئے بس کہا

---

[۱] یعنی انجیل اور قرآن کے، اس لئے کہ انھوں نے انجیل پڑھی اور اس پر ایمان لائے پہلے اترنے قرآن کے عمل کیا اس پر پھر قرآن پر ایمان لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اور عمر ان کی اڑھائی سو برس کی تھی اور لقب ان کا سلمان الخیر تھا، [۲]۔ اچھا شخص ہے ابوبکرؓ، غالباً یہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار ایک مجلس میں جمع ہوں سے ہیں ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کے مشرف کیا یا کچھ اور تقریب ہوئی ہو ان کے ذکر کی، [۳] اچھا شخص ہے علیبدہ بن جراح یہ وہی علیبدہ بن جراح ہیں جن کا آنحضرتؐ نے ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے اور یہ حدیث عشرہ مبشرہ میں گزری اور ابوعلیبدہ تک جو صاحب مذکور ہوئے ان کا ذکر اوپر گزر چکا اور اسید بن حضیر انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے جو حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور ان کے بعد کے سب جہادوں میں ان سے ایک جماعت صحابہؓ نے روایت کی اور فوت ہوئے مدینہ میں ۲۰ھ میں اور دفن کئے گئے بقیع میں اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبلؓ کا ذکر بھی ہو چکا اور رہے معاذ بن عمرو بن جموع یہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج میں سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور فوت ہوئے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں،

[۲] جنت مشتاق ہے یعنی بہت مشتاق ہے کہا طیبیؒ نے یعنی جنت کا مشتاق ہونا ان تینوں کے لئے ایسا ہے جیسا ہلنا عرش عظیم کا واسطے موت سعد بن معاذؓ کے، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۵۶:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۵۷:۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۵۸:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۵۹:۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يَعْنِي فِي الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۰:۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ

کہ پروانگی دو اس کو خوشخبری ہو پاک پاک کے ہوئے کو (ترمذی)

۵۹۵۶:۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کاموں کے مگر کہ

۵۹۵۷:۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ جبکہ اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذؓ کا کہا منافقوں نے عجب ہلکا جاتا ہے جنازہ اسکا اور کہا انھوں نے کہ یہ ہلکی اس کے جنازہ کی بسبب حکم کرنے اسکے ہے بنی قریظہ[2] میں پس پہنچی یہ بات منافقوں کی نبی صلعم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتے اٹھاتے تھے اسکو (ترمذی)

۵۹۵۸:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی کو کہ بہت سچا ہو ابی ذرؓ سے (ترمذی)

۵۹۵۹:۔ ابوذرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی صاحب بیان کو کہ راست گو ہو نہ زیادہ اور نہ زیادہ ادا کرنے والا ہو حق کلام کو ابی ذرؓ سے مشابہ عیسےٰ بیٹے مریمؑ کے یعنی زہد میں (ترمذی)

۵۹۶۰:۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آئی ان کو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک

---

[1] اختیار کیا گیا الخ ہمیشہ سلف صالح کا یہی دستور تھا کہ اپنے لئے امر محتاط کو اختیار کرتے تھے اور دوسروں کو ایسی چیز بتاتے تھے کہ ان پر زیادہ سہل اور آسان ہو اسواسطے کہ آپ نے فرمایا ہے بھیجے گئے ہو تم سہولت اور آسانی کرتے کو نہ تنگی کرنے کو۔ [2] بنی قریظہ میں، قریظہ یہودی تھے مدینہ کے قریب آپ سے اور انسے صلح تھی پانچویں سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ آپ سے قول توڑ کے ساتھ شریک ہوئے جب مشرک مکہ کو پلٹ گئے تو آپ نے بنی قریظہ کے گڑھے پندرہ روز تک گھیرے ان لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھے سے اترتے ہیں اور ہم سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہیں سعد نے کہا کہ انکے لڑنیوالے جوان تو قتل ہوں اور لڑکے اور عورتیں انکی لونڈی اور غلام بنائے جائیں آپ نے فرمایا اے سعد تو نے خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق حکم کیا اسپر منافقوں نے جو یہودیوں کے بھائی بند تھے سعد بن معاذؓ پر طعن کیا۔ [3] ابوذرؓ سے ہرچند سب صحابہ سچے تھے لیکن جس میں جو صفت زیادہ ہوتی آپ اس صفت سے اس کی تعریف کرتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ اَرْبَعَۃٍ عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَآءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ نِ الَّذِیْ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۶۱:۔ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْہُ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَا حَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ وَمَا اَقْرَاَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۶۲:۔ وَعَنْہُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِکُہُ الْفِتْنَۃُ اِلَّا اَنَا اَخَافُھَا عَلَیْہِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَضُرُّکَ الْفِتْنَۃُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَسَکَتَ عَنْہُ وَاَقَرَّہٗ عَبْدُ الْعَظِیْمِ۔

چار شخصوں کے نزدیک عویمر کے کہ کنیت ان کی ابو درداء ہے ؑ عمدہ اور نزدیک سلمان رضی کے اور نزدیک ابن مسعودؓ اور نزدیک عبداللہ بن سلامؓ کے کہ جو تھے یہودی پھر مسلمان ہوئے پس تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے تحقیق وہ دسواں ہے[1] دس کا بہشت میں (ترمذی)

۵۹۶۱ - اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ کاش خلیفہ کرتے آپ کسی کو فرمایا اگر خلیفہ کروں میں تم پر کسی کو پس نافرمانی کرو تم اسکی عذاب کیے جاؤ گے تم ولیکن جو خبر دے تمکو حذیفہ پس سچا جانو اسکو اور جو پڑھائے تمکو عبداللہ پس پڑھو اس کو (ترمذی)

۵۹۶۲ - اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہا اس نے نہیں ہے کوئی آدمیوں میں سے کہ پہنچے اس کو فتنہ مگر کہ میں ڈرتا ہوں تا نیز فتنہ سے اس پر کہ محمد بن مسلمہؓ اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے محمد بن مسلمہ کو ضرر نہ کرے گا تجھ کو فتنہ ابو داؤد اور سکوت کیا اس سے اور ثابت رکھا اس حدیث کو منذری نے -

---

[1] دسواں ہے دس کا، یعنی وہ مانند دسویں دس شخصوں کے ہے کہ بہشتی ہیں کیونکہ وہ عشرہ مبشرہ سے نہیں [2] یعنی علم کتاب وسنت کا باعتبار حلال و حرام کا اور یہ ظاہر تر ہے بموجب فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور اس لفظ سے ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بھی [3] مشہور ہوئے یہ ساتھ کنیت ہی کے ابو درداء یعنی حتیں ان کی وہ عویمر انصاری خزرجی تھے فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سے بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان کے اور درمیان سلمان فارسیؓ کے سکونت اختیار کی تھی عویمرؓ نے شام میں اور مرے دمشق میں ۳۲ھ میں، [4] گویا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہم و ضروری ہے تم کو مجھ سے سوال خلیفہ کرنے کا نہ کرو اس لئے کہ وہ حاصل ہو گا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہارے کے، [5] خبر دے تم کو حذیفہؓ یعنی در بارہ منافقین کیونکہ منافقوں کے احوال سے یہ زیادہ واقف تھے، بہ نسبت دوسرے صحابہؓ کے، [6] فتنہ یعنی بلاد بیوی، [7] مگر محمد بن مسلمہ یہ محمد بن مسلمہ انصاریؓ خزرجی ہیں حاضر ہوئے تمام غزوں میں سوائے تبوک کے اور بعض کہتے ہیں کہ خلیفہ بنایا ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک میں اور تھے یہ فضلائے صحابہؓ سے اور اسلام لائے مصعب بن زبیرؓ کے ہاتھ پر مدینہ میں اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ میں بموجب فرمانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سلامت رہے اس کے شر و ضرر سے ، ؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۶۳:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرَى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۴:۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۶۵:۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ۔

۵۹۶۶:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ

۵۹۶۳:۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیرؓ کے گھر میں چراغ پس فرمایا حضرتؐ نے اے عائشہؓ نہیں گمان کرتا میں اسماء کو مگر کہ تحقیق جنی ہے اور نام نہ رکھنا تم اس لڑکے کا یہاں تک کہ میں نام رکھوں اس کا پس نام رکھا اس کا عبداللہ اور تحنیک کیا اسؐ کو ساتھ کھجور کے اپنے دست مبارک (ترمذی)

۵۹۶۴:۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپؐ نے فرمایا واسطے معاویہؓ کے یا الٰہی کر اسؓ کو سیدھی راہ دکھانے والا اور سیدھی راہ پایا گیا اور ہدایت کر لوگوں کو بسبب اس کے (ترمذی)

۵۹۶۵:۔ اور عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاصؓ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اس کی قوی۔

۵۹۶۶:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا ملے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابرؓ کیا ہے مجھ کو کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ کہا میں نے شہید کیا گیا باپ میرا اور چھوڑ دی انہوں نے عیال اور قرض فرمایا کیا خوشخبری نہ دوں میں دل سالقا اس چیز کے کہ پیش آیا خدا ساتھ اسکے تیرے باپ سے کہا میں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کلام نہیں کیا خدا تعالیٰ نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کے پیچھے

۱؎ نہیں گمان کرتا میں الخ یعنی چراغ جو اس وقت جلایا گیا ہے نشان اسکا ہے کہ اسماء جو حاملہ تھیں جنی ہیں۔ ۲؎ اور تحنیک کیا اس کو الخ تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا اور کچھ میٹھی چیز منہ میں چبا کر بچے کے تالو میں لگا دیں۔ ۳؎ کہ اس کو اس حدیث سے حضرت معاویہؓ کی فضیلت ثابت ہوئی۔ ۴؎ اسلام لائے لوگ، مراد لوگوں سے مکہ کے لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے بجبر و قہر اور عمرو بن عاص فتح مکہ سے برس دن پہلے ایمان لائے برغبت خود اور فتح مکہ کے دن جو لوگ مسلمان ہوئے تو خوف کے مارے مسلمان ہوئے بعد ازاں انکا ایمان مضبوط ہوا اور ابن ملک نے تخصیص عمرو کے ساتھ ایمان لانے کے برغبت اس لئے کہ واقع ہوا اسلام انکے دل میں حبشہ میں جبکہ اقرار کیا نجاشی نے آنحضرتؐ کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانے کے طرف رسول اللہ کے بغیر اسکے بلائے اسکو کوئی طرف ایمان کے پس آئے یہ طرف مدینہ کے اور ایمان لائے پس امیر کیا اسکو آپ کے صحابہؓ کی ایک جماعت پر جس میں صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے۔ ۵؎ غزوہ احد میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۹۶۷ :- وَعَنْهُ قَالَ اِسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۵۹۶۸ :- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

۵۹۶۹ :- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ

اور زندہ کیا خدا تعالیٰ نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اس سے رو برو فرمایا خدا تعالیٰ نے اے بندے آرزو کر مجھ پر دوں گا میں تجھ کو کہا تیرے باپ نے تحقیق سان یہ ہے کہ تحقیق گزرا ہے حکم میرا مردے نہیں پھر کر آویں گے دنیا[1] میں پس اتری یہ آیت اور گمان نہ کر تو ان لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ خدا کے مردے اخیر آیت تک (ترمذی)

۵۹۶۷ :- اور جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا بخشش چاہی میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار (ترمذی)

۵۹۶۸ :- اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانے کپڑوں کے نہیں پرواکی جاتی انکی اگر قسم[2] کھا بیٹھیں خدا پر تو خدا سچا کرتا[3] ہے انکو انہیں سے براء[4] بن مالک ہیں روایت کی ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۶۹ :- اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو تحقیق خاص گٹھری میری[5] کہ ٹھکانا پکڑتا ہوں میں طرف انکے اہل بیت میرے ہیں اور تحقیق دوست ولی میرے انصار ہیں پس عفو کرو تم ان کے بدکاروں سے اور قبول کرو انکے نیک کاروں سے (ترمذی)

[1] مردے نہیں پھر کر آویں گے دنیا میں یعنی اس طرح کہ وہ جیتے رہیں دنیا میں مدت دراز تک ادا کرتے رہیں اس میں طاعات، [2] اگر قسم کھا بیٹھیں یعنی قسم کھاویں کہ خدا ایسا کرے گا، [3] سچا کرتا ہے ان کو اس قسم میں اور کر دیتا ہے اس کام کو یا قسم کھاویں اپنے فعل پر کہ ایسا کچھ کریں گے تو مہیا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسباب اس فعل کا اور توفیق دیتا ہے ان کو اس کام کے کرنے کی، [4] ان میں سے براء بن مالک ہیں یہ بھائی تھے انس بن مالکؓ کے ایک ماں اور ایک باپ سے تھے فضلاء صحابہؓ اور ان کے دلیروں اور پہلوانوں سے حاضر ہوئے غزوہ احد میں اور سب جہادوں میں کہ بعد غزوہ ایک کے واقع ہوئے اور یہ بڑے قوی اور شجاع تھے کہ سو مشرکوں کو مقابلہ کی حالت میں انہوں نے مارا ہے سوا اس کے کہ شریک اوروں کے ہو کر مارا ہو اور ظاہر ہوئے ان سے جنگ شدید روز یمامہ کے اور شہید ہوئے بیسویں سال میں، [5] خاص گٹھری میری یعنے محل سر و امانت میری کے اور معنی مفصل لفظ علیہ کے اسباب کی پہلی فصل میں انسؓ کی حدیث پر لکھے گئے اور وہاں یہ لفظ انصار کی تعریف میں واقع ہوا ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا کہ ان کے غیر کے حق میں بھی وارد ہو خصوصاً اہلبیت کہ بہت خاص ہیں ساتھ اس صفت کے، ۱۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۵۹۷۱:۔ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرِأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۷۲:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۷۳:۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا أَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ

اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۷۰:۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہیں رکھتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۷۱:۔ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے اس نے ابی طلحہؓ سے نقل کی کہا کہ میرے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سے سلام اس لئے کہ تحقیق وہ جو کچھ کہ جانتا ہوں میں پارسا ہیں صبر کرنیوالے (ترمذی)

۵۹۷۲:۔ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حال میں کہ شکایت کرتا تھا حاطب کی نزدیک آنحضرت کے پس کہا غلام نے یا رسول اللہ! البتہ داخل ہوگا حاطب آگ میں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہے تو نہیں داخل ہوگا آگ میں اس لئے کہ وہ حاضر ہوا ہے[1] بدر میں اور حدیبیہ میں (مسلم)

۵۹۷۳:۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت اور اگر منہ پھیرو تم[2] لائیگا اللہ تعالیٰ تمہارے بدلہ میں ایک گروہ کہ سوائے تمہارے پھر وہ نہیں ہونگے مانند تمہارے عرض کیا بعض صحابہؓ نے یا رسول اللہ کون ہیں وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا تعالیٰ نے کہ اگر روگردانی کریں ہم ہمارے بدلے میں لائے جائیں وہ پھر نہیں ہوں گے وہ مانند ہمارے پس مارا آنحضرت نے اوپر ران سلمان فارسیؓ کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ لوگ یہ ہیں اور قوم اس کی اور اگر ہوتا دین

---

[1] اس لئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں موجود تھے ان پر دوزخ حرام ہے وے منفرد بہشتی ہیں،

[2] پھیرو تم، یعنے ایمان لانے سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر، اور مدد کرنے دین ان کے سے، [3] یعنی اس سبب سے کہ جرم کیا تو نے اور تاکید کر کر کہا تو نے ٭ ٭ ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۷۴:۔ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۷۵:۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُوذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۹۷۶:۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

نزدیک ثریا کے[1] تو البتہ لیتے اس کو کتنے اشخاص فارس میں سے (ترمذی)

۵۹۷۴:۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ذکر کئے گئے اہل عجم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عجمی ساتھ ان عجمیوں کے یا بعض[2] کے زیادہ اعتماد رکھتا ہوں بہ نسبت تمہاری[3] یا بعض تمہارے کے (ترمذی)

تیسری فصل

۵۹۷۵:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ ہر نبی کے لئے سات آدمی ہوتے تھے برگزیدہ اور نگہبان اور دیا گیا ہوں میں چودہ کہا ہم نے کون ہیں وہ کہا علیؓ نے وہ میں ہوں اور دونوں بیٹے میرے[3] اور جعفرؓ[4] اور حمزہؓ ابوبکرؓ عمرؓ مصعب بن عمیرؓ بلالؓ سلمانؓ عمارؓ عبداللہ بن مسعودؓ ابوذرؓ اور مقدادؓ (ترمذی)

۵۹۷۶:۔ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھی درمیان میرے اور درمیان عمار بن یاسرؓ کے گفتگو[5] پس سختی کی میں نے عمارؓ سے کلام کرنے میں پس گئے[6] عمار بارادہ اس کے کہ شکوہ کریں میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آئے خالدؓ اور عمارؓ

---

[1] نزدیک ثریا کے، ثریا اور پرویں ان ستاروں کا نام ہے جو متصل ہیں جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر کام نہیں کرتی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا، اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمان بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر ہوئے ان کے عالم پیدا ہوئے جیسے صحاح ستہ والے [2] بہ نسبت تمہاری، کہا طیبیؒ نے یہاں خطاب ایک خاص قوم کو ہے جنکو جہاد میں مال خرچ کرنیکی ترغیب دی اور انہوں نے سستی کی اس میں بہر تقدیر اس میں تعریف ہے اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت ان کے اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کی آیتوں سے لکھی ہے بخوف درازگی کے اس میں سے نہیں لکھا گیا، [3] دونوں بیٹے میرے، یعنی حسنؓ و حسینؓ، [4] جعفرؓ یہ حضرت علیؓ کے بھائی تھے اور حمزہؓ عبدالمطلب کے بیٹے تھے، [5] کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ ہے، [6] پس آئے خالدؓ یہ کلام راوی کا ہے جو خالدؓ سے روایت کرتا ہے اور لفظ قال محذوف ہے دلالت کرتی ہے اس پر عبارت مابعد کی، فقال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہے کہ یہ کلام خالد سے ہو بطریق التفات کے، پس روئے عمار بعض بسبب سختی خالدؓ اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنے کے اور سکوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم فجاء خالد وھو یشکوہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعل یغلظ لہ ولا یزیدہ الا غلظۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ساکت لا یتکلم فبکی عمار وقال یا رسول اللہ الا تراہ فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ وقال من عادی عمارا عاداہ اللہ ومن ابغض عمارا ابغضہ اللہ قال خالد فخرجت فما کان شیء احب الی من رضی عمار فلقیتہ بما رضی فرضی۔

۵۹۷۷: وعن ابی عبیدۃ رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خالد سیف من سیوف اللہ عزوجل ونعم فتی العشیرۃ رواھما احمد۔

۵۹۷۸: وعن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبھم قیل یا رسول اللہ سمھم لنا قال علی منھم یقول ذلک ثلثا وابوذر والمقداد وسلمان امرنی بحبھم واخبرنی انہ یحبھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب۔

شکوہ کر رہے تھے عمار کا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا پس ہوئے خالدؓ کہ سخت کہتے تھے اور نہیں زیادہ کرتے تھے مگر سختی اور حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم چپکے بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس روئے عمارؓ اور کہا یا رسول اللہ! کیا نہیں دیکھتے ہیں آپ خالد کو پس اٹھایا نبی صلعم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمارؓ سے دشمن رکھے گا اس کو خدا تعالیٰ اور جو کوئی بغض رکھے عمارؓ سے بغض رکھے گا اس سے اللہ تعالیٰ کہا خالدؓ نے پس باہر نکلا میں پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کے سے پس آیا میں عمار کے ساتھ اسباب رضا کے پس راضی ہوئے عمارؓ۔

۵۹۷۷۔ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے خالدؓ ایک شمشیر ہے خدا کی شمشیروں میں سے اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہے (احمد)

۵۹۷۸۔ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو ساتھ دوستی چار شخصوں کے اور خبر دی مجھ کو وہ سبحانہ وتعالیٰ دوست رکھتا ہے ان کو عرض کیا صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ! نام بیان کیجئے ان کا ہمارے لئے فرمایا علیؓ ایک ہے ان میں سے فرمایا اس کو تین بار اور ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمانؓ ہیں حکم کیا مجھ کو خدا تعالیٰ نے ساتھ محبت انکی کے اور خبر دی مجھ کو کہ وہ دوست رکھتا ہے ان کو (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ٭

لہ دشمنی کرے عمار سے، یعنی ساتھ زبان کے، ۲ اور جو کوئی بغض رکھے عمار سے، یعنی ساتھ دل کے، ۳ پس باہر نکلا، یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بقصد راضی کرنے عمار کے باہر نکل، ۴ پس نہ تھی، یعنی میرا یہ ارادہ تھا کہ کوئی ایسا کام کروں کہ عمارؓ مجھ سے راضی ہو جائیں تو مجھ میں اور عمار میں محبت ہو جائے، ۵ ایک شمشیر ہے کہ کھینچا ہے اس کو اللہ عزوجل نے مشرکوں پر اور مسلط کیا اس کو کافروں پر اور غرض یہ ہے کہ خوب لڑتا ہے کافروں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں، ۶ اور اچھا جوان، خالد بنی مخزوم میں سے تھے کہ نام بلاد کا قریش سے، ۷ اور وہ دوست رکھتا ہے ان کو سبحانہ تعالیٰ کیا بڑا مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ان کی محبت رکھتا ہے اور اپنے حبیب کو ان کی محبت رکھنے کا حکم دیا ہے،،، ٭

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۷۹:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۰ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۹۸۱:۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّضَيِّفُهٗ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ

۵۹۷۹:۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھے عمرؓ کہتے ابوبکرؓ سردار ہمارے ہیں اور آزاد کیا ابوبکرؓ نے سردار ہمارے کو یعنی بلال رضؓ کو۔ (بخاری)

۵۹۸۰:۔ اور حضرت قیس بن ابی حازمؒ سے روایت ہے کہ بلالؓ نے کہا واسطے ابی بکرؓ کے اگر ہے تو کہ نہیں خریدا تو نے مجھ کو مگر اپنے نفس ہی کے لئے تو نگاہ رکھ مجھ کو اور اگر ہے تو کہ نہیں خریدا ہے تو نے مجھ کو مگر واسطے خدا تعالےٰ کے پس چھوڑ دو مجھ[1] کو ساتھ عمل خدا کے۔ (بخاری)

۵۹۸۱:۔ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اس نے کہ میں فقیر ہوں[3] پس بھیجا آنحضرتؐ نے کسی کو اپنی کسی بیوی کے پاس[4] پس کہا ان بیوی نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے آپؐ کو ساتھ حق کے نہیں ہے میرے پاس مگر پانی پھر بھیجا آنحضرتؐ نے کسی کو اور بیوی کے پاس پس کہا ان بیوی نے بھی مانند اس کے اور کہا سب بیویوں نے مانند[5] اسکے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مہمانی کرے اس کی رحمت کرے گا خدا تعالیٰ اس پر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے کہا جاتا تھا اس کو ابوطلحہ[6] پس کہا ابوطلحہؓ نے میں ضیافت کروں گا اس کی یا رسول اللہ پس لے گئے ابوطلحہؓ اس شخص کو طرف گھر اپنے کے پس کہا حضرت ابوطلحہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے واسطے بیوی اپنی کے[7] کیا ہے تیرے پاس کچھ طعام کہا اس نے

---

[1] بلالؓ نے کہا واسطے ابوبکرؓ کے جبکہ بلال نے بسبب نہ صبر کرنے کے مسجد نبوی کے دیکھنے پر ملک شام جانے کا ارادہ کیا تو ابوبکرؓ نے درخواست کی کہ میری صحبت میں رہ اور ویسا ہی اذان کہتا رہ جیسے حضرتؐ کے وقت کہا کرتا تھا، [2] پس چھوڑ دو مجھ کو ساتھ امر خدا کے یعنی چھوڑ مجھ کو خدا کے لئے کام کرتا ہوں اور خلق سے کچھ سروکار نہ رکھوں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ بلال نے کہا مجھ کو پیغمبر خدا کے مقام دیکھنے کی تاب نہیں ہے اور انکے بغیر میں یہاں نہیں رہ سکتا پس گئے بلال ہمراہ ایک لشکر کے کہ شام کو جاتا تھا اور دمشق میں وفات پائی اور جس حدیث میں پھر بلالؓ کا مدینہ کی طرف لوٹنا مذکور ہے اور انکا اذان دینا اور مدینہ کا کانپنا انکی اذان سننے سے تو اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے موضوع معلوم ہوتی ہے، سیوطیؒ نے اسکو ذیل میں ذکر کیا ہے، [3] فقیر ہوں، رنج و مشقت اٹھاتا ہوں بھوک وغیرہ سے کچھ دو مجھ کو، [4] کسی بیوی کے پاس یعنی تا دریافت کرے اگر انکے پاس کچھ ہو تو دیویں اسکے لئے، [5] اور کہا سب بیویوں نے مانند اسکے شاید کہ ہو یہ حال ابتداء میں پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنائم وغیرہ کے، [6] ابوطلحہؓ نام انکا زید بن سہل انصاری ہے خاوند ام سلیم کے جو ماں تھی انسؓ کی، [7] واسطے اپنی بیوی کے، کہ وہ ماں انسؓ کی تھیں، ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ لَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ فَقَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَأْكُلَ فَقُوْمِيْ إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيْهِ فَأَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُهٗ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ اٰخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۸۲:۔ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

نہیں مگر موافق قوت لڑکوں میرے کے کہا ابو طلحہؓ نے پس بہلا دے انکو ساتھ کسی چیز کے اور سلا دے[1] انکو پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکھلا اسکو ظاہر میں کہ ہم کھاتے ہیں پس جس وقت کہ قصد کرے مہمان اور پھیلائے ہاتھ اپنا پس اٹھ تو طرف چراغ کے اسکے سلوارنے کے لئے تو کہ کھاوے پھر بجھا دینا[2] تو پس کیا اس عورت نے ویسا ہی پس بیٹھے اور کھایا مہمان نے اور رات گزاری دونوں نے بھوکے پس جب صبح کی ابو طلحہؓ نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق عجیب کیا اللہ تعالیٰ نے یا کہا راوی نے کہ ہنسا اللہ تعالیٰ فلانے مرد اور فلاں عورت سے اور ایک روایت میں ابو ہریرہؓ سے مانند اس حدیث کے آیا ہے اور نہیں نام لیا ابو طلحہؓ کا اور بیچ آخر اس روایت کے یہ آیا ہے پس نازل کی اللہ نے یہ آیت اور ترجیح دیتے ہیں[6] اپنے نفسوں پر اگرچہ ہو انکو بھوک (بخاری مسلم)

۵۹۸۲:۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا اترے ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل میں پس گزرنے لگے لوگ پس فرماتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون ہے یہ اے ابو ہریرہؓ پس کہتا میں فلانا پس فرماتے حضرتؐ اچھا بندہ خدا کا یہ اور فرماتے حضرت کون ہے یہ پس کہتا میں فلانا ہے پس فرماتے حضرتؐ برا بندہ خدا کا ہے یہ یہاں تک کہ گزرے خالدؓ بن ولید پس فرمایا حضرتؐ نے کون ہے یہ پس کہا میں نے یہ خالد بن ولیدؓ ہے پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہے خالد بن ولیدؓ ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے۔ (ترمذی)

---

[1] مگر موافق قوت لڑکوں میرے کے، یعنی چھوٹے لڑکوں کے لئے کچھ رکھ چھوڑا ہے کہ انکو بھوک لگتی ہے بار بار اور لا معلوم ہے کہ نہیں جائز ہے بھوکا رکھنا بچوں کا اور کھلانا مہمانوں کا، [2] اور سلا دے انکو گویا ابو طلحہؓ نے قصد کیا کہ بچے نہ دیکھیں کھانا مہمانوں کا تو کہ خواہش کریں جیسے کہ عادت بچوں کی ہوتی ہے، [3] پس دکھلا اسکو ظاہر میں کہ ہم کھاتے یعنی اس طعام میں سے اس لئے کہ جب مہمان دیکھتا ہے کہ صاحب خانہ نہیں کھاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہے اسکو، [4] بجھا دینا، یعنی تو کہ اندھیرا ہو جائے اور وہ ہمارے نہ کھانے سے مطلع نہ ہو[5] کہا راوی نے، اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کے لئے ضحک کی صفت ثابت ہوئی مثل اور صفات باری تعالیٰ کے اور صفات باری تعالیٰ پر کلام مراراً گفتگو گزری، [6] ترجیح دیتے ہیں یعنی مہمانوں کو یا اوروں کو اپنے سے اول رکھتے ہیں اس حدیث سے ابو طلحہ کی بڑی فضیلت نکلی سبحان اللہ آپؐ کے اصحاب کیا آنحضرتؐ پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اوروں محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے، چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ویوثرون الآیۃ، یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیر ونکو مقدم رکھتے تھے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۸۳:۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۴:۔ وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۵:۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۹۸۳:۔ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ انصار نے کہا اے نبی اللہ کے ہر نبی کے لئے تابعدار تھے اور تحقیق ہم نے تابعداری کی آپ کی پس دعا کرو خدا سے کر دے[1] ہمارے تابع ہم میں سے پس دعا کی حضرتؐ نے ساتھ اس کے۔ (بخاری)

۵۹۸۴:۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نہیں پہچانتے[2] ہم کسی قبیلہ کو قبائل عرب سے کہ بہت ہوں شہید ان کے اور بہت عزیز ہوں روز قیامت کے انصار سے کہا اور کہا انسؓ نے مارے گئے انصار سے روز احد کے ستر شخص اور روز بیر معونہ کے ستر شخص اور روز جنگ[3] یمامہ کے اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں ستر شخص (بخاری)

۵۹۸۵:۔ اور حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تھی عطا[4] بدر والوں کے پانچ پانچ ہزار اور کہا عمرؓ نے البتہ فضیلت دیتا ہوں میں ان کو ان کے غیر پر مرتبہ میں (بخاری)

(بقیہ صفحہ سابقہ) اگرچہ ان کو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے دل لوگوں سے کیا ممکن ہے کہ اہل بیت کا حق چھین لیں اور ناحق صدیق اکبرؓ سے بیعت لیں، حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ میں رکھے، شعر مرا بندہ ملا کا ہے یہ، سایا یہ فرماتے اس کسی سے جو منافق ہوتا کیونکہ مومن کے لئے مقرر ماتا اس بات کا آنحضرتؐ سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ وہ درویش بدبر ہو۔

[1] کر دے ہمارے تابع، یعنی دعا کرو کہ ہمارے تابعوں کو تم سے یعنی متصل ہمارے اور پیرو ہمارے نیکی کرنے میں کرے اور پیرو طریقہ اور سیرت ہماری کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین اتبعوہم باحسان، [2] نہیں پہچانتے ہم کسی قبیلہ کو یعنی روز قیامت کے متحقق ہوگا کہ کس کثرت سے انصار مارے گئے اور کیا عزت ہوگی ان کی، [3] روز جنگ یمامہ کے، جب حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑنے کے لئے گئے تھے، [4] تھی عطا بدر والوں کی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کے ہر ہر شخص کو بیت المال سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

۵۹۸۶: اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نِ الْهَاشِمِيُّ اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ، اَبُوْحُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ

باب ہے بیچ بیان ذکر کرنے ناموں ان صحابہ اہل بدر کے کہ جنکے نام ذکر کئے گئے ہیں بیچ کتاب جامع کے واسطے بخاری کے

۵۹۸۶: نبی محمدؐ بیٹے عبداللہ کے ہاشمی صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ[1] بیٹے عثمان رضی اللہ عنہ کے ابوبکر صدیق قرشی عمرؓ[2] بیٹے خطاب[3] کے عدوی عثمانؓ بیٹے عفان کے قرشی پیچھے چھوڑ گئے تھے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نزدیک بیٹی اپنی[4] رقیہ کے اور لگایا ان کے لئے حصہ ان کا علیؓ[5] بیٹے ابی طالب کے ہاشمی ایاسؓ[6] بیٹے بکیر کے بلالؓ[7] بیٹے رباح کے غلام آزاد ابوبکر صدیقؓ کے حمزہؓ[8] بیٹے عبدالمطلب ہاشمی حاطب بیٹے ابی بلتعہ[9] کے ہم قسم قریش کے ابوحذیفہؓ[10] بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی حارثہؓ[11] بیٹے ربیع کے انصاری شہید ہوئے روز بدر کے اور یہ حارثہ ہے بیٹا سراقہ کا تھا بیچ نظر کرنے والوں کے خبیبؓ[12] بیٹے عدی کے انصاری خنیس رضؓ[13] بیٹے حذافہ سہمی

---

[1] نبیؐ، شروع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تبرکًا اور رتبہً، [2] عبداللہ بیٹے، پانچویں پشت میں آنحضرتؐ اور ان کا نسب ملتا ہے، [3] عمرؓ یہ بھی پانچویں واسطے میں آنحضرتؐ سے ملتے ہیں، [4] نزدیک بیٹی اپنی کے حضرتؐ جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمانؓ کی بی بی آنحضرتؐ کی بیٹی بیمار تھیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو جو لوگ لڑائی میں جاتے ہیں ان میں سے ایک مرد کے برابر ثواب آخرت میں پاؤ اور حصہ مال کا دنیا میں ملے گا اس کو بخاری نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا، [5] یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے، [6] ایاس، یہ مہاجرین اولین سے ہیں، [7] بلالؓ یہ موذن تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کنیت ان کی عبدالرحمٰن ہے، [8] حمزہؓ حضرتؐ کے حقیقی چچا بھی تھے اور خالہ زاد بھائی بھی تھے، [9] حاطب بن ابی بلتعہ ان کا مذکور ہو چکا، [10] ابوحذیفہؓ، یہ بھی مہاجرین اولین سے تھے، [11] حارثہ، ان کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فردوس اعلیٰ میں گیا، [12] خبیبؓ غزوہ رجیع میں ان کو کافروں نے قید کر لیا اور مکہ میں حارث کے بیٹوں کے پاس ان کو بھیجا۔ انہوں نے بڑی بے رحمی سے قتل کیا۔ ان کا قصہ بہت عجیب بخاری میں مذکور ہے، [13] خنیسؓ۔ یہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند تھے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن الانصاری رفاعۃ بن عبد المنذر ابو لبابۃ الانصاری الزبیر بن العوام القرشی
زید بن سہل ابو طلحۃ الانصاری ابو زید الانصاری سعد بن مالک الزہری
سعد بن خولۃ القرشی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی سہل بن حنیف
الانصاری ظہیر بن رافع الانصاری واخوہ عبد اللہ بن مسعود الہذلی
عبد الرحمن بن عوف الزہری عبیدۃ بن الحارث القرشی عبادۃ بن الصامت
الانصاری عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لؤی۔ عقبۃ بن عمرو الانصاری
عامر بن ربیعۃ العنزی عاصم بن ثابت الانصاری، عویم بن ساعدۃ الانصاری
عتبان بن مالک الانصاری قدامۃ بن مظعون قتادۃ بن النعمان الانصاری

کے رفاعہ[۵۱] بیٹے رافع کے انصاری رفاعہ[۵۲] بیٹے عبد المنذر کے ابو لبابہ انصاری زبیر[۵۳] بیٹے عوام کے قریشی زید بیٹے سہل[۵۴] کے یعنی ابو طلحہ انصاری ابو زید[۵۵] انصاری سعد[۵۶] بیٹے مالک کے زہری سعد[۵۷] بن خولہ کے قریشی سعید بیٹے زید[۵۸] بن عمرو بن نفیل کے قریشی سہل بیٹے حنیف کے انصاری ظہیر بیٹے رافع کے انصاری اور بھائی ان[۵۹] کے عبد اللہ بن مسعود ہذلی عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری عبیدہ بیٹے حارث کے قریشی عبادہ بیٹے صامت کے انصاری عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لؤی کے عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی عاصم بیٹے ثابت کے انصاری عتبان بیٹے مالک کے انصاری قدامہ[۱۰] بیٹے مظعون کے قتادہ بیٹے نعمان کے انصاری معاذ[۱۱] بیٹے عمرو بن

---

[۵۱] رفاعہ، یہ بھائی ہیں مالک بن رافع کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور تمام جہادوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، [۵۲] رفاعہ بیٹے عبد المنذر کے، یہ حاضر ہوئے عقبہ میں اور بدر میں اور تمام جہادوں میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے بلکہ امیر کیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ میں اور حصہ لگایا ان کا اصحاب بدر کے ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے لگایا تھا، [۵۳] زبیر رضی اللہ عنہ، یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قصے میں چار واسطے کر ان کی والدہ پھوپھی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی، [۵۴] زید بن سعد رضی اللہ عنہ، حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں اور غزوں میں کہ بعد بدر کے ہوئے کنیت ان کی ابو طلحہ ہے اور یہ خاوند ہیں ام سلیم کے، [۵۵] ابو زید رضی اللہ عنہ، یہ قرآن کے جامعین میں سے ہیں، [۵۶] سعد بیٹے مالک کے، ان کا ذکر ہو چکا، [۵۷] سعد بن خولہ، انہوں نے پہلے ہجرت کی حبش کی طرف، سعد بن زید، یہ بہنوئی تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عشرہ مبشرہ سے، [۵۸] اور بھائی ان کے، یعنی خدیج بن رافع اور ملا علی نے کہا ان کا نام مظہر تھا، [۵۹] عنزہ کی طرف کہ ان کے اجداد سے ہے، [۱۰] قدامہ بیٹے مظعون کے، یہ ماموں تھے عبد اللہ بن عمر کے، [۱۱] معاذ بن عمرو، انہوں نے قتل کیا معاذ بن عفراء کے ساتھ مل کر ابو جہل کو،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رض مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ رض وَاَخُوْهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ رض مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، مُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ رض مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ رض مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ، هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

الجموع کے معوذ بیٹے عفراء کے اور بھائی[1] ان کے مالک بیٹے ربیعہ کے اور ابو اسید انصاری مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے مرارہ[2] بیٹے ربیع کے انصاری معن[3] بیٹے عدی کے انصاری، مقداد بیٹے عمر[4] کے کندی ہم قسم بنی زہرہ کے ہلال بیٹے امیہ کے انصاری راضی ہو اللہ تعالےٰ ان سب سے،

---

[1] اور بھائی ان کے، یعنی معاذ بن عفراء کے [2] مرارہ بن ربیع الخ یہ انہی تینوں میں سے ہیں کہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے ایک کعب بن مالک ہیں دوسرے ہلال ابن امیہ جن کا نام اپنی آتا ہے اور تیسرے یہ اور توبہ کرتے کی ان کے حق میں اللہ عزوجل نے اتار نازل کیں آیتیں قرآن کی ان کے حق میں اور اسی سبب سے نام رکھا گیا اس کا سورۂ توبہ، [3] معن بن عدی الخ یہ ہم قسم ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے ان کو انصاری بھائی چارہ کروایا ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن خطاب برادر عمر فاروق[4] سے اور شہید ہوئے دونوں روز یمامہ کے، صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت میں، [4] مقداد بیٹے عمر کے ان کو مقداد ابن اسود بھی کہتے تھے، +

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِنِ الْقَرْنِيِّ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۸۷ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ لَهُ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۸۸ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کے اور ذکر اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے

فصل پہلی

۵۹۸۷ روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص آویگا تمہارے پاس یمن کی جانب سے کہا جاویگا اویس، نہ چھوڑیگا یمن میں سوائے ماں اپنی کے تحقیق تھی اس کے بدن میں سفیدی پس دعا کی اللہ تعالیٰ سے، پس دور کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مگر مقدار ایک دینار کے یا درہم کے، پس شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیئے کہ وہ بخشش طلب کرے تمہارے لئے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اس کو اویس رضی اللہ عنہ اور واسطے اس کے ماں ہے اور تھے اس کے برص پس حکم کرنا اس کو کہ استغفار کرے تمہارے لئے[1] (مسلم)

۵۹۸۸ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آگئے[2] تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہیں از روئے دل کے اور بہت نرم ہیں از روئے قلب کے ایمان ہے یمن کا اور حکمت بھی یمن کی ہے اور فخر[3] اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے

---

[1] استغفار کرے تمہارے لئے، اس حدیث سے اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔ اویس قرنی تابعین میں ہے صحابی نہیں ہر چند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے، اس حدیث سے اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل نہیں ہوتی، اس واسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہیں ہو سکتا اور صرف دعا ثابت کرانے سے افضیلت نہیں ہوتی اس واسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے یعنی لوگوں سے دعا کروائی ہے بلکہ پانچوں وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونیکے واسطے دعا کرنیکو فرمایا۔ [2] آگئے تمہارے پاس اہل یمن جب یمن کے لوگ آنحضرت کے پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث سے بڑی فضیلت اہل یمن کی بیچ فرمایا حضرت نے یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں، [3] اور فخر الخ عرب میں حضرت کے وقت میں دو گروہ تھے سو انکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہیں اور بکریاں چرانیوالے غریب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۸۹:۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۹۰:۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۹۱:۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۹۹۲:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور چین اور آہستگی بکری والوں میں (بخاری، مسلم)

۵۹۸۹:۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کفر کا[1] طرف مشرق کے ہے اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والوں کے اور اونٹ والوں اور چلانیوالوں کے ہے اونٹ کی پشم کے خیموں کے رہنے والے ہیں اور نرمی بکری والوں میں ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۹۰:۔ اور ابی مسعودؓ انصاری سے روایت ہے اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ فرمایا حضرتؐ نے اس جگہ سے آتے ہیں فتنہ مشرق کی طرف سے اور سخت زبانی اور سخت دلی اور چلانیوالوں خیمہ نشینوں کے کہ جو پیچھے لگ رہے ہیں دنٹوں و رگایوں کے دموں کے بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے، (مسلم، بخاری)

۵۹۹۱:۔ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے سختی دلوں کی اور سختی زبانوں کی مشرق میں ہے اور ایمان[2] اہل حجاز میں ہے (مسلم)

۵۹۹۲:۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ راضی ہوا اللہ ان سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کے یا اللہ برکت دے ہمارے لئے بیچ یمن ہمارے کے کہا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کہیئے کہ برکت دے ہمارے نجد میں کہا یا الہٰی برکت دے ہمارے لئے بیچ شام ہمارے کے یا الہٰی برکت دے ہمارے لئے یمن میں کہا بعضے صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ کہ کہیئے برکت دے ہمارے نجد میں پس گمان کرتا ہوں میں حضرتؐ کو کہ کہا تیسری بار میں اس جگہ زلزلے ہونگے اور فتنے اور وہیں سے ظاہر ہوتا ہے سینگ شیطان کا[3]، (بخاری)

---

[1] سر کفر کا طرف مشرق کے ہے اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اسی طرف سے نکلے گا، [2] اور ایمان اہل حجاز میں ہے حجاز ایک ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے، [3] سینگ شیطان کا، یعنی سورج شام کا ملک مدینہ سے اتری طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبروں کی ہے اور یمن کو اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین میں ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے کہ کیا آنحضرت نے کہ دعا کی آنحضرتؐ نے یمن اور شام کے لئے برکت کی اس لئے کہ جگہ آنحضرتؐ کی پیدائش کی مکہ ہے اور وہ یمن سے متعلق (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۹۹۳:۔ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْیَمَنِ فَقَالَ اللّٰہُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِہِمْ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۹۴:۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَیٍّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِکَۃَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَہَا عَلَیْہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۹۵:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْمِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

۵۹۹۶:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ ہِجْرَۃٌ بَعْدَ ہِجْرَۃٍ فَخِیَارُ النَّاسِ اِلٰی مُہَاجَرِ

فصل دوسری

۵۹۹۳:۔ روایت کرتے ہیں انسؓ زید بن ثابت سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کے پس کہا یا الٰہی متوجہ کر ان کے دلوں کو اور برکت دے واسطے ہمارےؓ بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے (ترمذی)

۵۹۹۴:۔ اور زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشحالی ہے واسطے اہل شام کے عرض کیا ہم نے کس سبب سے فرمایا آپ نے یہ یا رسول اللہ فرمایا اس لئے کہ فرشتے رحمٰن کے پھیلاتے ہوئے ہیں بازو اپنے زمین شام پر (احمد، ترمذی)

۵۹۹۵:۔ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضر موت کی طرف سے یا حضرموت سے جمع کریگی وہ آگ لوگوں کو کہا ہم نے یا رسول اللہ پس کیا فرماتے ہو ہم کو فرمایا حضرتؐ نے لازم ہے تم کو جانا شام کو (ترمذی)

۵۹۹۶:۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے پس بہتر لوگوں کا وہ ہو گا کہ ہجرت کرے طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کے اور ایک روایت میں آیا ہے پس بہترین اہل زمین کے وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہے اور جگہ دفن ہونے آپ کے کی مدینہ ہے اور شام سے متعلق ہے پس یہ دونوں کافی ہیں انکی فضیلت میں اور اسی سبب سے اضافت کیا آنحضرتؐ نے اسکو اپنی طرف، ۲ے سلے اور برکت دے الخ صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے اور مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر زمین یا دسکے اور وجہ دعا کی حضرتؐ نے اللہم سے اہل یمن کے دلوں کی متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرت کی اور انکے آنے سے معیشت کی تنگی تصور تھی تو طعام میں برکت کی دعا کی اہل مدینہ کے لئے، ۳ے پھیلاتے ہیں بازو اپنے، یعنے واسطے محافظت کرنے کے کفر سے اور لفظ رحمٰن میں اشارہ ہے اس پر کہ مراد فرشتوں سے رحمت کے ہیں اور قیاس نہ کرنا چاہیئے فرشتوں کے پروں کو پرندوں کے پروں سے اس لئے کہ پرندوں کے سوائے تین چار یا دو کے نہیں ہوتے پھر جائیکہ چھ سو پر ہو آنحضرت صلعم نے جبرئیل کے دو بار دیکھے اور حاصل یہ کہ پر فرشتوں کے واسطے ثابت کرنے چاہیئے مگر ان کی کیفیت سے باز رہنا چاہیئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِبْرَاهِيمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرْضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۹۹۷: وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۹۸: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقِيلَ

وہ ہوں گے کہ بہت لازم پکڑیں گے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو اور باقی رہیں گے زمین میں بدترین اہل اس کے پھینک دیں گی ان کو زمینیں ان کی مکروہ رکھے گی ان کو ذات اللہ تعالیٰ کی جمع کرے گی ان کو آگ ساتھ بندروں کے اور سوروں کے رات گزارے گی وہ آگ ساتھ ان کے جس وقت کہ رات کریں گے اور قیلولہ کرے گی وہ آگ ساتھ ان کے جس وقت کہ قیلولہ کریں گے وہ (ابوداؤد)

۵۹۹۷ ۔ اور ابن حوالہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہو گے تم لشکر جمع کیے گئے ایک لشکر شام میں اور ایک یمن میں اور ایک لشکر عراق میں پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میرے لئے یا رسول اللہ اگر پاؤں میں اس وقت کو فرمایا حضرتؐ نے لازم پکڑ تو شام کو اس لئے کہ شام برگزیدہ خدا کی زمین خدا سے جمع کریگا طرف اس زمین کے خدا تعالیٰ برگزیدوں کو اپنے بندوں میں سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہے اپنے یمن میں رہنا اور پانی دو اپنے اپنے حوضوں سے اس لئے کہ اللہ عزوجل متکفل ہوا میرے لئے شام اور اس کے رہنے والوں کا (احمد و ابوداؤد)

فصل تیسری

۵۹۹۸ ۔ شریح بن عبیدؒ سے روایت ہے کہا ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی رضی اللہ عنہ کے اور کہا گیا علیؓ سے کہ لعنت کرو انکو

۱؎ پھینک دیں گی انکو زمین الخ یعنی دور ڈال دیں گے رحمت اور کرامت کے مکانوں سے، ۲؎ لشکر جمع کئے گئے یعنی کلمہ اسلام میں اور مختلف مراعات احکام کے، ۳؎ اختیار کرو یعنی فرماؤ کہ ان لشکروں میں سے کس لشکر میں رہوں، ۴؎ برگزیدہ یعنی پسند کیا اسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کے اخیر زمانہ میں، ۵؎ عراق میں یعنے عراق سب ہیں، اور وہ بصرہ یا کوفہ ہے یا عراق عجم میں اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کے ہے سوائے خراسان اور ماوراء النہر کے، ۶؎ اپنے یمن میں رہنا اضافت یمن کی انکی طرف بسبب اسکے مخاطب عرب تھے اور یمن انکی زمین سے ہے، ۷؎ متکفل ہوا الخ یعنی بسبب میرے بیچ حق امت میری کے کہ محافظت کرے شام کی اور اس کے رہنے والوں کی کفار کے شر سے اور انکے غالب آنے سے اس دیار پر، ۸؎ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علیؓ کے الخ مراد اہل شام سے یہاں مخالف علیؓ کے ہیں حضرت معاویہؓ اور جو انکے ساتھ تھے شام میں کہ حاکم ملک شام کے تھے عمرؓ کے زمانہ سے آخر تک یعنی ان کا ذکر ساتھ برائی کے کیا گیا حضرت علیؓ کے سامنے، ۹؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَنُهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ

۵۹۹۹: وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ۔

۶۰۰۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ،

۶۰۰۱: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ

اے امیر المومنین کہا علیؓ نے کہ نہیں تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں شام میں اور ابدال چالیس مرد ہیں جب کہ مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خدا اسکے بدل میں ایک مرد کو ان کی برکت سے مینہ برستا ہے ساتھ مدد ان کی کے دشمنوں سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت ان کی کے عذاب۔

۵۹۹۹:۔ اور صحابہؓ میں ایک شخص[2] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کئے جاویں گے شہر شام میں پس جب اختیار دیئے جاؤ تم مکانوں اتکا ان شہروں میں سے پس تم پر لازم ہے رہنا ایک کا کہ کہا جاتا ہے اسکو دمشق[3] پس تحقیق دمشق جگہ پناہ مسلمانوں کی[4] ہے لڑائیوں سے اور دمشق شہر جامع[5] شام کا ہے دمشق کی زمینوں میں سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اسکو غوطہ[6] (احمد)

۶۰۰۰:۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت[7] مدینہ میں ہے اور ملک[8] شام میں ہے۔

۶۰۰۱:۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک ستون نور سے دیکھا کہ

---

[1] کہا علیؓ نے لعنت نہیں کرتا ہوں، اس لئے کہ وہ بھائی ہمارے ہیں جنہوں نے ہم پر بغاوت کی ہے اور دوسری روایت میں صراحت کے ساتھ یہ مذکور ہے، [2] ایک شخص سے صحابہؓ میں سے کہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا، اور جہالت نام راوی کی صحابیوں میں سے نقصان نہیں رکھتی صحابہؓ سب عدول ہیں، [3] دمشق ساتھ کسر دال اور فتح میم کے بموجب قول اکثر وانصح کے، کرپائے تخت شام کا، [4] جگہ پناہ مسلمانوں کی ہے لڑائیوں سے معنے یہ ہیں کہ داخل ہوتے ہیں اس میں مسلمان اور پناہ لیتے ہیں طرف اس کے جیسے کہ پناہ لیتی ہے پہاڑ کی بکری طرف چوٹی پہاڑ کے اور کی ہے بمعنے جنگ و قتال کے، [5] شہر جامع شام کا ہے یہ معنی ہیں فسطاط کے اور فسطاط معنے میں شہر جامع کے بھی آتا ہے اور اسی لئے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہے، [6] کہا جاتا ہے اس کو غوطہ، غوطہ نام باغوں اور پانیوں کا ہے کہ گرد دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا غوطہ ایک شہر ہے نزدیک دمشق کے، [7] خلافت مدینہ میں ہے یعنی غالباً اس لئے کہ علیؓ کوفہ میں رہتے تھے اپنی خلافت کے زمانہ میں یا مراد یہ ہے کہ خلافت مستقرہ مدینہ میں ہے، [8] اور ملک یعنی بادشاہت اس میں اشارہ ہے حضرت علیؓ کی خلافت اور معاویہؓ کی بادشاہت کی طرف،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِیْ سَاطِعًا حَتّٰی اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

۶۰۰۲: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ مِنْ خَیْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۶۰۰۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِكٌ مِّنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَیَظْھَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ كُلِّھَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

باہر نکلے میرے سر کے نیچے سے درحالیکہ اٹھنے والا ہوا یہاں تک کہ ٹھہرا[1] شام میں روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوہ میں۔

۶۰۰۲:۔ اور ابی درداء سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانوں کی روز جنگ[2] کے غوطہ ہے بیچ جانب ایک شہر کے ہے کہا جاتا ہے اس کو دمشق کہ بہترین شہروں شام کے سے ہے، (ابوداؤد)

۶۰۰۳:۔ اور عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے کہا کہ نزدیک ہے کہ آوے گا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہوں سے پس غالب ہوگا تمام شہروں پر سوائے دمشق کے (ابوداؤد)

---

[1] یہاں تک کہ ٹھہرا شام میں دلالت کرتی ہے یہ حدیث اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکے کے شام میں اور اسی قبیل سے ہے نکلنا نور کا آنحضرت صلعم کی والدہ کے پیٹ سے وقت ولادت کے اور روشن ہونا شام کا مکانوں کا اس سے، [2] روز جنگ یعنی جنگ دجال کے، [3] دمشق کے بیان نہیں کیا شارحوں نے وہ بادشاہ کون ہے جاننا چاہیئے کہ حدیثیں بیچ فضیلت تمام اور بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوائے انکے کے آئے ہیں اور محدثوں نے حکم کیا ہے اوپر اکثر ان کے ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادت، ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۰۰۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

یہ باب اس امت کے ثواب کے بیان میں ہے

فصل پہلی

۴۰۰۶۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہاری کی بہ نسبت ان لوگوں کے کہ گزرے ہیں امتوں سے مگر مقدار اس زمانہ کے کہ درمیان نماز عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک ہے اور نہیں حال تمہارا اور حال یہود اور نصاریٰ کا مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنیوالوں کو پس کہا اس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لئے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پھر کہا کون ہے کہ کام کرے میرے لئے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا کون ہے کہ کام کرے میرے لئے نماز عصر سے غروب ہونے آفتاب دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہارے لئے اجر ہے دو چند پس غصہ ہوئے یہود و نصاریٰ پس کہا انہوں نے کہ ہم زیادہ ہیں از روئے عمل کے اور کمتر ہیں از روئے ثواب کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس کیا ظلم کیا میں نے تم پر تمہارے حق سے کچھ کہا اہل کتاب نے کہ نہیں (ظلم کیا) پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق[۵۲] یہ زیادتی کرم میرے کی ہے دیتا ہوں

---

[۵۱] یہ بیان ثواب اس امت کے فضیلت اس امت مرحومہ کی اور اکثر ان کی بہ نسبت اور امتوں کے خارج عد حصر اور حیطہ بیان سے ہے اور اس کے ثابت کرتے ہیں بس ہے قول حق سبحانہ و تعالیٰ کا کنتم خیر امت للناس یعنے تھے بہتر امت جو کہ نکالی گئی لوگوں کے لئے اور قولہ تعالیٰ وکذالک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد صلعم ہیں کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہیں، [۵۲] پس تحقیق یہ زیادتی کرم میرے کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی ہر چند عمریں زیادہ تھیں اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری کے اور قلت عبادت ان سے ثواب دگنا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل میں بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب بیس آیت ایک میں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت ایک دینار پر مزدور رکھے اور اپنے باغ میں بھیجے پھر چند ساعت کے بعد اور مزدور اتنی مزدوری پر باغ میں بھیجے، شام کو ہر ایک مزدور کو ایک دینار دیا، پہلوں نے شکوہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِنَّ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٦٠٠٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٦٠٠٦: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٠٠٧: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ

میں جس کو چاہتا ہوں (بخاری)

٦٠٠٥:- اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت تر[1] امت میری کے بیچ محبت رکھنے کے مجھ سے وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میری کے آرزو کریگا ایک ان میں سے کہ دیکھے مجھ کو اپنے اہل اور اپنے مال کے بدلے (مسلم)

٦٠٠٦:- اور معاویہؓ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہے گا امت میری سے ایک گروہ[2] قائم حکم ساتھ اللہ کے نہیں ضرر کریگا ان کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری ان کی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آوے حکم خدا کا اور وہ اوپر اسی کام کے ہونگے متفق علیہ اور ذکر کی گئی حدیث انسؓ کی ان من عباد اللہ کتاب القصاص۔

فصل دوسری

٦٠٠٧:- انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال امت میری کا مشابہ حال مینہ کے ہے نہیں سمجھا[3] جاتا کہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے، مالک نے جواب دیا کہ میں نے تم پر ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تم نے پائی۔ مجھ کو اپنے مال میں اختیار ہے جتنا جس کو چاہوں دوں علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہوجاویں گے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہیں لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہیں فقط اس انجیل کی تقریر سے ثابت ہوا کہ امت محمدی موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب میں افضل ہے اس واسطے کہ سب سے پچھلی امت ہے سو یہ خدا کا کرم ہے، یہود و نصاریٰ کے شور و غل سے کیا ہوتا ہے، سلہ سخت ترین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمنائی دیدار میں اپنے اہل و عیال اور مال کو فدا کرنے کا آرزو مند ہوگا، سے جب احمد ہے سراپا ایمان جانی و مال اس کی جھلک پر قربان، سلہ ایک گروہ الخ اس گروہ سے اہل حدیث کا گروہ مراد ہے جیسے ترمذی کی حدیث میں علی بن المدینی نے تصریح کی ہے کہ یہ گروہ اہل حدیث کا گروہ ہے اور وہ حدیث فصل ثالث میں انشاء اللہ آتی ہے، سلہ نہیں جانا جاتا ہے الخ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امت کی یہ مثال نہیں ہے بلکہ صحابہ افضل ترین امت ہیں نص اور سنت کے ساتھ اور یہ تمثیل ہے قرون مشہود لہا بالخیر کے سوا باقی امت کی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٠٨ : عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَّاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ

٦٠٠٩ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا، (ترمذی)

فصل تیسری

۶۰۰۸ : روایت ہے جعفر صادقؒ سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ[1] سے انہوں نے اپنے دادا[2] سے کہا رسول اللہ نے فرمایا خوش ہوؤ اور خوش[3] ہوؤ سوائے اسکے نہیں حال امت میری کا مشابہ حال[4] مینہ کے نہیں جانا[5] جاتا کہ آخر اس کا بہتر ہے یا اول اسکا یا مانند ایک باغ کے ہے کہ کھلائی[6] گئی اس سے ایک فوج ایک سال پھر کھلائی[7] گئی ایک فوج اور ایک سال نزدیک ہے کہ آخر باغ کا بہت چوڑا ہوا اور ہووے گہرا زیادہ از روئے گہرائی کے اور بہت اچھا اس کا از روئے خوبی کے کیونکر ہلاک ہووہ امت کہ میں اول اس کے ہوں اور ہوگا مہدی بیچ بیچ اس کے اور ہونگے عیسٰی آخر اس کے ولیکن درمیان اس کے ایک جماعت ہوگی کجرو[8] نہیں ہونگے وہ مجھ سے اور نہ میں ان سے ہوں (رزین)

۶۰۰۹ : اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا فرمایا[9] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کون سی مخلوق[10] بہت پسندیدہ ہے نزدیک تمہارے از روئے ایمان کے کہا بعض صحابہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے

---

[1] اپنے باپ یعنی امام باقر سے، [2] امام جعفر کے دادا سے یعنی امام زین العابدین علی بن الحسین سے، [3] خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ، مکرر فرمایا اسکو تاکید کے لئے یا ایک دنیا کے لئے اور دوسرا آخرت کے لئے، [4] مشابہ حال مینہ کے لئے، یعنی مشابہ حال انواع مینہ کے ہے بیچ حصول منفعت کے، [5] نہیں جانا جاتا کہ آخر اس کا بہتر ہے، بظاہر اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمیں ہے کہ اول امت بہتر ہے یا آخر امت اور حقیقت میں یہاں یہ مقصود نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہے جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہوتا ہے یعنی سب برابر ہیں بہتر اور نافع ہونے میں تو ترجیح تفضیل کے معنے میں نہیں ہے پس اگلوں نے صحبت رکھی ساتھ آنحضرت کے اور اتباع کیا آپکا اور پہنچایا بلانا آپؐ کا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی انہوں نے قواعد دین کی اور مدد کی آنحضرتؐ کی۔ اور پچھلوں نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اسکو اور تمام کیا اسکی بنا کو اور محکم کیا اسکے ارکان کو اور بلند کیا اسکو منار کو اور پھیلایا اسکی روشنی کو، اور ظاہر کیا اسکی نشانیوں کو، [6] کھلائے گئے یعنی نفع اٹھایا بعض اسکے سے ایک جماعت نے، [7] نہیں ہونگے وہ مجھ سے، یعنی میرے طریق پر [8] اور نہ میں ان سے ہوں، یعنی انہیں سے راضی نہیں ہوں اور نہ انکا مددگار ہوں بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں ان سے بسبب ظلم اور فسق انکے کے، [9] فرمایا، یعنی پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم سے [10] کونسی مخلوق الخ ایمان کس کا مخلوقات میں سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو، ؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا۔

۶۰۱۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

۶۰۱۱۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

فرشتے ہیں[۱] فرمایا آپ نے کیا ہے واسطے فرشتوں کے کہ ایمان نہ لائیں حالانکہ[۲] وہ نزدیک اپنے رب کے ہیں کہا صحابہ نے پس پیغمبر ہیں فرمایا اور کیا ہے پیغمبروں کو کہ ایمان نہ لائیں حالانکہ وحی آسمان سے اترتی ہے[۳] ان پر کہا انھوں نے پس ہم فرمایا آپ نے اور کیا ہے تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کے حالانکہ میں درمیان تمہارے ہوں کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کے نزدیک میرے از روئے ایمان کے البتہ وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہونگے بعد میرے[۴] پائیں گے صحیفے[۵] اس میں لکھے ہیں احکام دین کے ایمان لائیں گے ساتھ[۶] اس چیز کے کہ بیچ انکے ہے۔

۶۰۱۰۔ اور عبدالرحمٰن بن علاء سے روایت ہے کہ حضرمی ہے کہا حدیث کی مجھ کو اس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے نزدیک ہے کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب انکے لئے مانند ثواب[۷] اول لنکے کے حکم کرینگے ساتھ شرعی باتوں کے اور منع کرینگے لوگوں کو خلاف شرع سے اور لڑیں گے[۸] فتنہ والوں سے (روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۶۰۱۱۔ اور ابو امامہؓ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو اس شخص[۹] کو کہ دیکھا مجھ کو اور خوشی سات بار اس کے لئے کہ نہ دیکھا مجھ کو اور ایمان لایا مجھ پر۔ (احمد)

۱؎ فرشتے ہیں، انکے ایمان کو ہم بہت اچھا اور قوی جانتے ہیں، ۲؎ حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہیں یعنے وہ مقرب ہیں اور دیکھتے ہیں عجائب و غرائب جبروت کے پس کیا عجیب و غرابت ہے انکے ایمان میں، ۳؎ حالانکہ وحی آسمان سے الخ اور فرشتہ روح الامین آتا ہے انکے پاس اور ذریعے واسطہ پیام پروردگار کا پہنچاتا ہے انکو اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اس کے انوار کا کرتے ہیں، ۴؎ حالانکہ میں، اور مشاہدہ کرتے ہو اور آثار وحی کے اور دیکھتے ہو نشانیاں نبوت کی، ۵؎ بعد میرے، یعنی بعد وفات میری کے کہ وہ تابعین ہیں اور اتباع انکے روز قیامت تک، ۶؎ پائیں گے الخ یعنے پائیں گے قرآن اور حدیث جن میں احکام دین کے مسطور ہیں، ۷؎ ایمان لائیں گے الخ یعنے غائبانہ ایمان لائیں گے ساتھ سننے اخبار و آثار کے بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کے، ۸؎ مانند ثواب الخ یعنے صحابہؓ کے، ۹؎ اور لڑیں گے، یعنے ہاتھوں کے ساتھ یا زبانوں کے ساتھ اور فتنہ والوں سے باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام اہل بدع مراد ہیں، ۱۰؎ اس شخص کو دیکھا مجھ کو، یعنی اور ایمان لایا مجھ پر اور اس حدیث میں تعیین عدد سات کا سپرد ہے شارع کے علم پر۔ ؂

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٠١٢ :- وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رض فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى رَزِينٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى آخِرِهِ ۔

٦٠١٣ :- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

٦٠١٢ :- اور ابن محیریز سے روایت ہے کہ کہا میں نے واسطے ابی جمعہ کے ایک شخص تھا صحابہؓ میں سے روایت کر میرے لئے ایک[1] حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہاں روایت کرونگا میں تجھ سے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے تجھ کو طعام چاشت کا کھایا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح پس کہا ابو عبیدہ نے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہے ہم سے اسلام لائے ہم اور جہاد کیا ہم نے ہمراہ آپؐ کے فرمایا آپؐ نے ہاں بہتر ہیں تم سے وہ لوگ ہونگے پیچھے تم سے ایمان لائیں گے مجھ پر[2] حالانکہ نہیں دیکھا مجھ کو (احمد، دارمی) اور روایت کی رزینؒ نے ابو عبیدہؓ سے قول ان کے سے کہا یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک ۔

٦٠١٣ :- اور معاویہ بن قرہؓ سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تباہ ہوویں اہل شام پس نہیں بھلائی ہوگی تم میں اور ہمیشہ رہے گی ایک جماعت میری امت میں سے مدد کئے گئے نہیں ضرر کرے گا ان کو وہ شخص کہ مدد کرے ان کو یہاں تک کہ برپا[3] ہو قیامت کہا ابن مدینی نے وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

---

[1] ایک حدیث، یعنے جو فائدہ دے تجھ کو اور بشارت بخشنے خیریت اور تفضیلت کے، [2] ایمان لائیں گے مجھ پر حالانکہ نہیں دیکھا مجھ کو یعنی وہ اس حیثیت سے بہتر ہوں گے اگرچہ تم بہتر ہواں سے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے، [3] یہاں تک کہ برپا ہو قیامت، یعنے قیامت قریب ہو ایک طائفہ قلیلہ اہل حدیث کا ہر زمانہ میں قرآن و حدیث پر قائم رہا اور لوگ ان کے ساتھ عداوت سے کچھ ضرر نہ ہو سکا اور قیامت تک یہ طائفہ قائم رہے گا یہاں تک کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مل جائے گا، ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۱۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ۔

۶۰۱۵: وَعَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّۃً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

قَالَ مُؤَلِّفُ الْکِتَابِ

شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ وَاَتَمَّ عَلَیْہِ نِعْمَتَہٗ قَدْ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْیَۃِ ھِلَالِ شَوَّالٍ سَنَۃَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِیْنَ وَسَبْعِ مِائَۃٍ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

۶۰۱۴: اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت سے خطاء اور نسیان کو اور اس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہیں بہ اس امر پر۔[1] (ابن ماجہ، بیہقی)

۶۰۱۵: اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ سنا رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فرمایا آپؐ نے تم پورا کرتے ہو[2] ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو ان کے اور بہت گرامی گزرنے والے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔

کہا مصنف کتاب مشکوٰۃ کے نے

قدردانی کرے اللہ اس کی سعی کی اور تمام کرے اس پر نعمت اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنے حدیثوں نبی صلعم کی سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیسویں برس میں ساتھ حمد اللہ تعالیٰ کے اور نیک توفیق اسکی کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پالنے والا عالموں کا ہے اور درود اور سلام اوپر رسول اسکے کے کہ محمدؐ ہیں اور آل ان کی کے اور اصحاب ان کے سب پر۔

---

[1] کہ زبردستی کیے گئے ہیں۔ بیہ اس پر ابن ماجہ نے اس حدیث پر مکرہ اور ناسی کی طلاق کا باب مقرر کیا ہے اور کہا باب طلاق المکرہ والناسی پھر اس حدیث کو بیان کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکرہ اور ناسی کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور دنیا کے احکام میں بھی اسکو معافی ہوگی اور بھولے سے طلاق دیدیں یا زبردستی سے تو طلاق نہ پڑیگا اسیطرح چوک کے ساتھ جیسے زبان سے الحمد للہ کہنے کا ارادہ کیا ہے اور زبان سے طلاق نکل گیا تو طلاق نہ پڑیگی جن لوگوں نے یہ حکم دیا ہے کہ بھول چوک کے ساتھ طلاق پڑجائیگا انکا قول اس حدیث کے رو سے غلط ہے۔ [2] تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو یعنے ستر ہویں امت ہو تم اور بہت گرامی قدر اللہ عزوجل کے نزدیک اور مراد عدد سے تکثیر ہے نہ تحدید اور یہ عدد بمعنے تکثیر بہت آتا ہے یا یہ کہ ستر امتیں جو بڑی بڑی گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جیسا تمہارا رسول خاتم النبیین ہے تم خاتم الامم ہو یہ ہمارے مالک کی عنایت ہے اس ضعیف امت پر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست ابواب مشکوٰۃ مترجم جلد چہارم

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۱	کتاب الرقاق	۷۴	۴۹۱۴	۴۹۸۷	۳
۲	باب الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۶	۴۹۸۸	۵۰۲۳	۳۰
۳	باب الامل والحرص	۱۶	۵۰۲۴	۵۰۳۹	۴۳
۴	باب استحباب المال والعمر للطاعۃ	۱۱	۵۰۴۰	۵۰۵۰	۴۸
۵	باب التوکل والصبر	۱۸	۵۰۵۱	۵۰۸۶	۵۴
۶	باب الریاء والسمعۃ	۲۴	۵۰۶۹	۵۰۹۲	۶۳
۷	باب البکاء والخوف	۲۲	۵۰۹۳	۵۱۱۴	۷۲
۸	باب تغیر الناس	۱۱	۵۱۱۵	۵۱۲۵	۸۱
۹	باب	۷	۵۱۲۶	۵۱۳۲	۸۵
۱۰	کتاب الفتن	۳۱	۵۱۳۳	۵۱۶۳	۹۱
۱۱	باب الملاحم	۲۶	۵۱۶۴	۵۱۸۹	۱۰۷
۱۲	باب اشراط الساعۃ	۲۷	۵۱۹۰	۵۲۱۶	۱۲۰
۱۳	باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال	۳۰	۵۲۱۷	۵۲۴۶	۱۳۰
۱۴	باب قصۃ ابن الصیاد	۱۱	۵۲۴۷	۵۲۵۷	۱۵۱
۱۵	باب نزول عیسی علیہ السلام	۴	۵۲۵۸	۵۲۶۱	۱۵۸
۱۶	باب قرب الساعۃ وان من مات فقد قامت قیامتہ	۷	۵۲۶۲	۵۲۶۸	۱۶۰
۱۷	باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس	۵	۵۲۶۹	۵۲۷۳	۱۶۲
۱۸	باب فی النفخ فی الصور	۶	۵۲۷۴	۵۲۷۹	۱۶۵
۱۹	باب الحشر	۱۷	۵۲۸۰	۵۲۹۶	۱۶۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
۲۰	باب الحساب والقصاص والمیزان	۱۶	۵۲۹۷	۵۳۱۲	۱۷۷
۲۱	باب الحوض والشفاعة	۳۹	۵۳۱۳	۵۳۵۱	۱۸۶
۲۲	باب صفة الجنة واهلها	۴۱	۵۳۵۲	۵۳۹۲	۲۱۵
۲۳	باب رؤیة الله تعالی	۹	۵۳۹۳	۵۴۰۱	۲۳۱
۲۴	باب صفة النار واهلها	۲۹	۵۴۰۲	۵۴۳۰	۲۳۷
۲۵	باب خلق الجنة والنار	۴	۵۴۳۱	۵۴۳۴	۲۴۷
۲۶	باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیهم السلام	۳۹	۵۴۳۵	۵۴۷۳	۲۵۰
۲۷	باب فضائل سید المرسلین صلی الله علیه وسلم	۳۵	۵۴۷۴	۵۵۰۸	۲۶۹
۲۸	باب اسماء النبی صلی الله علیه وسلم وصفاته	۲۵	۵۵۰۹	۵۵۳۳	۲۸۴
۲۹	باب فی اخلاقه وشمائله صلی الله علیه وسلم	۳۵	۵۵۳۴	۵۵۶۸	۲۹۴
۳۰	باب المبعث وبدء الوحی	۱۴	۵۵۶۹	۵۵۸۲	۳۰۵
۳۱	باب علامات النبوة	۱۰	۵۵۸۳	۵۵۹۲	۳۱۵
۳۲	باب فی المعراج	۶	۵۵۹۳	۵۵۹۸	۳۲۵
۳۳	باب فی المعجزات	۷۳	۵۵۹۹	۵۶۷۲	۳۳۷
۳۴	باب الکرامات	۱۲	۵۶۷۳	۵۶۸۴	۳۹۰
۳۵	باب وفاة النبی صلی الله علیه وسلم	۱۷	۵۶۸۵	۵۷۰۱	۳۹۷
۳۶	باب وراثة النبی صلی الله علیه وسلم	۶	۵۷۰۲	۵۷۰۷	۴۱۰
۳۷	باب مناقب قریش وذکر القبائل	۲۹	۵۷۰۸	۵۷۳۶	۴۱۲
۳۸	باب مناقب الصحابة رضی الله عنهم اجمعین	۹	۵۷۳۷	۵۷۴۵	۴۲۲
۳۹	باب مناقب ابوبکر رضی الله عنه	۱۱	۵۷۴۶	۵۷۶۱	۴۲۷
۴۰	باب مناقب عمر رضی الله عنه	۱۷	۵۷۶۲	۵۷۷۸	۴۳۴
۴۱	باب مناقب ابی بکر وعمر رضی الله عنهما	۱۲	۵۷۷۹	۵۷۹۰	۴۴۳
۴۲	باب عثمان رضی الله عنه	۱۳	۵۷۹۱	۵۸۰۳	۴۴۸
۴۳	باب مناقب هؤلاء الثلثة رضی الله عنهم	۴	۵۸۰۴	۵۸۰[illegible]	۴۵۴
۴۴	باب مناقب علی رضی الله عنه	۲۱	۵۸۰۸	۵۸۲۸	۴۵۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوانات	تعداد احادیث	از نمبر	تا نمبر	صفحہ
٤٥	باب مناقب العشرة رضی اللہ عنہم	٢٦	٥٨٢٩	٥٨٥٤	٤٦٦
٤٦	باب مناقب اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔	٤٩	٥٨٥٥	٥٩٠٣	٤٧٥
٤٧	باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم	١٢	٥٩٠٤	٥٩١٥	٤٩٤
٤٨	باب جامع المناقب	٧٠	٥٩١٦	٥٩٨٥	٤٩٩
٤٩	باب تسمیۃ من سمی من اھل بدر فی الجامع البخاری۔	١	٥٩٨٦	٥٩٨٦	٥٢٧
٥٠	باب ذکر الیمن والشام واویس قرنی	١٧	٥٩٨٧	٦٠٠٣	٥٣٠
٥١	باب ثواب ھذہ الامۃ	١٢	٦٠٠٤	٦٠١٥	٥٣٦

www.kitabosunnat.com

المكتبة الرحمانية
09380

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ احیاء السنۃ

گرجاکھ گوجرانوالہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ